ویہ قوالشائع ہوا جلد دوم ردیف (ه) سے مطبوعہ کرکے کر دیا واسوخت [illegible]
وہ بیر عطارد تحریر شاعر نازک خیال ہے جناب منشی محمد مرداں علیخاں صاحب رعنا کا
نقش نگین خاتم مجموعہ ہذا کیا گیا الحق عمدہ عمدہ طرز جدید کا دریا بہایا ہے سننے کے
واسوخت ہیں کہیں بھی طبیعت کا نام نہیں سراپا بے مثل ہے یہ واسوخت
طبیعت کی گرما گرمی پر دال ہے اگر جلد اول واسوخت جناب نواب صاحب بہادر
مرحوم سے مجمع افتخار فروان ہے تو جلد دوم جناب منشی محمد مرداں علیخاں صاحب رعنا
رعنا کے واسوخت سے نازاں ہے سبحان اللہ جس شاعر نامدار ناظم باوقار کا واسوخت
ہو کیوں نہ اپنے رنگ میں نقد انا افصح کا مصداق ہے کسی میں
مضامین عمدہ معانی باریک تشبیہیں لاجواب ہیں کسی میں روزمرے محاورے نایاب
ہیں کسی میں سلاست کسی میں متانت اس مجموعے کا ہر مصرع انتخاب ہے ہر ایک
مضمون در نایاب ہے یہ مجموعہ مجمع ہر شاعر نازک خیال ہے جو واسوخت ہے
رشک [illegible] ہے ناظرین با تمکین و عاشقان عالی جنان کی خدمت میں امید ہے کہ
جب اس مجموعے سے حظ وافر لطف کامل حاصل فرمائیں مالک مطبع کو دعا
خیر سے بھول نہ جائیں کلمات تحسین و آفرین سے یاد کریں اس کمین کی جانفشانی
کی داد دیں اسکی تاریخ طبع جو منشی فدا علی صاحب عیش نے نظم کی ہے بعنوان
ذیل میں لکھدی ہے * وہو ہذا

تاریخ

یہ مجموعہ نہ کیونکر عیش اب مطبوع عالم ہو
ہر اک واسوخت اک مطلع ہے دیوان محبت کا

مشام جاں معطر ہو نہ کیونکر اسکی خوشبو سے
یہ مجموعہ نہیں ہے عطر دکان محبت کا

عزیزوں کی نہ ہو کس طرح یہ بازار عالم میں
زلیخا کی قسم یوسف ہے کنعان محبت کا

سند ہاتھ آگئی عشاق کو جاگیر الفت کی
ہر اک لوح اسکی اک طغرا ہے فرمان محبت کا

عنادل کی طرح عشاق ہیں گرم ثنا خوانی
ہر اک مصرع ہے شمشاد بستان محبت کا

لکھا مصرع سال طبع دیوان شہ والا میں نے
یہ کیا اچھا ہے گلدستہ گلستان محبت کا

سنہ ۱۲۸۸ ہجری

فہرست جلد اول

تعداد واسوخت	تخلص شاعر	آغاز صفحہ	اختتام صفحہ	تعداد واسوخت	تخلص شاعر	آغاز صفحہ	اختتام صفحہ
۱	نواب یوسف علی خاں ناظم	۲	۱۹	۱	امیر الدین آزاد	۲۶۴	۲۷۱
۲	ایضاً	۲۰	۴۷	۱	مرزا محمد رضا برق	۲۷۴	۲۷۸
۳	ایضاً	۴۸	۵۷	۱	شیخ امداد علی بحر	۲۸۰	۲۹۰
۴	ایضاً	۵۸	۷۴	۲	ایضاً	۲۹۱	۲۹۹
۱	امیر احمد صاحب امیر	۷۸	۹۴	۱	جرأت	۳۰۱	۳۰۷
۲	ایضاً	۹۵	۱۱۸	۱	جواہر سنگھ جوہر	۳۱۰	۳۲۱
۳	ایضاً	۱۱۹	۱۲۵	۱	جذب	۳۲۴	۳۳۵
۴	ایضاً	۱۲۶	۱۳۶	۱	نواب محمد حسن خاں جوش	۳۳۶	۳۴۹
۵	ایضاً	۱۳۷	۱۶۷	۱	جولان	۳۵۲	۳۶۰
۶	ایضاً	۱۶۸	۱۷۴	۱	میر یار علی جان صاحب	۳۶۲	۳۶۹
۱	سید آغا حسن امانت	۱۷۸	۲۳۴	۱	سید مظفر علی حکیم	۳۷۲	۳۸۵
۱	مہدی حسین خاں آباد	۲۳۶	۲۵۴	۱	حشمت	۳۸۸	۳۹۲
۲	ایضاً	۲۵۵	۲۶۱	۱	ذکی نواب صاحب	۳۹۴	۴۰۰

فہرست جلد دوم

تعداد واسوخت	تخلص شاعر	آغاز صفحہ	اختتام صفحہ	تعداد واسوخت	تخلص شاعر	آغاز صفحہ	اختتام صفحہ
۱	جناب منشی محمد مرزا علی خاں تجلی	۴۰۴	۴۶۳	۱	مرزا محمد رفیع سودا	۴۹۶	۵۰۱
۱	نواب سید محمد خاں بہادر رند	۴۶۶	۴۷۴	۱	شیخ امان علی سحر	۵۰۴	۵۰۹
۱	رقت	۴۷۶	۴۸۰	۲	ایضاً	۵۱۰	۵۱۷
۱	راحت دہلوی	۴۸۲	۴۹۴	۳	ایضاً	۵۱۸	۵۲۳

نمبر وار و صنف	تخلص شاعر	آغاز صفحہ	اختتام صفحہ	نمبر وار و صنف	تخلص شاعر	آغاز صفحہ	اختتام صفحہ
۱	سید	۵۲۶	۵۴۱	۱	میر تقی صاحب میر	۷۳۸	۷۴۳
۱	حکیم نواب مرزا شوق	۵۴۴	۵۵۱	۲	ایضاً	۷۴۴	۷۴۸
۱	شوق	۵۵۴	۵۵۸	۳	ایضاً	۷۴۶	۷۴۹
۱	طوطا رام شایاں	۵۶۰	۵۸۳	۴	ایضاً	۷۵۰	۷۵۳
۱	آغا محمد حسین شکوہ	۵۸۶	۶۱۱	۱	حکیم مومن خاں مومن	۷۵۴	۷۵۹
۱	شیدا	۶۱۴	۶۱۸	۲	ایضاً	۷۶۰	۷۶۷
۱	سید فرزند احمد صاحب صفیر	۶۲۰	۶۳۳	۳	ایضاً	۷۶۸	۷۷۷
۲	ایضاً	۶۳۴	۶۴۳	۱	عبید اللہ خاں صاحب مہر	۷۷۸	۷۸۵
۱	میر کلو صاحب عرش	۶۴۶	۶۵۰	۱	مجرم	۷۸۸	۷۹۰
۱	منشی فدا علی صاحب عیش	۶۵۲	۶۶۱	۱	مرزا محمد رضا صاحب معجز	۷۹۲	۸۳۴
۱	مرزا محمد مرتضیٰ صاحب عاشق	۶۶۴	۶۷۲	۱	شیخ محمد حسین ہلال	۸۳۶	۸۴۵
۱	شیخ محمد حسن صاحب عقیل	۶۷۴	۶۸۱	۱	میر عزیز صاحب نور	۸۴۸	۸۵۶
۱	طالب علی خاں عیشی مرحوم	۶۸۴	۶۸۸	۱	نثار	۸۵۸	۸۶۰
۱	فراق	۶۹۰	۶۹۴	۲	ایضاً	۸۶۱	۸۶۳
۱	فائق	۶۹۶	۷۰۰	۱	نوبتی	۸۶۶	۸۷۲
۱	خواجہ محمد قلق	۷۰۲	۷۱۱	۱	وحشی	۸۷۸	۸۸۰
۱	قیصر	۷۱۴	۷۱۹	۲	ایضاً	۸۸۱	۸۸۴
۱	لا ادری	۷۲۲	۷۲۸	۱	مرزا محمد صاحب ہلال	۸۸۶	۸۹۰
۱	لا ادری	۷۳۰	۷۳۲	۱	ہمت	۸۹۲	۹۰۲
۱	مرزا مظہر جانجاناں	۷۳۴	۷۳۵	۱	یادگار	۹۰۴	۹۱۰

بعون صانع مکین و مکان فضل خلاق زمین و آسمان

دیوان ناظم

نواب محمد یوسف علی خان بہادر نور اللہ مرقدہ

بمطبع منشی نولکشور بطبع زرین مقبول جہان ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نواب محمد یوسف علیخان بہادر فردوس مکان متخلص بہ ناظم والی رامپور

جنکا کلام معجز نظام درۃ التاج افکار سخنوران ہی مرغ سدرہ شاخ سدرۃ المنتہی پر جنکا مدح خوان ہی مخفی نرہی کہ نواب ممدوح گوہر اعظم درج امید جناب معلی القاب نواب محمد سعید خان بہادر جنت آرامگاہ تہی سنہ ۱۲۳۰ ہجری مین برج حمل سی بسان نیر اعظم طلوع فرمایا عہد عاطفت والد ماجد مین پرورش پاکر دنیا کا مزا اوٹہایا جب نخل شباب آپکا مراد کی پہل لایا اور بخت سعید نی آپکی والد کو مسند ریاست موروثی کیطہر پر مقام مصطفی آباد عرف رامپور مین بٹہایا لیاقت فرمانفرمائی اور استعداد عدالت آرائی کارفرما ہوئی کل ریاست مین حسب اجازت والد بزرگوار آپکی فکر و تدبیر بندگان خدا کی حق مین کارگر ہوئی تا اینکہ ممدوح نے تیرہوین جب

۔۔ ۱۲ ہجری کو جولائی ۱۸ میں سلطنت کی طرف سے مسند عمر کی باگ اٹھائی اور صدر ریاست فرخ
حضرت فردوس مکان کی جلوس میمنت مانوس سے رونق تازہ پائی مسند کا ن آئی
از سر نو آسایش ہاتہ آئی ہر فرد بشر نے راحت بی اندازہ پائی عدل و داد سے شیر اور
بکری کو ایک گھاٹ پانی پلایا دست ہمت و سخاوت سے ابر گہربار کو شرمایا امن و امان ہوا
گہر گہر مہمان فارغ البالی سے ہر شخص شادمان شہر گلزار طبیعتین باغ و بہار خود حضرت کو
فنون شریفہ علوم لطیفہ کی طرف رغبت کامل ان ہنرمندون سے صحبت ہے ... والا شان
عقل اول کی ہمپایہ ہوئی منقولات مین قوت حافظہ کی بدولت بڑی صاحب پایہ
ہوئی لیکن طبیعت ازل سے موزون پائی تھی سخنگوئی کا ذوق اردو شعر کہنے کا شوق تھا
ابتدا مین جناب مومن خان دہلوی سے مشورہ رہا بعد ازان جناب مرزا نوشہ صاحب
متخلص بغالب کو کہ استاد دہر منفرد عصر ہین مدت تک اپنا کلام دکہایا پہر آخر آخر
لکہنو کی پاکیزگی زبان بحکم انصاف پسند آئی اس رنگ مین شاعری کی وضع بات
بہائی طبیعت تو رسا تہی جلد بہر آگئی ایک بلا تہی کی بے تکلف بوضع استادان لکہنو
موزون فرمانے لگے جناب منشی مظفر علی صاحب متخلص بہ اسیر کو جو آج لکہنو مین سحبان
عصر یکتای دہر ہین کلام دکہانے لگے پایہ شاعری کو ایسا بلند کیا کہ آپکے کلام کو
روح القدس نے بہی پسند کیا دیوان اول جو مرزا نوشہ صاحب کا دیکہا ہوا ہے
منطبع مطبع رامپور ہے اوسکے بعد کا کلام جو اکثر بمشورہ منشی صاحب ممدوح الصفت مرتب
ہوا ہے ہنوز چشم حاسد خلائق سے مستور ہے از جملہ تصنیفات آخرین چار دواوین سوخت بہی
ہاتہ آئی گنجینۂ غیب سے گویا چار خزانے مینے پائے اونکے دیکہنے سے معلوم ہوا کہ بلندی

پایہ شاعری [illegible] کا نام [illegible] کا [illegible] الہام ہے آہ کیا کیا [illegible] کے

مضامین [illegible] کیا کیا تازہ [illegible] جنکا [illegible] تین سو [illegible] ہین ہر ہر [illegible] واسوخت کا [illegible]

[illegible] قیامت کی بات تھی کہ ایسے

[illegible] مین حسن [illegible]

[illegible] آتشی [illegible] طبع آراستہ کر [illegible] عرش [illegible]

جلوہ [illegible] آرزو [illegible] کہ [illegible] ہزار جان نقد دل [illegible]

حسن کلام [illegible] مین قول [illegible] ہر چند [illegible] مطبوع و پسند اور گنجینۂ ارجمند

بہت سی شاعران خوش [illegible] کی واسوختون سی [illegible] کا کلام در حقیقت [illegible]

شاہد خوب [illegible] گرچہ [illegible] کلام [illegible] تھا [illegible] کلام ہوا الحمدللہ کہ یہ مجموعہ

مطبوع مطبع [illegible] خاص و عام ہوا حضرت فردوس مکان انار اللہ برہانہ دس برس

چار مہینے گیارہ دن بحساب شہور سنین قمری تخت ریاست پر جلوہ فرما رہی اور دو برس

بہت سی شجاعت و مروت فتوت و سعادت مین انگشت نما رہی اکاون برس کی

عمر پائی چوبیسوین ذیقعدہ ۱۲۸۱ ہجری کو کوس رحلت بجایا عنان بیکران ہمت کو

سوی عالم بقا اوٹھایا اودھر تختگاہ فردوس اونکے جلوس کی لیی آراستہ ہوا ادھر

مسند ریاست بہر اجلاس میمنت اساس خدیو زمان فخر [illegible] دوران خورشید حشم

مریخ علم انجم خدم کیوان پناہ ثریا جاہ **نواب محمد کلب علیخان بہادر**

کہ گل سرسبد گلزار آرزوی حضرت فردوس مکان تھی پیراستہ ہوا سبحان اللہ گلشن

امید خلائق نی ایسی تازگی پائی ہی وہ بہار چمنستان تمنای عالم مین آئی ہی کہ بہار خلد

ہزار ہا بانی ہی اسپہ شمار ہی اب اس تیس دہر میں جو کل ہی گلزار ہی یا تو اجلاس ہمایون
ست آج تک یہ رنگ ہی کہ سمایۂ حسن آرایش و انتظام ملک دوا دوہش ملک
کی شقل رنگ ہی جمع ع جوابنت وجوان دولت جوان سال کا مصداق یعنی رئیس
والاتبار یہی ذات بابرکات بانی جسم روزگار بہی کیا کیا اہل ہی شکستہ حال کیا کیا
رنجہ حال پریشان حال اس کا دیا ہوا آخر کامران ہوئی جمعیت شرفا ہجوم کمال ہی
محلہ شہر رامپور کی چمنستان ہوئی مکانون کی ایسی آرایش کی کہ قصور خاقانی تک بھی کو
انفعال ہی خلائق کو ایسی آسایش دی کہ ہر شخص اپنی اپنی جگہ پر فارغ البال ہے
وہی کمالان جہان حاضر دربار ہنرمندان عالم ملازم سرکار مشاہرہ بیش شمار
بات بات میں پرورش ہر ہر قدم و دینار حق تو یہ ہی کہ اس رئیس فلک جاہ نی مسند ریاست
کو سر سلطنت بنایا ہی جو شہری ریاست میں شہنشاہی کا رنگ جمایا ہی نگار خانہ
دولت کی ایسے آراستہ زمانی کہ کسی سلطنت میں بھی ایسی ترتیب نظیر
نہیں پائی بذات خاص خود صالح عابد پابند شریعت رہرو طریقت مزاج سلیم طبع حلیم
پایۂ تخت ان فلک سی برتر مرتبہ ثریا سی نشرہ سپہر سی بڑھکر الغرض قرون بسیار کے
بعد فلک نی گردش کہائی ہی تب ایسی رئیس کے جلوس سی صدر ریاست نے
رونق پائی ہی الہی یہ دور دورِ فلک بدستور حال آباد رہے
خلق خدا اس رئیس عدیم المثال کے
سایۂ عاطفت میں شاد
رہے

پہلا واسوخت

کیا بہار چمن عشق کا عالم کہیے
گل کو گل بلبل نے شبنم کو شبنم کہیے
عمر بھر اسکو جو کہیے تو بہت کم کہیے
لخت دل اسکو اور سے دیدۂ پرنم کہیے
پتی پتی کی کھڑکنی مین یہان دل کی تڑپ
غنچے غنچے کی چٹکنی مین ہی بلبل کی تڑپ

نخل ماتم ہوئی سب نخل چلی صرصر غم
ابر اندوہ سی تاریک ہوا گلشن دہر
سبزہ ہی زنگ پی ظلمت آئینہ نہر
پونہچی اس جوش تلاطم کی ہوا شہر بشہر
شام چھوڑا نہ خرابی سی نہ کوفہ چھوڑا
طرفہ اس باد خزانی نی شگوفہ چھوڑا

ثمر حادثہ اس باغ مین کیا پہلتی ہی
آتش گل سی گلستان کی ہوا جلتی ہی

شاخ میوون کی جگہ آبلوسی پہیلاتی ہی
برق آفت سر اشجار سی کب ٹلتی ہے

داغ سینون کی ہین پہولونکی جو پستان ہین
زخم کی چشمے ہین اور خون کی فوارے ہین

گرو خاطر گلچین ہی ہر اک غنچہ گل
رگ گل نیشتر ہی بہر رگ جان بلبل

باغبانونکی لیے دام بلا ہے سنبل
رہت بازون سی اوٹہی رسم محبت بلکل

رو آسیب خزان مین عجب ایجاد کیا
سرو قمری ناخستہ کو صدقے مین آزاد کیا

پہول گیندی کا رخ زرد ہی ہر باغ مین آہ
داغ دل لالہ خوشرنگ ہی وحشت ہی گواہ

زلف سنبل جسی کہتی ہین وہی بخت سیاہ
ہی وہ اس داغ مین سوزش کہ عیاذاً باللہ

شعلہ شمع حرارت سی سنبہلے لالہ ہے
لالہ کبھی نہ لے آگ کا پرکالہ ہے

شاخ گل خنجر عریان چمن عشق مین ہی
ارغوان خون مین غلطان چمن عشق مین ہے

زخم خندان گل خندان چمن عشق مین ہے
سرو تک سر بہ چراغان چمن عشق مین ہے

سبب گریہ شبنم ہی نہ شب بہر ہی عشق
حق جو پوچہو تو رگ ابر کا نشتر ہی عشق

طالع بد ہی معکوس اسی کی ہاتہون
ہمہ تن داغ ہی طاؤس اسی کی ہاتہون

پیتا پیتا کف افسوس اسی کی ہاتہون
کبک جیتی ہی مایوس اسی کی ہاتہون

ایک بلبل کی تو تیری نہیں مشتاق یہان
طوق مین گردن قمری ہی گرفتار یہان

۸
چشم نرگس کو عجب عالم حیرانی ہی
نقطہ برگ سمن تیغ جفا سے ہی

طرہ جعد سے سنبل کو پریشانی ہی
تیر پیکان سے ہر اک لالہ پیکانی ہی

برگ گل تیغ تبسم سے ثابت غنچہ پر ہو جا
جو تماشی کی لیے آئے وہ جہ [illegible]

۹
تیغ سبزہ ہی کہ تیار ہی اس گلشن مین
تیز کیا موت کا بازار ہی اس گلشن مین

رخصت گل جو ان تیغ کلنار ہی اس گلشن مین
جعفری جعفر طیار ہی اس گلشن مین

پتا پتا کو کمی خنجر بران سے نہین
جو انار سے مین ہی کم گنج شہیدان سے نہین

۱۰
ماتمی پہنی ہوئی ہی گل سوسن پوشاک
طفل غنچہ ہی عجب کیا جو ہوئی شیر ہلاک

دل عاشق کی طرح گل کا گریبان ہی چاک
اب باقی نہین نیلوفر افلاک مین خاک

نہ پڑی پاؤن کبھی جادہ بیہودے مین
ہو جو داؤد کا اعجاز ہی داؤ دے مین

۱۱
سینہ لبریز شرارون سی ہی مانند چنار
فاختہ صورت منصور تو مشتاق ہی دار

شاخ عمر عشر بی ثمری سے بربار
یہ صنوبر کو لگا غم کہ ہوا سوکھ کے خار

راہ وحشت ہی مین جم جاتے ہین ہر بار قدم
بید مجنون سی بھی بڑھکر ہی قدم چار قدم

ثمر باغ کا جو تو جب سدا ہی دیکھو
زخم حسرت ہی لب پستہ جو وا ہی دیکھو

تختۂ دل کا طلب تو ہین بڑا ہی دیکھو
اثر قید یا دام کا ہی دام چھپا سے دیکھو

خشک سبزا یک ثمر رنگ نہین آتا نہین
خون کی قطری ہین اس باغ مین تب نہین

یہ بھی قسمت کی مشکل ہی جب او نما
ثمر ناز سے حاصل ہی یہ حاصل تب مزا

سیب کو دیکھو تو آسیب کہ دیتا ہی پتا
سنہ لگا کی کوئی سیب کو تو کہا کی کھٹا

خوان انگور کی دانون سی ٹپکتا ہی یہ لال
تاکہ میخوارون کو کانٹا سا کھٹکتا ہی یہان

کیسی خاموش ہین اس چمنستان کی طیور
نوک ہر خار زبان اڑنی کو سر طور

نالہ کش نخل پہ ہین دار پہ جیسے منصور
لب شیون سی گل شمع سے تپلی کا ظہور

نالہ جب کرتی ہین اک آگ لگا دیتی ہین
پر نسرین فلک دم مین جلا دیتی ہین

عشق کی زہر سی ہی طوطیون کا سبز رنگ
تاج کی وجہ سے ہدہد کی جھکی ہی گردن

عوض قہقہہ ہر کبک ہی گرم شیون
البقا البق ایام سے پابند محن

فاختہ بھی نہین کچھ دیتی ہی کوکو کی صدا
ہی کبوتر کی بھی پرواز مین یا ہو کی صدا

الغرض ہی چمن عشق عجب آفت خیز
آخر کار ہوئی بوی گل شوق جو تیز

مدتون ہمکو رہا اسکے ہوا سے پرہیز
رنگ الفت نی جمایا نہی راہ گریز

گل یہ پہولا نہ ہے اور کسے کام کی ہم
بندۂ عشق ہوئے ایک گل اندام کی ہم

۱۷
ثمر پیشہ رس باغچۂ مہر و وفا — نو شگفتہ گل شاخ ثمر ناز و ادا
وضع سادہ کہ نکہائی تہی زمانی کی ہوا — غیر کا نام نتھا خار سے تھے دامن بچا

پردۂ غنچۂ خلوت مین نہان بو کیطرح
ہاتہہ چہو جای تو کہلا ہی لجبالو کیطرح

۱۸
شکل اوس گل کی پسند آگئی بہولی بہولی — پیاری باتون نی گرہ غنچۂ دل کی کہولی
نہ پہیلی نہ جگت اور نہ بولی ٹہٹہولے — چست انگیا کی کٹوری تہی نہ اونچی چولے

نیچی آنکہین صفت نرگس بستان ہر دم
غنچۂ گل کی طرح سر بگریبان ہر دم

۱۹
اگئی باغچۂ مہر و محبت مین بہار — دونو جانب سی ہوئی شوق کی بارش ہر بار
ایک سی ولولۂ شوق تہا ہر وقت ہزار — خندہ زن وہ گل تر صورت بلبل مین نثار

شوق مین آکی جو مین صورت گیسو لپٹا
عشق پیچان کی طرح سے مجہسے وہ گلہ و لپٹا

۲۰
باغ تیار کیا واسطے اوسکے نایاب — مخمل سبز کہ سبزہ وہ شون پر شاداب
نہرین وہ جن مین روان چشمۂ خورشید کا آب — روشین کاہکشان پہول ہزرنگ جہتاب

طرفہ گلکاری ہوئی باغ کی دیوارون پر
لوٹی رضوان بہی جسی دیکہکے انگارون پر

بیشک گلزار جنان جوش طراوت سی چمن
تختہ لالہ کا چراغان کیطرح سے روشن

جا بجا نسترن و سوسن و نسرین و سمن
چشم نرگس گل خورشید سی چشمک زن

رنگ مین حور کی چہرے سی رخ گل بڑھکر
زلف غلمان سی کہین گیسوے سنبل بڑھکر

گرد پھولون کی عنادل کی ترانو کا سمان
ابر کو دیکھکے طاؤس گلستان رقصان

قمریان بیٹھی ہوئین سرو پہ سرگرم فغان
اپنی محبوب پہ ہین سب سی زیادہ قربان

چہچہی دل کی ہر اک زمزمہ پرداز کی ساتھ
جسطرح ساز کی آواز ملے ساز کی ساتھ

نور کا ایک وہ بنگلہ بھی بنایا زیبا
فرش گلرنگ تو پردون مین بنایا کار طلا

برج مہتاب بھی دیکھے تو کہی صل علی
سیج پھولون کی بچھی وہ کہ گل عیش کھلا

سبز شیشے مے گلگون کی بھری رہنی لگی
ہار پھولون کی چنگیرون مین بھری رہنی لگے

پھول کہنا می گلرنگ کو تھا عین بجا
کبھی شطرنج کا تھا کھیل کبھی چوپڑ کا

صاف گلبانگ عنادل تھی گلابی کی صدا
روشون پر کبھی پھرنا صفت باد صبا

صبح سی ساز غنا لطف خوش آوازی کا
شغل دو چار گھڑی دن رہے گلبازی کا

فلک تفرقہ پرداز کو بھایا نہ یہ رنگ
رفتہ رفتہ ہوئی اونکو یہ جوانی کی امنگ

نخل عشرت کو کیا تیغ الم سے چورنگ
سر مین نخوت کی ہوا بھر گئے اللہ ری ترنگ

بیرخی سے مزہ میوہ و نوبر سے نہ رہا
نیشکر خشک ہوا یہ کہیں رس نہ رہا

۲۶
خلش ہیں کرنی لگا خار کی خو پیدا کی
دوستی نے کسر دی طبع نئی پیدا کی
دستنے کی گل نے سراپا لی بو پیدا کی
سرکشی صورت سرو و لب جو پیدا کی

تیر بلبل پہ ہوئے ایسی کہ چبھوئی کانٹے
فی الحقیقت تھی عشاق میں بوئی کانٹے

۲۷
ایک دن اوس سے کہا میں نے کہ اے سرو رواں
گل کترنے لگی مقراض ہوئی اتنو زبان
رنگ اچھا نہیں ہوتا ہے گل عیش خزان
اور ہی تاک ہے اب نشاء اخلاص کہاں

واہ وعدے موافق ہوئے مخالف ہوئیں
شاخ و برگ اور رگ و ریشہ تیری آفت ہوئیں

۲۸
عندلیب گل رخسار ہیں اب تو اغیار
سیر گل ہم کو ہی دشوار ہے گلے کی ہیں یہ ہار
نہیں ہوتی ہیں جدا دامن گل سے کبھی خار
چھائی رہتے ہیں چمن پر صفت ابر بہار

تا گلچیں پہ جدا یہ رخ جانانہ ہوئے
چمن وصل میں گل سبزہ بیگانہ ہوئے

۲۹
دفعتاً خشک ہوا نخل محبت کا شجر
ہر خلافی کی ہوا چلنے لگی آٹھ پہر
نہ رہی برگ نہ گل اوس میں نہ غنچے نہ ثمر
گل بازی کی طرح تم ہوا ہر گلہ داغ

بدلی پھولوں کی ہمیں داغ جگر ملتے ہیں
واہ کیا نخل محبت کی ثمر ملتے ہیں

[illegible]

اب بھی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] لیے غفار

قلب [illegible]

دست گل [illegible] گلدستوں

[illegible] ہر گز [illegible] دیا

دیدۂ [illegible] افشاں [illegible] چمن [illegible]

[illegible] ہم چار طرف [illegible] صبا

[illegible] پتا

طرز عشق [illegible] ادا [illegible]

چمن عشق کی [illegible] آب [illegible] ہوا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

طرز دلداری [illegible]

آگئی ایسے [illegible]

کیا تماشا ہے کہ ہم خار ہوئے اغیار نہال

[illegible] لالہ میں دیکھا ہو کیا داغ [illegible]

زرد [illegible] ہو لال

[illegible] لالی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

540

پہلو [illegible]

[illegible]

[illegible] لب [illegible]

چہار [illegible] لگا [illegible] گل چار چمن

541

گرمی آتش [illegible] جب نظر آئے تجکو
تازگی [illegible] کی [illegible] کہانی تجکو

تیغ [illegible] خشک کی مانند جلائی تجکو
صورت [illegible] لگائی تجکو

[illegible] دیدہ گریاں تیرا
[illegible] گریباں تیرا

542

کبھی [illegible] آتش [illegible]
[illegible] آنکھیں اگر [illegible]

[illegible] کی صورت اوراق شجر
[illegible] کا تیری [illegible]

[illegible] کو نظر آئیں [illegible]
[illegible] تیری [illegible]

543

موتیوں کا جو گلے میں [illegible] تجھی ہار
دیکھی کانوں میں کرن [illegible] جب [illegible] ہار

استقدر روئی کہ ٹوٹی نہ کبھی اشک کا تار
داغ [illegible] مشعل [illegible]

سبزہ چمن کا تو بستان میں نکہت انگیز تھا جو لہراتی بہت
بالی پتوں کی پلک نیست پہ تپاتی بہت

[illegible]

طفلی غنچہ سے جوا ہیں گل کی غنچہ
لالہ سان لال ہوئے چاہئے تو وہ شہبون

—

غنچہ نشہ ہوا نگہ بیتہ زیر دامن تھا
نہ بیکر شہر پہ کہا کیونکہ شمشون

جہ پہ دیکھا سبز رنگے اسے ماشاء اللہ
سبز رخ اپنے ترو کہانی سے لگے ماشاء اللہ

دوسرا ایسا زمانے میں کہاں گل اندام
ثمر قائم کیسو رت ہی خیال اپکا خام

—

پڑھی ہیں جو بتاتی ہیں کیا اللہ کا نام
سو بیت تا سا جو پہرتی ہے فلک نیلی فام

گل کہاں حسن کی گلزار میں لالا پڑے
نہیں ممکن کہ کبھی گل کوئی ایسا پہولے

نرجس کی بینٹ کہ لیتے نہ ہوا میں آو
اون پڑ جاتی گی کیا دیکھو نہ بہت اترا ؤ

—

سرچمک کا یہ کبہی نرگس کی طرح شرماؤ
شکل شبنم نہ یہ بہر رنگ ترانی گاؤ

آنکھ میں خار شرو شنگ کہنا کیسا
دیکھو شیشے کی طرح سے پتیلتا کیسا

جھوٹ کہتی نہیں ہم گلشن قدرت کی قسم
سرو آزاد چمن آرا قامت کی قسم

—

گل نو خیز گلستان رسالت کی قسم
لالہ احمر گلزار شہادت کی قسم

دوسرا پھول ہی چاہیں تو کہلا سکتے ہیں
تمسی بہتر نہیں تمسا تو دکھا سکتے ہیں

۴۸ مثل گل ہنسکے کہا خیر بھلا دیکھینگے تو
کیا ہوا باندھتے ہے باد صبا پیچ تو
اور گل کونسا ہے نام خدا دیکھینگے تو
نفس عیسیٰ نہ بجا نہ تماشا دیکھینگے تو
گو کہ تم آج سمجھتے ہو ہمیں نا سمجھ دانا
یہ جو سچ ہو تو بجا لائیں تمہارا فرمان

۴۹ نرم باتیں جو سنیں اس سے ہوا دل نہال
پائی اک کمر تیتا کی اس گل رعنا نے یہ چال
کھل گیا گل کی طرح دور ہوا خار ملال
نصب آئینہ کیا جسم پہ پیدا امتثال
باد نخوت کا مزہ تا اوسے حاصل ہو گیا
بوستان اور گلستان کی مقابل ہو گیا

۵۰ وار دار اس کمر ہی باین صفت ہوا وہ گل تر
وہی سینے کا ابھار اور وہی پستان کے ثمر
پرتو باغ سے آیا وہی اک باغ نظر
وہی غنچہ سا دہن اور رگ گل سے کمر
آنکھ نرگس سی وہی رنگ وہی ڈھنگ وہی
سنبلیں زلف وہی چہرہ گلرنگ وہی

۵۱ مثل گل ہنسکے کہا تم ہو عجب شعبدہ باز
یہ اگر ہے تو سلامت رہے ہو عمر دراز
اجی محبوب سہی قد پہ تھا اتنا تمہیں ناز
باغ باغ اسماہی ہوئی ہمکو یہی بھایا انداز
اس گل تر کا تو ہی پر چمن آرا بلبل
اسکا بلبل تو ہی در پردہ ہزار بلبل

۵۲ ایک گلشن کی یہ دو گل ہیں ادہر اور ادہر
دو شگوفے ہیں یہ اک شاخ کی کیجی جو نظر
ایک ہی نخل لطافت کی یہ دونوں ہیں ثمر
شاخیں دو پھوٹی ہیں ہرچند کہ ہی ایک شجر

بو وہی رنگ وہی ایک کہی جو دیکھے
کم وہ احول سی نہیں ایک کو جو دو دیکھے

۵۳
نہیں معلوم ہوا عاشق یک رنگ ہو تم
عذر کرتا ہون بڑے صاحب نیرنگ ہو تم
جرم ہم پر ہی جو تعشق کی طرف نازشِ ہم
لو کرو صلح عبث مستعد جنگ ہو تم

پھر ہوا باغ ہرا پھول کھلے خار گئے
بیکلی اب نہیں جیتی تمہیں ہم ہار گئے

۵۴
مینے دیکھا کہ جو رنگ پھری کچھ تو ہوا
آنکھ بدلی یہ کہا مصلحتہ ہو کی خفا
آب رفتہ طرف نہر پھرا شکر خدا
ہی یہی رنگ تو اب لطف ملاقات گیا

صرف ظلم تو چلتے ہی رہیگی صاحب
اک نہ اک شاخ نکلتے ہی رہیگی صاحب

۵۵
مجھکو منظور نہیں اب چمن عشق کی سیر
اب مرا بعد خزان ہو چمن جیل بخیر
کیا گذرتی نہیں انسان کی گلستان کی تغیر
جاتا ہون مین تمہین اوڑتی ہو کیا صورت طیر

تام لو اب جو محبت کا تو بیسٹو مجھکو
جاؤ کانٹوں مین زیادہ نہ گھسیٹو مجھکو

۵۶
یہ سنا جبسی تو اوس گل کو نہ کچھ بن آئے
ایسی بدلی غم اندوہ کی دل پر چھائے
ٹھنڈی ہی اک سانس بھری ہو گیا رعنائے
منہ بنایا صفت غنچہ منہ کی کھائے

تر ہوئی اشک کی شبنم سی کلی دامن کے
باندہ دی دیدہ گریان نی جھڑی ساون کے

۱۵۴
چھیڑنی کو یہ کہا میں نے جو رو سے دیکھا
سرخ تھا جو پہول تہا گیندے کی طرح زرد ہوا
یہ بھی بہتی ہے مرے جان تری شرم و حیا
ہوگیا چہرے سے حیا ری تہ شرم سے پیلا

ہاتھ باندھے تو عجب رنگ نزاکت باندھا
طرفہ گلدستہ گلہای لطافت باندھا

۱۵۵
آگیا غصہ کہا میں نے چلو جاتے ہیں
شاخ پژمردہ نہ ہو او پہلو جاتے ہیں
خندۂ تقصیر کا اب نام او جا سے لیتے
لطف حسرت تماشہ ہی ملو سے جاتے ہیں

تم جو ہو صاف تو صاف اپنی بھی گلگل ہم ہیں
تم وہی گل ہو تمہارے وہی بلبل ہم ہیں

۱۵۶
الغرض صلح ہوئی دور ہوا اس کا ملال
پھر لپٹ باہم جو تھے ہم تن ناخوش وہ ہوئے خوش خیال
مجھکو پایا جو فرحناک تو نے وہ بھی نہال
ساغر دل میں عشرت نے سے کیے مالامال

وہ ہوئی شاد طبیعت مری مسرور ہوئی
پھر گلستان میں بہار آئی خزاں دور ہوئی

واسوخت اول
تمام ہوا

دوسرا واسوخت

۱

عشق نے رنگ زمانے کو دکھائی کیا کیا
دوست سے دوست جدا ہو گئے، تھی ملائی کیا کیا
کام بگڑے ہوئے الفت نے بنائے کیا کیا
راستہ بھولے ہوئے راہ پہ آئے کیا کیا

آگ میں کود کے پروانہ جو بیہوش ہوا
جسکے الفت میں جلا اوس سے ہم آغوش ہوا

۲

کارخانے ہیں محبت کے عجیب اور غریب
اوج کیسے اوسی قسمت کا جو سولی ہو نصیب
زندگی موت بھی ہے ہیں ملک الموت طبیب
بیخودی صورت منصور کرے ہیں حبیب

جان بھی جائے تو وسواس نہ مطلق آئے
خون کی قطرے سے آواز انا الحق آئے

۳۰

۵۳ جسنے اس خنجر برّاں سی شہادت پائی
جسنے رکھا قدم اس راہ مین راحت پائی
نہر کوثر سے کلید در جنت پائی
دونو عالم سے کے کھیت مین فراغت پائی

پیچ و تاب کا تلاطم ہی کنارا ہمین
کشتی نوح ہی تنکے کا سہارا ہمین

۵۴ مقتل عشق کی جانب جو جری ہو کے چلے
سرکو جانبازہ جھکا دیتے ہین خنجر کے تلے
جو چنے پہول شہادت کے وہ پہولے پہلے
کبہی خنجر کبہی تلوار سے کٹتے ہین گلے

شوق کامل سے جو تائید ہوا کرتی ہی
روز قربانیون مین عید ہوا کرتی ہی

۵۵ ہی یہ بازار جہاد کہین بازار بہت
نقد جان ہاتھ پہ رکھے ہوئے زردار بہت
جنس نادیدہ کی مشتاق خریدار بہت
جسکا طالب ہی زمانہ وہ طلبگار بہت

مشتری جنکی ہین سب ہین وہ خریدار یہان
لاکھہ یوسف سی ہین یک جانی کو تیار یہان

۵۶ خوب دیکھا تو نظر آئی بہار اسکی خزان
ہچکیان زخمیون کی دیتی ہین آواز کہ ہان
ہمہ تن داغ ہین طاؤس صفت رقص کنان
ہم ہین بانگ جرس قافلہ عمر روان

صاحب درد المناک کوئی ہوتی ہین
ہنستے ہین زخم کے صورت جو لہو روتی ہین

۵۷ ایک اک زخم ہی اسکا گل تر سی بہتر
ایک اک اشک ہی شہوار گہر سی بہتر
ایک اک داغ ہی گنجینۂ زر سی بہتر
ایک اک آہ ہی جنت کی شجر سی بہتر

تشنہ جاں نہیں ہوں مشتاق ابھی شکر کے
شیشۂ دل کو ہی سر جوش ابھی تو کے

زخم ہی تیغ کا بسمل کو مزا دیتا ہی
یہی زخم ہی کہ قاتل کو دعا دیتا ہی

مرحبا کی دہن زخم صدا دیتا ہی
زیر شمشیر سر عجز جھکا دیتا ہی

یہی لب تشنہ ہیں مشتاق جو کوثر کے نہیں
گھونٹ شربت کی ہیں زہر ہی وہ خنجر کے نہیں

غنچۂ چمن نے سرکا دیکھا رخ میں نے
پتی پتی پہ بنفشہ کی تہ و بالا میں نے

بوٹی بوٹی کا کیا خوب تماشا میں نے
آنکھ ڈالی طرف نرگس شہلا میں نے

سبکو پیمانۂ کشش بادۂ الفت پایا
جسکو پایا اوسے مست محبت پایا

گل جو ہنس پڑتی ہیں ہر دم سبب اسکا کیا ہی
سبزہ رہتا ہی جو خرم سبب اسکا کیا ہی

شب کو روتی ہی جو شبنم سبب اسکا کیا ہی
حال سنبل ہی جو درہم سبب اسکا کیا ہی

جھلکے دکھلاتی ہی نرگس نگہ ناز کسے
خوشنوایان چمن سنتے ہیں آواز کسے

عشق ہی عشق ہی پہولوں کی بدلتا ہی جو رنگ
عشق ہی عشق جو ہی شیشۂ دل کی لئی سنگ

عشق ہی عشق ہی جس سی کہ دل غنچہ ہی تنگ
عشق ہی عشق ہی کہتی ہیں جسی قید فرنگ

مرغ بو گل ہیں کہ صیاد کی بس ہیں بلبل
[illegible]

نہ نقطے یہ نرگس آنکھوں کو حیرانی ہے — ہے شب و روز جو گرفتار پریشانی ہے
دل میں لالہ کی جو داغ غم پنہان نہ — گل بھی سو ٹکڑے جو چاک گریبانی ہے

دہن غنچہ کو گفتار کی قوت دیکھے
پائے گل سے بھی رفتار کی طاقت دیکھے

... سا جو کرتا ہے گذر — پیچ میں آتی جو چٹکی کی طرح ...
کس ... میں ... — کون آگاہ ہے دریا میں کہ پھر ...

نقطے کو چشمہ پرکار بنا دیتا ہے
قطب کو کوکب سیار بنا دیتا ہے

یہ وہ تیر ہے کہ سینے سے گذر جاتا ہے — یہ وہ خنجر ہے کہ تا حشر اثر جاتا ہے
پاؤں رکھتا ہے جو اس راہ میں سر جاتا ہے — آنکھ کھلتے ہی یہاں نور نظر جاتا ہے

سرفرازوں کو بھی سرسام ہی سر دہنتی ہین
عاقل اس بہار میں دیوانوں کی طرح ہنستی ہین

۱۵ کہین آنکھون سی لہو ہو کی بہا کرتا ہے — داغ بنکر کہین سینے مین جلا کرتا ہے
پھول ہو کر کہین یہ زخم ہنسا کرتا ہے — رنگ بنکر کبھی چہرے سی اوڑا کرتا ہے

لب فریاد کہین نالہ جانکاہ کہین
اف کہین درد کہین اشک کہین آہ کہین

۱۶ ہے کہین ٹیس دل زار کہین لب پہ فغان — کاوش تن خلش سینہ خراش رگ جان
کہین اوٹھتا ہے یہ بنکر دل سوزان سے دہوان — کہین خار جگر ہوش و خرد و تاب و توان

بیقراری ہی کہین یہ کہین بیتابی ہی
دل مضطر مین تڑپ آنکھون مین بیخوابی ہی

کبھی باران کبھی بجلی ہی گلستان کی لیی
کبھی پٹی کبھی نشتر ہی رگ جان کی لیی
ہی کبھی خضب کبھی غول بیابان کی لیی
کبھی بخیہ ہی کبھی چاک گریبان کی لیی

چشم امید کبھی ہی نگہ یاس کبھی
مرہم ریش کبھی سودۂ الماس کبھی

الغرض عشق کی نیرنگ ہین بیحد و شمار
ایک منہ سی کبھی رنج ہون خاطر کو ہزار
شرط ہی شرط ہی عاشق کی لیی صبر و قرار
سر تہ تیغ جھکا کے جو ہو قاتل سی دوچار

آشنا ضبط سی بیگانہ بد و خوب سی ہو
پاؤن باہر نہ رہ مرضی محبوب سی ہو

۱۹ ذرہ بنجا ہی نمایان ہو جو خورشید سحر
پہر دہ گل پہ کرے دیدۂ بلبل بھی نظر
پردۂ دل ہو کتان وقت تماشای قمر
فاختہ ہو طرف سرو جو ہو جای گذر

جلوۂ حسن پری دیکھکی دیوانہ بنی
شمع روشن ہو سر شام تو پروانہ بنی

۲۰ وہ کری عشق سلیقہ جو بشر رکھتا ہو
شرط الفت ہی کہ الفت سی خبر رکھتا ہو
دی دل اپنا وہ کسیکو جو جگر رکھتا ہو
طالب جلوۂ دیدار نظر رکھتا ہو

جسکا شیدا ہو جو اپنا اوسی شیدا نکری
عشق کا نام نہ لی ربط کا دعوی نکری

۲۱ بدن سے چلے او طبیعت میں جو پسینہ آ ہو جائے
غرق ہو جیسے تصویر میں سے آب ہو جائے

ہی تکلف مثل محبوب کے مرا بتانا
وسعت ظرف سے تنگ ہے تو دریا ہو جائے

دل تجلی آہ مگر صاحب تاثیر کرے
آپ دیوانہ ہو خورشید کو تسخیر کرے

۲۲ کھینچے وہ نالہ جو بے برو گلستان اثر
ناک اوڑ جائیں اور ہر دل جو مکدر ہو ادہر

ٹپکے وہ اشک کہ جس سے کہ نئی جیب تر ہو
چاک ہو جائے گریبان تو ٹکڑے ہو جگر

جب قربان ہو وے گر وہ چہرے پہ پیار کرے
آپ نقطہ ہو اسی حلقہ پرکار کرے

۲۳ تنگ ہو مثل دہن غنچہ دہن کیا ممکن
رنگ پر آ کے ہو بے رنگ چمن کیا ممکن

مثل زلف آئے جبین پر جو شکن کیا ممکن
دام میں پھنسکے نکلجاوے ہرن کیا ممکن

جسکا ناظر ہو پسند آئین نظاری اوسکو
ہو پڑا جن بہی تو شیشے مین اتاری اوسکو

۲۴ جذبہ شوق سے ہو یار پرے رو تسخیر
دل پسیجے وہ دم گرم دکہائے تاثیر

زینت حالہ آغوش سے بے نا نخچیر
دام مین جسکے ہو وہ دام مین اپنی ہو اسیر

ہو جو معشوق وہ ہے عاشق زار اپنا ہو
صید جسکا ہو وہ صیاد شکار اپنا ہو

۲۵ جان دینے کو تو دیتے ہین ہزارون جانباز
سوز رکھتے ہین فقط یاد نہیں صورت ساز

ربط کا ایک کو معلوم نہین پر انداز
رمز دانی ہی ادا اسکے نہ ادا فہمی ناز

خون دل ہی پی ساقی سے گلفام کہاں
چشم تر صورت ساغر ہی مگر جام کہاں

۵۲۶
گرچہ توضیح اشارات و شفا مشکل ہی
سہل ہی فہم کتب فہم ادا مشکل ہی
نازکی شرح [illegible] بیان اوس سے سو مشکل ہی
کیا [illegible] دہن [illegible] مشکل ہی

کیسا مصرع [illegible] وہ دہن کہا کوئی [illegible]
بیتا [illegible] ان ہی کہ [illegible]

۵۲۷
ہمسے پوچھو کہ ہین ہم میکش میخانۂ عشق
سیکڑون یاد ہین گذری ہوئی افسانۂ عشق
اپنی [illegible] شامل گل پیمانۂ عشق
[illegible] جلوہ [illegible]

ساری حالات جہان پیش نظر رکھتے ہین
جام جم دل ہی زمانی کی خبر رکھتے ہین

۵۲۸
داغ دل ہی صفت مہر سلیمان اپنا
ہین وہ بلبل کہ گل اپنا ہی گلستان اپنا
جو [illegible] ہی تابع فرمان اپنا
[illegible] ہین [illegible] اپنا ہی [illegible] اپنا

ورن کی ہم جو یہ لیتے ہین بجا لیتے ہین
چار باتون مین فرشتون کو لگا لیتے ہین

۵۲۹
سینہ چاک جو کھلا ہین کبھی گل کی طرح
حال اپنا جو پریشان ہو سنبل کی طرح
تا لب [illegible] گل باغ مین بلبل کی طرح
خوبرو [illegible] بھی پیچ مین کاکل کی طرح

خانہ ہین تو بنیاد عشق [illegible] ایجاد کرین
سرو بندہ ہو جو سو بار اوسی آزاد کرین

لو تشنہ شوکرتی ہین اک ساتھ تشنہ بیان ایک معشوق بلا شہر ستم آفت جان	جسکے شیدائی ہین مضمون سی ہی گلمیرکی زبان جسکے جلوے کی ہین مشتاق تمام اہل جہان

بال کہولے جو نقشہ مہ کامل آیا
کچہہ نہ سوجہا ہمین آندہی کی طرح دل آیا

رنگ شہرت کا جاتی لگی عارض کی بہار خال مشکین پہ ہوئی مردمک چشم نثار	چشم بیمار سے کے الفت مین ہوا دل بیمار طائر ہوش کیا دام مین گیسو نی شکار

نہ فقط تیر سے مژگان کا جگر سے گذرا
تیغ ابرو کا بہی پانی مری سر سے گذرا

آہ اوس شوخ کا قسمت نی کیا عاشق زار آئی جب گرم مزاجی پہ وہ خورشید عذار	ایک جا جسکو نہین برق کی مانند قرار پہونکدی نہ سب افلاک کو بہی نکلی شرار

نہین ممکن کہ سکون ہو اوسی اک آن کہین
دل کہین ہی حیران کہین آنکہ کہین کان کہین

منہ سی نکلی وہی مرغوب ہوئی اوسکو جو بات زہر بہی مرضی معشوق رہا قند و نبات	رات ہی دن کو کہا دن کو کہا اوسنی جو رات نکہا یار نی جبتک نہ پیا آب حیات

تہا طبیعت کو طبیعت کا زبس میل پسند
ہم بہی کہیلے وہی اوسنی جو کیا کہیل پسند

بی کہی ہاتہہ لگایا نہ کبہی بازو کو دیکہتے ہی بہی اوس چشم کو اوس ابرو کو	جب تلک اون پیا یا نہ چہوا گیسو کو نیند آتی جو کبہی تکیہ کیا زانو کو

باندھی خدمت پہ کمر کار حریفانہ کیا
منہہ ہی ہاتھون مین ملی گیسون مین شانہ کیا

کر لیا بستۂ زنجیر غم محبت اوسکو
سنتے ہی پڑھ گئے ہماری ہوئی رغبت اوسکو

ہر طرح سے ہوئی منظور اطاعت اوسکو
دل لگا ملنے لگی چہل مین لذت اوسکو

ہوگئی شام تو وصلت کا سرانجام کیا
عیش مین رات کٹی صبح کو حمام کیا

پہر تو نظام شب عیش نہ آئی یہ پسند
عمر ... کیا اوسی کسینی سے ہے اقبال بلند

قطع کر دی ہین یونہی جا کی لب بام کمند
ہی خبر شہر طرب زار ہو غفلت تا چند

کچھ رقابت کا یہان طور نظر آتا ہے
پردۂ پردہ مین کوئی اور نظر آتا ہے

تم سمجھتے ہو جسے شیفتہ و عاشق زار
واہ جی واہ ہی کس طرح کے دنیا مکار

وہ کسے اور یہ ہین لاکھ دل و جان سے نثار
دل مین کچھ بات ہے کچھ اور زبان پر گفتار

بندہ چکا صاف دو رنگی کا سمان دیکھو تو
کھولکر آنکھ ذرا رنگ جہان دیکھو تو

تم پہ ثابت نہین نیرنگ کی انداز ابھی
عشق کی طرح تمھارا ابھی ہی آغاز ابھی

بند ہو جاو نہ بولو جو کھلے راز ابھی
یہ پر و بال نہین قابل پرواز ابھی

کس طرف کی تھی کدہر کی ہی ہوا کیا جانو
شعبدی شعبدہ بازون کی بہلا کیا جانو

۳۹

پھر سی چپ چپکے جدا ہم سی جد بست ملتے ہین
کیسے الفت کی غرض ہی نام خدا سے ملتے ہین

ایسے لوگون ست کوئی ادب تو ملتی ہین
جانے دو پوچھنے والے نہین کیا ملتی ہین

بیوفاؤن سی عبث قصد وفا کرتے ہو
گرے گذرے ہی نہین تم ایسے یہ کیا کرتے ہو

۴۰

منہ پہ کہنا کہ ہین سب جان سی قربان نثار
دل مین اخلاص نہ آنکھون مین مروت زنہار

پیٹھ پیچھے نہ وہ باتین وہ الفت وہ پیار
نہو پورا یہ قسم کھاکے کرین قول ہزار

جال باندھا ہی نکالی ہی پھنسانی کیطرح
رنگ ہر دم یہ بدلتی ہین زمانی کیطرح

۴۱

تم سے ہر روز یہ چھپ چھپ کے کہین جاتی ہین
ڈولیان بھیجتی ہین خانگیان لاتی ہین

کوچہ گرد اور ہی کوچہ انہین دکھلاتی ہین
دو پہر رات گئی اور سحین آتے ہین

نیت اورون کیطرف بھید چھپاتا تمسے
روز ہی نافلہ شب کا بہانا تم سے

۴۲

یہ خبر سنتے ہی آیا انہین غصہ ایسا
دل بھرا آنکھین پھرین ہیان مرا کچھ نہ رہا

دفعتہ آگ بگولا ہوئی جن ست جھڑیا
نکیا اسکو بھی تحقیق کہ یہ بات ہی کیا

نہ لگی بگڑنی زرا لطف نہ وہ پیار اونکا
ایسے روٹھی کہ منانا ہوا دشوار اونکا

۴۳

دل سی نفرت ہوئی الفت کی مٹائی صورت
بنگئی جان پہ بگڑی نظر آئی صورت

پڑگئی آنکھہ تو تا تھون سی چھپائی صورت
رفتہ رفتہ عداوت نے دکھائی صورت

تیز ہر دم [illegible] کی نگاہ سے تھی چھری
جھلکے پانی [illegible] پیاسے تھی چھری

۴۴
بارہا دیکھ کے سوتے [illegible] مشفق
غیر جو جھوٹ کہی [illegible] اور ہمیں [illegible]

کہا [illegible] دغاباز [illegible] دشمن
ہم جو سچ بھی کہیں [illegible] کیوں مشفق سے

حال عاشق کبھی خاطر میں تم لانا کیسا
سنکے [illegible] کان سے [illegible] اس کان اوڑانا کیسا

۴۵
گل رخسار میں کچھ بو بھی محبت نہ رہی
اب یہ کیا ہے [illegible] اگلی سی عنایت نہ رہی

مشک گیسو میں [illegible] الفت نہ رہی
بے مروت ہوئی آنکھ [illegible] میں مروت نہ رہی

کب نہ دیکھا [illegible] حال ہمارا سینا
کیا [illegible] ہو گئے اب ایسے کہ دیکھا نہ سنا

۴۶
لاکھ کہتی ہیں کسی بات کا کچھ دھیان نہیں
کیا ہوا ربط [illegible] دن رات کا کچھ دھیان نہیں

کبھی برسوں کی ملاقات کا کچھ دھیان نہیں
چپ ہو تم حرف و حکایات کا کچھ دھیان نہیں

روز رنجش کا [illegible] انداز نرالے ہم سے
نہیں ملتی [illegible] تمہیں چاہنے والے ہم سے

۴۷
لاکھ منت سی کہا عرض پذیر اک تھے
دل میں ظالم کے دعا عرض پذیر اک تھے

سر میں نخوت کی ہوا عرض پذیر اک تھے
تیز شمشیر جفا عرض پذیر اک تھے

مشورہ شوق کا دل سے کہ ہے منت کی جگہ
غیرت عشق پکاری کہ ہے غیرت کی جگہ

۴۸ ہو جو گمراہ اوسے راہ پہ لانا ہی ہے شرط
بات بگڑی ہی تو [illegible] سے بنانا ہی ہے شرط

جاہ اسکی نہ رہی ہو تو اوسکو جھکانا ہی ہے شرط
پا کے اگر یہ جو مست نکلے تو بہکانا ہی ہے شرط

سرکشی پر ہے اسے شوکت پامال کرو
جوڑی ہاتھوں کو ہے پاؤں پہ چنچل

۴۹ آشناؤں سے کہا حال تو سب نے یہ کہا
دل کو یہ بات گوارا ہوئی پر ایسا

تو عبث بیت میں ہاتھ اپنا توقف ہی کیا
کیسا اوسکے تئیں دل میں کسی غیر کی جا

یار تو تجھ سے خفا غیر سے تو کرا ہے نہ
دوہری مشکل ہوئی سو جیسے کوئی راہ نہیں

۵۰ ناگہاں دل نے یہ تدبیر نئی بتلائی
ہمہ تن خوب سراپا میں عجب زیبائی

ہم نے اک چین سے تصویر حسین منگوائی
طرفہ رعنا کہ فدا اوس پہ ہو خود رعنائی

کونسی شان تھی اوس سے جو نمودار نہ تھی
بیزبانی سے مگر طاقت گفتار نہ تھی

۵۱ کان وہ جو نہ غریبوں کی سنیں نالہ و آہ
لا کہیں وہ دہن نہ سخن سے آگاہ

آنکھیں ایسی نگریں جو کبھی عاشق پہ نگاہ
کوئی آئے وہ زباں سے نکہی بسم اللہ

تھا دہن تنگ نہی قوت تقریر اوسکو
بیزبانی سے کہا چاہئے تصویر اوسکو

۵۲ میں نے آراستہ اک روز کیا ایک مکان
کرسی زر پہ بٹھایا اوسی باشوکت و شان

فرش پہ وہی تھی زر اندود منقش ایوان
دست بستہ جو کھڑے تھے تو در پاسبان

زیور و زر سی چمک مین تھی زری کی صورت
اور تجلی اور جواہر سے پرے کی صورت

۵۳
واہ کیا زیب بر و دوش تھی ہماری پوشاک
عالم نور تجلے سے ہوا عرصۂ خاک
حور دیکھے تو گریبان کرے صبر کا چاک
گرد پھر کر ہوئی قربان نجوم افلاک

چشم عالم کو نہ مین پر نظر آئی زہرہ
بلکہ خود بہر تماشا اوتر آئے زہرہ

۵۴
وہ جو کافر تھا اوسی نامہ کیا یون تحریر
بعد مدت کے موافق ہوئی اپنی تقدیر
شکر صد شکر کہ اللہ ہمارا ہے قدیر
ملگیا تمسی ہی بہت صنم مصحف نظیر

کیا ہوا تمنے اگر حال ہمارا نہ سنا
ہی خدا سامع اصوات سنایا نہ سنا

۵۵
سرکشی بندۂ عاجز کو بہت بیجا ہی
ایک کا ایک ہی سرکوب کہ یہ دنیا ہی
اک کف خاک ہے انسان کو رتبہ کیا ہے
ہی جو فرعون یہان اوسکی لیی موسی ہی

کبر کس کس کی لیے باعث تذلیل ہوا
مورد لعن تکبر سی عزازیل ہوا

۵۶
ایسے گمراہ ہوئے تم کہ چلے راہ غلط
ساری الفت تھی غلط پیار غلط چاہ غلط
نگہ مہر حقیقت مین تھی اے ماہ غلط
ہم جو سمجھے تھی وہ مضمون تھا واللہ غلط

پھیر لین آنکھین یہ انداز وفا کا ہے کوہی
بی نمک ہوئے تمھین الفت کا مزا کاہے کو ہی

دیکھکر موتی فرد دندان پہ تیرے تجائے
سینہ غلطان کا بیت سے کیسا چھنجائے

۶۲ گزریان ٹکیے جو اوسکے تو دم سرو بھرے
صاف وہ گوہر دندان پہ جو نظارہ کرے

بیت اوس گل کی ہو بازتری طرح ہرے
کہاکی ہیرا ہی فیروزے کی مانند مرے

جھوٹی موتی کیطرح قدر رہ گیا تیرے
آبرو خاک مین ملجائے سراپا تیرے

۶۳ سدا سنا حسن مین اوس سی بھی بڑی نادانے
عرق آلودہ دکھائی وہ اگر پیشانے

ساری آفاق مین کوئی نہ جسکا ثانے
شمع سوزان کیطرح گل ہو پگھلجانے

زیست مشکل ہو تلاطم مین سفینہ آئے
غرق ہو ڈوب مرے تو یہ پسینا آئے

۶۴ تیز ہو ناز تگر ہو شش خرد و عزت و جاہ
تو مقابل ہو سپیدہ و عیاذا باللہ

سیکڑون کشور دل جسنے کیے ہم تباہ
حملہ آور ہو جو وہ کھینچکے شمشیر نگاہ

سامنا کرنیکے مثل کمان رخ پھر جائے
لشکر عشوہ و انداز ووا مین گھر جائے

۶۵ تیر ترچھے جو پلکون سے لگائے تجکو
تیغ ابرو سے کبھی جو جھٹ وہ دکھائے تجکو

سینہ زخمون سے چھلنے تو وہ بنائی تجکو
سرنگون پانون پہ ہو کچھ نہ بن آئی تجکو

وار پر وار دو دستی وہ دم جنگ کرے
ایک تیری نہ چلی وہ تجھی چورنگ کرے

بند قبا اوس نے جو آج حجاب کھولا ہے
بات نکلی نہ تو ہی منہ سے تو اچھا ہے
گھات میں تیری تجلی سے اگر گھات ہے
ایک ہی چال میں بازی کو تو ہی مات ہے
ماہ نخشب ہے کامل کوئی ہو سکتا ہے
چاند سورج کا مقابل کوئی ہو سکتا ہے

حسن میں اوسکے برابر نہ خورشید
ہی عجب حسن خدا اوکہ اللہ اللہ
پاس ہی جب سے وہ محبوب نہیں اوس کی جا
اوسکے ہوتی کوئی اب پڑتی ہی
کیسے معشوق کی اب دل کو تمنا نہ رہی
اوسپہ پروانہ ہوا دل تو پروا نہ رہی

دیکھنے نکہت اگر جو ہوا دل کو یقین
پر بشرطیکہ رہی تاب غش آئے کہ نہیں
معرکہ گرم ہے آنا ہی تو آ دیر نہیں
ترک عمر سے ہے میدان کو پہنچی نہ خنجر کی
امتحان کا ہی یہی وقت نیا سامان ہے
یہی میدان ہی یہی گو ہی یہی چوگان ہے ۶۹

یہ جو مکتوب پڑھا اوس سے تو غصہ آیا
سوی تن راست ہوئے لال ہو آتش
پھاڑ کر خط کہا قاصد سے کہ چل میں آیا
دیکھنا یہ ہی جو یہ کیسے
کیا کوئی آینہ رو گیسوؤں والا ہوگا
موکشان گھر سے اسیوقت نکالا ہوگا

کپڑے بدلے کیا آراستہ تن پر پورے
ہاتھ میں لیکے علم بند کہا یا حیدر
شانہ بالوں میں کیا یہ سخن آیا لب پر
فتح پیچ آج ہے چوٹی کا نشان ظفر

جنگ کی گھات دو بیٹ سے نمودار ہوئے
جھائی گھونگھٹ نے نئی طرح سے تیار ہوئے

کھنچ گئی ابرو پہ چشم کی سرست کمان
ترک غمزہ کو ستمگر نے دیا فرمان
سینہ ابھر اُستان کی ہوئی سپربان
بن مری شمشیر کو ہی بھی ہی چوگان

کچھ فرنگی نے ادا سے ہوئی جنگ کو تیار رزن
لیس چاروں صف مژگان سے ہوئی چار رزن

عجب انداز سے وہ عربدہ پردار چلا
ساتھ انداز چلا عشوہ چلا ناز چلا
کر کے کی صید کو گویا کوئی شہباز چلا
مثل طاؤس میں غمزہ طناز چلا

آنکھیں کہتی ہیں نہ کیا بات ہے دشمن کی شکست
پلکیں کہتی ہیں بہت سہل ہے پلٹن کی شکست

خبر آئی کی ہوئی سینے کہا آنے نہ دو
ہمنشینوں سے کہا منہ کے اوسے کہانی دو
آپ ہی روکینگے دربان سزا پانے دو
تم ہمیں بیٹھے رہو سب جھے اوٹھانی دو

دور سے دیکھی قدم تک نہ بڑھانے پائے
پاس تصویر کی آئے تو نہ آنے پائے

دفعۃً ہوم ہوئی در پہ سواری آئی
گل کھلا تازہ او ترسنے کی جو باری آئی
شور گلشن میں اوٹھا باد بہاری آئی
مٹ گیا جاہ و حشم ذلت و خواری آئی

بڑھکی دربان نے کہا بس قدم آگے نہ بڑھے
روکیے روکیے جاہ و حشم آگے نہ بڑھے

[illegible] کرسی [illegible]
حسن کی شان جو دیکھا تو ہے انہو عجب

ہو گئے جذب آئی نمود کی ہیبت کے ہو گئے طلب
جاہ و حشمت کا جو سامان تہا [illegible] سب

کرسی رنگین سے شاہد غیب کا دیکھا
شان اللہ کے قدرت کا تماشا دیکھا

تیسرے شان کی کرسی نہ بات ہے آخر کمال
بڑھ چلا تا وسے کرسی سی گرانی کی جلال

جہاں تہی پہ پڑی چشم سو غشیا سی الال
تھا جو انبوہ بڑا پاس تک آنا تھا محال

تھی خواصون کی جو ایستادہ بدستور پرے
سینے للکار رہا تھا کی کہ آگے [illegible] نے دور پرے

دور کی دیکھلینا پاس نہ آنے پایا
جھک گیا سر نہ سر فرشتہ اوٹھاتی پایا

گھٹ گیا جب قدم آگی نہ بڑھانی پایا
تحمل نخوت کا چل اور نہ دہانی پایا

لٹی دولت نی لی جائزہ رسوائی کی
حوصلے پست ہوئے انجمن آرائی کی

الغرض دیکھ کی یہ رنگ نہ نکلا باہر
تالیان سینے بجائین کہ بجا طبل ظفر

چل دیا عشوہ و انداز و ادا کا لشکر
ذلت فاش ہوئی نکلی جو اشکم سی جگر

ہتک حرمت ہوئی جس وقت رہا کیا باقی
منہ دکھانی سے کے نہ ظالم کو رہی جا باقی

آخر کار بہت ہو کی پریشان غمگین
صدف چشم نی دامن مین بھری در ثمین

ایک گوشے مین ہوا سب سے وہ چپ چاپ کمین
گل پہ شبنم کہ عرق شرم سی لائی جبین

لالہ لب پہ جو پیاسی ہی ... دم فرو ... کی
یا نہ شاخ گل تر سیب زنخدان کی گی

مخملیں نیچی جو پہنی تو بہی ذلت انکو
دل پہ چھایا ... ان کی ہوا ...
ایسے جیسے کہ گوارا ہو فراغت انکو
کہیں انکا ... لیں ... انکو

سر برہنہ ہیں پڑا رنج ہی جی کہو ستے ہیں
منہ پہ پلہ لیے افسوس میں ہیں روتے ہیں

دونوں آنکھیں ہیں نہ سکیں ہیں نہ اک گھڑی
ایک ساون کی جھڑی ایک ہی بھادوں کی جھڑی
ہیں یہ اشک مسلسل ہیں کہ موتی کی لڑی
تو ہی انشان کی ہیں ... ہی ... پڑی

چشم رخسار ہے ... پر ہے کوئی لب ساغر
ذقن ... ہیں لبا لب ساغر

سر پہ شمشیر لگی ہوئی ہی ... درد کی ساتھ
زعفران پھولی ہی گویا کہ گل زرد کی ساتھ
منہ سے ہر بار نکل جاتی ہے آہ اف درد کی ساتھ
نالہ گرم ہیں پیہم نفس سرد کی ساتھ

سر جھکائی ہوئی ہیں شرم سے ابرو کی طرح
چین پیشانی پہ روشن ہی گیسو کی طرح

سنکے یہ بات مجھی ضبط کا یارا نہ رہا
دل جو بیتاب ہوا اشک بھی دوڑ پڑا
جا کے گوشے میں گلی اوسکو لگا کر یہ کہا
میری پاس آئی تھی جاتا تمہیں گھر میں تنہا

تمہاری پاس میری پاس جو آتے ہوتی
طعنہ زن کس لیے پھر اپنے پرائے ہوتی

تن تیرے نے جو [illegible]
او جوانی تھی تو اوس گھر میں جاتا تھا [illegible]
[illegible] اپنی [illegible]
پہنچ کر [illegible] ہم اوٹھاتا تھا

قدر گوہر کی جواہر کا [illegible] جانتا
ہم [illegible] کیا جانتا

اپنی ذلت کی موت آپ تھے اسد [illegible] ایمان
لی طالب [illegible] کوئی [illegible]
تن تنہا تو کیا جنگ کا تمنی سامان
[illegible] گیا ان

چھیڑ کی تم اوسے وہ [illegible] نہ تا
اپنی ذلت کوئی کاہے کو گوارا کرتا

خیر اب ہو تو [illegible] وہ شعر
جشن میں بیٹھو ہنسو بولو [illegible]
زلف کیطرح عبث حال کیا ابتر
بدشگونی نکرو رو نہ شادی کا ہی گھر

کوئی جاتا ہی جہاں فتنہ بپا کرتا ہے
گھر میں شادی کی کوئے آہ و بکا کرتا ہے

سنکے یہ بات دیا اوس نے یہ گرمی سی جواب
بدشگونی کو تری آگ لگے خانہ خراب
نعش میں جشن میں بیٹھوں کہ کلیجا ہی کباب
چھیڑا اب تک ہے وہی شرم ہے تجکو نہ حجاب

ہمکو یہ رنج تری ہمسے یہ گھاتیں اب تک
نوک نشتر ہیں رگ جان کو یہ باتیں اب تک

طنز آمیز سخن خوب سمجھتے ہیں ہم
ہیں اشارے ہی ترے [illegible] ستم
ایسا گھبرا کے [illegible] قدم
یہ نہ سمجھے تھی کہ ہونگے یہیں رنج و الم

[illegible] سرنوشتہ زمانہ ہوگا
[illegible] سے نہیں اب سر ید خانہ ہوگا

۸۹

[illegible] کی [illegible]
کہ محبت میں [illegible]
رنگ باتوں [illegible]
دل کی آئینے کی گرد کدورت سینہ

ہم تو [illegible] خدا کی قدرت
ہم [illegible] آباد خدا کی قدرت

۹۰

سینے دیکھا [illegible]
ایسے بہت ہوئے کو کون سنبھالی یارب
[illegible] اگر [illegible] کوئی کب
غیر انکار نسوت جے کو سوئے راہ طلب

پانوں کو [illegible] کریہ کہا خیر تو ہے
جان نثاروں سے یہ سرزد ہو خطا [illegible] ہے

۹۱

واہ کیا رنگ سے کہا تی ہیں ہمیں طالع شوم
تہمتیں مجھ نے لگائیں تھیں بھی ہمارے [illegible]
[illegible] ہمیشہ مجھکو
کنگھنی ایسے کسے اور کو ہوگی معلوم

بدگمانی ہے عبث صدق میں قربان ہیں ہم
کج ادائی نکرو سیدھے مسلمان ہیں ہم

۹۲

سنکے یہ بات [illegible] کہ یہ دل پہ جگر
میرے نزدیک ہے یہ عذر گنہ سے بد تر
[illegible] چور کو ترغیب کہاں چوری کر
ماہ سے جا کے یہ کہنا تجھے لازم ہے خبر

کیا دلیری ہے [illegible] نہ یہ معنے صاحب
واہ و یدی کی صفائی کی یہ معنے صاحب

اب [illegible] مجھ [illegible] کہتا
[illegible] کیا کہنا

کیجئے اس قول کی بیعت جا کہیں تو بھولا کہنا
خوب جی بیر کی اڑاتے سو اچھی کیا کہنا

ایسے گھاتین تو بتا دیتے ہین ہم اوروں کو
جائیے جائیے بس دیجیے دم اوروں کو

۹۵ آئینہ لیکے ذرا دیکھو تو اپنی صورت
ہوگئے معشوق کی عاشق کو گوارا نوبت

اسی منہ پر ہی تمہین عوی ہمدردی الفت
بس چلو جاؤ بہو دور ہو نفرت نفرت

اب نہ کھلواؤ زبان بات کی قابل نہین ہم
سچ تو یہ ہے کہ ملاقات کی قابل نہین تم

تھا کیے پیمان کر ظلم یہ طغیان ہوگا
خیر اب کا ہے کہ اس رنج کا سامان ہوگا

دل سے جو دوست تھا وہ جان کا خواہان ہوگا
ہم نہونگی نہ یہ احوال پریشان ہوگا

خیر جو تم نے کیا خوب کیا جانے دو
ہم بھی جاتے ہین سو ملک بقا جانے دو

۹۶ ایسے جینے سے تو ہر طرح ہی مرنا بہتر
دوستے دشمن جانی سے نکرنا بہتر

آبرو جب نہین دنیا سے گذرنا بہتر
پانون ملک عدم آباد مین ہرنا بہتر

اب کہان زینت خلش جیسی ہی بیشک تمکو
ہم تو رخصت ہوئی لو جشن مبارک تمکو

۹۷ زیست منظور نہین سم ہی کھاتی ہین ہم
اب نہین [illegible] کی اوس شہر مین جاتی ہین ہم

ابھی بازار سی افیون منگاتی ہین ہم
جان کو [illegible] سی [illegible]

تم نے کیا کیا جو نہ یاد کرو گے ہم کو
یاد کرو گے تو بہت یاد کرو گے ہم کو

[illegible] چہ یان کیا کیجے
اپنا کہو [illegible] جو بیت گئی دل مضطر
متصل گریہ [illegible] آنسو [illegible]
جوش میری یہ جا جوش محبت [illegible]

جو نہ کرنا تھا کہا یہ کیا کرتی ہو
پھر کیا [illegible] دریا کی طرح بہتے

ایسی باتیں تو زبان سے نہ نکالو تم
[illegible] کو نہ ہو یار سب کوئی حسد جا نکالو
[illegible] حسد کاری [illegible]
جو برا چاہتے تھا وہ ہو برا ہو تم سا

گرچہ ظلم و ستم و جور سے ماری ہیں ہم
خیر [illegible] اب بھی بہر طور تمہاری ہیں ہم

اور کہے دیتے ہیں اب صاف نہیں ہیں خاف
کیجیے غور ذرا کھول کے چشم انصاف
کسکی تقصیر ہی اس بات میں تقصیر معاف
کر دیا کسکی کدورت نے مکدر دل صاف

دل کیا کسنے یہ چھوڑا یہ تپش کسکی ہے
کسنے بوئے ہیں کانٹے یہ خلش کسکی ہے

بیرخی کی جو بہت تمنے ہوئی ہم مجبور
کسکی تقصیر ہی سوچیں تو ذرا دل میں حضور
پاس تمنے نکیا ہم بھی ہوئے پاس ہی دور
دل شکستہ جو کرتے تو نہ پڑتا یہ قصور

کسکی جانب بھی اوٹھا فتنہ شر کسکا ہی
تمہیں منصف ہو بگاڑا ہو گھر کسکا ہی

اس قدر جب تجہے ستایا کہ رہی دل کو نہ تاب ہاتھ کی تیغ و سپاہ دل کی ستمگاری کا جواب
پر جیسا چاہیے تمکو تھی جو ہی ہمکو حجاب ناز بردار کو کیا عذر ہے آنکھوں پہ عتاب

اب بھی خواہان رضا تابع احکام ہیں ہم
بیچ لو عذر نہیں بندۂ بیدام ہیں ہم

۱۰۳ میری باتوں سے ہوئی کچھ اگر بھی تسکین حاصل گرچہ ظاہر میں غضبناک مگر دل میں خجل
حساب کرنے پہ طبیعت ہوئی اسکی مائل کھینچ کر اک نفس سرد و تصدیعہ خواہش دل

التجا سے یہ کہا کیجیے تقصیر معاف
سچ ہے میری ہی خطا کیجیے تقصیر معاف

۱۰۴ آخر انسان ہیں ہم انسان سے خطا ہوتی ہے کوئی بیجا تو کوئی بات بجا ہوتی ہے
جانے بھی دو خفگی جان ہوا ہوتی ہے اہل ہمت ہی سے امید عطا ہوتی ہے

سخت شرمندہ ہیں ہم اب نہ پشیمان کرو
جو ہوا ہم سے ہوا اپنی طرف دھیان کرو

۱۰۵ اب قدم راہ اطاعت سے نہ ہونگے باہر آسمان پھٹ کے گرے سر پہ اٹھاؤں جو میں سر
نہ سنے اب جو سخن آپکا وہ گوش ہو کر آنکھیں پھوٹیں جو پھرے آپکی جانب سے نظر

بے تمہاری چمنستان ہو تو جنگل ہو جائے
پاؤں اس راہ سے باہر جو پڑے شل ہو جائے

۱۰۶ خاطر اک بات میں ہے آپکو میری بھی ضرور باغ سرسبز رہے سبزۂ بیگانہ ہو دور
یہ اشارہ جو کیا اوسنے کہا میں نے حضور سب طرح کا تمہیں اسد فی بخشا ہے شعور

تو مجھ [illegible]

لازم انسان کو ہی [illegible]

سنکے یہ لاکہ ہی تعصاف سی یہ بات [illegible]

بدر کے سامنے کب ہی سہ تو قابل دید

[illegible]

[illegible]

بھرتی ہون جا یہ کا برسون سی جو م اول [illegible]

غیر سیر اب ہی وصل [illegible] تم کو [illegible]

سر جہکا کر یہ کیا ہینے تب اونسی اٹھا

ایک پورا نکیا ہسہ مکو دی پنج ہزار

تم و ہی ہو کہ [illegible]

[illegible]

رفع کیجئے [illegible] ہی خاطر کو

ہی یقین آپکے اقرار کا کس کافر کو

جرم ہوا ہوکے پشیمان یہ کہا

ضامن اقرار کے ہین میر عرب شیر خدا

درمیان آج سی اب سکے تمہاری ہی خدا

اب جو پہر جاو تو دین احمد مختار سزا

بعد اقرار کہے اب جو ہوا انکار مجھے

ذوالفقار اسد اللہ کے ہو وار مجھے

درگہ حضرت عباس تو ہی چار قدم

دور مسجد نہین موجود ہون کہانے کو قسم

تم بہی ہمراہ چلو چلکی اٹھاون مین علم

خوب نیت سی ہی آگاہ خدای اکرم

ایسی قسمین کہین ہوے ہین بہانے کی لیے

وان سی حاضر ہون مین قرآن اٹھانے کیلیے

۱۱۱

ہر طرح سے تصدق ہوا [illegible] اوسکو پایا
[illegible] اپنا آیا

درگذر مینے بھی کی [illegible] لایا
تمنے مصحف کی قسم کھائی [illegible] ایمان لایا

سچ کہو ہی تم ہی تم ہو وہی باتین ہین
وہی جلسے وہی ہر دم سکے ملاقاتین ہین

۱۱۲

[illegible]
[illegible]

رنگ رخ زرد جو تھا گل کی طرح ہو گیا لال
تیری قدرت [illegible]

[illegible] گشائی میری
[illegible]

۱۱۳

[illegible] دل لگی وہ [illegible]
جگمگایا رنگ پھر آئی مری گلشن مین بہار

بوسے لے لے کے لگا کہنے [illegible]
پر جو کھٹکا ہی ہوس ہی کہ نکلتا ہی وہ خار

دل غم سے تیری خالی کسے عنوان ہو جائے
میزبان گھر مین رہی رخصت مہمان ہو جائے

۱۱۴

سنکے مینے یہ کہا کون جلدی کی ہی بات
ناگوار ہوئی یہ بات وہ سمجھی اسی گھات

کیا قباحت ہی توقف ہو اگر آج کی رات
بولی رخصت ہی مناسب ہی کہ ہو جلد نجات

اب توقف کا سبب کیا یہ حکایت کیا ہی
جس سے ملنا تمھیں بہتر اوسکی عادت کیا ہی

۱۱۵

مینے اونسے یہ کہا جو مرضی ہی یہی
فتنے کی طرح اوٹھا پاس سے ہی جلدی

جاؤ تم آپ وہان ملنی اجازت تمہین وہی
جا کی اوس گھر مین کہ جس گھر مین جگہ تھی [illegible]

ہمکلامی کی سی لیے اوسکے برابر بیٹھا
دوسری کرسی تو پاس بچھا کر بیٹھا

۱۱۶
اسکو منظور نظر صورت آغاز کلام
اسنے پوچھا کہ بتاؤ تو سہی اپنا نام
پرسش حال او دہر سی نہ توجہ نہ سلام
ہو نہ منہ بھی وہان بات کا اصلی ہی مقام

اختلاط اسنے کیے باتون مین کیا کیا کہولا
بت بنا قفل دہن اوسنے نہ اصلا کہولا

۱۱۷
تنگ ہوکر یہ کہا اسنے کہ اسدرجہ غرور
حسن پر ناز ہی بیجا نہ پرے ہی یہ حور
ہمتو یہ خلق کرین بات نہو ہان منظور
آدمیت سی یہ نخوت یہ تکبر ہی دور

ہی یہ سارا ترے قدرت کا تماشا اللہ
آدمی ایسے بھی آفاق مین ہین یا اللہ

۱۱۸
کبھی کہتا تھا سمجھ مین ہی آتا نہین کچہ
پوچھا ہون مین بت حال بتاتا نہین کچہ
وجہ کیا ہی کبھی ہوش مین لاتا نہین کچہ
شکل انسان کی سوا مین اسی پاتا نہین کچہ

نہ سماعت نہ بصارت کا اسے یارا ہی
کور ہی کر ہے یہ کمبخت الہی کیا ہے

۱۱۹
خدمتی لوگ جو تہی اونسے یہ پوچھا آخر
عرض کی سبنے غرض آپکی کیا ہی آخر
تمہین احوال کہو مجھسے ملا اسکا آخر
چھا گیا رعب ہوا زیست کا قصہ آخر

دیکھکر آپ کو سکتے مین ہی حیران ہی تو
جان مین جان نہین قالب بیجان ہی یہ

۱۲۰ سنکے یہ بات کہا غور سے کی جب کہ نگاہ
یہ تو تصویر ہے انداز نمود سے ہی گواہ
اسے لا حول و لا قوۃ الا باللہ
غول کو خضر جو سمجھی تو غلط ہو گئی راہ

حرف عیار نہیں یہ تو فسونگر ٹھہرا
کہیں بہروپ سے ہی روپ یہ پڑکر ٹھہرا

۱۲۱ پیشتر سے کہ آیا جو مری پاس تو اٹھ سی تو کہا
نقل کو اصل کیا سچ ہے ترا کیا کہنا
اور تو اور دیا اسکو بھی تو نے دھوکا
تو ہی عیار بڑا ہم ہوئے قائل بخدا

اس جگہ کچھ نہ سپاے کہاں گئے چکما تیرا
چل گیا خوبی تقدیر سی نقشہ تیرا

۱۲۲ تحفہ یار کی سنے یہ کہا بندہ نواز
اب سی ہی مد نظر ہو نہ اگر آپ کو ساز
ہوں میں جانباز سمجھیے نہ مجھے شعبدہ باز
دل پریشان نہیں یہاں نہ در تدبیر سے باز

ہنسکے فرمایا کہ دشمن ہوں پریشان تیرے
ہمتو سو جان سے ہیں تابع فرمان تیرے

۱۲۳ خوش ہوا اوسکے اطاعت سے ہمارا دل زار
ناظم اطول سخن کا نہیں موقع زنہار
اوسکے خواہان رضا ہم بھی ہوئی لیل و نہار
یار سے صلح ہوئی آئی گلستان میں بہار

تیز ہی ذہن رسا خوب دکھائی تو نے
بات بگڑی ہوئی دم بھر میں بنائی تو نے

واسوخت دوسرا
تمام ہوا

تیسرا واسوخت

کل کی ہی بات کہ تم مین نہ یہ زیبائی تھی — نہ یہ شوخی نہ یہ خوبی نہ یہ رعنائی تھی
چست کسدن کمر معرکہ آرائی تھی — خلق کب کشتۂ اعجاز مسیحائی تھی
خنجر حسن مین بیداد کی جوہر کب تھے
بیخطا جان سے جانے والے تہ خنجر کب تھے

نرگس تری آنکھونکو نہ آتے تھی کبھی — جان عشاق اداؤن پہ بچاتی تھی کبھی
زلف بل کھا کی نہ دل پیچ مین لاتی تھی کبھی — یون کمر راہ عدم کی نہ بتاتی تھی کبھی
کرتی تھی کب نگہ ناز نہ آفت برپا
قد و قامت سی نہ ہوتی تھی قیامت برپا

شکل آئینہ میں کرتی تھی حیران اسکو
لیلئے کہاتی تھی یوں حسن اپنا پشیمان اسکو

مانگ کہتی تھی تری چاک گریبان اسکو
کنگہی میں جھکاتا تھا یوں چاہ زنخدان اسکو

تھی حیرت تہا نہ انداز تکلم سے کوئی
ذبح ہوتا تہا نہ شمشیر تبسم سے کوئی

مستی چشم سے بیہوش پراکسی تھی
شوخی حسن سے عالم پہ جفاکس کی تھی

نگہ مست خماری کی بناکسن تھی
سر ادا جوہر شمشیر قضاکسن تھی

چتونمیں نشتر تیزی عالم کب تھیں
صف مژگان سے صفیں درہم و برہم کب تھیں

بات کرنی تمہیں آتی تھی نہ اے مایۂ ناز
نقد دل لینے کو کب پنجۂ مژگان تھی دراز

شرم سے نیچی نگاہیں تمہیں یہ کب تھا انداز
شاق تھی طبع کو سیر چمن ناز و نیاز

ڈرتی تھی مجمع عشاق جہاں سنتی تھی
گل سے ہنستی تھی نہ بلبل سے فغان سنتی تھی

راستبازوں کو نہ یوں دار پہ دہر دیتی تھی
نالۂ اہل وفا رنگ اثر دیتے تھے

مہرورزوں کو نہ یوں داغ جگر دیتی تھی
شجر باغچۂ عشق ثمر دیتی تھی

راستی صورت سرو لب جو رکھتی تھی
گل کی بو رکھتی تھی کانٹے کی نہ خو رکھتی تھی

گفتگو کا نہ سلیقہ تہا پرے رو تمکو
فتنہ آرائی تھی کب جنبش ابرو تمکو

سوجھتا تھا نہ کسی بات کا پہلو تمکو
ہمنے یہ سحر سکھایا ہے یہ جادو تمکو

دلبری کے گر ہین اسی جان اشارے لائے
ناز و انداز یہ صدقی مین ہمارے آئے

۵۳ ستمگر یہ ہوش ربا تمکو سخن سکھلائی
چال اٹکھیلے کی شوخی کے چلن سکھلائی
فتنہ پردازی کی ہوتی ہین جو فن سکھلائے
عشوہ و ناز سبا ای مشفق من سکھلائے

اپنی بوسون سی یہ رنگ رخ انور چمکا
ہمنے صیقل جو کیا تیغ کا جوہر چمکا

۵۴ ظلم سے ہو کر ستم ایجاد بنایا تمکو
صید جب سنگئے صیاد بنایا تمکو
ہو کے دیوانہ پریزاد بنایا تمکو
کھائین تلوارین تو جلاد بنایا تمکو

عشق کامل جو ہوا حسن مین تم طاق ہوئے
ہم جو رسوا ہوئی تم شہرۂ آفاق ہوئے

۵۵ چشم بد دور ہی آفاق مین اب آپکی دہوم
شہر آشوب ہی کہ ہوتا ہی کدہر فیض قدوم
چاہنی والون کا کوچی مین تمہاری ہی ہجوم
نقشے کھنچنے لگے نقاشو کا چمکا مقسوم

جمع خلقت سر بازار رہا کرتی ہے
بہیڑ در پر پس دیوار رہا کرتی ہے

۵۶ اب جو یہ شہرہ ہوا پھر گئی عاشق سی نگاہ
کوچہ گردون سی تعقد تمہین پیدا ہوئی راہ
سر بازار ہی منظور نظر شام و پگاہ
ہمسے یہ کبستہ نخوت کہ عیاذاً باللہ

پانون پر بھی جو ملے طالب دیدار آنکھین
پھیر لو منہ تبختر سے کرو چار آنکھین

تجسیرا

یاد وہ دن ہین کہ رہا کرتے تھی باہم ہم تم | نہ جدا ہوتی تھی مثل خط توام ہم تم
ہم بغل تھے شب کو برنگ گل و شبنم ہم تم | ذرہ و مہر صفت دن کو فراہم ہم تم

بی تمہاری ہمین تسکین دل ای یار نہ تھے
ہمسے منظور جدائی تمہین زنہار نہ تھے

منہ مین جو آتا تھا ہم آپکو کہہ جاتی تھی | لہرا جاتی تھی جس سمت کی بہ جاتی تھی
تم نہ کچھ کہتے تھے منہ دیکھکے رہجاتی تھے | ہم جو کرتی تھی کڑی تم اوسی سہجاتی تھی

تھے خموشی کے سوا تاب سخن کب تمکو
سرمہ گویا تھی تمہاری مسی لب تمکو

یا یہ ہی حال نہین چلتی جہنوٹہون کبھی چال | تمکو کچھ رنج نہین لاکہ طرح کا ہو ملال
آئینہ پیش نظر اور تماشای جمال | کیا گذرتی ہے کسی پر نہین مطلق یہ خیال

ارہ چلجاتی جو سر پر نہین غم تمکو
کنگھی چوٹی سی فراغت نہین اک دم تمکو

جانتا ہون کہ جلانا ہی مرا مد نظر | مین سر راہ جو بیٹھون تو نہ آؤ تم ادہر
کاٹکر راہ چلے جاتی ہو مجھسے اکثر | چال تلوار کی سیکھے یہ نکالے جوہر

زخمی عشق پہ اتنا بھی ستم خوب نہین
کاٹ اچھی نہین ہر دم کی یہ دم خم خوب نہین

حال پوچھا ہی یہ اپنا کہ بہت ہین مضطر | درد دل ہی جو کسی دم تو کبھی درد جگر
دوست کو دوست سی ہوتی ہی عنایت کی نظر | کس مرض کی ہو دوا تم جو نہ لو اب بھی خبر

حال پر تو اک غضب سے نہیں دیکھا ہو کر
اتنا بیزار تو پہ ہے بیگانہ دیکھا ہو کر

۱۷
کون سی ہیں کرتے نہیں ہو عزت و حرمت کا نباہ
کچھ مروت ہی تو لازم ہے مروت کا نباہ
چاہیے اہلِ عنایت کو عنایت کا نباہ
چار دن ہیں تو واسطے تو نسبت کا نباہ

روز پھر پھیر سخن کچھ جو ان چال آیا سا
یہ زمانے کی طرح رنگ بدلنا کیسا

۱۸
کیا سبب ایسی یکایک جو طبیعت بدلی
مہر اخلاص تو جاتی ہی قیامت بدلی
کیا پڑا پیچ کہ یوں آپ کی نیت بدلی
کیا غضب ہے یہی کیا شرط محبت ہے

رنگ سرکار کے ہر بار برے دیکھتے ہیں
تیور اچھے نہیں آثار برے دیکھتے ہیں

۱۹
ستمِ خانہ ہی ہے آپ کا ہو صبح کہ شام
ہو چھلاوا کہ نہیں ایک جگہ تم کو قیام
کیا موافق ہی طبیعت سے ہوا ہی لب بام
یا ہو سیماب کہ لیتے نہیں دم بھر آرام

تہ و بالا نظر برق اثر رہتے ہیں
نہ ادھر رہتے ہیں اک دم نہ ادھر رہتے ہیں

۲۰
تم یہ سمجھے ہو کسی بات سے واقف نہیں ہم
دل آگاہ نہیں ساغر جمشید سے کم
ہم نے دیکھا ہے جہاں جب تجھی بیٹھی دم
حال آئینہ ہے سب آپ ہی کی سر کی قسم

وجہ آزردگی غیر سبب جانتے ہیں
حال جو کچھ کہ گذرتا ہے وہ سب جانتے ہیں

۵۲۱ روز اغیار کے آتی ہا تری بام پہ عام
ہمنشین ہوا نہ سے تیرے ہوا کرتی ہین شب بھر کی کلام
کبھی تہ خانے مین مسکن کبھی جلسہ لب بام
مشورہ انکی لیے تجویز ہین پوشیدہ مقام

ڈولیان کوچے مین ہر وقت دہری رہتی ہین
کشتیان آپکی صحبت مین بھری رہتی ہین

۵۲۲ شوق ہے آنکھ کو اب لذت دیدار کا ہی
خاص ڈیوڑھی مین گذر مردم بازار کا ہی
جمگھٹا کوچے مین جب دیکھیے اغیار کا ہی
سایہ کس سر پہ نہین آپ کی دیوار کا ہی

کوئی گریان ہی ادہر کوئی دل افگار ادہر
دو یہان تین وہان پانچ ادہر چار ادہر

۵۲۳ تم وہان غیر کے ہاتون سے پیو جام شراب
آتش غم سے یہان اپنا کلیجا ہو کباب
تم کرو خواب گہ ناز مین آرام سے خواب
خاک اوڑاتی پھرین ہم دشت مصیبت مین خراب

خندۂ عیش تمہین گریۂ ماتم ہمکو
ہر مہینے ہو تمہین عید محرم ہمکو

۵۲۴ کیا کہین دلپہ گذرتا ہی جو کچھ رنج و ملال
بی چھری دست غم رشک سے ہوتی ہین حلال
تمکو اس بات کا مطلق نہین آتا ہی خیال
ٹھوکرین کھاوگی کہتی ہین یہ اچھی نہین چال

ہی طبیعت مین کجی کاکل پیچان کی طرح
آنکھین بیوجہ پھری رہتی ہین مژگان کی طرح

۵۲۵ دل کہین اور ہی وہ شرم کا انداز نہین
کچھ جو پوچھو لب خاموش مین آواز نہین
کنگھنی ذہن مین چالون سے کبھی باز نہین
قصد پرواز تو ہے گو پر پرواز نہین

ہی یہ نزدیک کوئی فتنہ بپا ہوتا ہے
دیکھیں انجام اس آغاز کا کیا ہوتا ہے

تیر منظور نظر تمکو اگر پیار نہیں
ایک ہی پہلو سی کچہ رونق گلزار نہیں
کیا کوئی اور زمانی مین طرحدار نہیں
بزم عالم مین کہان آئینہ رخسار نہیں

جسکو یکتائی کا دعوی ہو وہ دیوانہ ہے
تو پری چہرہ ہے یہ بزم پریخانہ ہے

عاشقانہ جو طبیعت ہی تو معشوق ہزار
ڈھونڈھنا کہ نہ پیدا ہوگا کوئی لالہ عذار
دہر فانی کا مرقعہ ہی بہت نقش و نگار
ہر طرف ڈھونڈھتی پھرتی ہین نگاہین اسکا

تیز خنجر ہی خونریزی بسمل ہین بہت
سر سلامت جو ہمارا ہی تو قاتل ہین بہت

جذبۂ عشق دو ہی حاصل ہی من اللہ ہمین
کس سی کچہ ہم نہ ذہن کس سی نہین آہ ہمین
دام مین اپنی پھنسا جسکی ہوئی چاہ ہمین
پیدا کرتا ہی ہر ایک مصرع ہر اک ماہ ہمین

دل جو بیتاب ہو پریون کو بھی دیوانہ کری
گرمی داغ جگر شمع کو پروانہ کرے

کبھی دکھلاتی جو دل جذبۂ کامل کا اثر
ہم وہ ہین جذب سی تسخیر کرین شمس و قمر
حور جنت سی پری قاف سی آئی اوڑکر
کس قمروش کو نہین ہمپہ عنایت کی نظر

آنکھین پریون کی تماشی پہ تلی رہتی ہین
کھڑکیان پردہ نشینون کی کھلی رہتی ہین

۵۳۰ تم ترکی ہو تو ہیان کسکو ہی الفت منظور
انہ فیون زینت آغوش ہی تاثیر حور
نہ ہسی نفرت ہوئی لو راجہ ہو ہو کا نور
جسکی رخسار دی پانی نور تجلی کا وہ نور

تم بہی دیکہو تو یقین ہی نہ رہی اپنی بخشش تمہین یہ
ساری نخوت کی یہ باتین ہون فراموش تمہین

۵۳۱ جلوہ فرما ہو اگر وہ صنم لات اسنے
نظر آوی جو وہ خورشید رخ نورانے
سجدی کرنی لگو جہک جای ابہی پیشانی
شبنم آسا ابہی خجلت سی ہو پانی پانی

پانون خود بڑہ کی نہ چلنا تمہین تسلیم کرین
نہ جہکالو سر تسلیم تو تسلیم کرین

۵۳۲ زلف کو دیکہ کی حال اپنا پریشان کرو
آنکہہ سینی پہ پڑی چاک گریبان کرو
اپنی آنکہون کو تم اون آنکہون پہ قربان کرو
دل کی کیا ایسی حقیقت ہی فدا جان کرو

رخ روشن کا میسر جو نظارا ہو جاوے
جو ہمارا ہی وہ احوال تمہارا ہو جاوے

۵۳۳ اوڑ چلو لاکہہ کبہی دہیان مین لائی نہ تمہین
گر پڑو پاؤن پہ اوسکے تو اوٹہای نہ تمہین
لاکہہ تم دور کہنچو پاس بٹہای نہ تمہین
حور بہی ہو تو کنیز اپنی بنای نہ تمہین

لاکہہ چاہو نہ ملاقات کی قابل سمجہے
پہیر لی منہ نہ تمہین بات کی قابل سمجہے

۵۳۴ ہمسی اور اوس سے ملاقات رہا کرتی ہے
صحبت اک عیش کی دن رات رہا کرتی ہے
ہم گر رسم مدارات رہا کرتی ہے
پہر وہ باتین ہین عجب بات رہا کرتی ہے

ہاتھ گردن مین نہین ہر وقت نفرہ پیار کا ہے
سامنا خواب مین بھی طالع بیدار کا ہے

۵۳
آنکھین کیون نیچی ہین سر اپنا اٹھاؤ تو سہی
کلمۂ کبر کا لب پر کوئی لاؤ تو سہی
چھپنا خوب نہین آنکھ ملاؤ تو سہی
دیکھو کیا سنتی ہو لو ترچھی سناؤ تو سہی

دل سے نفرت ہوئی سب کہتی ہین کچھ چال نہین
ٹکی سوئیکی بھی آب آؤ تو کچھ مال نہین

۵۴
سنکے ان باتون کو متعجب ہوا وہ مہرو ماہ
دست و پا گم ہوئے ایسے کہ نہ سوجھی کوئی راہ
سر جھکایا یہ خجالت سے کہ اٹھنے نہ لگا
پیچ کھانے لگا غم سے صفت زلف سیاہ

دل کو الجھن ہوئی وحشت مین گھبرانے لگا
ایک رنگ آنے لگا چہرے پہ اک جانے لگا

۵۵
دیر کے بعد کیا زیر لب آہستہ کلام
بیوفائی کا چلن ہے کسی بد وضع کا کام
ہمتو ایسے نہین جب چاہے عبث دے الزام
آدمی ایسے بھی عالم مین ہین اے بت بدنام

بدگمان ہو کے عبث مورد الزام کرین
رنج معشوق کو دین مفت مین بدنام کرین

۵۶
ٹپکی یہ اشک جو بہنے لگی رخسارون پر
سچ ہے کیون شاق نہ یارون کا ہو غم یارون پر
آسمان ٹوٹ پڑا رنج کا غمخوارون پر
دل یہان غش سے لگا لوٹنے انگارون پر

آگیا پیار کہا خیر ہے یہ بات ہے کیا
بات ہی بات ہے بس اور کرامات ہے کیا

جل کی باتین تمہین ساری یہ سناتی ہین ہم
ورنہ کب اور سی دل اپنا لگاتی ہین ہم

تمنے چھیڑا جو ہمین تمکو ستاتی ہین ہم
آؤ ملجاؤ نہ روٹھو کہ ستاتی ہین ہم

ہی یہی فکر کہ راضی کسی اسلوب ہو تم
ہم وہی عاشق شیدا وہی محبوب ہو تم

۱۳۶
واہ واسوخت نیا تمنے سنایا ہمکو
گو کہ نظم مین کیا باغ دکھلایا ہمکو

تجربہ ہی زور طبیعت کا دکھایا ہمکو
لیکن واسوختونکا رنگ سنایا ہمکو

زمزمہ بزم مین ارباب سخن بھول گئی
چہچہی باغ مین مرغان چمن بھول گئی

واسوخت تیسرا
تمام ہوا

چوتھا واسوخت

عشق سا کوئی زمانی مین دل آزار نہین
یہ وہ ظالم ہی ترحم جسی زنہار نہین
کس گلی پر یہ دم خنجر خونخوار نہین
خونفشانی مین کہین بند یہ تلوار نہین
ڈھیر لاشون کی لگائی سر میدان کیا کیا
بیگناہون سی بھری گنج شہیدان کیا کیا

مست ہین پیکی لہو کشمکش میخانۂ عشق
جامی می خون سی لبریز ہی پیمانۂ عشق
لالۂ باغ طرب سبزۂ بیگانۂ عشق
گل مقصود ہی داغ سر دیوانۂ عشق
گل مین وہ رنگ کہان ہی کہ جو اس داغ مین ہی
داغ کہتی ہین جسی لالہ وہ اس باغ مین ہی

دیکھیہ یہ باغ تماشا ہو جو منظور نظر
نالۂ دل ہی شجر آبلۂ دل ہی ثمر

پھول ہین زخم جگر لالۂ تر داغ جگر
نفس سرد کی چلتی ہی ہوا آٹھ پہر

پھول اس باغ مین ہی چاک گریبانی کا
طرۂ سنبل یہ بھی گیسو ہی پریشانی کا

بنگیا خار یہ مجنون کا بدن زار کیا
آگ جس گھر کو لگا دی اوسی فی النار کیا

خون فرہاد سے رنگینی سر کہسار کیا
چاہ بابل مین فرشتون کو گرفتار کیا

نور ہی نار و دم شعبدہ پرداز سے عشق
جن فرشتونکو بتاتی ہی فسونساز سے عشق

یہ وہ دریا ہے نہین جسکا کنارا پیدا
یہ وہ گلشن ہی نہین نزہت خاطر کا پتا

یہ وہ صحرا ہے جہان خضر کی ہین ہوش ہوا
یہ وہ گلخن ہی کہ نہین جاتی مین آئین نہ انا

پھول اس باغ مین ہین زخم دل افگار سے
ہی یہ وہ نخل کہ پھل اسمین ہین تلوار سے

نور ہی اس خاک کی ہین تیغ قضا کی جوہر
اسی آتش سی جلا کرتی ہین دل مثل شرر

اسی پانی سی ہی شاداب گل زخم جگر
یہی چہبائی ہوا دیتی ہی سبکو چکر

برش اس موج می ناب مین تلوار کی ہی
اسی اکسیر مین تاثیر کف مار کی ہی

عشق کیا شی ہی فقط ذلت و رسوائی ہی
پر یہ سودا نہین خال رخ دانائی ہی

وحشت اسکی سبب بادیہ پیمائی ہی
کام مین اپنی ہی ہشیار جو سودائی ہی

پانوسی وحشت نوردی کی حقیقت پوچھو
آبلون سی خلش خار کی لذت پوچھو

الغرض عشق نی کیا کیا ستم ایجاد کیی
جیا بجا سر پہ ہزاران ار نہ بیداد کیی
گھر جو آباد تھی برسون سی وہ برباد کیی
سو گلی وقف دم خنجر فولاد کیی

خانہ برباد ہوی بی سر و سامان کتنی
دشت وحشت نی کیی چاک گریبان کتنی

کسی نیستی نی کہین روز سیہ دکھلایا
درد دل کو کسی افشان نی کہین چمکایا
دیکھکر سرمہ کہین آنکھون مین بلا چہایا
کسی بیچ خم نی مو باف کا کوڑا کہایا

دل کہین خون ہی حنای کف لاثانی سی
درد سر مین ہی کہین صندل پیشانی سی

کہین بالا کسی بالی نی بتایا دل کو
پیچ چوٹی کا کہین پیچ مین لایا دل کو
بنکی بجلی کہین بجلی سے نے جلایا دل کو
کہین دزدیدہ نگاہون نی چرایا دل کو

خامشی چہا گئی انداز تکلم سے کہین
صاف میدان ہوا تیغ تبسم سے کہین

کوچہ عشق مین اپنا تو نہ ایک تہا گذر
کون واقف تہا کہ دیتی ہین کسی داغ جگر
عاشقی نام سے نے کسکا یہ نرکہتی تھی خبر
رنگ رخسار نہ یون زرد نہ یہ دیدۂ تر

صدمی ایسی دل نازک نہ سہا کرتا تہا
اس مرض سی ہمین پرہیز رہا کرتا تہا

رات دن تذکرۂ شعر و سخن رہتا تھا ہمزبان ایا ہر اک کامل فن رہتا تھا	ہمہ وقت گذر ہر خوش آب دہن رہتا تھا جلسہ گاہ ہی مضامین سی چمن رہتا تھا

طرح نو جب کوئی ایجاد کیا کرتے تھی
آنکھوں سی اہل نظر صاد کیا کرتے تھی

فلک شعبدہ پرداز کو بھایا نہ یہ طور واہ ری گردش تقدیر اسی کہتی ہین دور	ناگہان رنگ طبیعت کا ہوا اور سی اور ایک محبوب قمر وش پہ دل آیا فی الفور

شمع روشن پہ فدا صورت پروانہ ہوا
دفعتا شکل پری دیکھ کے دیوانہ ہوا

اب تفصیل سنو حال دل زار و حزین آئی نزدیک مری ایک زن پردہ نشین	ایکدن تنہا مین محل کی کسی کمری مین مکین کر کے تسلیم کہا مالک رب ہے زیر نگین

مالک الملک ترقی پہ یہ دولت رکھے
حق تعالی صد و سی سال سلامت رکھے

اک حسین ہی کہ نہین اوسکا زمانی مین جواب رخ نازک کو نہین ہی نگہ گرم کی تاب	داغ کہاتا ہی اوسی دیکھ کی ہر شب مہتاب چشم خورشید سی بھی اوسکو ہی منظور حجاب

شمع قامت سی نہین گرم شبستان ابتک
روی روشن ہی چراغ تہ دامان ابتک

طرفہ یہ ہی کہ وہ سو جان سی تمپر ہی نثار درد آمیز جو سنتی ہین تمہارے اشعار	نہین دیکھا ہی مسیحا کو ہوئی ہی بیمار عشق کا تیر جگر دوز کلیجے کی ہے پار

جاگ گئے سوتے خیال آٹھ پہر آپ کا ہی
تمانیا نہ دل مشتاق مین گھر آپ کا ہی

لائی ہون خدمت عالی مین یہ ارشاد تمام
ہوئی تاخیر تو بیمار کا ہی کام تمام
کہ بغیر آپ کی اکدم نہیں اوسکو آرام
ہی مسیحائی کا ابی یہ نشاں سبحا بنگام

چشم رحمت نظر لطف و عطا لازم ہے
اپنے بیمار کے جینے کو دوا لازم ہے

کیجیے رحم جگہ ہے یہ ترس کھانی کی
فکر کچھ چاہیے بیمار کی بچ جانی کی
اب نہ دیکھا تو اوسے تاب نہیں آنی کی
ابھی لی آون ہی دیر آپ کی فرمانی کی

بت نہ بن جاؤ دل سخت زبون ہوتا ہے
مفت اک بندۂ اللہ کا خون ہوتا ہے

اوس زن پردہ نشین ہی جو سنی یہ باتین
پڑ گیا دل مین جو شوق بت شیرین حرکات
بر سر رحم ہوئی خاطر فرخندہ صفات
بجز اقرار کے انکار مین دیکھی نہ نجات

کشت انکار مری فوج ہوس روندہ گئی
شوق کی برق اک آنکھون کی تلی کوندہ گئی

ضبط کہتا تھا گیا آج وہ انکار کہاں
شوق کہتا تھا بھلا بیٹھو کہ نکلے ارمان
روکنی چاہیے رہوار تمنا کی عنان
تازگی روح کی درکار ہی جی ہی تو جہان

لطف خاطر شکنی مین نہین معلوم رہے
ہو جو سائل در دولت پہ وہ محروم رہے

بسکہ نیرنگ محبت ہی جہان مین مشہور
ترک سنگدل نے ہجر اختیار کیا تا مقدور
کام دنیا پردہ کیا اور سب فن فراست سی بچہ
گر پڑا سنگ گران شیشہ ہوا چکنا چور

گرمیِ سوز محبت سے جگر آب ہوا
اوسکی بیتابی دل سنگ مین بیتاب ہوا

ہو گئی مجبور دیا حکم کہ لاؤ اوسکو
ہم بھی مشتاق ہین شرح یہ سناؤ اوسکو
ہی بلانی کی جو درخواست بلاؤ اوسکو
کل دکھانا ہو اگر آج دکھاؤ اوسکو

محو نظارہ رخ و زلف کی دن رات ہین ہم
اپنی مشتاق کی مشتاق ملاقات ہین ہم

دی صدا دل سے کہ اب دیر بہانا نہ ہوئی
دفعۃً لطف بہ شیشہ و پیمانہ ہوئی
نیستانون کی طرح ہی بزم پیمانہ ہوئی
قلقل شیشہ کی نوبت شاہانہ ہوئی

فرش فرش اوسنے یہ لگا رکہا ہی
ہر قدم راہ مین آنکھون کو بچھا رکہا ہی

اب پاتی کرین مژگان کے ہزاری ہمراہ
ہین صف بستہ شکوہ و حشم و دولت و جاہ
جامی لینی کے لیی تا سر دروازہ نگاہ
جتنی سامان ہین وہ طیار رہین خاطر خواہ

لوگ جو گانے بجانے کے ہین ہشیار ہین
کشتیان چند جواہر کی بھی طیار ہین

گھر مین القصہ جو وہ نوگل خندان آیا
غل ہوا مصر مین یوسف کنعان آیا
بلبلین سمجھین کہ گل سوی گلستان آیا
تخت بلقیس کا نزدیک سلیمان آیا

دور سے سب نے جو وہ چہرہ زیبا دیکھا
قدرتِ خالقِ عالم کا تماشا دیکھا

جلوہ اوس حسنِ خداداد کا آیا جو نظر
گر گیا چشمِ فسون ساز کا افسون پہ اثر
ٹکٹکی بندہ گئی مطلق نہ رہی ہمکو خبر
اختیار اپنا رہا دل پہ نہ قابو مین جگر

رونقِ بزم جو وہ آینہ تمثال ہوا
دل مشتاق کا حیرت سے عجب حال ہوا

تھوڑی دیر دل میں تپاک اونسے اپنا ایسا
وہ فدا جسپہ تو سو جان سے مین اوسپہ فدا
کہ خیال اور کسی کا نرہا دوست کے سوا
وہ جدا جسم سے ہوتا تھا نہ مین اوس سے جدا

محو نظارہ ہوا اوس صنم رعنا کا
ہوش دنیا کا رہا مجکو نہ مافیہا کا

اوسطرف حیت اطاعت پہ شب و روز کمر
لذت جام مے وصل سے مست آٹھ پہر
قصد دلجوئی محبوب کا سو جان سے ادہر
گردش چرخ نہ نیرنگیِ عالم سے خبر

پھر کسی حور کے طالب نہ پری کی ہوئے ہم
بھول کر ساری زمانے کو اوسی کی ہوئے ہم

نازبرداری محبوب کا ہر وقت خیال
فکر آرایش و زیبایش خورشید جمال
عجز کرنا کہ نہو خاطر نازک کو ملال
روز دنیا اوسی ملبوس و زر و زیور و مال

اوج پر اختر تقدیر تہا پر فن بہتا
نئی زیور نئی پوشاک نیا جوبن بہتا

پیشتر ازین وضع تھی اوس حور کی سادہ
طبع تھی قید تکلف سے کمال آزادہ
ہنس ہیچ دریچ پہ طبیعت کو کیا آمادہ
اب تراشش اور خراشش اور کباب و بادہ

گر میان سیکھ گیا شوخ ہوا ناز آیا
تہ نکلنی لگی ہر بات مین انداز آیا

بیٹھنے اوٹھنے کے انداز نرالے آئے
ہنس پڑے رو اوٹھی اک سوانگ نیا لے آئے
ہم جو نزدیک کبھی دل کو سنبھالے آئے
ہٹ کی بولی کہ بڑی چاہنے والی آئے

طلب بوسہ پہ منہ پھیر کے ٹال دیا
رک رہی ہاتہ جو گردن مین کبھی ڈال دیا

ہٹ گئے آئینہ سے آنکھ لڑانی پہ غضب
بال بیکا جو ہوا کوئی تو ٹھانی پہ غضب
تیوریان بدلی ہوئین ہاتہ لگانی پہ غضب
چتونین ڈھانی لگین ساری مانی پہ غضب

غمزے خونریزی عالم مین یہ مشاق ہوئے
چار ہی روز مین وہ شہرۂ آفاق ہوئے

رنگ جب اونکی طبیعت کا دگرگون دیکھا
صورت جام مئے لعل جگر خون دیکھا
چشم حسرت سے کبھی جانب گردون دیکھا
قصۂ بادیہ پیمائی مجنون دیکھا

پھر گئے حلقۂ زنجیر جنون آنکھون مین
اوتر آیا صفت آبلہ خون آنکھون مین

الغرض مجھسے جو برگشتہ ہوا چرخ کہن
دل مین پیدا ہوئی خورشید کی مانند جلن
سینے چنار سے تو کیا ضبط غم و رنج و محن
کہ سنبھل جائی کہین راہ پہ آئی رہزن

صبح وہ شیشہ میں گر رنگ بگڑتا پایا
خاک ڈالی تو ہوا سے اوسی اڑتا پایا

دل میں آیا کہ کیا چاہیئے بدلا کوئی
چاہنے والوں سے کرتا نہیں پیدا کوئی

منہ کی کہا سے دو : یا چاہیئے [illegible]
ہوش اور ادق میں ہم بھی [illegible] کیا کوئی

کون سی عقل میں کون سی تدبیر میں
مال و دولت نہیں یا منصب جاگیر میں

حشمت و جاہ میں صاحب ہیں تو اقبال [illegible]
جان نثاری کو کمر بستہ رفیقان قدیم

قوت فکر رسا طبع ذکی ذہن سلیم
ساری سامان میں تب کہ ہے اللہ کریم

[illegible] کیوں رہیں پھر ہم [illegible]
[illegible] نہیں گلشن عالم [illegible]

[illegible] اپنا گرم
ڈھونڈہ کر ایک [illegible] گرم

تو خدا سے جو لگی [illegible] آیا [illegible]
جیسے آتے [illegible] بازار [illegible] گرم

گل عارض سے رخ حور کو رتبہ کیا ہے
پیش قامت شجر طور کو رتبہ کیا ہے

چمن حسن میں قد ہے وہ سرافراز نہال
روز سوتے ہوئے فتنوں کو جگا دیتی ہے چال

جسکی چوٹی کو نہ پہونچی نگہ چشم خیال
مردی سکتے ہیں زمین ہلتی ہے آیا بھونچال

آفت تازہ کرے فتنہ قامت برپا
ہر قدم ہوے بازار قیامت برپا

مل گیا خوبی قسمت سے جو ایسا معشوق
محو حیرت [illegible] حسن [illegible] معشوق

گلبدن غنچہ دہن [illegible] معشوق
شیریں [illegible] جبیں [illegible] معشوق

آرزو پوری ہوئی دل کی کوئی تمنا نہ رہی
دل کا [illegible] سیر کبھی [illegible] نہ رہی

[illegible] لالہ عذار
[illegible] طرف [illegible] پایا

[illegible] کہ سو جان سے [illegible] قربان [illegible]
[illegible] سے نہ [illegible]

حسن صورت نے [illegible] خدا دکھلایا
حسن سیرت نے سوا اس سے بھی [illegible] دکھلایا

چند مدت رہی صحبت تو ہوا ربط سوا
چڑھ گیا اپنی نظر میں وہ قمر وش ایسا

پڑھ گئی [illegible] ہو گئی راہ دلوں میں پیدا
دل سے [illegible] اور [illegible]

جو [illegible] طبیعت [illegible]
آگئی خورشید کے ذرہ [illegible] کی حقیقت [illegible]

صحبتیں ہونے لگیں شام سے تا وقت سحر
دن ہو یا رات ہو تصویر وہی پیش نظر

بلکہ پہلو سے نہ پہلو تھا جدا آٹھ پہر
وہ بھی باندھے ہوئے ہر وقت اطاعت پہ کمر

گھر میں آرام کبھی سیر گلستان میں کبھی
سر ہے زانو پہ کبھی ہاتھ ہے گردن میں کبھی

اپنی خاطر کو ازل سے جو اطاعت ہے پسند
ہو تصنع سے بری تو وہ محبت ہے پسند

خود پسندی نہ ہو جس میں وہ طبیعت ہے پسند
خار جس میں نہ ہو وہ گلشن صحبت ہے پسند

کی جگہ دل میں اطاعت ہی وہ پیدا اوسنے
کرلیا اپنا ہمیں عاشق شیدا اوسنے

۵۳ عیش و عشرت میں جو ہونی لگی اوقات بسر — نہ دل میں سوا اوسکے کسی غیر کا گھر
اولاً در پی آزار جو تہا بانی شر — چھیڑ چھاڑ اوس سی ہوئی طبع کو منظور نظر

ہوس وصل تمنای ملاقات نہ تہی
اک جلانی کی سوا اور کوئی بات نہ تہی

۵۴ آدمی بھیج کی اک روز کیا اوسکو طلب — سامنی آیا پر انداز تہا آنی کا عجب
چین پیشانی پہ ابرو پہ شکن جوش غضب — غمزۂ بے محل آزردگی بے سبب

غنچۂ گل کیطرح منہ کو بنائے آیا
تیوریاں مثل کمانوں کی چڑہائے آیا

۵۵ طرز اٹہلانیکی رفتار سی پیدا ہر گام — طنز آمیز کیے آتے ہی مجھسے یہ کلام
کہو کیوں یاد کیا ہی سے کیا آپکو کام — جس سے مطلب نہیں اوسکا کوئی لیتا ہی نام

کیوں بلایا ہمیں تقصیر ہماری کیا ہی
کونسا جرم ہی تعزیر ہماری کیا ہی

۵۶ دل تو تہا پہلی ہی بدخو کیطرف سی پہیکا — اس ترش روئی سی پر اور بہی آزردہ ہوا
بنگئی میٹھی چھری سے پہلے زبان گویا — دانت کٹکٹے کیے اول مگر اتنا ہی کہا

ہاں ابھی غمزۂ بیجا کی سزاوار ہیں ہم
تم گنہگار نہیں بلکہ گنہگار ہیں ہم

بیوفا دشمن محبت کا ہمیشہ سے ہے بھی
بیحیا ہو گئی تم ہی الفت کا نتیجا ہی یہی
شوخی و چنچل پن سے تماشہ ہمیشہ کا نتیجا ہی یہی
کج ادائی سے مروت کا نتیجا ہی یہی

ظلم عاشق پہ بھی طرز وفا ہوتی ہی
کیوں کبھی چاہنے والوں کی سزا ہوتی ہی

سخت نادان تھی کہ دشمن کو بغل میں پالا
سر کھولنا تمہارا تو ہی ابھی تو آیا بالا
کہائی الفت کی قسم ان نے نہ دیکھا بھالا
نخل غم تازہ کیا دل کو غضب میں ڈالا

ہی کبھی وضع اگر منہ کی کہیں کہاؤ گے تم
جلد پھولی نہ سماؤ گے کا ثمر پاؤ گے تم

اوس سے کرتے ہیں کنارہ جو خفا ہوتا ہے
دل جلانا کسی عاشق کا بھلا ہوتا ہے
سامنے سے کوئی یوں رو بقفا ہوتا ہے
ٹھنڈی گرمی کرو اب ہم سے تو کیا ہوتا ہے

رہو خاموش کہ اب بات کی قابل نہیں تم
وضعداروں سے ملاقات کی قابل نہیں تم

خوب سوجھی جو کیا کام وہ معیوب کیا
حیف میں پہلے نہ سمجھا تمہیں محبوب کیا
زشت تم مجکو نظر آنے لگی خوب کیا
میری تجویز سے تمنے مجھے محجوب کیا

سر چڑہایا تھا تمہیں تیوری چڑہانی کی لیے
منہ لگایا تھا تمہیں منہ کی بنانی کی لیے

ہمسا عاشق نہ ملے گا نہ ملے گا تمکو
بیوفا ہو کوئی شیدا نہ ملے گا تمکو
قدرداں جس کا ایسا نہ ملے گا تمکو
صاف دل چاہنے والا نہ ملے گا تمکو

نیند اب بھر کے نہ سوؤگی بہت یاد رہی
منہ لپیٹے ہوئے روؤگی بہت یاد رہی

وضع یہ ہے تو طلب گار نہوگا کوئی
دام الفت مین گرفتار نہوگا کوئی
جانتا ہون کہ خریدار نہوگا کوئی
کبھی وارفتہ رفتار نہوگا کوئی

کیا غرض اورون سے الفت کا ہمین نام نہین
خوش رہو خوش رہو تمسے مجھے کچھ کام نہین

خیر او رونہ بہت مجھ پہ بھاری گذرے
دن پہری اشکو و حسرت کی نظاری گذرے
آئی جو رنج و الم سامنی ساری گذرے
ملگیا ایک قمر نحس ستاری گذرے

اشکو و رشک ... آغوش مین سے
دم ... کہ حسینان زری پوش مین سے

پہلے اس بات کا مطلق اوسی آیا نہ یقین
جب کہا مین نے کہ موجود ہی وہ پردہ نشین
وہی تیوری تھی بدستور وہی چین جبین
دیکھہ ایسا کبھی دیکھا ہی زمانے مین حسین

سانپا جبکہ ہوا دور ہوا دل شک سے
رہگیا دیکھتی ہی ہو کی کلیجا دھک سے

سنتا یا بدن آنکھون سے ہوی اشک روان
ہوگیا نرم دل سخت گئی تاب و توان
ساری انداز غضب بھول گیا آفت جان
نہ تبختر کا رہا دہیان نہ نخوت کا نشان

رنگ عارض صفت کاہ ربا زرد ہوا
آگ سا آیا تہا پانی کیطرح سرد ہوا

تیغ [illegible] جو آپ سے [illegible]
اگر [illegible] کہین [illegible] سیپچ [illegible]

التجا کی [illegible] گستان تها باطل
[illegible] شہزادہ بھی [illegible]

آپ جو کہتے تھے سچ ہے مجھے کیا [illegible]
حق تو یہ ہے کہ [illegible]

ناخوشی [illegible] دور کر کے جانے دو
جو [illegible] دور کر کے جانے دو

[illegible] دور کر کے جانے دو
[illegible] شہزادہ [illegible] جانے دو

اب [illegible] کی نظر کیجیے تقصیر معاف
پاؤن پر رکھتی ہین سر کیجیے تقصیر معاف

اب کبھی آپ کی فرمان سے نہون گی باہر
باندہ لی آج ہی ہی چست اطاعت پہ کمر

لو پشیمان ہوئی اب تمکو ہی کیا مد نظر
ہو مسلمان تو کرو قول مسلمان باور

جھوٹ کہتے نہین کہیے تو نوشتا لکھ دین
حکم دیجے تو کچہری مین مچلکا لکھ دین

سر اوٹھائین گی نه اب زیر قدم حاضر ہین
جان درکار اگر ہو تو اسے ہم حاضر ہین

بلکه قرآن اوٹھا لینے کو ہم حاضر ہین
چلکی درگاه مین کہانے کو قسم حاضر ہین

اب کسیطرح کی باقی ہو جو تکرار ہمین
علم حضرت عباس کی ہو مار ہمین

اوسنے ہر چند کہی ہمسے لگاوٹ کی سخن
نه پچی اپنی طبیعت کہ اوٹھائی تھی محن

بات مین فرق کہان ایک بان ایک دہن
دور ہوتی ہی کوئی دل مین جو آتی ہی شکن

دلِ مجروح اتنی کا ہو گیا داغ جدا سینے سے
بال پڑتا ہے تو مٹتا نہیں آئینے سے

اُنس کرتا ہے جو ہمسے ہم اوسی کرتی ہیں پیار
آپ سے بیزار ہیں اوس سے ہیں ہمیشہ بیزار
ناز بردار ہیں اوسکے جو ہی فرمان بردار
کب بدلتی ہیں طبیعت کو تلون سے ہی عار
کوئی جھکتا ہے اگر ہمسے تو ہم جھک جاتی ہیں
کوئی رکتا ہے اگر ہمسے تو ہم رک جاتی ہیں

بات کا پاس ہمیشہ سے ہی شیوہ اپنا
جو کہا منہ سے کمان سے جو نکلا نکلا
طبع رکھتی نہیں نیرنگ تلون اصلا
مرد کے قول ہٹے کیا فرق تجاوز کیسا
بات جو منہ سے نکل جاے وہ ہلا نہ ٹلی
کوہ ٹل جاے مگر قول ہمارا نہ ٹلی

خود پسندی سے طبیعت جو بہت تھی بیزار
دیدۂ غول ہوئی نرگس چشم بیمار
گل رخسار نظر آنے لگے صورت خار
سرو قد پہ جو نظر پڑ گئی سمجھی اوسی دار
تیشہ گر دم سے پلک ہو گئی بدتر ہمکو
زلف پیچان نظر آنے لگی اژدر ہمکو

چاندسی تھی جو جبین آئی نظر صورت داغ
چھریری پر کاکل شبرنگ ہوئی دود چراغ
خال عارض کو یہ سمجھی کہ ہی گلزار میں زاغ
اوسکی خوشبو سے پریشان ہوا دماغ
رطب لب ہمین پھل نخل بیابان کا ہوا
تلخ حنظل سے مزا سیب زنخدان کا ہوا

ایکدم اوسکا ٹھہرنا جو ہوا جبکو عذاب
نگیا وہ تو کہا اوس سی کہ او خانہ خراب
ضرتا ضبط دیا تو ٹ گئے ٹکڑا سا جواب
اب ٹھہرنی کا قرار کیا کہ کلیجا ہی کباب

تو جو قرآن کا جامہ بھی پہن کر آئے
تیری الفت بخدا ہمکو نہ باور آئے

اب نہین سننے کے ہم رنج سہی جو وہ سہے
دام مین ہم نہین آنیکے کوئی لاکہہ کہے
اولٹی گنگا تری اب اور ہی جانب کو بہے
جلسازی تری اب اور ہی ٹھہری ہے

ساری منہ دیکھے کی باتین ہین یہ چل وہیچ ہے
پاس تیرا میرے سنے ہوا ہو کہین کافور ہے

سنکے یہ بات ہوا صورت نرگس حیران
اپنا سا لیکے وہ منہ ہو گیا آخر کو روان
لالہ سان داغ جگر کہا کی گیا نافرمان
آتا ہی جاتے سی باہر نہو کوئی انسان

فعل انسان کا جو ہوتا ہی وہ پیش آتا ہی
جیسا کرتا ہے کوئی ویسی سزا پاتا ہی

وہ جو معشوقہ ہی اب آٹھ پہر زیب کنار
ہی اطاعت ہی ترقی کا سبب لیل و نہار
لالہ رخسار پھر طور ہی فرمان بردار
ہی جو مرضی کے موافق مجھی بھی آتا ہی پیار

لطف نظارۂ رخسار دل افروز ہی عید
لیلۃ القدر ہر اک رات ہی ہر روز ہی عید

یاالٰہی رہی قائم یہی عادت اسکی
اوسکو میری تو مبارک مجھی صحبت اسکی
رات دن وجہ ترقی ہو اطاعت اسکی
نہ پھری مجھسی کسیطرح طبیعت اسکی

شغل … … تیری وصل کی آفات کا ہو
ما ننا ایسے نہ کبھی تک ملاقات کا ہو

طول واسوخت ہوا ختم سخن کر جلدی بس
ہمنشین خوب ہے اک شیوہ پہ ہاتھ نشستم

ناظم اب کوئی نہیں تیری برابر کا طلبہ
ہے یقین واسوخت رنگی سخنور طلبہ

واقف شیوۂ سخن کیا کوئی نادان ہوگا
جو شناس فہم سخن ہوگا وہ ثنا خوان ہوگا

تمام شد

امیر

تخلص ہے جامع صفات کمال شاعر
نازک خیال مقبول بارگاہ رب قدیر جناب
مفتی امیر احمد صاحب متخلص بہ امیر خلف کوچک
مولوی کرم محمد کا لکھنؤ کے نبیرۂ قدیم حضرت
مخدوم شاہ مینا صاحب ولایت آشنا کی دلادین
دریتیم شرافت نسب انکی محتاج بیان نہیں کون ہے
جسپر عیاں نہیں شرافت حسب کا حال بھی حیطۂ
مقال سی باہر ہے ہر صفت دوسری صفت سے

بڑہ کر ہے جب سے ہوش سنبھالا سخنگوئی کا ذوق خداداد ... [illegible]
ہوش سنبھالا تھا ... مشہور اور اقرب ہوش ہوا چند ... [illegible]
دور ایک طرح سے بیٹھنے لگے شاعر عدیم النظیر جناب منشی مظفر علی صاحب متخلص بہ اسیر
سے تلمذ حاصل کیا فرمایا استاد کی ہدایت اپنی استعداد و قابلیت سے زمین
سخن کو عرش پر پہونچایا موزونی گویا اونکی طبع عالی کی خانہ زاد ہے غزل جیسا
اونکی صیدگاہ سخن مین صیاد ہے سخن کی بلندی ذہن کی رسائی معانی کی پختگی
الفاظ کی آشنائی نکات کی برجستگی اشارات کی شوخی ہر کلام سے ہویدا ہے ... [illegible]
و سخن شناس ... اونکے طرز سخن گوئی پر شیدا ہیں بس ... [illegible]
سرکار والی رامپور مین اس فن کی بدولت مورد افتخار ہیں اکثر امرا اور اہل دنیا
ممتاز علوم و فنون مین صاحب اعتبار ہین حضرت فردوس مکان نواب
محمد یوسف علی خان بہادر متخلص بہ ناظم نے اپنے عہد دولت مین
بلا کر پایۂ اعزاز بڑھایا بعد اونکے جب سے دور جناب معلی القاب فلک رکاب
نیر اعظم سپہر شہریاری بدر کامل آسمان کامگاری نواب کلب علی خان
بہادر کا آیا [illegible] قدرشناسی زمانہ گذشتہ سے زیادہ عزت افزائی
ہوئی قدردانی والی نعمت باہم کی آئینہ جوہر نمائی ہوئی تصانیف اونکے اس
مجموعۂ واسوخت کے سوا اور بھی اکثر ہین بعضے مستور بعضے مشتہر ہین ایک
اردو کا دیوان غیرت بہارستان سراپا انسجام لطافت نظام کہ مکمل تھا
غدر مین برباد ہوا اوسکا پتا نہ لگا اب دوسرا دیوان مرتب و طیار ہوا ہے
صفحۂ قرطاس شگفتگی گلہای تازہ سے غیرت گلزار ہوا ہے اور ایک انتخاب
اس دوسرے دیوان کا ایسا پاکیزہ لاجواب ہے کہ ہر شعر اوسکا سرمایۂ
اہتزاز اولوالالباب ہے اس انتخاب مین کچھ اشعار دیوان برباد شدہ
بھی جو حضرت مؤلف کو یاد آ گئے داخل ہین غرض کہ حضرت مصنف

[illegible]

[illegible]

[illegible] ارباب دانش سے [illegible] تحقیقات سمرقند بصیرت

جامع نکات کاشف معضلات ہے جسنے آثار عربیہ و فارسیہ [illegible]

[illegible] مشہور ہیں لوگ اونکے صحیح سمجھتے ہیں [illegible] اونکی [illegible] صحیح

کی ہے کہ تحصیل اسکی کسی نے نہ کی ہو [illegible] ہے اونکی تصنیف

اور مفید [illegible] تمام و خاص کتاب ہے کہ کتب خانہ دہر میں انتخاب ہے

قصہ مختصر اوسکی تالیفات تمام و ناتمام اکثر ہیں بیشتر لوگ اونکی فیض صحبت اور

فیض کلام سے بہرہ ور ہیں الغرض جبتک روح القدس کی ذات سے

فیض سخن عام ہے یہ بزرگ اپنی ذات و افادات سے [illegible] نام ہے فقط

واسوخت اول

باسم تاریخی

واسوخت اردو

۱۲۹۴ھ

۱ آج اک سانحہ تازہ بیان کرتا ہون
شعبدۂ عشق فسونگر کا عیان کرتا ہون
سختی جادۂ الفت کو فسان کرتا ہون
تیز اس سنگ سی شمشیر زبان کرتا ہون
کتنی دل جلتی ہین اوٹھتی ہین شراری کیا کیا
روز لاتا ہی غم عشق حرارے کیا کیا

۲ شاد کتنی تھی زمانی مین کہ ناشاد ہوئی
خانمان کتنی تھی آباد کہ برباد ہوئی
قیدی دام جنون کتنی پریزاد ہوئی
کتنی ہاتھی پہ الف کھینچکے آزاد ہوئی
کتنی وحشت مین سے گئے خانۂ زندان کی طرف
کتنی آوارہ وطن ہوکے بیابان کی طرف

۳ تاب نظارہ کی قرینی ہوئی کیسی کیسی
صرف یکروزہ خزینی ہوئی کیسی کیسی
مجمر اس آگ سی سینی ہوئی کیسی کیسی
غرق دریا مین سفینی ہوئی کیسی کیسی
آگ مین کود پڑی کھینچ کے نالے کتنے
چاہ مین ڈوب مری چاہنی والے کتنے

بنگیا جسم پہ گل کھائی گلستان کوئی — جل گئی داغوں سے ہوا سرو چراغان کوئی
پنجۂ غم سے ہوا چاک گریبان کوئی — جوشش وحشت میں گیا سوئے بیابان کوئی
رنگ الفت نے عجب لیتی ہے کروٹ بدلا
قبر سے قصر جنازے سے چھپر کھٹ بدلا
۵۵

کوئی جنگل میں کہیں زیر شجر روتا ہے — سر کو ٹکرا کے کوئی کوہ پہ جی کھوتا ہے
جا کے دریا پہ کوئی اشک فشاں ہوتا ہے — کوئی چادر سے لپیٹے ہوئے منہ سوتا ہے
بلبلوں کا کوئی ہمدم ہے گلستانوں میں
ہمقدم کوئی غزالوں کا بیابانوں میں
۵۶

ہر جگہ عشق کی ہے چال نئی ڈھال نئے — اس گلستاں میں ہوا چلتی ہے ہر سال نئی
جب [illegible] کھینچی اس قرعہ کو ہے فال نئی — یہ وہ چوپڑ ہے کہ ہر ہاتھ ہے یہاں چال نئی
پانسے تین سمجھ کر جو غور تو پو بارہ ہیں
تین کانے [illegible] اگر آئیں تو اٹھارہ ہیں
۵۷

کون معشوق ہے ایسا کہ وفا کرتا ہے — [illegible] نسبت کا [illegible] کرتا ہے
جو حسین ہے وہ جور و جفا کرتا ہے — بیگانہ ہوا ان کو گرفتار بلا کرتا ہے
خود نما ہیں متلون ہے طبیعت انکے
چند روزہ ہے ملاقات غنیمت انکے
۵۸

نگاہ بیگانہ کریں یہ جو عنایت کی نظر — فی الحقیقت ہے وہ نیزہ کی سناں بہر جگر
میٹھی باتیں بھی کریں یہ لب شیریں سے اگر — تلخکاموں کو وہ ہے میٹھی چھری سے بدتر
دیں جو جلوہ تو ہلاہل کے برابر سمجھو
دم جو الفت کا بھریں یہ دم خنجر سمجھو
۵۹

بیوفا طرفہ محبت کی سزا دیتے ہیں — خاک میں دل کی تمنا کو ملا دیتے ہیں
بیٹھے بٹھلائے نیا روگ لگا دیتے ہیں — ہوش والوں کو بھی تو دیوانہ بنا دیتے ہیں

سب پتھر ہی ہین یہ صنم سا اونکو دیا ہے نہ خدا
اپنی بندون کو کرے انکی حوالے نہ خدا

دل اس اقرار پہ لیتی ہین کہ ہم ہین دلدار
پہلی وہ آنکھ ٹپکتا ہوا جس آنکھ سے پیار
لیکن دل پھر نہیں دیتی ہین یہ کچھ طرز ادا
پھر وہی آنکھ ستم پیشہ جفا جو نا آشنا

پہلی آنکھو تمہین لگاوٹ ہین یا پہلی [illegible]
اون تباہون کو جو کر دو غرور کہین [illegible]

مجکو آیا ہے سبطرح حکایت ناگہ پیش
سچ ہے پیش آتا ہے آخر کو جو ہے اندیشہ
کیا بیان اوسکا کرون [illegible]
قہر درویش بہ جان درویش

کام اپنی ہی بھی ہوتی ہے برا ہوتا ہے
پھر جو پیلے کف افسوس تو کیا ہوتا ہے

لو سنو شرح کہ معشوق ملا ایک حسین
جسکے سجدے کی لیے ترک فلک سر بزمین
ماہ پیکر ہے خورشید لقا زہرہ جبین
حسن و خوبی مین جواب اوسکا زمانی مین نہین

حور کو آئینہ حسن سے حیرت ہو جائے
سایہ اوسکا جو پری دیکھے تو وحشت ہو جائے

برق پر برق گرائی وہ شرارت اوسمین
نازکی وہ کہ سو آفت ہے نزاکت اوسمین
گرمیان شعلے کی سیماب کی خصلت اوسمین
ماہ کنعان مین کہان ہے جو صباحت اوسمین

گردش چشم فسونساز غضب چکر دے
بوٹی بوٹی کی پھڑک جان کو بسمل کر دے

کون ہے نذر جو کرتا نہین اوسکو دل و دین
اپنے مذہب کا کسی قوم کو اب پاس نہین
ساکن دیر و حرم کوچے مین اوسکی ہین مکین
بندۂ عشق مجازی ہین تمام اہل یقین

شیخ بھی وہ جو سکے تارک ایمان ہو جائے
برہمن ایک اشارے مین مسلمان ہو جائے

دل گیا اند کیا جسکو اشارا اوسنی
سیکڑون کو گیا ناز سے مارا اوسنی

غم مین ڈوبا وہ کیا جس سے کنارا اوسنی
تیغ کی گہاٹ ہزارون کو اوتارا اوسنی

تیغ ہی ابرو تیر چشم تو مژہ تیر بہی ہے
تیر انداز بہی ہے صاحب شمشیر بہی ہے

لب شیرین کا وہ عالم ہی کہ شیرین ہی فدا
شکل یوسف جو کبہی سامنی آئی تو کہا

لیلی زلف سی لیلی بہی ہی زنجیر بپا
سامنا میرا اسی حسن پر اچہا اچہا

شان اللہ کی اللہ خدا کی قدرت
آپ بہی اتنی ہوئے واہ خدا کی قدرت

بدر پیشانی کو دیکہے تو جہکی سر بسجود
خال ہندو کا ہوا گلشن عارض مین ورود

کہکشان کو ہی فقط مانگ کی نسبت سی نمود
سونگہکر بو پڑہی سوسن کیطرح کیون نہ درود

تل سیہ روی کتابی پہ نمایان دیکہو ✢ ✢
طفل ہندو بہی ہوا حافظ قرآن دیکہو

ماہ نو ابرو پر چشم کو جو دیکہے تو بجا
دیکہنے والون کو ہو کی طلب آب و غذا

خلق مشتاق ہر اک شہر مین انگشت نما
پیاس کی ہی نہ اونہین گرسنگی کی پروا

دور گردون سی عجب رنگ جہان دیکہا ہی
روزہ دارون نے ہلال رمضان دیکہا ہے

صف مژگان نہین مستو نکی برابر ہی نشست
ذکر رندو نکا تو کیا بلکہ ہین زہاد بہی مست

نرگس مست کی بیٹہتی ہین قدح دست بدست
جو خرابات جہان مین ہی وہ ہی بادہ پرست

می مستی ہی یہ دو جام بہری رکہتے ہین
طاقون مین کعبہ ابرو کی دہری رکہتے ہین

زلف کو مشک جو کہتی ہین وہ کرتی ہین خطا
دیکہی لیلی اوسی مجنون کیطرح ہو سودا

خلقت آہو سی ہی وحشی یہ بہی ہو سی جدا
پردہ شب مین وہ اللہ سی مانگی یہ دعا

جوش سودا مین موافق مری تدبیر پڑے
یا الٰہی مری گردن مین یہ زنجیر پڑے

۲۱
جسم ہی گوش تو ری موی مژہ نون ابرو
اور ایک لفظ کی ترکیب سناؤن دیکھو
سچ پیدا جو ہوا اُنسی وہ پہیلا ہر سو
الف بینی و یاے لب و لام گیسو

ضم ہون یہ حرف تو ترکیب بلا ہوتی ہے
یہ بلا کب سر عاشق سی جدا ہوتی ہے

۲۲
سینۂ صاف ہی آئینہ کی صورت روشن
وقت گفتار جو ہنس پڑتا ہی وہ غنچہ دہن
دانت موتی کی لڑی آئین نہین جای سخن
سینی مین ہوتی ہین دانتونکی گہر عکس فگن

واہ کیا حسن دکہاتا ہی سے گلے مین مالا
موتیون کا نظر آتا ہے سے گلے مین مالا

۲۳
مدحت موی کمر لکہہ نہین سکتا ہی قلم
موشگافون سی جو پوچہو تو کہین کیا کی قسم
بعض کہتی ہین اوسی جادۂ اقلیم عدم
ابہی اُس معنی باریک سی واقف نہین ہم

فہم معنی جنہین حاصل ہی وہ چپ رہتی ہین
کچہ نہین کچہ نہین کہتی ہین تو یہ سے کہتے ہین

۲۴
دیدۂ ناف مین ہے موی کمر تار نظر
یا شکم بحر لطافت ہی یہ اوسمین ہی بہنور
یا کوئی ناف کو سمجہے گرہ موے کمر
سب سے بہتر ہے یہ تشبیہ کرو غور اگر

آئینہ پیش نظر ہے شکم صاف نہین
عکس ہے چاہ زنخدان کا عیان ناف نہین

۲۵
گوری گوری وہ ہتیلی ہی کہ بلور کا جام
نقرۂ ظرف ہی یا جسمین کہ شونیکا ہی کام
سرخی رنگ حنا اوسمین شراب گلفام
یا نظر آتا ہی لبریز شفق ماہ تمام

صاف شنجرف کی تحریر یہ مکتوب مین ہے
رخ یوسف کی چمک دیدۂ یعقوب مین ہے

گرمی شوق کی رہتی ہی جو دل مین تیزی | آتش رنگ حنا کی ہی شرر انگیزے
خانمان سوزی اُس برق کی آفت خیزی | تشنۂ خون ہین یہانتک کہ دم خونریزی

خون عشاق کی لہرین جو نظر آتی ہین
مچھلیان دست حنائی کی تڑپ جاتی ہین

۵۲۷
ہاتھ ملواتی ہی اوس ساعد سیمین کی صفا | ساق پا ہی پی زاہد سبب لغزش پا
پاؤنمین جلوہ دکہاتی ہی عجب رنگ حنا | معجز حسن سی پائی ید بیضا کی صفا

نقش پا مین جو روشن مہر ضیا بار کی ہے
صاف تلوونمین صفا حور کی رخسار کی ہے

۵۲۸
ایسی معشوق سی جسدم ہوئی صحبت حاصل | شمع عارض سی ہوئی گرم ہماری محفل
ہوئی یک جان ودو قالب جو ملی دونون دل | اوٹھہ گیا پردہ دوئی کا نرہا کوئی مخل

اوسکا شیدا مین ہوا اوسکو میرا دہیان بندہا
در مقصود کہلا عیش کا سامان بندہا

۵۲۹
بلبل مست دل اپنا گل خندان تہا وہ رخ | ہم تہی پروانی اگر شمع شبستان تہا وہ رخ
برج مہتاب تہی محفل مہ تابان تہا وہ رخ | مصر تہا کشور دل یوسف کنعان تہا وہ رخ

کیا کہین لذت ہم بزمی جانان کیسا تہے
گرمی صحبت بلقیس و سلیمان کیسا تہے

۵۳۰
اوجہل آنکھون سی نہ شکل آٹھہ پہر ہوتی تہی | دیکھتی دیکھتی ہر شام سحر ہوتی تہے
نہ کبھی سیر نظارے سی نظر ہوتی تہی | واہ کس لطف سی اوقات بسر ہوتی تہی

ساتھ بیدار ہوی ساتھ سے آرام کیا
رخ وگیسو کا تماشا سحر و شام کیا

۵۳۱
شوق نظارہ یہ تہا گیسوئے عنبر بو کا | پردہ چشم ہی ہو بان ہا گیسو کا
ہجر میں پہلو کو گوارا نہوا پہلو کا | نیند آئی تو دیا تکیہ مری زانو کا

کب نہ پہلو مین جگہہ اوسکی رہی دل کیطرح
ہاتہ گردن مین رہی روز حمائل کیطرح

۳۲ ہوا آوازۂ ہمبزمی دلبر جو بلند — تہی جو حاسد وہ جلی رشک سی مانند سپند
شر پہ باندہی کمر اعدا کی ہوئی فکر گزند — تیز کی نار عداوت ہوئی ہر وقت دو چند

گہر مین اوڑا اوڑکے شرارے لگی آنی کیا کیا
آتش افروز سے لگے آگ لگانے کیا کیا

۳۳ جمع عیار کیے دی طمع دولت و زر — دو در انداز ہوی مستعد فتنہ و شر
ایک عیار ہوا آسکے ہمارا نوکر — ایک عیار نے کی نوکری اوسکی جاکر

خدمتین کین جو بہت یار وہ عیار ہوئے
مرتبے پائے مصاحب ہوئی غمخوار ہوئے

۳۴ میری نوکر نے کیا مجھسے یہ اکروز بیان — کچہ خبر آپ کو ہی اور ہی حلبے ہین وہان
غیر غیر آتی ہین چھپ چھپ کے ہی بازار مکان — جہوٹ کہتا ہون تو ہو گنگ مری منہ مین زبان

آپ واقف نہین عیارونکی عیاری سے
پانون رسکہلے رہ الفت مین خبرداری سے

۳۵ چند اوباش مصاحب ہین کہ کرتی ہین وہ — کہین لیجاتی ہین وہ آپکو غافل پاکر
پشت ایوان پہ جو کہڑکی ہی وہ ہی راہ خطر — رخنی پڑتی ہین اوسی راہ سی لو جلد خبر

بند کہڑکی ہو کسیطرح تو اچہا ہوجاے
رخنہ انداز کٹین سے کیسے وہ تنہا ہوجاے

۳۶ مین نے اوس سی یہ کہا مجھکو یقین ہو کیونکر — دیکہون آنکہون سی تو تدبیر بہی ہو مد نظر
عرض کی اوسنی رہی تیز دولت افزون — بات آسان ہی کرتا ہون مین اب جیت کمر

صاف کہل جائیگا جینی کا مہین حال حضور
خیرخواہی مری اور آپکا اقبال حضور

ایک ترکیب سے لیکن شمال و سپہر ہی حاضر ہو
نور کا فرش تھی اوسمین بنا ہین پردہ نور

چوک مین بھی ایک کمرہ کرائی کو حضور
ہو وہ سب طرح سی آراستہ شل در منثور

فارغ البال کبھی ہو سکے ہر ایک کام سی آپ
رونق افزا ہون کسی شب کو سر شام سی آپ

ہین مصاحب جو وہان اونسی بھی کچہ ہی چاہ
کچہ تردد نہین ملجائین گی وہ خواہ مخواہ

دونگا اونکو طمع سیم و زر و دولت وجاہ
ہی جو مطلب نکل آئیگا وہ انشاء اللہ

ہین لگا لاونگا وہ ہو سکے سوا آئین گے
جتنے عقدی ہین وہ سب آپ پہ کہل جائین گے

بدگمانی ہی بری مجکو بھی آیا یہ گمان
حکم لوگونکو دیا لو کوئی اچہا سا مکان

شاید ایسا ہی ہو کرتا ہی یہ جسطرح بیان
پردی اطلس کی بندہین فرش مشجر ہو وہان

کسیان مسہری بچہین آئینی چسپان ہو جائین
جہاڑ فانوس کنول رونق ایوان ہو جائین

مختصر یہ کہ کیا اوسکی شرارت سے اثر
جال ادہر کا تو یہ تہا طرفہ بندہا رنگ ادہر

آئینہ مالش ہوئی معشوق کی منظور نظر
وہ جو عیار وہان جا کی ہوا تہا نوکر

بہر زر الفت دیرینہ بہلائی اوسنی
بعد اللہ ٹکے کی سی لیے ڈہائی اوسنی

وقت پاکر یہ کہا اونسی کہ تم ہو غافل
جسپہ مائل ہو وہ ہی اور کسی پر مائل

دل دیا نہ ہے جسی ہی اور کہین اوسکا دل
برج خورشید ہی اب اور قمر کی منزل

دلربا تم نہین اب اور کوئی دلبر ہے
گہر تمہارا نہین یہ اور کسیکا گہر ہے

چوک مین ایک کرایہ کا لیا ہی کمرا
بیشتر رات کو آتا ہے کوئی ماہ لقا

چہپ کی جاتی ہین وہان ہوتی ہین جلسی کیا کیا
تمسے بگڑی گی ضرور اسمین نہین فرق ذرا

شور بازار مین ہے نوبت شہر پہونچی ہے
جہوٹ کہتا نہین تحقیق خبر پہونچی ہے

جام و مینا و سبو پاس بہری رہتی ہین
جو نگہبان ہین وہی اوسپہ کہا رہتی ہین

ہار پہولون کی چنگیرونمین بہری تہی ہین
ہین وفاکیش جو دو ایک ڈٹی رہتی ہین

صبح آتے ہین تو حمام سے کیے آتے ہین
اوس سی چہلا بہی نشانی کا لیے آتی ہین

کرتے ہین بیٹہہ کی احباب مین اکثر یہ کلام
ہے یہان صبح بنارس کی اودہ کی شام

اب تو اسباب تعیش کے مہیا ہین تمام
دو دو معشوق ہین کتنی ہین موافق ایام

ہی مہ و مہر کا آنکہون کو میسر جلوہ
گہر مین مہتاب کا خورشید کا باہر جلوہ

دونون ہین ایک لطافت مین نزاکت مین مگر
اسکو بہی دیکہو تو کچہ اوس سی نہین ہی کمتر

ذائقہ اوسمین زیادہ ہی جو نورس ہی ثمر
ایک دونون ہین کرون فرق مین انمین کیونکر

تلخی ہجر ہے زائل مرے دونون سیٹھے
لذت زیست ہی حاصل مری دونون میٹھے

سنکے اوسنے یہ کہا تجکو مری سر کی قسم
خود چلین گے کہ کڑی ہین نہین کچہ موم کی ہم

دی خبر ہمکو فراہم ہو یہ جلسہ جسدم
پہیر کی بات نہین کون وٹہانی یہ الم

فتنہ برپا ہو محل غیر محل دیر سے ہے کیا
آج ہی بگڑی بگڑنی ہی جو کل دیر سے ہے کیا

آدمی بہیج کے دریافت کیا اوسنی جو حال
چوک مین ایک ہے کمرہ کہ وہ زیبا ہی کمال

اوسنی آکر یہ کہا آغیہ ہی صدق مقال
در پہ دربان ہین امیرانہ ہین سب جاہ و جلال

پہودی ارزین جو ہین منہ لور کا برساتے ہین
لوگ کہتی ہین کہ وہ روز یہان آتے ہین

۴۸ یہ جو بیٹھے اوتی او حرارت آئی
وہان اُنکا دل تو یہان گرد کدورت آئی
گو بظاہر نہ کبھی بات کی نوبت آئی
دل یہ کہتا تہا کہ اب آئی اب آفت آئی

رنگ بدلا ہوا چہایا ہوا غم دونون طرف
ایک غم دونون طرف ایک الم دونون طرف

۴۹ مین یہ کہتا تہا الٰہی یہ قیامت کیا ہے
وہ یہ کہتا تہا کہ یہ قہر یہ آفت کیا ہے
مجکو اندیشہ یہی وجہ کدورت کیا ہے
دہیان اوسکو سبب ترک محبت کیا ہے

بی تکلف نہ کٹا دن نہ کٹی رات کوئے
نہ ادہر بات کوئی تہی نہ اودہر بات کوئے

۵۰ اوسکو چپ چپکی ہر اک گوشہ مین گریان ہونا
مجکو ہر بار سراسیمہ پریشان ہونا
وسکو گردون کیطرف دیکہہ کی حیران ہونا
مجکو افسوس سے انگشت بدندان ہونا

رنگ صحبت نہ رہا لطف ملاقات گیا
لگ گئی چپ مزہ حرف و حکایات گیا

۵۱ مین یہ کہتا تہا الٰہی یہ تماشا کیا ہے
دفعتہً پہر گئی قسمت مری ہونا کیا ہی
ہی او داسی در و دیوار پہ نقشا کیا ہی
ہوش باقی نہین یارب مجہی سودا کیا ہے

خشک لب ہوگئی رخ زردہی کیا ہونا ہے
دلمین بیساختہ کچہ دردہی کیا ہونا ہے

۵۲ اوسکو ہر وقت تصور کہ ہوئی مجسے دغا
پیار کا چاہ کا الفت کا مزہ کچہ نرہا
دشمنی کرنے لگی دوست زمانہ اولٹا
لوگ بہیر گیا ہو سمجہ کر کوئی کیا

پردی پردی مین عداوت یہ محبت سے کیسے
منہ پہ کچہ دلمین کچہ اللہ یہ الفت سے کیسے

۵۳ آخر کار یہ صورت ہوئی رفتہ رفتہ
ظاہری ترک مروت ہوئی رفتہ رفتہ
ہمکو سودا ہوا وحشت ہوئی رفتہ رفتہ
اونکو صورت سی بہی نفرت ہوئی رفتہ رفتہ

منہ لپیٹی ہوئی ہم اپنا پڑے رہتے تھے
وہ بھی پاس آتی نہ تھے دور کھڑی رہتے تھے

ایکدن اوس سے کہا ہمنی کرا ای رشک قمر
رقعہ آیا ہی بلایا ہی ہمین کی ہی خبر

آج تقریب ہے شادی کی اوسی دوست کی گھر
بزم شادی مین ضرور اپنی ہی شرکت شب بھر

لیکے نوشاہ دولہن کو جو روانا ہوگا
دن چڑہی بعد فراغ اپنا سبہے آنا ہوگا

خیر تو منہ ہی کہا پر اونہین آیا یہ خیال
جائین تو شام کو ہمکو بہی نہین تا بیلال

ہو نہو آج اوسی کا ہی انہین عشق وصال
ہم بہی چلتی ہین کہ گھر مین ہمین بہاتی بال

یا تو ہو غیر کا یا وہ بہت خود سر اپنا
آج جہگڑا ہی چکا لیتے ہین چل کر اپنا

شام جسوقت ہوئی ہمنی منگائی پوشاک
پہونچی اوس گہری مین جنت تہا جو زیب افلاک

ہوی آمادہ چلنی گہر سی مگر دل غمناک
ساتہ دو چار مصاحب ہے نہایت چالاک

گو کہ باتوں مین بہت ہمکو وہ بہلاتی تہے
کیا کہین کیا دل مضطر کو خیال آتی تہے

دو پہر رات گئی اونکی سواری آئی
بات لی وسوقت یہ ہماظر مین ہماری آئی

ہمکو پہونچی یہ خبر باد بہاری آئی
جسکا کہٹکا تہا اوسی بات کی باری آئی

گذر اس بام پہ ہوگا بت ہر جائی کا
سامنا آج ہوا آفت بالائی کا

فکر انجام ہوئی جب یہ مری دلنی کہا
کار فرما ہو اگر عقل تو ہمدم سب ہے مزا

سادگی خوب نہین کام ہی عیاری کا
بات کیجئی کوئی حکمت کی فلاطونی سوا

امتحان یار کا جس سے کسی عنوان ہوجائی
جہوٹ سچ جو ہے وہ سب آج نمایان ہوجائی

سوچتی سعد پنہچی یہ بات نکالی آخر	سیر کی ہمراہ مصاحب ہین کئی خوش ظاہر
مجکو لازم ہی کہ غائب ہون رہین یہ حاضر	دیکہون کیا قصد ہی کس راہ پہ ہی وہ کافر

امتحان چاہیی ہولی ہی جو آخر ہوگے
گفتگو انسی جو آئی گی وہ ظاہر ہوگے ۵۶۰

ایک مصاحب تہا مری ساتہ خوش اسلوب حسین	اوسکو وہان اپنی جگہہ بیٹہنی کیا صدر نشین
الغرض ایک تہا او سمین مین ہوا جاکی مکین	چہوڑی چلمین کہ نہ دیکہی وہ بت زہرہ جبین

باتین کانون سی سنون شک ہی اصلا نرہے
فاش پردی سی ہو پردہ کوئی پردا نرہے ۵۶۱

بیٹہے اوس گوشی مین لی مصلحۃً جای قرار	زیب مسند وہ ہوا اپنی دکہانی کو بہار
سرپہ رومال ہلانی لگی دو خدمتگار	دفعۃً مثل قمر سامنی آیا وہ نگار

پر سراسیمہ غضبناک مکدر آیا
منہ بنائے ہوئی بدلے ہوی تیور آیا ۵۶۲

زیب مسند جو کسی غیر کو دیکہا مری جا	تہا غضبناک زیادہ وہ غضبناک ہوا
اس مصاحب نے کہا خیر ہے تشویش ہی کیا	گہر تمہارا ہی جو آئی سر اعزاز کیا

کیسی اتنا او چاٹ آپکا ہی دل کیا ہے
بیٹہہ بہی جاؤ کہڑی ہو نسی حاصل کیا ہے ۵۶۳

آئی کس کام کو کچہہ کہیی تو آنی کا سبب	کچہہ بیان کیجی تکلیف او ٹہانی کا سبب
اوتری اس گہر مین تو پہر تیوری چڑہانیکا سبب	وجہ آنی کی نہ کہلتی ہی نہ جانی کا سبب

دو گہڑی بیٹہو ہنسو بولو کوئی بات کرو
آدمی ہم بہی ہین ہمسی بہی ملاقات کرو ۵۶۴

سنکے یہ بات کہا غیب نے مطلب ہی کیا	جنکی مشتاق ہین اونکا نہین اس گہر مین پتا
یہ سنا تہا کہ ہی پاس تمہاری کوئی ماہ لقا	داغ دیکہلا ونی آئی تہی کہ ملنا ہی سنرا

بدلی منظور نظر اوس سے تھے یہ نینے ہمکو
یہاں جو آئی تو پٹی ہی اپنی سکے دینے ہلکو

ایک لوٹ کس کی کہا ابھی نہ لایا [illegible] سے
ہلکو بلایا [illegible] یہاں اوسکو بلا لا تو سہی
کر یہ [illegible] [illegible]
[illegible] آئی تو کہا تھا اوسی تبلا تو سہی

ہو اگر جھوٹ تو [illegible] کروں
ایسے [illegible] کروں

یہ چیز [illegible] آیا تو یہ [illegible] سا
ابھی لیا یہ کیا بات ہی کیا تو نے کہا کیا نکلا
[illegible] یہاں [illegible] کر چھا
[illegible] اکبرا [illegible] معشوق [illegible] جلد بتا

صدر [illegible] اوسکی کہیں پہچانتی ہین
اسقدر جھوٹ کسی بات کا سر پانو ان نہین

کانپ کر اوسنے کہا [illegible] نہین
راست گو ہون بخدا جھوٹ نہین جھوٹ نہین
کچھ نہین [illegible] جھوٹ نہین جھوٹ نہین
آپ دیکھین تو ذرا جھوٹ نہین جھوٹ نہین

وہی کمرہ ہی وہ جسمین کہ یہ طیاری ہے
رنگ بدلا ہی تو کچھ رنگ ہی عیاری ہے

اور کچھ دہیان مین آتا نہین اوسکے سو مگر
چلمن آتی ہی [illegible]
ہو نہ ہو اسمین مقرر ہی کوئی رشک قمر
ہے یہی دہوکے کی ٹٹی کہ [illegible]

تیز ہون ناخن تدبیر تو عقدہ کھل جائے
چلمن اوٹھی تو یقین ہی ابھی پردہ کھل جای

سنکے اس بات کو جلدی سی بڑہا [illegible]
پہینکدی توڑ کی چلمن کہ پریشان تہا کمال
در مین رکہا جو قدم کو تو ہوا آئینہ حال
چار سو پہیل گئی روشنی شمع جمال

مجکو دیکھا تو کہا واہ یہ چور سے ہے
بت سے بیٹھے ہو اللہ یہ چوری ہے

دھوپ میں بیٹھے ہو جو مجھسے یہ منظور کسکا ہے
مجھسے ڈرتی نہیں بتلاؤ یہ ڈر کسکا ہے
پاس اتنا تمہیں منظور نظر کسکا ہے
صاحب خانہ ہی مہمان کون یہ گھر کسکا ہے

ہو جو شکوہ کہو کسدن کو اوٹھا رکھا ہے
ہی یہ ظاہر کہ کہیں اوسکو چھپا رکھا ہے ۷۱

بڑہ چلی اب تو بہت دور ہو ماشاء اللہ
ہمسے عیار بنا آپکا کیا کہنا واہ
بزم شادی مین گئی آئی یہان کاہکی راہ
یہی حیلی ہین تو کیا ہوگا صحبت کا نباہ

سرد مہری کی بہی نقشی لگی جمنے اب تو
چور پکڑا ہی بڑی گھات سی ہمنے اب تو ۷۲

کہکے یہ لال ہوا خشم سی مثل گل تر
باندہی بی جرم و خطا دست درازی پہ کمر
کچہ نہ سوجہا اوسی کچہ غیظ مین آیا نہ نظر
پیر زنی کیطرف ونکی کیی جامی سی ہو کر باہر

خار کیا کیا نہ دیے گوشۂ دامان کہینچا
ڈال کر ہاتہ گریبان مین گریبان کہینچا ۷۳

عرض کی مینے کہ تا چند جفا سمجھو تو
بات کچہ اور ہی ہے اسمین ہی کیا سمجھو تو
تمہی کرنا یہ ستم پہلی ذرا سمجھو تو
نا سمجہ ایسے نہین نام خدا سمجھو تو

متوجہ اگر انصاف پہ کچہ دل ہوجائے
بی تکلف ابہی ظاہر حق و باطل ہوجائے ۷۴

نہ مرا جرم ہی اسمین نہ تمہارا ہے قصور
کچہ کا کچہ مجھسے کہا تمسے کیا کچہ مذکور
فتنہ انگیزی اعدا سی پڑا ہی یہ فتور
آزمائش ہوئی ہان دونون طرف سی منظور

دونون جانب خبر کذب برابر گذرے
آج جو آپ پہ گذری وہی مجھپر گذرے ۷۶

کیا کہا مسی تم آئی جو یہان ہو کی خفا
کہ اونہین پاس نہین ہے رہی آنکہون سی حیا
یون ہی تنہا ایک ادا انداز نہی مجھسی ہی کہا
نکہت گل کیطرح جاتی ہین چہپکر سرجا

سیر اغیار کی باغون سے کیا کرتے ہین
روز ترغیب ادماغون کی کیا کرتے ہین

چوک مین لو کوئی کمرہ تو نکل جائی یہ بل
چوک کر غیر سے کہنے یہ کیا ہے ہمنے عمل
پانون کی بدلی او نہین لاؤنگا مین کی بہل
گذر اس غیر محلہ مین ہوا غیر محل

آ گئے کہنے مین تہی زیست جو بہاری ہمکو
آزمایش ہوئی منظور تمہاری ہمکو

تم جو آئی تو کیا گوشۂ عزلت مین قیام
تا کہلی راز سنین آپکی تقریر تمام
اک مصاحب کو کیا صدر نشین اپنی مقام
شکر للہ کہ اب کچہ نہ رہا ہمکو کلام

فرق پایا نہ محبت مین ذرا صاف ہوئے
جو کہا تمنے وہ کانون سی سنا صاف ہوئے

تمکو بہی چاہیی اسوقت صفائی ہمسے
نہین ہونی کی کبہی کوئی برائی ہمسے
مفسدون سی ہو جدائی کہ جدائی ہمسے
نہ پہرین تمسی پہری ساری خدائی ہمسی

کام تمسی ہی کسی سی ہمین کچہ کام نہین
ڈہونڈہ لو سارا مکان غیر کا یہان نام نہین

ہم تو قائل ہوئی تم صاف ہو ہمین نہین شک
آزماؤ ذرا الفت کو یہ کمرہ سے محک
تم بہی اب دور کرو دل مین جو کہتی ہو کہٹک
غیر کا دہیان نہین لین ہماری ابتک

ہم ہین یکرنگ دورنگی کا یہان طور نہین
آپ ہی آپ ہین کمری مین کوئی اور نہین

فیصلہ ہی بہت آسان نہین کچہ دشوار
ایک ساتہ آپکی ہی ایک مرا خدمتگار
درمیان آج جو ہین باعث شر و اشرار
دونون اسدم ہون طلب تا نرہی لین غبار

ڈر سے جو کچہ ہے حقیقت وہ چہپا نکرینگی
ہو گی تہدید تو حق حق وہ بیان کر دینگے

۵۸۱ راست تھی راست اپسند آگئی اونکو بھی یہ بات
کانپتی آئی مگر منہ سی یہ نکلا ہیہات

سامنے اونکے بلا آئی گئی دونون پہ ہزار آفت
سمجھی راست گئی اب نہین ممکن ہی نجات

جوڑکر ہاتھ گری پاؤن پہ ڈر کر دونون
ایک سا حال لگی کہنے برابر دونون
۵۸۲

عرض کی سچ ہے کہ اعدا نے طمع دلوائے
حق یہ ہے دونون طرف جھوٹ خبر پہونچائے

طمع زر سے طبیعت مین خیانت آئے
بد ہی انجام بدی کا یہ ہوئی رسوائے

شرم سے آنکھیں جھکی پڑتی ہیں گردن کیطرح
ٹیسین ہین بازوون پر دیکھی جوشن کیطرح
۵۸۳

کھو لگئ ٹیسین جو پٹے ہوائین تو تمہارے سخن
جب یہ احوال کھلا کچھ نہ رہا پیچ و محن

تا ہم ظاہر ہوئی رسوا ہوئی ساری دشمن
مہربان ہو کی کہا دور ہوا سامنے اظلن

حق بڑی چیز ہے بھڑکانی سے کیا ہوتا ہے
بگڑی بن جاتی ہین جب فضل خدا ہوتا ہے
۵۸۴

سچ یہ ہی صاف ہو تم میرا گمان تھا باطل
مین بھی مجبور ہوا آخر یہی انسان کا دل

پر زرے کپڑونکی کیون مین ہوا سخت خجل
گرد آلودہ ہو پر کیا رخ ماہ کامل

غیر اول کوئی معشوق نہ ثانی نے ٹھہرا
دودہ کا دودہ ہوا پانی کا پانی نے ٹھہرا
۵۸۵

عفو تقصیر کرو جانی دو بدلو پوشاک
کیا ہوا صفہ مین دریدہ دہنونکی اب خاک

دشمنون کی ہی عبث جان آئی آفت مین ہلاک
وہی اخلاص ہی پیار وہی مہر ہی تپاک

گرد دیکھی تو اسیوقت سے سر سے پہرون
اب یہی پہرون تمہی تو اللہ وہمیں سے پہرون
۵۸۶

ہاتھ گردن مین مری ڈال کی کرنی لگی پیار
بدلی پوشاک ہوا مین طرف خانہ سوار

ہم بغل مین تھی ہوا دور ہوا دل کا غبار
وہ بھی ہمراہ مری آئی بہت باغ و بہار

بخت یاور ہوی اقبال کی تائید ہوئی
جبکو نوروز ہوا اونکو شب عید ہوئی ۵۸۷

رنجگی کی یہی سامان منگائے کیا کیا
صدق نیت سے فقیر اوسنے کہلائے کیا کیا

گونڈے شیرینی کی بازار سے آئی کیا کیا
گل شہیدونکی مزارونپہ چڑہائی کیا کیا

روشنی اوسنے بڑی خانۂ اللہ مین سے کے
حاضری حضرت عباس کی درگاہ مین سے کے ۵۸۸

کی دعا خالق اکبر سے کہ اے رب عباد
سو مرادونکی یہ ہی ایک مری دلکی مراد

دوست جتنی ہین وہ سب شاد ہون دشمن ناشاد
جسکا عاشق ہون وہ عاشق ہوئی پیار زیاد

عمر بہر وصل کا حاصل ہو زمانا مجھکو
شکل فرقت کی الٰہی نہ دکہانا مجھکو ۵۸۹

قطع کر سلسلہ نظم امیر اب خاموش
گرچہ باقی ابہی دریا ہی طبیعت کا ہی جوش

سامعون نے یہ در نظم کیے گوہر گوش
سننے والے ہین یہ سرمست کہ باقی نہین ہوش

پہر کبہی جوش طبیعت کا دکہاؤنگا نہین
ہوش آئیگا تو افسانہ سناؤنگا نہین

تمام شد

واسوخت دوم

بإسم تاریخی

شکایت رنجش

۱۲۹۴ھ

۱
وہ سموم ہی خسرو اقلیم جنون آتا ہے — فوج غم ساتھ ہی آمادۂ خون آتا ہے
خلل انداز صف صبر و سکون آتا ہی — صاحب شوکت نیرنگ و فسون آتا ہے
قابل دید تماشا حشم و جاہ کا ہے
داخلہ تخت گہ دل میں شہنشاہ کا ہے

۲
وہ فلک رتبہ شہنشاہ زمن کون کہ عشق — تیغ زن تیر فگن قلعہ شکن کون کہ عشق
رستم معرکۂ رنج و محن کون کہ عشق — مالک ملک دل و جان و بدن کون کہ عشق
گرد میں ہے روش باد بہاری دیکھو
حضرت عشق کی آتی ہے سواری دیکھو

۳
لو وہ آتا ہی جو ہی موجد نیرنگ و فسون — تشنہ کامان محبت کا جو ہی تشنۂ خون
جسکی آگی سر تسلیم دو عالم ہے نگون — سر جھکای ہی قدمبوس کو جسکے گردون
جب یہ شمشیر دم جنگ علم کرتا ہے
سر جلاد فلک کو بھی قلم کرتا ہے

اوسکی سرپاجسی کہتی ہین قتال جہان   اوسکی آمد ہی جو مشہور ہی چنگیز زمان
اوسکی آمد ہی جو کرتا ہی گل عیش خزان   اوسکی آمد ہی جو ہی سرشکن تاب وتوان

تیغ کہینچی ہوی سرگرم عتاب آتا ہے
ملک الموت بہی ہمراہ رکاب آتا ہے

کیا جلوس اوسکی سواری کا دکہاتا ہی بہار   فیل آفت کی جلو مین ہین ستم کی رہوار
آگی آگی علم نالۂ خورشید نثار   زرفشان اوسکا پہریرا کہ دہوان آتشبار

دل جو ٹوٹی ہین نقیب آہ کی للکاری ہین
آبلی سینۂ عشاق کی نقارے ہین

حسرتین کشتہ ہین جسکی وہ ستمگر ہی یہی   پہلوان جسنے پچھاڑی وہ دلاور ہی یہی
ڈوبتی جسنے نکالی وہ شناور ہی یہی   کشتیان جسنے ڈبوئین وہ سمندر ہی یہی

خضر کا غرق ہی یہان آج نہین کل بیڑا
نوح لائین جو سفینہ نہ لگے تہل بیڑا

کہو آراستہ بازار محبت ہوجاے   پتلیان آنکہونکی دکانین نئی صورت ہوجاے
وحشت آباد غم و درد کی زینت ہوجاے   خانۂ خانہ خرابی کی مرمت ہوجاے

صاف ہو دلکا مکان جشن کی تیاری ہو
کہری کہری ہین گل داغ کی گلکاری ہو

چشم تر اشک کا چہڑکاو لگای سر راہ   صرف جاروب کشی زلف سی ہو بخت سیاہ
غم و اندوہ کی استادہ دو رستہ ہو سپاہ   ڈور کر لای خبر جلد کہو بیک نگاہ

ہے ابہی دور کہ پہونچی ہی سواری نزدیک
کسقدر باغ سنی ہی باد بہاری نزدیک

چاہیے آلی ہی یہ جشن کا ساماں ہوجاے   جسکو جمشید بہی دیکہی تو پشیمان ہوجاے
دل صد چاک کا آراستہ ایوان ہوجاے   فرش زخم تن مجروح کا دامان ہوجاے

پنجشاخی جو کناروں پہ گڑیں نالوں سے
جھاڑ فانوس کنول بزم میں ہو جیالوں سے

۱۰
دو پری یوں کو صدا قاف سی آؤ کر آئیں
ساتھ دیوا نونکو سازندوں کی بدلی لائیں
ہچکیاں لینی لگیں سب وہ ترانی گائیں
رقص پر آئیں تو انداز نئے دکھلائیں
پھڑکے ہر عضو بدن طائر بسمل کیطرح
کاٹتے راہ چلیں خنجر قاتل کیطرح

۱۱
تہنیت کی یہ ہر ایک ساز سی نکلے آواز
تم سلامت رہو تابع ہوں ہمراہ قبلہ ناز
وہ بھی قائم رہیں شہزادی جو ہیں زوگداز
حسن جو آپکی معشوقہ کی عمر اوسکی دراز
آپکو وصلت جانانہ مبارک شاہا
خلق کو مرگ جوانانہ مبارک شاہا

۱۲
مے کشی کا جو خیال آئی تو مے خون جگر
دور پیمانہ دکھائی کوئی بھر جائی جو سر
جام وہ جنکو کہیں غیرت خورشید و قمر
ساغر جم کیطرح آئینہ عالم کی خبر
وسعت ظرف سی در وا کہیں امید کی ہوں
چرخ کا خم ہو پیالی مہ و خورشید کی ہوں

۱۳
جوش مستی میں جو ہو فیض رسان طبع غیور
منہ خزانہ کا کھلی نور کرم کا ہو ظہور
پائیں انعام ہوا خواہ ہوں نزدیک کے دور
بہرہ ور ہوں در مقصود سی خدام ضرور
داغ حسرت عوض درہم و دینار بٹین
ڈھیر یوں آنسوؤں کی گوہر شہوار بٹین

۱۴
جامہ زیبوں کو ملیں خلعت عریانی تن
اطلس گرد ہو کمخاب کی جا زیب بدن
زخم سر زخم دوشالہ ہو برائے گردن
سکہ گو کا در تحسین سی بھر جائی دہن
داغ کی سب کو سپر آہ کی شمشیر سے ملے
وحشت آباد جنون خیز میں جاگیر ملے

یار جهونکی بہار باغ طرب ہو شاداب
خاص لوگونکی بڑہیں رتبی عنایت ہو خطاب
نیچ کہا ہون تقسیم سے کہلے غنچہ گلاب
ہون شاداب ایسی کہ جو اُسکا [illegible] بجواب

میرزا یاس مخاطب بہ جلیل شمس الدولہ
میر حرمان ہون مخاطب بہ امیر الدولہ

بند ۱۷
ہو چلکی جشن تو خاصی کا بھی پہر ہو سامان
میز ہر ظرف ہوان انجم کیطرح نور فشان
نان چپتی جائیں وہ خاصی ہو ہون [illegible]
لائیں حور روشنی [illegible] باغ جنان

چرخ کی خوان نئی [illegible] الوان
نان خورشید [illegible] آسمان

بند ۱۸
مرغ جان آتش حسرت سے ہو جل بہننکی کباب
خشک مغز [illegible] خشکہ [illegible] دیکہلئی آب
[illegible] دل [illegible] ہو اسباب
[illegible] دل خون جگر کی ہو [illegible] نایاب

تا فتانونکی جگہہ داغ زیادہ [illegible] نون سے
کو فتی لخت جگر خوانچی تیغ [illegible] نون سے

آتش خون وہ کہ ہو سیر کسیکی نیت
زخم پہ چہر سکے نمک جو نمکین ہو نعمت
سیر چشمونکو ملے افشرہ غم کی لذت
لب نان وہ کہ لب تیغ کی ہو جسمیں صفت

کار حلوا اثر زہر ہلاہل ہو بیان
شوربا آب دم خنجر قاتل ہو بیان

بند ۱۹
بعد خاصی کی لگی چہٹنی وہ آتشبازی
ہو تماشا کہیں فیلونکی وغا پردازی
آگ ہو اُٹہی آگ کری چرخ بہی پروازی
جلکی طاؤس کرین [illegible] اندازی

چرخی نالی کی سے گنبد [illegible] نالی سے
رات ہو روز رخ زرد کی مہتابی سے

بند ۲۰
قلعی کاغذ کی [illegible] ان نصب ہیں چہان آبشار
صفت سرو چراغان ہون شرر بار انار
آگ لگی کرہ ارض کو دم بہر ہین حصار
جیسی پرواز کرین نالہ عاشق [illegible] شرار

چمکین چہانونکی تہ یاسی کہ بہین ... ست کسطرح
ذرا شک انکی چہرہ سے یاد ... شب

ہر طرف ... عورت سی فراغت حاصل
شرط ... خدمت سی فراغت حاصل

سارے اسباب ضیافت سی فراغت حاصل
عطر ... پان سی شربت سی فراغت حاصل

عیش عشرت کا ... سب وسامان آیا
... عورت کی دم رخصت سامان آیا ٥٢٢

کشتیان ... ہر کی ہوئین بوقلمون
سرخ یاقوت ... ارون صفت قطرہ خون

جز یہ ... یان کریکی ... راجم گردون
چہرہ زردکی ... سے فزون

لخت دل لعل تہی ... کہ تہنجالی سے تہے
تار اشکونکی نہ تہی موتیون کی مالی سے ٥٢٣

نسر ... کو آیا دم رخصت یہ خیال
معتدل آب ہوا جس سے طبیعت ہی نہال

دل کی تسلیم حقیقت مین ... گیا ل
چہوڑ دیکے کیون ... وحشت سی یہ ... ال

قطعی قطعی مین طرب تیزی گلشن ہی یہان
گوشی گوشی مین زر داغ کا مخزن ہی یہان ٥٢٤

صبر نامی ہی جو بس کشور آباد کا شاہ
اوسکو پوشیدہ خبر اسکی جو پہونچی ناگاہ

لیچی قید سیطرح اوسی رکہی کیا گناہ
نہ تہی پاؤن کہا دلمین کہ اِنّا لِلّٰہ

رعب غالب یہ ہوا ڈر سے وطن چہوڑ دیا
خوف صیاد سی طائر نے چمن چہوڑ دیا + ٥٢٥

کشور دلمین جہاندار ہوا خسرو عشق
رونق افزا سر دربار ہوا خسرو عشق

مالک دولت بیدار ہوا خسرو عشق
تاج کا تخت کا مختار ہوا خسرو عشق

تام خطی مین کیا شاہ سنے اپنا جاری
کشور دلمین ہوا داغ کا سکا جاری

بند ۲۶
ظلم و بیداد پہ جب نیت شاہی آئی | لٹ گیا ملک رعایا پہ تباہی آئی
آخر اندھیر ہوا یہ کہ بلا سے آئے | خون سے سرخی ہوئی موقوف سیاہی آئی

داغ وحشت کی نظر جلوہ گری سے آنے لگی
یاس دیوانگی کی خلوت میں پری آنے لگی

بند ۲۷
مائل دید ہوئی دیدۂ دیدار طلب | دل تماشائی سراپردۂ اسرار طلب
لب ہوئے ذائقہ بوسۂ رخسار طلب | مرغ جان کشمکش طرۂ طرار طلب

دفعتہً سر میں بھری ساری زمانے کی ہوا
دشت وحشت میں ہوئی خاک اڑانے کی ہوا

بند ۲۸
خواہش جلوۂ معشوق ہوئی پہلو کو | حسرت زانوی محبوب ہوئی زانو کو
دھیان آیا دل سودازدۂ گیسو کو | سونگھنے چلے کسی کاکل عنبر بو کو

عمر بی صحبت محبوب کے خوب نہیں
زیست کا لطف بجز صحبت محبوب نہیں

بند ۲۹
ہم بھی جانی سے لگے جلسے تھے جہاں یاروں کے | تذکرے ہونے لگے روز طرحداروں کی
شہرے اونکی جو سنے آئنہ رخساروں کے | دل سے پیرو ہوئی یوسف کی خریداروں کی

کیسے جلسے ہیں ادہر اور ادھر کی باتیں
تھیں فقط زلف و رخ و چشم و کمر کی باتیں

بند ۳۰
ایک صاحب تھے جو تصویر کے فن میں استاد | اونکو مانی کہے اس فن میں کہ کوئی بہزاد
لائے اک روز مرقع کہ جسے نقش مراد | اوسمیں تصویریں حسینوں کی تھیں حد سے زیادہ

وہ شبیہیں جو ہر اک صفحہ تاباں نکلیں
حوریں جنت سے پریخانہ سے پریاں نکلیں

بند ۳۱
ایک سے ایک مرقع میں تھی بہتر تصویر | کوئی خورشید کوئی ماہ منور تصویر
باعث حیرت احباب ہوئی ہر تصویر | جلوہ افروز عجب ایک ہوئی پر تصویر

دیکھکر جسکو اوڑا رنگ ہوا ہوش ہوئی
دلمین جو نقش جمی تھی وہ فراموش ہوئی

۵۳۲ وقت نظارہ جب رنگ تحیر چھایا
جوش الفت نے عجب رنگ جنون چمکایا
بزم احباب کو حیرت کا مرقع پایا
کیا کہون دلسی وہ نقشہ مجھی کیسا بھایا

خلش غم نے رگ جان مین ڈبوئی نشتر
واہ ری نوک پلک دلمین چبھوئی نشتر

۵۳۳ آگئی ایسی طبیعت کہ کہا گھبرا کر
جس چمن کا ہی یہ گل ہی وہ چمن زار کدہ
کسکی تصویر ہی یہ کون ہی یہ رشک قمر
واہ کس برج سعادت سی یہ چمکا اختر

اس شباہت کی کہان ماہ جبین ہوتی ہین
قدرت اللہ کی ایسے ہی حسین ہوتی ہین

۵۳۴ اوس مصور کی کہا حال کرون کیا ٹھا
وہان تجارت کو گیا مین تو ہوا اس سی دوچار
حسن آباد ہی اک ملک حسینونکا دیار
مٹ گئی حوصلۂ ضبط کی سب نقش و نگار

سوز الفت سبب گرمی بازار ہوا
نقد جان بیچکے اسکا مین خریدار ہوا

۵۳۵ حکم تہا سنی تباہی کوئی یہان سودائی
کھوکے سب مال تجارت مین ہی دولت پائی
لیچلون کہینچکے تصویر یہ دلمین آئے
شکل نیرنگ مقدر نے نئی دکہلائی

آج تک ہجر مین فریاد کیا کرتا ہون
شدت غم مین اسی دیکھہ لیا کرتا ہون

۵۳۶ سنکے یہ حال مصور سی ہوا شوق کمال
دلسی کہتا تہا کہان اپنی نصیبون مین وصال
گھر مین آیا تو پڑا بستر غم پر مین نڈھال
قاصد وہم کا جانا ہی وہان امر محال

کیسی وصلت کوئی ملنی کا سہارا ہی نہین
وہان لڑی آنکہ جہان اپنا گذارا ہی نہین

[illegible] ہوا [illegible] پیوستہ [illegible]
دونوں رخسار مری گھل گئی رو رو کے سحر
[illegible] محبوب [illegible] ہوش [illegible]
بخت خوابیدہ مرا جاگ اٹھی سوتی سوتی

کی [illegible] تائید عجب بات ہوئے
ایک [illegible] [illegible]

[illegible] جو معنی [illegible]
[illegible] القدسی تفرقت و [illegible] سی کلام
[illegible] وحدت [illegible]
آئینہ پیش نظر غیب کا احوال تمام

[illegible] مرا جان سے گئے
[illegible] کسی عیسی پہ یہ پہچان سے گئے

[illegible] عنایت [illegible] ہوئی [illegible]
دی دعا مجکو کچھ ایسی کہ کھلا باب اثر
[illegible] یا زور [illegible]
ہنسکے فرمایا کہ جا تیری شب غم ہی سحر

[illegible] سارى تیری رنج و تعب [illegible] نہین
صحبت ذرہ و خورشید مین اب دیر نہین

[illegible] آیا
دلکو کچھ مین نے تو کچھ دل نے مجھے سمجھایا
[illegible] لگی اور [illegible]
فرش کو ٹھی پہ سر شام مگر بچھوا یا

خواب راحت سے نہ آنکھو نکو سروکار رہا
صبح تک منتظر طالع بیدار رہا

۵۲۱ جب ہوی صبح کی آثار چلی سرد ہوا
بوئی محبوب کا کچھ ملنے لگا دلکو پتا
دور سے صبح سعادت کی نظر آئی ضیا
تہنیت کی لیے موجود ہوا پیک صبا

مغز جان تازہ ہوا نکہت جانان آئے
نوبت صحبت بلقیس و سلیمان آئے

۵۲۲ روشنی دور ہوا پر نظر آئی مجکو
شکل تائید مقدر نظر آئی مجکو
شمع دولت جو منور نظر آئی مجکو
جان تک جامے سے باہر نظر آئی مجکو

روشنی دور ہی جتنی نزد قریب آتی تھے
جان ہوتی تھی ہوا بوی جبیب آنی تھے

۵۴۳ دیکھتا کیا ہون کہ ایک تخت ہوئی اوترا
چمکی تقدیر قمر اوج سما سے اوترا
سیر [illegible] تھا جو پڑا فضل خدا سے اوترا
آ [illegible] سے عشوے [illegible] اوترا

ہو کے مضطر [illegible] آ [illegible] اوہنسا
درد دل [illegible] اوہنسا

۵۴۴ مہر اقبال نمودار ہوا وقت سحر
مطلع نور ازل صبح جبین [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
نور سے بام تجلی کدہ [illegible]

۵۴۵ تھی [illegible] جو [illegible] دکھائی [illegible]
بول اوٹھا دل جو نہایت مجھی [illegible] تصویر
[illegible] ناگہ وہ بعینہ نظر آئی [illegible]
[illegible] خدا کی ہی بنائی تصویر

بخت بیدار ہے طالع کی مددگاری ہے
یا الہی یہ کوئی خواب کہ بیداری ہے

۵۴۶ ملک آیا ہی کہ اوتری ہی فلک سی کوئی حور
بیستون پر یہ ہوا جلوۂ شیرین کا ظہور
یا پری قاف سی آئی [illegible] حضور
دیکھتا قیس کا لیلی کو ہوا [illegible]

زہرہ آئی کہ قمر برج قمر سے نکلا
دوسرا مہر جہانتاب کدھر سے نکلا

۵۴۷ ورق مہر جہانتاب کہ پر نور جبین
غیرت [illegible] و تختہ بلور جبین
لمعۂ شمع تجلی کدۂ [illegible] جبین
حسن جنت کا چمن [illegible] کا [illegible]

نور یوسف نے اسی ماہ جبین سے پایا
شہرہ پایا تو صباحت نے جبین سے پایا

ورق نور وہ رخ صفحۂ تنویر وہ رخ
حیرتی جسکی ہے وہ مہر وہ تصویر وہ رخ
اختر بخت وہ رخ کوکب تقدیر وہ رخ
قتل عاشق کو چمکتی ہوئی شمشیر وہ رخ

دیکھیں خوبان پری چہرہ تو دیوانے ہون
ماہ و خورشید بھی اس شمع کی پروانے ہون
۴۹

پیش گردن پی تسلیم جھکی گردن حور
دست صانع نی بنایا ہی عجب دستۂ نور
کبھی اسطرح جھکی شفاف نہیں شاخ بلور
محفل حسن میں ہی شمع تجلی کا ظہور

سرکشی سامنی اوسکی جو کرے دور کھنچے
شمع سولی پر ابھی صورت منصور کھنچے
۵۰

عضو سی عضو یہ کہتا ہی کہ یکتا ہون مین
ہی ہتیلی کا اشارہ ید بیضا ہون مین
بند سی بند کا ہی قول کہ زیبا ہون مین
لب سی لب کا یہ مقولہ کہ مسیحا ہون مین

رمز آنکھون سے کہو نرگس شہلا ہمسکو
قول زلفون کا کہو سب سے دو بالا ہمسکو
۵۱

بدر رخسار تو وہ ابروی خمدار ہلال
مہر سی بڑہ کی درخشندہ خورشید جمال
چمک انجم کی دکہاتا تہا رخ صاف یہ خال
کہکشان کہی اگر مانگ کو ہی ٹھیک مثال

ایسی جب دم فلک حسن کی زیبائی ہو
چہکے تقدیر منجم جو تماشائی ہو
۵۲

جلوہ آرا جو گلستان مین قد موزون ہو
شاخ گل پر جو پڑی عکس نیا مضمون ہو
بید مجنون کیطرح سرو چمن مجنون ہو
قد مین طوبی جنت سی کہین افزون ہو

سرو کی شاخ سے زینت کا عیان گل ہو جاے
مرغ سدرہ کبھی قمری کبھی بلبل ہو جای
۵۳

باغ خوبی مین ہی کتنا قد رعنا موزون
مصرع سرو کو سمجہین شعرا کیا موزون
جسکی تعریف مین ہی شعر سراپا موزون
تولیی عقل کی میزان مین تو ہی ناموزون

ہی جو انسان ہی اوسی یہ قد آزاد پسند
جانور فاختہ ہی اس ہی ہی شمشاد پسند

۵۵۴
چشم بیمار ہی لیکن یہ تعجب کی ہے جا
کیون تہ ہم نبض مژگان کو کہین دست شفا

اسکا نظارہ ہی درد دل عاشق کی دوا
ہو اشارات مین صحت جو مریضون کو عطا

مرض غم نہین رہتا کسی سودا سنے کا
کام بیمار ہی ہوتا ہے مسیحا سنے کا

۵۵۵
آنکھ مین سرمہ کی تحریر جو آتی ہے نظر
نگہ ناز مگر [illegible] تیر دو سر

[illegible] ہاتھ مین گویا کہ [illegible]
موی مژگان نہین گویا [illegible]

خون ہوی لعل جو خندان لب شیرین ہو
دانت شمشیر تبسم کے لیے سنگ ہو

۵۵۶
وصف [illegible] آتی ہین مہلو کیسے
جام [illegible] زانو کیسے

صاف ہین گول ہین [illegible]
[illegible] پیالی ہی حسن [illegible]

سینہ صاف نہین حسن کا گنجینہ ہے
جسمین عکس رخ قدرت ہی وہ آئینہ ہے

۵۵۷
سر ہی کچھ نہین حاجت کہ چھپای وہ کمر
غیر ممکن ہی کبھی جلوہ دکھای وہ کمر

جوہر فرد ہی کیونکر کوئی پای وہ کمر
غیب بینونکو بھی شاید نظر آئی وہ کمر

جو نہو ہست پتا اوسکا کہان ملتا ہے
کسکو آفاق مین عنقا کا نشان ملتا ہے

۵۵۸
ناف کو سب گرہ موی کمر کہتے ہین
چشم عنقا ہی اوسی اہل نظر کہتے ہین

ہم اوسی حسن کی دریا کا بھنور کہتی ہین
جھوٹ سب سچ ہی وہی ہم جو خبر کہتی ہین

یہی تشبیہ مناسب صفت ناف مین ہے
پر تو چاہ زنخدان شکم صاف مین ہے

دوسرا

پاؤن وہ پاؤن کہ خجلی ہی جگہ دیدۂ حور
کف پا میں صفت دیدۂ مہتاب ہی نور

آنکھیں پر پاؤن بہی ملیں پائیں اگر [illegible]
چشم بد انجم افلاک کی [illegible] دور

وقت رفتار جو ہی چال کیا کرتے ہیں
فتنۂ حشر کو پامال کیا کرتے ہیں

الغرض خوب جو ہر طرح سی پایا اوسکو
فرش آنکھیں سر مسند پہ بٹھایا اوسکو

خلوت خاص میں دل دوز کی لایا اوسکو
ہو گیا رام جو باتوں میں لگایا اوسکو

دونوں جانب سی ہوئین ملتفت باتیں
نیچی نظرین ہوئین ملنے لگین چار آنکھین

دل ملا آنکھیں لڑیں باتوں کی لذت اوٹھی
رفتہ رفتہ یہ مدارات کی لذت اوٹھی

دیر تک حرف و حکایات کی لذت اوٹھی
ہمنشینی سی ملاقات کی لذت اوٹھی

[illegible] مژگان بسرا
دست شوق اوسکا ہوا طوق گریبان ہیرا

اوس گل تازہ سی بیٹھ جیسی وہ گلرو لپٹا
عشق پیچاں کی طرح پاکی جو قابو لپٹا

مینا گلی سی جو ترا ساعد سیمیں بازو لپٹا
ہار بنکر جو تو گردن سی وہ گیسو لپٹا

[illegible] منہ ملنے لگا سینہ سی سینہ کیا
[illegible] شیر و شکر [illegible] کیا

لب پہ [illegible] کا [illegible]
شرم سی نیچی نگاہیں [illegible] ہاتھ

آرہ ابرو سی عیان [illegible] ظاہر
ہوس [illegible] حاضر

[illegible] جوش سر وحشت کیا
تشنۂ شوق نے دونوں کو بسیہ مست کیا

کہتی ہی وصل کی جدائی سی جدائی میری
او سفر [illegible] سحر بیانی میری

وہ جو افسانۂ مشہور کہانی میری
جو کہا اوسنے زبان وہ زبانی میری

اوسکے سینہ نی اودہر اوسکو ادہر اگر گیا
حال مجہپر مری بیتابی نی مارا کیا کیا شعر ۵۶۵

سنکی مہرنی کی صدا ہوش ربا ہونی لگی
آمد و رفت جو لذت کی سوا ہونی لگی
طبع کو خرمی دخل بجا ہونے لگی
منہ کہلا شیشہ کا قلقل کی صدا ہونے لگی

ماہ نے پرتو خورشید سی اختر پائے
فیض نیسان سی صدف نی گہر تر پائے شعر ۵۶۶

مے وصلت کے چلی بسکہ پیاپی ساغر
گوش ساغر مین کہا شیشہ نی جو جہک جہک کر
دین و دنیا کی نہ باقی رہی دونونکو خبر
روح غش کر گئی سنکر اوسی لتدری اثر

کونسا جوش تہا جو بادۂ سرجوش نہ تہا
اوسطرف اوسکو ادہر مجکو ذرا ہوش نہ تہا شعر ۵۶۷

اوسکو اور مجکو خبر کچہ نہ زمانی کی رہے
روز ترکیب محبت کی بڑہانی کی رہی
دلکو خواہش کہین آنی کی نہ جانی کی رہی
کبہی ہلکی نہ زبان بات ٹہکانی کی رہے

لب بلب شب کو رہی صبح تلک جام چلے
چشمۂ مہر جو چمکا سوی حمام چلے شعر ۵۶۸

ایسا معشوق ہوا فضل خدا سی جو نصیب
مرض غم ترا کوئی ملا خوب طبیب
آنکہین دن رات ہوئین محو تماشای حبیب
خواب مین بہی نظر آئی نہ کبہی شکل رقیب

نئے سامان طرب شام و سحر ہونے لگی
عشرت و عیش مین دن رات بسر ہونے لگی شعر ۵۶۹

تہا بہت وضع کا پابند جو وہ پردہ نشین
ایکدن پالکی و داسی اوسکو برای تسکین
گہر مین رہتا تہا فقط ذہن منجاتا تہا کہین
عرض کی مینی کہ او مہر لقا ماہ جبین

گیسوئی پریشان رہا کرتی ہو کاکل کی طرح
زیست ہنس بول کی کاٹو گل و بلبل کیطرح

کون پوشاک نہین کون نہین ہی زیور ، آبرو پای کبہی گوش سی سلک گوہر
چہکی چگنو کبہی سوتی کا سے گلے مین پڑکر ، بازوون سی کبہی جوشن کے بہی چمکین اختر
پڑکے ہاتہو مین ہون ہیری کی کڑی مال کبہی
پای نازک سی ہو آوازۂ خلخال کبہی

دوستانہ جو یہ ترکیب وہی سمجہائے ، شغل پیدا ہو کوئی اسپہ طبیعت آئے
سبی سرمہ سی ہوئی مد نظر زیبائی ، کوچۂ زلف مین شانی نی رسائی پائی
شوق نغمونکا ہوا شغل طبیعت کی سیلیے
عورتین چند ملازم ہوئین خدمت کی سیلیے

روز تجویز ہوئی رقص و غنا کی محفل ، نام اوس بزم کا رکہا گیا عشرت منزل
آگیا گانی بجانی کی طرف ایسا دل ، کہ ملازم ہوئی اس علم کی اکثر کامل
حاضر بزم ہوی شہر کے گانے والے
اچہے اچہے ہوئے موجود بجانے والے

بین کارونکا سر دست مقدر چمکا ، سر سی سارنگیونکی نور برابر چمکا*
آنہیا جو طبلہ نوازونکا بہی اختر چمکا ، جو مجیرہ تہا وہ مثل مہ انور چمکا
سامنی آئے وہ نایک جو تہی سچ دہج والے
حاضر بزم ہوئے کتنے پکہاوج والے

ٹپی والون نی کیا بزم مین اظہار کمال ، ٹہمریاں گائین کسی نی تو ہوا مالامال
وہ بہی موجود ہوی خوب جو گاتی تہی خیال ، آئی وہ ڈہرپتی بہی جو کہ نرکہتی تہی مثال
دل ہلا پیر فلک کا بہی وہ گا بنے گائے
خشک ہو ہو گئی زہرہ وہ ترلنے گائے

ناچنی والون کی آ کر وہ دہوم مچائی آکر ، کہ ہوا چار طرف بزم مین شور محشر
تیوریان ایسی چڑہائین اونہی رخ شمس و قمر ، نیچی آنکہین ہوئین تیغین تو اشاری خنجر

دو شیشہ گیا ہاتھ جو سہرا کے تنی آفت اوٹھے
پاؤنکی ٹھوکر سے ہی گرد قیامت اوٹھے

۷۶
ایسی نقال کہ دیکھی نہ سنی آج تلک
گھہ کمر میں تھی لچک گاہ تھی عصا میں ٹہرک
پاپیون کی ورا افلاک پہ پہونچی دستک
دم جوان گاہ بنی پیر کبھی دم کودک
کبھی زاہد کبھی میخوار بنے تیزی سے
تر ہوئے اوڑ کے رہ رہ کے ترے بزم طرب انگیزی سے

۷۷
دو پہر رات گئی تک یہ جلسے اکثر
ہمنشین بیٹھی ہوئی گرد مع زیور
مشتغل ان کے تھے شغل بادہ و دور ساغر
جو ہر سب نشہ میں جاموں ہی سرا پا ہر سر
شان تھی جام کی گلگون میں یا خندان کی
قلقل شیشہ تھی بلبل خوش الحان کی

۷۸
کبھی رونا کبھی ہنسنا کبھی گانا ایسی حباب
داستان لب پہ کسی کی کہیں حشمت کی ترنگ
مستی بیخودی کیف کا پھیلا ہوا رنگ
فکر تو مفلس تھی ستونکو نہ اندیشہ ننگ
اشک آنکھوں سے گرائی کبھی باران کی طرح
جھومنا نشہ میں اشجار گلستان کی طرح

۷۹
ایک سے ایک بغلگیر کبھی مستی میں
لب پہ بہکی ہوئی تقریر کبھی مستی میں
آئنہ صورت شمشیر کبھی مستی میں
خامشی صورت تصویر کبھی مستی میں
بوسے لینا کبھی جھک جھک کے لب ساغر کی
ہاتھ کاندھے پہ کبھی ساقی مہ پیکر کے

۸۰
رقص مستانہ کہیں لغزش مستانہ کہیں
دل سے شیشہ کی پریکا کوئی دیوانہ کہیں
گریۂ شیشہ کہیں خندۂ پیمانہ کہیں
شمع مینا کا کوئی شوق سے پروانہ کہیں
جام کو دیکھ کے کہنا یہی خورشید ہے کیا
روبرو ساقی ذیجاہ کے جمشید ہے کیا

کوئی طاؤس کوئی عالم مستی مین سحاب
رعد کوئی تو کوئی برق کی صورت بیتاب
کبھی کہنا کہ گزک چاہیے کچھ بعد شراب
بطِ می ذبح کرو آج ہمین اوسکی کباب

تو ڑیین تیر کوئی کاٹے مین خنجر کوئے
تیغ عریان کیطرح جامی سی باہر کوئی ۵۵۳

داستان لیلی و مجنون کی کہین زردِ زبان
کہین فرہاد کا قصہ کہین شیرین کا بیان
ذکر پیر وامق و عذرا کی کوئی گرم فغان
نل دمن پڑھ کی کوئی چاک جگر مثل انار

عاشقانہ کبھی اشعار سناتا رونا ❊
مثنوی میر حسن کی کبھی گانا رونا ❊ ❊ ۵۵۴

رند ایسے جو ہوئی آکے شریک صحبت
بدلی اونکی بھی طبیعت نہ رہی وہ نیت
بندہ گئی اور ہی سامان کہانکی غیرت
دل تی چاہا کہ کوئی اور ہی نکلی صورت

وہ بھی پینے لگی جلسونمین پیالی کیا کیا
رنگ مین رنگ ملا رنگ نکالی کیا کیا ۵۵۵

ہمنشینون سی یہ کہنا کہ کہو رنگ جہان
کون اس باغ مین گل کسکا ہی قد سرو روان
شہر مین کتنی حسین عشق کا چرچا ہی کہان
کون کس پر ہی فدا کون ہی کسپر قربان

ہمنشینونکا یہ کہنا کہ کہے کیا کوئے
آپ ہی آپ ہین بس اب نہین ایسا کوئی ۵۵۶

ہنسکے کہنا کہ نہین جھوٹ بناتی ہو ہمین
فقری دیتی ہو یہ فقری جو سناتے ہو ہمین
بانہتی ہی جو ہو تمکو اوڑاتی ہو ہمین
ذری ہین مہر جہانتاب بناتی ہو ہمین

ہمسی سیمین بدن و ماہ جبین ہونگے بہت
کارخانہ ہے خدائی کا حسین ہونگے بہت ۵۵۷

ہمنشینونکا یہ کہنا ہمین قدمونکی قسم
جھوٹ کہتے ہون اگر آنکھوںسی معذور ہون ہم
بیت تو دو چار حسین اور بھی پر آپ سی کم
سامنی آئین تو گردن ہو ابھی شرم سی خم

روپ [illegible] چاندنی کا [illegible] میں صباحت تو یہ
[illegible] حقیقت تو یہ

اونکا کہنا [illegible] اگر راست تھا [illegible] کلام
سبب [illegible] تعجب کا مقام
حسن میں [illegible] ہیں شہر کی صفت [illegible] تمام
جانتا بھی نہیں [illegible] شہر کا نام

ایسی ہوتی [illegible] اگر [illegible] پیغام آتے
[illegible] بدنام [illegible]

ہمنشینوں کی [illegible] عشق [illegible]
[illegible] دیکھا ہی [illegible] نکلتی ہیں [illegible]
گھر میں [illegible]
[illegible] آپ [illegible] چشم بد دور

[illegible]
[illegible] خب [illegible]

چاند [illegible]
رخ کی خورشید [illegible] پردہ [illegible]
شمع [illegible]
بلبلیں خندہ گل [illegible] گرم [illegible]

[illegible] گلستان [illegible]
[illegible] قصان [illegible]

رعب کیا [illegible]
چاہیے [illegible]
[illegible] سوتا [illegible]
[illegible] ہوکر [illegible]

[illegible] خواہ [illegible]
شہر [illegible] کسی میں دو [illegible]

سنکے یہ باتیں طبیعت میں [illegible] اثر
بولی معلوم ہوا اب کہ یہ سچی ہی خبر
دیکھو اب ہم بھی دکھاتی ہیں [illegible] اپنی [illegible]
تو بھی [illegible] ہوا ہم یہ مرین اہل نظر

جمع کوچے میں ہمارے [illegible] سارے عاشق
چھوڑ کر [illegible] پھرین گرد ہمارے عاشق

ہم ایسا زمانہ میں ہوئی شاد صاحب کیا کیا
... نہ میں استاد مصاحب کیا کیا

... ایسا و مصاحب کیا کیا
... کیا و مصاحب کیا کیا

کسی عاشق کا خط شوق سر شام آیا
... اور کا پیغام آیا

... جس وقت ... دلی ... گزری
چار دن اور بھی جب ... گزری

آشنائی ہی ہم اندوہ کی باری گزری
... نالونکی شب تاری گزرے

... خاطر ... سو دا کی طرف
... آیا ... کی طرف

بی تکلف تہی جو ... کسی ... گئے
کہ وہ محبوب جو ... تہا ہمیں شیدا

حادثہ ہم پہ یہی گردش قسمت سے پڑا
ہم تو مرتے ہیں مگر کچھ نہیں اوسکو پروا

وصل کیسا ... سیر ہوتا +
کاش ... سے جو خنجر ہوتا +

صبر تو کیجئے اگر دل نہیں ... ہے ...
یہ اگر چاہئے اوس بت ... صفائی ہو حصول

آپ ہی میں جو نہوا اوسکو نصیحت ہے فضول
نہیں ممکن نہیں ممکن کہ ہوا بات کو طول

دل ... ہوتا ... ہر بات میں رن پڑتا ہے
... میں بھی بن پڑتا ہے

یہ حکایت ہے جو ... نہیں ... ہے
آہ میں ہجر کی کہانت ... نہ ...

بدلی اشکونکی ہر ایک چشم ہے برسا خونناب
جیسے پروانہ ہے تو وقف ہے وہ حسن شباب

سوچ کس ہجر کی ... کا کل خمدار نہیں
شمع کس بزم ... بیمار ... رخسار نہیں

یہ مثل کیا نہیں مسموع کہ جی ہے تو جہان
تمکو یہ رنج یہ اندوہ ہے یہ کاہش جان

آپ ہی جب نہوی عیش کا سامان کہان
اوسکو کچھ دہیان نہیں جشن ہے ہر روز وہان

[illegible] بہت جو کچھ باقی [illegible]
[illegible] کچھ [illegible]

[illegible] کہا تم [illegible] جان
[illegible] نہیں وہ احسان
[illegible]
[illegible] طرح [illegible] ان

شمع محفل [illegible] نظر آئی تو جیسا ہیں
ہمکو آنکھوں سے دکھا دو جو کبھی تو جیسا ہیں

ایسے کچھ [illegible] حجاب
دیکھیں [illegible]
چہرۂ شاہد مقصود [illegible] نقاب
[illegible] اسباب [illegible] احباب

آیت ایک یہ بولا کہ کہاں دیکھا ہے
ایک صاحب نے کہا او نہیں کہ ہاں دیکھا ہے

[illegible] ہوا ہو گئی صحبت وہ تمام
رہی حسرت آئی چلی [illegible] کا انجام
ایکدن آئی مری گھر پہ وہ ملک سیر شام
دیکھئے سیر کہ یہاں جمع ہے تا گل اندام

خوبرو وحشی میں [illegible] اور [illegible] ہیں
نور کی بزم ہی سب بزم نشین نور کے ہیں

مین چلا ساتھ مری سارے ہوا خواہ چلی
سب کے سب کرتے ہوئے سیر شب ماہ چلی
میں تو ساتھ اونکے چلا وہ مرے ہمراہ چلی
تذکرے یہ مرے اشکون کسطرح [illegible] چلی

دھیان سب کو یہ ہے جبتک کہ کوئی راہ نہو
یہ زمین چلتی ہیں انکو سے آگاہ نہو

الغرض پہونچے جو وہان نور کا سامان دیکھا
گل نظر آئے تماشا گلستان دیکھا
جسکو ایوان فلک بھی وہ ایوان دیکھا
آنکھ حور و نے پری روضۂ رضوان دیکھا

فرش تا دور خز و اطلس کمخواب کا تھا
ہر جگہ نور عیان چادر مہتاب کا تھا

چاندنی پھیلی ہوئی بیٹھی ہوئی ماہ جبین
شک عنبر سے ہوئی ہی ہوئی محفل کی زمین

تھا اُدھر خانوں میں ہنگامہ تک شور اور ننگان
ایک شہزادۂ آفاق وہاں صدرنشین

شاہزادی گئی مسند کی کنارے دیکھے
پاس مہتاب کی دو تین ستارے دیکھے

چلمن نور کی چھوٹی تھیں ہر روزن نایاب
صاف چلمن سے عیاں تھی ہر رو ملبوس کی تاب

اور تھیں مہ لِسی حسین جیسی [illegible]
بزم مہکی ہوئی خوشبو سے کہ [illegible]

نکہت زلف رسا مشک فشاں ہوتی تھی
مشک ساں ہو کے یہ پردے میں نہاں ہوتی تھی

چلمنوں پر کوئی کسی کی تھی ہر سائی معلوم
سامنے ہونے لگی رقص تماشا کی جو دھوم

رفتہ رفتہ یہ بندھا رنگ کہ جھمکی تھی دھوم
چار جانب سے ہوا اہل تماشا کا ہجوم

[illegible] کتنی دیر میں اوس جا پہونچی
[illegible] چلمن کی تھی جا پہونچے

سبکی نظر [illegible] نہاں باتیں [illegible]
آنکھ چلمن کی طرف تھی [illegible]

فاش پردہ نہ کہیں ہو یہ بچایا پہلو
خوب دیکھا تو ہوئی نخل تمنا کے ثمر

دور سے اوس رخ روشن کی جھلک دیکھی
[illegible] کی چمک ہی دیکھے

ایک نقال نے اوس وقت جو کی نقل عجیب
پہونچی اوس شوخ کی آواز جو کانوں کے قریب

قہقہہ مار کے چلمن میں ہنسا تب وہ حبیب
ہو گیا اونکو یقین ہی یہ وہی دل کا نصیب

کان سنتے ہی جو آواز کو پہچان گئے
وہی خورشید ہی اس ابر میں ہم جان گئے

بولی احباب کہ کیوں تم نہیں جھوٹ خبر
لو چلو اب کہ ٹھہرنا نہیں اچھا بہتر

جو کہا تھا وہ آیا تمہیں آنکھوں سے نظر
حال کھل جائیگا پہچان گیا کوئی اگر

منسوق نہ سیر و تماشا کا نہیں اب یہ چلیے
نہ آنکھ کا ... مطلب ہی نہ مطلب یہ چلیے

کیا کہیں جان کو کہ حسرت سے پانی سے آ گئے — شکل آدم بصد افسوس جہان سی آئے
تخیر جوش غم و درد زبان سی آ گئے — کچہ نہ معلوم ہوا پہر کی کہاں سی آئے

آ گئی ہی نیند نہ وہ بیہوش ہوئے
... بنا رہی تصویر سی خاموش ہوئی

۱۱۱۰ پہلی شب کا جو ہوا ہوش لیا دل مین خیال — صبح کو رم ہی اب سحر کہ جنگ و جدال
آ گئی آنکھوں کی اندہیر تہا کہ غصہ ہوا کمال — بیوفائی کا کبہی غم کبہی فرقت کا ملال

دہیان تہا جسم مین اب جان ہی یا کہو جائے
صبح کی ہوتی ہی جو کچہ کہ ہی ہونا ہو جائے

۱۱۱۱ غم سی دل بیٹہہ گیا تن پہ کہری ہو گئی سو — ہر بن مو سی ہوئی نشتر ایذا سے نمو
تہا یہ نزدیک کہ کہینچ گریبان سی گلو — یہ چڑہا غصہ کہ آنکہوں مین اوتر آیا لہو

طرفہ نیرنگ تلون ہمین دکہلاتا تہا
ایک رنگ آتا تہا رخسار پہ اک جاتا تہا

۱۱۱۲ صبح کی وقت ہوا چہرۂ خورشید جو لال — مشتعل اور ہی سینہ مین ہوا داغ ملال
غیرت عشق کا ہر بار یہ تہا دل سی سوال — قابل دید نہ میں دیکہہ چکی آنکہہ سی حال

کہنچ خلوت مین بلا لی کو بلایا اوسکو
پاس آنے نہ دیا دور بٹہایا اوسکو

۱۱۱۳ دل مین اپنی وہ کا جانی رہی ہوش و حواس — قطع امید محبت کی دکہایا رخ یاس
ہمنی اوسدم یہ کہا تمکو عبث ہی وسواس — وجہ ہی اسکی طبیعت جو ہماری ہی اوداس

ابر غم خاطر ناشاد پہ جو چہایا ہے
ایک احوال گذشتہ ہمین یاد آیا ہے

۱۱۱۴ [illegible] رنگا [illegible] وہ غارتگر جہان تھا
راز دل دوست [illegible] نہین [illegible]

[illegible]
دل [illegible] تمہارا [illegible]

[illegible] کیا قصہ غم بھی تو سنین
کبھی کبھی وہ خدا کے لیے ہم بھی تو سنین

۱۱۱۵ تنگ [illegible] کیا خاک کہین
[illegible] حال دل [illegible] نہین

کچھ [illegible] کہین
ہم یہ کہتے ہین [illegible] نہین

[illegible] سنیئے کہتے ہین
[illegible] نہین [illegible] کہتے ہین

۱۱۱۶ [illegible]
[illegible]

ایک ساعت بھی بسر [illegible]
اگر [illegible] ہم گیسو سے

[illegible] گیسو کی [illegible]
[illegible] گیسو کی [illegible]

۱۱۱۷ فخر تھا خوب یہ محبوب وفا کیش ملا
دل کو مرغوب یہ محبوب وفا کیش ملا

کیا خوش اسلوب یہ محبوب وفا کیش ملا
خوب محبوب یہ محبوب وفا کیش ملا

[illegible] سادہ ہی تکلف سے سروکار نہین
لکھنوئی سے یہ زبانی [illegible] کے خبردار نہین

۱۱۱۸ اپنے سایہ سے بھی [illegible] کہان غیر کا دخل
گھر مین آئی نہ ہوا تیرے کہان غیر کا دخل

[illegible] نہین چہرہ عرق ریز کہان غیر کا دخل
ہم تھی اور زلف دل آویز کہان غیر کا دخل

والی غیر در گلشن کا شانہ نہ تھا
گل و بلبل کے سوا سبزہ بیگانہ نہ تھا

۱۱۱۹ ہم جو سمجھی تھی حقیقت مین غلط تھا وہ گمان
کئی شہزادی تھی وہان زینت صدر مکان

ایک محفل مین جو اکبر وزگئی ہم مہمان
چلمنین کچہ کہ نکین وہمین حسینان جہان

[illegible] جب [illegible] تمھی چلمن [illegible]
[illegible]

[illegible] محبت [illegible] پایا سب نے
لالہ ساں داغ [illegible] پایا سب نے

[illegible]
[illegible]

سر [illegible] اسیر [illegible] آیا [illegible]
خوب [illegible] گوشہ [illegible] پایا [illegible]

۱۲۱

ایسی تقصیر [illegible] اوس کی
[illegible] اوس کی

اک گنوار [illegible]
[illegible]

کبہی [illegible] نکلی
[illegible] روز ہی میہر او [illegible] ملاقات نکلی

۱۲۲

یہ حکایت کہی [illegible]
[illegible] کہا اوسنے [illegible]

ایک [illegible] اور ہی [illegible]
[illegible] نہین [illegible]

بدگمانی ہوئی کچھ [illegible] سے
خوب سمجھا مین کہی سے تمنے کہانی میرے

۱۲۳

ہمنی اسوقت سنایا جو فسانا سچ ہے
پیچھے چلمن کی وہان مجکو بھی پایا سچ ہی

میہمان آپکا اوس مہ مین جانا سچ ہے
جھوٹ پر جھوٹ ہی سچ یہ نہی مانا سچ ہی

چشمۂ صاف مین لوث خس و خاشاک نہین
پاکدامن ہی جو انسان کا تو کچھ باک نہین

۱۲۴

لو سنو صاف نہین اب کوئی پردیکا مقام
وہ مرا گھر ہی جہان آب گئی تھی سر شام

جھولی باتونکا بنانا کسی جھوٹی کا ہی کام
میری بہائی تھی وہ شہزادی [illegible] کلام

دخل بیگانی کا اوس گھر مین کسیطور نتھا
سب یگانی ہی یگانی تھی کوئی اور نتھا

۱۱۷ یک بیک آپکی قسمت جو ہوئی تھی یاور
اسکے سبب سے تھی تمہیں جو میسر گھر

دفعتہً تمنے وہ توڑا تھا اب یا ہم آ کر
بہائیو تمسی ہمری واقف تھی نہ ہم تو تمسی بر

دیئے تھے بہنولنی منور دہیرے خانہ تھا
بہائیو تمسی ہمری آباد وہ کاشانہ تھا

۱۲۰ سالہاسال نبہائی جو عزیزوں کی خبر
چاہتی آپ سے دو روز کی رخصت ہی اگر

خوف تھی جوش میں بیمار کے سوا ان کا قصور
تم یہ کہتی کہ نہیں ہرگز گوارا ہم سب

پاؤں نہ رستہ کسی جانب نہ بڑھانی دیتے
چاہتی اسکو کہ بہر طرح سمجھا ... دیتے

۱۲۳ تابمقدور محبت دلکو سنبھالا تمنے
گھر سے یاں آؤں قدم اب جو نکالا تمنے

اوسکو یاں مجھکو بلا اپنے کا لاسے تمنے
مین خجل سر کو گریبان مین ڈالا تمنے

آپ سچ کہتی ہو یا نہی تو گنہگار رہا ہا ہم
دیکھی تعزیر ہمین اوسکے سزاوار ہین ہم

۱۲۶ اوسکی کہنی سے ہوا سخت تحیر کا مقام
اقربا تھی وہی اوس شوخ کے سب ہم بنام

خوب تحقیق کیا اوسکو تو تھا راست کلام
وہی بہائی وہی بہنین وہی کنبہ تھا تمام

حال بہائی بہنی کا جو ہمو دار ہوا ✤ ✤
سخت شرمندہ تھا تمسے دل زار ہوا

۱۲۹ ڈالکر پانو کی مین یہ کہا جرم معاف
اونکی بہکانی سین چلنی کی اب راہ خلاف

بدگمانی فقط اپنی تھی بچشم انصاف
پہر وہی ہم ہین وہی تم ہو وہی طینت صاف

بس امیر آگی نہ بڑہ ختم سخن کر خاموش
ہوگئی صلح لڑا خوب مقدر خاموش

واسوخت سوم

باسم تاریخی

غبار طبع

۱۲۹۳

۱
سچ ہی جہان میں تمسا کوئی بیوفا نہین
انصاف ہے جسکو کہتی ہین تمہین میری آشنا
اس بیمروتی کی کہین انتہا نہین
او سنگ ستم جو قابل ہجر و جفا نہین

آغاز عشق مین جو ہوئے یار کیا نہ تھے
بیگانہ اب یہ ہو کہ کبھی آشنا نہ تھے

۲
لازم تھا پاس قول کا کیا ہی یہ ماجرا
پیغام کسکے آتی تھی ہر صبح ہر مسا
کسکی طرف سے کبھی تو اٹھا شوق تھا
کہتی تھی کس زبان سے تمپر ہین ہم فدا

کیا پیار کی نگاہون نے فتنہ بپا کیا
الفت جتا جتا کے ہمین مبتلا کیا

۳
بھیجی پیام سیکڑون الفت کی چاہ کی
گھیرا ہمیشہ حلقے مین زلف سیاہ کی
آئی سلام شوق بہت راہ راہ سے
مہندی بنائی آپنے تار نگاہ سے

دشمن ہوئی جو ہمکو زمانے سے کھو چکے
تدبیر قتل کی جو گرفتار ہو چکے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جا ... تھی ... [illegible]
رکھتی ہی پاؤن جا کے ... گر ... سے

یا عاشقی کی نام ہی پر تھی تمنا نصیب
آتا ہی آپ حال پر اپنی عجب ہمین
کچھ ... نہین ... شوق ... [illegible]
اندازہ ... ہو دل ... سکے ... [illegible]

شفقت تھی ... رنج و تعب کیا
رحمت ... غضب کیا

جو کچھ کیا تمہاری لگاوٹ نی یہ کیا
تقدیر یہ تھی کہ تمسا ملا یار بے وفا
... ہوا جو ہوا ... کیا گلا
منظور ... ہی ہو تو ... آدمی کا کیا

اپنا نصیب ... مہربان نہین
اللہ کی سوا تو کوئی غیب دان نہین

سمجھی تھی جسکو یار وہ نکلا ستم شعار
بزم طرب مین رکھ کی قدم دل ہوا فگار
کیا جانتی تھی جا کے گل ... [illegible]
آئینہ ہو گیا ہین شمشیر آبدار ...

بیمار کی قضا ہو تو اکسیر کیا کرے
تقدیر جب یہ ہو کوئی تدبیر کیا کرے

جو کچھ ہماری طالع واژون مین یا نصیب
تم کیا جا ... اور ... ہین ... حبیب
چارہ نہین دوا مین اگر زہر دی طبیب
خندان ہین پھول باغ مین نالان ہی عندلیب

[illegible]

تم نے ... نامہ ... [illegible]

ہاں ایک بات کہنی ہے تم سے اگر نہ ہو خفا — سمجھو ... تم رسا
عاشق کہیں نہ ہوگے تم ہمارا ہو وفا — سچا ہی گر ہو گا اگر سب کو تم جدا

تم سے ہی عشق ہیں شاید ... جمال ...
ہم سا کہاں ہے عاشق شیدا ... نہیں

۱۱

ہر دم شناس چاہیے انسان کی شعور — آواز دی ہماری ... شرافت کا دور دور
شاعر ہیں با کمال ہیں کچھ پاس ہی ضرور — عالم میں ... ہیں یاری بہت قدردان حضور

تم کو جو یہی دھیان کہ ہم انتخاب ہیں
ہم کو بھی یہ خیال کہ ہم لاجواب ہیں

۱۲

اپنے ... میں تم کو خیال ... اور ... — کیا ... تمہارے ... ہم ...
دکھلا رہا ہے کیا فلک کج ... — جنت ہیں اشتیاق جسم ... تو غور

ہیں گر میاں ... ہی ہیں سر گرم
منظور ... راہ ... جو کوچہ ... دیکھیں

۱۳

کہتی ہیں سب صاف صاف تغافل شعار ہو — حرمت کا کچھ خیال نہیں ... وقار ہو
کل تم کو کیا کہیں ... ہو ... خار ہو — آگے ... ہیں تو لازم زنجیر و دار ہو

رندی ... آپ کا بازار تک گیا
جو کچھ کہیں ... سے کھینچا تو یک گیا

۱۴

سوغات کوئی بھیجی تو وہ بھی قبول ہو — دامن کرو دراز اگر ایک پھول ہو
نامہ کسی کا آئے تو فرحت حصول ہو — بیہودہ ہو ذلیل ہو ... فضول ہو

دل باغ باغ تحفۂ عطر بہار پر
پھولے نہیں سماتی ہو پھولوں کی ہار پر

[illegible] گشت کردوں [illegible]

[illegible] غضب کیا

[illegible] غضب کیا

[illegible] ہی راہ — دل ہی کسی طرف تو کسی سمت ہی نگاہ

[illegible] — [illegible]

[illegible] تو کس [illegible]

[illegible] نہیں کچھ [illegible]

[illegible] — [illegible] نامہ [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] نگاہ سے

[illegible] — [illegible] ہماری نہ تھا قرار

[illegible] — [illegible] جو ہوتی تھی ہم شمار

[illegible] نہیں ہاتھ سے

[illegible] ساتھ سے

۱۹

[illegible] نہیں ذرا — [illegible] کبھو عاشق ہی کیا بلا

[illegible] جدا — [illegible] جو جای دہر کی سب کہے ہوا

پوچھا کبھی نہ سیکڑوں صدمی گذر گئے

اللہ ایسے دل سی تمہاری اوتر گئے

اچھا مقام رنج نہیں کیا مضائقہ — رہی ہمیشہ چین نہیں کیا مضائقہ

یہان بیقرار قلب حزین کیا مضائقہ — دوز آسمان شفقت زمین کیا مضائقہ

نو [illegible] کی اپنی [illegible] [illegible] [illegible] شرف
جلسے میں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

۲۱ھ

[illegible] ہوا [illegible] [illegible] شمشیر [illegible] ہم
جیسے کہ [illegible] [illegible] جدائی میں [illegible] ہم

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ہم
آخر [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] چھ [illegible] ہم

مہمان ہیں کسی کے [illegible] اس کی [illegible] [illegible]
تدبیر ہم بھی جان بچانے کی اب چلے

۲۲ھ

تمکو جو یہ خیال ہے کہ [illegible] آشنا ہیں ہم
سمجھے ہو تم کہ حسن میں جادو ادا ہیں ہم

ہم جانتے ہیں تمہی کی [illegible] مدعا ہیں ہم
کہتے ہیں ہم کہ عشق میں معجز نما ہیں ہم

کامل ہیں ہوشیار ہیں ہر ایک بات میں
ہم سلیح میں ہیں آپ [illegible] [illegible] سا ہیں

۲۳ھ

ہنستے ہوئے جو آؤ تو باغ و بہار ہیں
گرمی میں تم ہو شعلہ تو ہم بھی شرار ہیں

لو نوک کی جو ہمیں بھی ذرا ہم بھی خار ہیں
ہو مہربان تو آپ کے خدمت گذار ہیں

اہل صفا سے اپنی طبیعت رسا کے ہیں
سرکش سے آج تک کبھی گردن جھکی نہیں

۲۴ھ

فضل خدا ہے رحمت پروردگار ہے
ہر بوستان میں بعد خزان کی بہار ہے

مشکل قرار بھی ہے جو دل بیقرار ہے
نعم البدل کوئی صنم گلعذار ہے

رنج فراق ہمنے کسی شب سہے نہیں
بستر پر آج تک کبھی تنہا سے نہیں

۲۵ھ

تقدیر سے ملا ہے وہ محبوب نوجوان
ہیں سازوار بخت موافق ہے آسمان

حور جنان کہیں تو نہیں شرم آتی زبان
غمگین ہوئی تھی جتنی ہوئی اوتنی شادمان

دلکو کسی حسین کی تمنا نہیں رہی ہے
تم کیا ہو ہمکو حور کے پروا نہیں رہی ہے

[illegible] / [illegible] اگر [illegible]
[illegible] میں جو محبوب کا [illegible] خیال ہو / [illegible] نہ حال ہو

[illegible] ہوا [illegible]
[illegible]

[illegible] / [illegible]
[illegible] / [illegible]

[illegible] تین [illegible] کی
[illegible] کی

راحت [illegible] / [illegible]
[illegible] / [illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible] شب / [illegible] باعث عیش و آرام شب
[illegible] کا نام شب / رہتی ہیں اختلاط کی باتیں تمام شب

جب [illegible] تو [illegible] نہیں
کہتی ہیں کیا [illegible] نہیں

حسن و جمال میں غرض اوسکے کلام کیا / اوسکے سوا کسی سی رہا ہمکو کام کیا
تم کیا تمہاری زلف و رخ سرخ فام کیا / ذرے کا آفتاب کے آگے [illegible] کیا

سمجھو نہ سمجھو اوسکے مقابل نہیں ہو تم
بولو نہ بولو بات کے قابل نہیں ہو تم

آؤ نہ آؤ پاس ہو یا چند اور ہو / اب کیا غرض ہی خوش ہو تم یا خفا رہو
روکیں گی ہم کبھی نہ جہاں چاہو جا رہو / یکساں ہی اب ہمیں نہ ہو گھر میں یا رہو

۵۳۲ تو شرت [illegible]
پہر دو انہیں [illegible]

شکر ہوئی کلام وہ حیرت میں آ گیا
[illegible] سا [illegible] کدورت میں آ گیا

[illegible] آ گیا
[illegible] ظلمت میں آ گیا

۵۳۳ مضطر ہوا [illegible]
کی ایسی چھیڑ [illegible] کہ آخر کو رو دیا

رونی پہ دل بہر آیا ہمارا بہی ایکبار
کہتی تہی تم تو یہ کہ بڑی ہم ہیں ہوشیار

رنگ سخن بدل کی کہا یا وہ گلعذار
یاروں کی شعبدے ہوئی تیر آشکار

۵۳۴ سمجھو تو سہل کو نسی مشکل نہ ہو سکے
اتنی کڑی سے تم متحمل نہ ہو سکے

جو کچھ کہا ہے یہ ہی سراپا غلط غلط
یہ ذکر یہ کلام یہ چرچا غلط غلط

معشوق غیر اے گل رعنا غلط غلط
باتیں بنائیں ہمنے یہ کیا کیا غلط غلط

۵۳۵ جو کچھ کہا ہے اوسکی حقیقت ذرا نہیں
باتیں ہیں سب یہ کوئی تمہاری سوا نہیں

ہمنے جو [illegible] کہا [illegible] ہوا یہ حال
[illegible] دل میں جو آیا تہا کچھ ملال

شاداب شکل گل نظر آیا وہ نونہال
اتنا کہا زبان سے کر کے تمنے خوب چال

۵۳۶ جتنی تہی غم بس ایک ہی فقرے میں کٹ گئی
ہم ہی بڑہا کے ہاتھ گلے سے لپٹ گئے

صد شکر ہی امیر ہوئی صلح یار سے
امید ہے یہ رحمت پروردگار سے

پائی نجات گردش لیل و نہار سے
چھوٹی نہ کوئی دوست کسی دوستدار سے

عاشق کو کیا جدائی محبوب شاق ہے
جنت وصال یار جہنم فراق ہے

نواسوختۂ چہارم

باسم تاریخی

حسد اقبال

عشق عشاق کو رسوائی جہاں کرتا ہے
چشمۂ چشم سے سیلاب رواں کرتا ہے
جو ہاں ضبط کو سرگرم فغاں کرتا ہے
زرد چہرہ صفت برگ خزاں کرتا ہے

نوجوان خستہ صفت پیر کہن سال ہوئے
۲ سیکڑوں باغ جوانی تھے کہ پامال ہوئے

اس خزاں نے کئی پامال گلستاں کیا کیا
جسم داغوں سے بنے سرو چراغاں کیا کیا
ہو گئے برباد گل لالہ و ریحاں کیا کیا
استخواں جلکے ہوئے مشعل سوزاں کیا کیا

پھونک دیتا ہے دو عالم کو شرارہ اسکا
۳ سات دوزخ نہیں ہے ایک شرارہ اسکا

یہ وہ ہے آگ پڑی اسکی تو پتھر جلجائے
دامن موج تو کیا پانی کی چادر جلجائے
طور کی طرح تر و خشک برابر جلجائے
پر پروانہ صفت بال سمندر جلجائے

شعلہ افگن ہو یہ تجلی تو کرے خاک سیاہ
جلکے اکدم میں ہوں نہ خرمن افلاک سیاہ

[illegible] عشق جو ہر [illegible] | [illegible] سے پر [illegible]
[illegible] ہو گیا [illegible] | گیا [illegible] اثر

[illegible] [illegible]
ہو گیا جسکو [illegible] عبرت نے دیکھا

[illegible] لگا [illegible] ہزاروں [illegible] جانوں [illegible] | [illegible] جہاں [illegible] خاک بیابانوں کی
[illegible] زلفیں کیا کیا [illegible] بیابانوں [illegible] | [illegible] تنگ ہی پریشانوں کی

کچھ عجب [illegible] جہاں ہوتے ہیں
چار [illegible] چار گھڑی روتے ہیں

[illegible] جا سے [illegible] | جا کے [illegible] خاک ہوئی خاک برابر کتنے
[illegible] یاد میں گر گئی | غرق دریا ہوئے تھک تھک کے شناور کتنے

[illegible] کوئی [illegible] خانۂ زندان کی تلے
کوئی روتا ہے کسی نخل بیابان کی تلے

تنگ [illegible] فقط [illegible] نہیں [illegible] | صاحب دولت و اقبال ہی جینے سے ہیں تنگ
چار [illegible] کی نہ رونق ہے نہ زینت نہ رنگ | جان پر تنگی ہے [illegible] ادا کی ہے [illegible] رنگ

وحشت [illegible] و سودا [illegible] ہیں
یا [illegible] آ [illegible] ہیں

حال انسان کا [illegible] ہوتا ہے | [illegible] جنون ہوتا ہے
سر اسی بار مشقت سے نگون ہوتا ہے | آب زہرہ تو جگر چشمۂ خون ہوتا ہے

[illegible] کے
راہ لیتے ہیں قدم کوچۂ رسوائی کے

پاس ناموس کا رہتا ہے نہ غیرت کا خیال | دل سے اڑ جاتا ہے بدنامی و ذلت کا خیال
پند ناصح کا نہ واعظ کی ملامت کا خیال | دشت پر خار کا یا وادیٔ وحشت کا خیال

	جو شمشیر کرے [illegible]	
	[illegible]	سنہ [illegible]
[illegible]		بیکلیاں ہوں کی ایسی کہ جو [illegible] ہی خراب
[illegible]		آگ بن بنگلی جلاتی ہی [illegible] شراب
	حال [illegible]	
	او [illegible] گذر جاتا ہی انسان [illegible]	سنہ [illegible]
[illegible] ذرا [illegible] تو کر		[illegible] انجان [illegible]
بیخبر [illegible] ہی ساری [illegible] خبر		اک ذرا دیدہ انصاف [illegible] نظر
	آگے کیا حال تھا اب حال ہمارا کیا ہے	
	[illegible]	سنہ [illegible]
[illegible]		[illegible] طوق کمر
[illegible]		سر [illegible] تھا [illegible]
	لوٹتی تھیں [illegible]	
	[illegible]	سنہ [illegible]
[illegible] کیسا		تیری پہلو سی جو پہلو کہ ہوتا تھا جدا
[illegible]		پنجہ مژگان کا تھا یا شانہ گیسوی رسا
	یا نجانی تھی [illegible] آنا [illegible]	
	خواب میں بلکہ کیا [illegible] توقف	سنہ [illegible]
کہ مرا مزرع دل صفت [illegible] ہوا		چار ہی دنکی جدائی میں یہ احوال ہوا
دل لگانا ہوا جان کا جنجال ہوا		قد جو تھا مثل الف خم صفت دال ہوا
	جانتے یہ تو کبھی دل نہ لگاتے ہمتو	
	حضرت عشق کو مرشد نہ بناتے ہمتو	

[illegible] چاہیے [illegible]	[illegible]
جیا می [illegible] نکے [illegible] بلائے ہمکو	طرفہ تہمت کی تماشی [illegible]

دل کو یہ لوٹنے [illegible] یارا [illegible] تاب نہین
ایسی جلتی ہین آنکہین کہ کبہی خواب نہین

دل لیا تمنے لیا تہا سہی اقرار پہ واہ	دیکہتے دیکہتے کیا جرم ہوا کون گناہ
پیار کی آنکہ رہی اب نہ محبت کی نگاہ	واہ کیا [illegible] کا سبحان اللہ

شب [illegible] روز نکلتے ہین دل آزاری کی
کیون ادا کرتے [illegible] ناداری کی

حال کیسا ہی ہمارا ہو خبر تک نہین	[illegible]
لاکہ سمجہای کوئی کچہ بہی اثر تمکو نہین	[illegible] فرصت [illegible] آپ [illegible] مجکو نہین

اوڑ گئی شرم لب بام کہڑے رہتے ہو
کہولی زلفونکو سر شام کہڑے رہتے ہو

جان بخشی کی نہین اور تو صورت زنہار	[illegible] اگر ہم بہی کہین [illegible]
یہی سمجہا کہ نہین ہمسا کوئی لالہ عذار	شاہد مصر سی خوبی نہین کوئی بازار

گذرا اپنا بہی حسینان پریزادوں سے
ایک سے ایک حسین عالم ایجادوں سے

تم یہ سمجہے ہو نہین ہمسی کبہی اور سے راہ	کون محبوب حسین ہی کہ [illegible] نگاہ
تم ہو ہرجائی تو ہرجائی ہین ہم بہی [illegible]	خوب دیکہا ہی زمانی کا [illegible]

حسن خوبان جہان پیش نظر رکہتی ہین
روز پریون کی اکہاڑی مین گذر رکہتی ہین

خیر اب بگڑی تو بگڑی کسی پروا ہی یہان	تو ہی کیا مال ہی بہت تجہسی ہین معشوق جوان
ہم بہی چن لینگی حسینو مین کوئی آفت جان	وہ طرحدار جو ہو حسن مین مشہور جہان

زیب پہلو وہ بت آئینہ سیما ہو جائے
تو جو دیکھے یہ جلے آگ بگولا ہو جائے
۲۱ھ

زرد تجکو وہ بہار گل رخسار کرے
تنگ غنچہ سا دہن بلکہ دل افگار کرے

[illegible] [illegible] گر تیز [illegible] کرے
[illegible] [illegible] [illegible] کرے

بوسہ کا [illegible] جو نظر آئیں وہ بسمل ان سے
دانتوں آجائے سینہ گہر دندان سے
۲۲ھ

زور تیر انہ زبردستی بازو سے چلے
تیکھی تجھپر وہ فقرہ تنی پہلو سے چلے

دل کی گردیدہ جہری [illegible] [illegible]
چال [illegible] [illegible] چلی دل [illegible] [illegible]

زلف شبگون سے جو لو تجھی تری قامت آئی
قد و قامت سے تری سر پہ قیامت آئی
۲۳ھ

نظر آجائے جو بالفرض وہ بار یک کمر
آنکھیں جسدم وہ لڑائے تہ رہے تجکو مفر

گم ہو ایسا کہ تجھی کچھ نہ رہے اپنی خبر
ہر مژہ تیر کے رگ جان میں چبہو ئے نشتر

خال رخ دیکھے تو رو رو کے کرے دل خالی
جانہ داغ نئی رہے سینہ میں اک [illegible] لی
۲۴ھ

خاک ہو جائے جگر جو گرے برق نگاہ
تیغ عشوہ سے غضب تیز نہیں جسکی پناہ

سرنگیں چشم کرے [illegible] [illegible]
سطر جو سر میں ہے مرقوم [illegible] [illegible]

صاف کی جسنی زمانی کی لیے فوت کی راہ
کوچۂ زخم سے کہولی ملک الموت نے راہ
۲۵ھ

چشم سیگوں کا نظارہ ہوئی ہوش ربا
سینے سے ہاتہ لگے سینہ خراشی کا مزا

خم ہو گردن تری دیکھے جو صراحی سا گلا
سر پشیمان ہو تری واسطے پہل برچی کا

آنکھ ملجائے اگر چہرۂ نورانی سے
آب خجلت ہو روان چشمۂ پیشانی سے

بیت
وہ نہا دہو کی جو پوشاک بدلنے بیٹھے
کیا ترا رتبہ کہ تو اوسکے برابر بیٹھے
رشک سے بس کہ ہوا حسرت سے تری لپٹ بیٹھے
دیر سے نکلے وہ اگر شرم سے تو گھر بیٹھے

دیکھے اندازِ جوان خیز جو رعنائی کے
پڑ ری اوڑ جائین تری جامۂ زیبائی کے

۵۲۷
روبرو اوسکے اگر تو سرِ نخوت کھینچے
سرکشی کا جو کرے قصد تو ذلت کھینچے
ایسا کانٹو نہیں وہ کھینچی کہ خجالت کھینچے
منہ نہ دکھلائے کسی کو وہ ندامت کھینچے

دل کشاکش میں پڑے دور یہ غرہ ہو جائے
شانہ اوس زلف کا سر پہ ترے آرہ ہو جائے

۵۲۸
دیکھے زیور جو مرصع ہو تجھے کوفت بڑی
دیکھی ہیرونکی کڑولنی جو اوٹھا جائے کڑی
آتے آتے آنسو رولائے تجھے موتی کی لڑی
جرم بے جرم لگائین وہ جہڑی تجھکو جہڑی

چال مین سرو وہ اوٹھائے تجھے پامال کرے
پائے زنجیر ہر اک حلقۂ خلخال کرے

۵۲۹
کاجل انکھونمین لگا کر جو تجھے دکھلائے
طائر رنگ حنا دام مین تجھکو لائے
شامت آئی تری انکھونمین اندھیر اچھائے
بال و پر باندہ کی کنگھی کیطرح پھڑکائے

شکل سا زلف کا جوڑا جو وہ پرفن باندھے
کس کے شکلین تری جی جان کی دشمن باندھے

۵۳۰
دیکھ کر ساعد سیمین کی صفا ہاتھ ملے
وہ تو مہندی ملی تو جائے حنا ہاتھ ملے
گول بازو کو جو دیکھے تو سوا ہاتھ ملے
ایڑیاں رگڑے جو تو اوسکی بلا ہاتھ ملے

سر دہنی تو وہ تجھ جو تری ساتھ کرے
پاؤن کو ہاتھ لگائے تو قلم ہاتھ کرے

۵۳۱
ایسی مہروسی جو صحبت تجھے دن رات رہے
تو ہی منصف ہو ذرا پھر تری کیا بات رہے
دونون جانب سے برابر کی ملاقات رہے
طاق پر سب تری جھوٹی یہ کرامات رہے

وصل کیا کیسی ذرا پہر بات سی ڈر اٹکر دن
خواب میں بھی تیری چہری کا نظارا نکر دن

اشتیاق طارمی سی کرون منت جو آنکہ
آنکہ بیٹھی تو سبا کی اوٹھاؤن تجکو
بو سی لون آنکہون کی نظر و نسی گراون تجکو
… اور … نہ بٹھاؤن تجکو

خو سی رخ تیری حجاب اوسنے رخسار کرون
الٹی ہیف نام تیری آئینی کو انکار کرون

باغ کی سیر کر لیجا کو مجھی اوسکو ہمراہ
صحبت سازہ ہنا شام سی تا وقت نگاہ
ابر سے سیر … ہوا اور روہ ماہ
تو چوا آئی کہین سیرہ سون کچہ خبر واہ

ٹہنڈی گرمی ذکر خواب کو طبیعت …
گل کہلا تازہ … رنگت …

شعلہ آواز ون کا جو … کرون
اوسکو لیجا ؤن … شوکت شان …
… سارے زمانی کی ہو ان سا حسین
گل قبا چاک کرین ہو وہ لباس رنگین

سینہ آنکہ رون پہ جو دامن کو اوٹھاتی آمی
تیلیان آنکہون کی جیسے لائین … آنسی

اوسکی سب لب … ہون …
… چار … اور حسین شکل …
… ہو وانون کا …
تو سہی قدر ہوا نہی تجہی او …

تجکو اسی کا … ذات نہ پوچھی کوئی
اوسکو سب پوچھین تیری بات نہ پوچھی کوئی

ایسی ذلت ہو کہ ڈوبی عرق شرم مین تو
دست و پا ہون لین تیری بند ہو آواز گلو
شدت خشم سی آنکہون مین وترآمی لہو
بغلین جہانکی نگہ یاس سی دیکھی ہرسو

رنگ رخ فق ہو وہ داغ غم جانکاہ ملے
بہاگتی گہر کی بہی ہرگز نہ تجہے راہ ملے

[illegible]

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

منہ پر آئی اگر ... تو کھا ... صاحب
لیکن آئینہ ... کو تو دیکھو صاحب ٣٥

شانہ ... ہو گئے ہیں
آشنا ... ہیں

... کی ہیں
... نہ ملا ... کی ہیں

... زمانہ ... بالا ... رستے
... کوئی ... رستے ٣٦

ہمسے بہتر کوئی محبوب خدا کی قدرت
وصل اوسکا نہیں ... کی قدرت

... اسلئے ... کی قدرت
... کی قدرت

... کچھ آج سروکار نہیں
... بات سروکار نہیں

منہ ... [illegible]
آفتاب ... [illegible]

... رنگ
... یہ ننگ

... کوئی ... کیا کام نہیں
یہی جھگڑا ... آرام نہیں ٤١

سو جگہ ... کہا ... انکار کرو
ہم خطا وار ہیں غصہ نہ ہر بار کرو

... یہ دل ... زنہار کرو
اور ملنے ... انکار کرو

ہمتو محکوم ہیں ان باتوں سے ہی کیا موقوف
ہو یہ کمبخت کہیں روز کا جھگڑا موقوف ٤٢

آئی ہے دلمیں تمہارے جو کدورت ہے عبث
ہمسا ملتا ہے کوئی اور یہ نخوت ہے عبث

ہمتو آزردہ نہیں شکوہ شکایت ہے عبث
پر ملیں غیر سے ہم ... یہ تہمت ہے عبث

[illegible]
[illegible]

[illegible]

آنکھیں [illegible]
[illegible]

دل [illegible]
[illegible]

[illegible]
ترک کرتا نہیں [illegible]

[illegible]

[illegible]
شان اللہ کی قدرت کی تماشی ہی عجب

رنگ بھی نہیں آزردگی غیر سبب
زردی رہتی تھی جو ہمیشہ ہی ہمیں غضب

واہ وا جامی سے باہر کوئی اتنا بھی نہو
ہم خوشامد کریں اور آپ کو پروا بھی نہو

[illegible]

غیر سے ملنے کا آتا ہی کوئی دل میں خیال
دل سے ہم صاف ہیں اللہ پہ روشن ہی یہ حال

بدگمانی ہی فقط آپکی بیجا ہے ملال
[illegible] کیا مال کوئی صاحب مال

شان [illegible] ہمیان میں کب لالی ہیں
جھوٹ سچ ہو تو مسلمان ہیں قسم کھاتے ہیں

[illegible]

ہمنے دیکھا کہ جو پایا تو نہیں ہمسے وہ شریر
سینہ بنا کے کہا خوب نکالی تقصیر

دام میں اور ہوئی مرغ خوش الحان کی صفیر
رہی اور وہ نکلی ہمیشانی کو یہ دام تزویر

اتفاق آپکی باطن سے نہیں ظاہر کو
تکیہ منہ دیکھے کی بات نہ ہی کس کا فر کو

[illegible]

خبر ہے آپکے وعدوں کا یقین ہی کسکو
صبر عشاق میں اے ماہ جبین ہی کسکو

صادق القول ہو یہ ذہن نشین ہی کسکو
عجب یہ موقوف نہیں دماغ نہیں ہی کسکو

دل ہی پیچ میں صد چاک ہی شانے کی طرح
صاف پھر جاتی ہو دم بھر میں زمانے کی طرح

۵۴۸ کل کہا تھی بات کہ مجھ سا کوئی [illegible] آنکھیں [illegible]
جو کوئی چاہتا تھا دام میں لگا تا تو نہیں [illegible]
[illegible]
[illegible]

باتیں وہ کھری ہوتی تھیں [illegible] زبان صاف [illegible]
بال اولجھی [illegible] تھی جیسی [illegible]
۵۴۹

شانہ آشفتہ گیسوی سیہ فام [illegible]
سرمہ و غازہ کہاں انکا کہیں نام [illegible]
آئینہ [illegible]
کنگھی [illegible] کام [illegible]

کپڑی خوشبو [illegible] لگی بسی [illegible]
بند انگیا کی نہ [illegible]
۵۵۰

ساری معشوقی کی انداز سکھائی ہمنے
چار چاند آپکو دیکھو تو لگائی ہمنے
طور محبوبی کی جتنی تھی بتائی ہمنے
ناز بیدار بھی ناز اوٹھائی ہمنے

ناز و انداز میں شوخی میں سلیقہ آیا
دلفریبی کا جو [illegible] آیا

۵۵۱ اب جو معشوقی میں تم نام خدا طاق ہو
نئی غمزوں کی نئی عشوؤں کی خلاق ہو
ہر طرف [illegible] میں ہوئی شہرۂ آفاق ہو
ہر طرح دل کی لگالیتی میں مشاق ہو

جھوٹی غیروں کی سخن سنکے در گوش کیے
جتنے احسان ہمارے تھے فراموش کیے
۵۵۲

یاد بھی غیروں سے ہوتی تھی اشارے نہ کبھی
ہرزہ گردوں کو میسر تھی نظارے نہ کبھی
دوسرا گرد بھٹکتا تھا تمہارے نہ کبھی
پاس بھی آپ سرکتی تھی ہمارے نہ کبھی

اب قریب آ نہیں سکتی ہیں خدا کی قدرت
دیکھنے کو بھی ترستی ہیں خدا کی قدرت
۵۵۳

خواب میں دیکھ نہ سکتی تھی تمہیں جو کبھی ماہ
وہ تو ہم بزم ہوں شکل ہو ہمیں ایک نگاہ
اونکو صحبت بھی میسر ہی و نہیں تمہیں راہ
ایک گیا جی نہ رہا ضبط کا یارا [illegible] اللہ

[illegible]

[illegible]

[illegible] تمیسن خاک | [illegible]

[illegible] منظور تیاک | [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] لاله عذار | [illegible]

[illegible] آگرادسی بسیار | [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

دیوان سوختہ معجم

باسم تاریخی

نشتر ہشیار

۱۲۸۷

مطلع

الحذر جوشش جنون سے سلسلہ جنبان ہے ہے
دامن وادی وحشت مرا دامان ہے ہے

الاماں [illegible] پریشان ہے ہے
جیب وحشت [illegible] گریبان ہے ہے

[illegible] زنجیر مجھے
پیچ تقدیر کا ہے طوق گلوگیر مجھے

مطلع

تنگ ہے دامن شہر سے الفت ہے بیابان سے مجھے
اپنی کٹیا ہی نہیں کم خانۂ زندان سے مجھے

خفقان ہوتا ہے گلگشت گلستان سے مجھے
طوق وحشت نے پہنایا ہے گریبان سے مجھے

حلقے آنکھوں کے نہیں ضعف کی تصویریں ہیں
جسم لاغر میں رگیں جتنی ہیں زنجیریں ہیں

مطلع

شدت گریہ سے اشکوں کی فراوانی ہے
شوق دل مستعد سلسلہ جنبانی ہے

کشتی چرخ تلک کشتی طوفانی ہے
آہ پر دود گرہ زنجیر پریشانی ہے

تیغ افغان جو کھینچے تو شرم سے بجلی کٹ جائے
شور نالوں کا سنے رعد کلیجا پھٹ جائے

دیکھی وحشت نے [illegible] بہار [illegible] کہ [illegible] تحریر [illegible]
شور [illegible] نشور

رشتۂ جنون کی گریبان [illegible]
تا الشت [illegible] سفر [illegible]

لب پہ آہ آئی اگر عشق پہ آفت سے لیے
مردے بھی قبر و کفن سے چلائے قیامت آئی

[illegible] نمایاں ہیں یہ وحشت کی اثر
نہیں خانہ [illegible] نقطۂ جنون بشر

ڈر کی اوڑ جاتی ہیں [illegible]
راہ کی خار تلک اوڑتی ناگن بنکر

دیکھ وحشت کو رمیدہ ابھی آہو ہوجائے
شیر کی نام اپنا جد سر چھوین کر دن آہو ہوجائے

[illegible] درد کی شدت کہ الٰہی توبہ
[illegible] کی وہ صورت کہ الٰہی توبہ

جان وہ مورد آفت کہ الٰہی توبہ
دم کا رکنا وہ قیامت کہ الٰہی توبہ

دل لگانا حق انسان میں برا ہوتا ہے
نور آنکھوں میں نہیں دیکھیے کیا ہوتا ہے

کل کا ہی ذکر کہ رسوائی سی میں ڈرتا تھا
آہ سی کام نہ تھا ضبط کا دم بھرتا تھا

جس میں بدنامی ہو وہ بات نہ میں کرتا تھا
پھونک کر وادی وحشت میں قدم دھرتا تھا

آشنا پاؤں نہ تھی خار مغیلان سی کبھی
ہاتھ کو ربط نہ تھا چاک گریبان سی کبھی

لب او دامن مری چہرہ سی عیان تھی آگی
بیکسی کون سی دن مونس جان تھی آگئے

طپش قلب سی لب خشک زبان تھی آگی
اب جو حالت ہی مری لکھی کہاں تھی آگی

نالہ گرم نہ تھا لب پہ دم سرد نہ تھا
غم نہ تھا رنج نہ تھا کوفت نہ تھی درد نہ تھا

رنج کی نام سی واقف تھا نہ میں خستہ جگر
چین سی تو گزرتی تھی ہنستی دن دن بھر

کس فراغت سی مری ہوتی تھی اوقات بسر
اب یہ ہی حال کہ اپنی بھی نہیں مجھکو خبر

ایک لعنت نے مجھے داغ دنیا سے الگ رکھا
ایک چاہت نے کنوین مین مجکو جھنکا سے لا رکھا

۱۱۰ چاک دامن پا بوسی دامان وہ ہے — طوق آہن سے گریبان ...
بحر ... دیدہ گریان اب ہے — آگی قطرہ تہا یہ دل ...

حوصلہ آنکھون کو ہے ابر کے شرمانے کا
ولولہ نالونکو ہے برق کے تڑپانے کا

۱۱۱ ہی کیا دامن نے پہنسایا مجھکو — ہنسی کیا اسکا لیا تہا کہ ستایا مجھکو
نہ ستاتا تہا عبث اس نے ستایا مجھکو — ابہی اتنا نہ ہنسا تہا کہ رولایا مجھکو

نوجوانی مین دل زار نے برباد کیا
شاد رہنے کی یہ دن تہے مجھی ناشاد کیا

۱۱۲ اسکی کہنی مین نہ آتا تہا مین چوکا چوکا — ٹال جاتا تہا اوڑاتا تہا مین چوکا چوکا
غول کو راہ بتاتا تہا مین چوکا چوکا — دل کسی سے نہ لگاتا تہا مین چوکا چوکا

اور کیا کام ہوا آپ کو ناکام کیا
پہرون رہتا ہے تصور کہ یہ کیا کام کیا

۱۱۳ آہ کیا جانیے کیا یہ دل شیدا سمجھا — تہی کچی اسکی کہ اس ... نہ سمجھا تہا
آنکھین ہوئی تہین کہ اس چاہ کو اچہا سمجھا — مین تو سمجھا تا تہا لیکن نہ یہ نادان سمجھا

گر پڑا چاہ زنخدان مین ڈبویا مجھکو
دو جہان سے اسی کم ظرف نے کہویا مجھکو

۱۱۴ قیدی گیسوی خمدار نہ ہونا تہا مجھے — نرگس چشم کا بیمار نہ ہونا تہا مجھے
عندلیب گل رخسار نہ ہونا تہا مجھے — قمری سرو قد یار نہ ہونا تہا مجھے

شل گلبن ہین عیان ہر رگ و پی سے کانٹے
اپنے حق مین کوئی بوتا نہین ایسے کانٹے

ایسی آفت میں پھنسا خیر جو ہونا تھا ہوا
ہی جنون جوش پہ وحشت کی ترقی ہی سوا
کوچۂ عشق کجا منزل آرام کجا
خیر ہو خیر ہو دیکھوں کہ ہی تقدیر میں کیا
عاشق رحم کرتا ہی گھبرا کی اب آئینہ سے
کوئی کھینچی لیے جاتا ہی یہ دل سینہ سے

ایسی حالت میں میں حیران ہوں کروں کس کا گلا
یہ تو سب یکطرفہ ایک جو محبوب ملا
گلۂ بخت کروں یا میں فلک کا شکوا
نہ مدارات نہ الفت نہ محبت نہ وفا
غم نہ ہوتا جو کبھی وصل کا سامان ہوتا
نہ نہ اپنا وہ چھپاتا نہ میں غم ہجران ہوتا

کیا کروں اُن پہ کس راہ سے لاؤں اُسکو
کہیں ملتا نہیں جو درد سناؤں اُسکو
کس روش کوچۂ محبت کا جھنکاؤں اُسکو
زخم دل چیر کے سینے کو دکھاؤں اُسکو
دل شکستہ ہی طلب وصل کی لاحاصل ہے
شیشہ ٹوٹا ہی تو تسخیر بڑی مشکل ہے

کون ہمدرد ہی ایسا کہ وہاں تک جائے
نامہ لکھوں تو نظر اور ہی عالم آئے
جسطرح ہو اوسی سمجھا کی یہاں تک لائے
جسکے جانے کو کہوں راہ بھی بتلائے
مرغ ہو بے پر کٹ ٹوٹی ہوئی پر کیطرح
چپ رہے چاہ میں قاصد بھی کبوتر کیطرح

ایک ترکیب ہی دھیان میں آئی ہی مگر
دور کر تہاہی دامن کو جو اچاہی نظر
بیٹھیے چھپ کے کسی روز سر راہ گذر
جتنی شکوے ہیں وہ سب کیجیے بےخوف و خطر
رحم پر آئی خفا ہو وہ جھجکی یا رک جائے
دور ہو روز کا قصہ کہیں جھگڑا چک جائے

تھا اسی فکر میں میں غرق کہ پہونچی یہ خبر
جوش غیرت سے رہا پھر تو نہ قابو میں جگر
بیٹھے اغیار کی ہی بیٹھے ہیں وہ گھر ہی پر
لیچلا وہاں دل بیتاب مجھے دوڑا کر

کانوں دور سے جس دم مری تالی آئے
۲۱ ہنس کے بولی کہ بڑے چاہنے والے آئے

چڑھ گیا بام پہ میں بھی نہ رہا پاس ادب | پھیر کر منہ کو وہ بولا کہ گیا سنی طلب
نہ رہی تاب ہوا سخت مجھے رنج و تعب | جی کڑا کر کے کہا میں نے کہ تا چند غضب

طبع نازک کو مری چین جبیں خنجر ہے
۲۲ شکن سخت مری دل کے لیے خنجر ہے

ہو گیا شرم کڑی دیکھ کے سیدھے تیور | اختلاط آ یہ لگا کہنے کہ آ نکلے کدھر
برسوں اب شکل تمہاری نہیں آتی ہے نظر | کوچہ گردی نہیں جاتی ہے طبیعت سے مگر

ابتو ہیں رنگ تمہارے سحر و شام سے نئے
۲۳ واہ واہ وضع ہے شغل سے نئے کام سنے

جل گئی میں یہ کہا واہ ری اولٹی الزام | یہی الزام کی صورت ہے تو بندیکا سلام
منہ گریباں میں ڈالو تو ذرا اے گلفام | کس سے بدنام ہے دنیا میں محبت کا نام

آپ بدنام ہو تم کرتے ہو بدنام مجھے
۲۴ راستی تم میں نہیں اولٹی ہیں الزام مجھے

خام سمجھا تھا تمہیں تم ہوئے ہی پکے | مجھسے کہتی ہو کہاں آج کدھر آ نکلے
انہیں باتوں سے تو میں ہار گیا تم جیتے | انہیں چالوں سے تو صاحب ہی چھوٹی چھکے

بس بہت بڑھ چلو سوچو تو اپنی سج میں
۲۵ رات بھر میں کے گذر جاتی ہے سب پچھے میں

کھیلتا ہوں سحر و شام میں مچھلی کا شکار | میں کہ صیادی کی ہے مردم آبی میں پکار
آبی پوشاک پہنتا ہوں میں پیش اغیار | میں ہی لڑواتا ہوں مینڈھی لب دریا سر بار

سیر دریا کو شب ماہ میں میں جاتا ہوں
پیرنی کو صفت موج میں لہراتا ہوں

[illegible] ہوا وجدان جہان
[illegible] ہوئی حسن عیان
ناز و انداز مین تھی تجھکو تمیز ایسی کہان
اب جو محبوب ہوا اور ہوا آنکھ اور زبان

[illegible] لطف ملاقات نہین
[illegible] جو ہوئی وہ بات نہین

[illegible] انداز نہ تھا
[illegible] ادا انداز نہ تھا
غمزہ خونریز نہ تھا ہوش ربا ناز نہ تھا
برق جانسوز نہ تھا شعلۂ آواز نہ تھا

[illegible] گرم بازار رہا کرتی تھے
[illegible] پس دیوار رہا کرتی تھے

[illegible] شہرہ تمام
[illegible] اغیار کی پیغام وسلام
کسی ناکام کو کب ورد زبان تھا ترا نام
کب بدی جاتی تھی عشاق سی صلت کے مقام

[illegible] یون گہر مین بہری رہتی تہین
ڈولیان کب تری کوچی مین دہری رہتی تہین

[illegible] بالا
[illegible] جھنکار سی کب تہا بالا
تہا نہ یہ علم کہ کیا چیز ہے بند بالا
چڑہتی تھی نام سی زیور کے حضور بالا

[illegible] تہی کبھی کہات مین یون
بو تلین عطر کی آتی تہین نہ سوغات مین یون

[illegible] کوئی اور نہ تہا
قابل حرف حکایات کوئی اور نہ تہا
ایک تہی ہمسی ملاقات کوئی اور نہ تہا
تہی ہمین قبلۂ حاجات کوئی اور نہ تہا

سنگ اسود تہا نہ تل کعبۂ ابرو مین کبہی
کالا کالا تھی نہ تری سایۂ گیسو مین کبہی

[illegible] کب بو بہی حیا آتی تہے
[illegible] کب تمکو وہ لا آتی تہے
خرمن دل مین یون آگ لگا آتی تہے
عشق کا نام جو سنتی تہی حیا آتی تہے

جیتی جی ہاتھ نہ آتی تھی بہت دور سے تم
[illegible] گئی ایجان کبھی ہو رہے تھے تم ۳۲

یون مرا دیکھ کے نانا نہ تمہیں بھاتا تھا
بیکسی ہر بات پہ پھر نانا نہ تمہیں آتا تھا
[illegible] رہتی تھی سفر نانا نہ تمہیں آتا تھا
[illegible] کی مکرنا نہ تمہیں آتا تھا

یون جھلاتی تھی نہ عشاق کو دامان کیطرح
چاک سینوں میں نہ تھی چاک گریبان کیطرح ۳۳

اہل نظارہ کبھی [illegible] سر راہ سے تھے
بالی کانوں میں چھڑی پاؤں میں ماہ سے تھے
[illegible] درگاہ سے تھے
کان آواز نہ خلخال سے بھی آگاہ سے تھے

کبھی سنتی تھی نہ باہر تہ ترے ہمسر آواز
چاگلونسی کبھی آتی تھی نہ چھم چھم آواز ۳۴

کب جبیں جاتی تھی پیشانی پہ افشاں آگی
عطر کب ملتی تھی ای فتنۂ دوران آگی
اونگلی لب ہنستی تھی یون [illegible]
مجلس میں رنگ مسی سے تھیں [illegible]

کپڑے اسطرح نہ پھولوں میں بسی آتی تھے
بند محرم کے نہ یوں چست کسی جاتی تھی ۳۵

آگی اٹکھیلی کی یہ چال کہاں چلتی تھے
نور کی سانچے میں فقرے نہ کبھی ڈھلتی تھی
دل عشاق نہ تلوؤں کی تلی ملتے تھے
کب تف شعلۂ آواز سے دل جلتے تھے

کب بان یوں دم گفتار چلا کرتے تھے
چال پر روز نہ تلوار چلا کرتے تھے ۳۶

بھاری پوشاک اگر ہم کبھی پہناتی تھے
سر جو گوندھواتی تھی تم سیکڑوں بل کھاتی تھے
یہ گراں تمکو گذرتا تھا کہ گھبراتی تھی
آئینہ سامنی آتا تھا تو شرماتی تھے

چاند بیگانہ گیسو تھا اسی سر کی قسم
نور تن ایسی نہ تھے خالق اکبر کی قسم

سوتوں اُسی نہ لگاتی تہی کہ تہی شرم بڑی
عاشقوں ہی کی گڑی پاؤنکی کرتی تہے کڑی
ہاتہ مین ناز سی ہتی تہی نہ مسواک کی چہڑی
آٹہ آٹہ آنسو رولاتی تہی نہ موتی کی لڑی

نام الفت نہ کسیکے دل خرسند مین تہا
کب نصیری کوئی یون عشق علی بند مین تہا ۳۸

آنکہین صاحب کے تلی رہتی تہین شرپ کسدن
زلف چہوٹی ہوئی رہتی تہی کمر پر کسدن
آڑہ تہی سرمی کی یون تیغ نظر پر کسدن
یون بلا آتی تہی دیوانونکی سر پر کسدن

اونچی چوٹی نہ بہنساتی تہی کسی مفتون کو
نیچی نظرین نہ جہکاتی تہین کشتوں گردون کو ۳۹

تہام لیتا تہا کوئی ہاتہ سر راہ اگر
کوئی کستا تہا جو آوازہ سر راہ گذر
بغلین تم جہانکنی لگتی تہی ادہر اور ادہر
جیب پہ جاتی تہی تم ایسی کہ جہکا لیتی تہی سر

پاس آتا تہا جو کوئی تو سرک جاتی تہے
اپنی سایہ سی بہی تم آپ جہجہک جاتی تہے ۴۰

دل لگی کا نہ سلیقہ نہ ہیجان تہا تمکو
آئینہ دیکہنے کا شوق کہان تہا تمکو
کثرت بزم طرب سی خفقان تہا تمکو
عکس پر دیکہنے والی کا گمان تہا تمکو

شرم کی سب سی تم اے ماہ لقا پیتے تہے
آرسی دیکہہ کی چہری کو چہپا لیتے تہے ۴۱

دوستی صاف تہی پیمان تہے نہ دشمن ایسے
پردہ خضر مین تہی کاہی کو رہزن ایسے
پیش ازین صاف تو نسی نہ تہی بدظن ایسے
تم تہی عیار نہ مکار نہ پرفن ایسے

صبح پرنور جبین تہی سبب غم کسدن
عید کی بہیس مین آتا تہا محرم کسدن ۴۲

جو سناتا تہا کڑی آپ وہ سب سہتی تہے
وقت تقریر نہ دریا کیطرح بہتے تہے
سوچتا تہا نہ جواب ایک کا چپ رہتی تہی
ہوش مین آؤ یہ عشاق سے کب کہتی تہی

آگے باتوں میں کرامات نہ تم کرتے تھے
یا علی کہہ کے کبھی بات نہ تم کرتے تھے ۴۳

شکل معشوق نہ طرز زبان تھی آگے
جنس حسن آپ کے ایسی نہ گران تھی آگے
یہ بہار گل رخسار کہاں تھی آگے
اتنی اونچی تو تمہاری نہ دکان تھی آگے

زلف شبرنگ تمہارا کاہے کو ہرتا کوئی
مول لیتا تھا نہ سرپیچ کے سودا کوئی ۴۴

ترک غمزہ نہ تمہارا تھا حریف سے آمادۂ جنگ
شب مہتاب میں بچھتا تھا نہ کوٹھے پہ پلنگ
نشتر اس سی تھی کاہیکو جوانی کی امنگ
پھول بستر پہ چنی جاتی تھی کب رنگارنگ

سجدے کرتے تھے نہ انجم ترے دامن پہ کبھی
ہالۂ مہتاب تھا چہرۂ روشن پہ کبھی ۴۵

تیر مژگان کی کسی سینے پہ چلتی تھی کہاں
مار گیسو کی سیہ سر او لگتے تھے کہاں
دل تری شعلۂ رخسار سی جلتی تھی کہاں
موذی اسطرح تری مانگ میں پلتی تھی کہاں

چوٹی اسطرح سی کب پیٹھ پہ لہراتی تھے
کسکو اوڑ ناگنی کیطرح یہ ڈس جاتی تھے ۴۶

ایسی جھڑکی ایسی کاوٹ کہو آگے کب تھے
ایسے باتوں میں لگاوٹ کہو آگے کب تھے
یہ سجاوٹ یہ بناوٹ کہو آگے کب تھے
ایسی سرمے کی گھلاوٹ کہو آگے کب تھے

اتنے بل کرتے تھے تم تیوری چڑھا کر کسدن
چلتی تھی پائنچے ہاتھوں میں اوٹھا کر کس دن ۴۷

غیر کا منہ تمہاری گالونپہ دوڑاتا تھا
اپنی چھاتی تری آگے اکڑ لاتا تھا
شاخ بی بر کیطرح سی وہیں گھٹواتا تھا
اس کنایی سی یہ جلتا کہ کچلواتا تھا

محرم راز جو ہیں آج وہ نامحرم تھے
چمن حسن خداداد کے گلچیں ہم تھے

یا یہ تھا رنگ کہ جاتا تھا اگر سوے چمن
چھوڑ دیتی تھی نکہت گلشن بھی جو تیرا دامن
آنکھ نرگس کی چراتا تھا تو ای غنچہ دہن
سامنے جاتی تھی پیشانی روشن شکن

دم گلگشت جو لگتی تھی ہوا گلشن کے
بیکلی ہوتی تھی کلیونکو ترے دامن کے

یا یہ عالم ہی کہ اب پردہ ہوای ہادہ تمام
عمر رفتہ ہی کہ آنکھو نمین نہین شرم کا نام
جمع ہین لوگ چکورونکی طرح گرد مدام
انقلاب فلک سفلہ ہی عبرت کا مقام

دیکھنے کو ہین ترستی جو کبھی ترستے تھے
گھورتی ہین وہ جو آنکھین نہ ملا سکتے تھے

یہان ان بتون پہ بھروسا مجھے کیا کیا کچھ تھا
اور کچھ بل کیا انتہا سے سانگا کچھ تھا
ورنہ دل کیون تمہین دیتا مجھے سودا کچھ تھا
نکلی تم اور ہی کچھ ہائی مین سمجھا کچھ تھا

سادہ سمجھا تھا تمہیں آپ ہی پرفن نکلے
دوست جانا تھا تمہین جان کی دشمن نکلے

آنکھ مین تیکھی ہی یار یہی زیبا ہے
وہ سہم پاس ہین غیار یہی زیبا ہے
کیون نہو نرگس ستمگار یہی زیبا ہے
ہم تو انکار او دہر اقرار یہی زیبا ہے

بی سبب چین جبین خشم سی ہتی ہو چہ خوشس
طرہ پیچ جو مین کچھ کہون کہتی ہو چہ خوشس

قدرت اللہ کی ہم دور کھڑی رہتی ہین
غیر آگے ترے ای حور کھڑی رہتے ہین
بیٹھ سکتی نہیں مجبور کھڑی رہتے ہین
زر لیے صاحب مقدور کھڑی رہتی ہین

وصل دولت پہ ترا ای بت خودکام رہا
ہم تو ہین عاشق مفلس ہمین کیا کام رہا

اب وہ خاطر وہ خوشامد وہ مدارات نہین
خود بخود رک رہی کچھ حرف و حکایات نہین
دل لگی اپنی تھی جس بات مین وہ بات نہین
خیر اب ہمکو بھی منظور ملاقات نہین

اب جو ... ہو تو ... ہین
بنگی سونی ہی اگر او تو ... نہین ۵۵

ہم بہی راضی ہین مدارت کرو یا نکرو
گاہ بیگاہ ملاقات کرو یا نکرو

بولو یا چپ ہو کچہ بات کرو یا نکرو
ایک ہی خشم و حکایات کرو یا نکرو

گلہ ہمکو نہی نہین ترک وفا کا اچہا
خلق اللہ کی ہے ملک خدا کا اچہا ۵۵

نہ وہ ہی چشم تلطف نہ محبت کی نگاہ
اول عشق مین ہمسی یہ سلوک آپ کا واہ

دلکو دلسی تہی سنی راہ وہ کوئی نہین راہ
ماجرا طرفہ ہے پہلی ہی غلط بسم اللہ

آنکہ ہو نہین تیسل طبیعت مین ذرا میسل نہین
ان تلو نہین جو نظر کی تو کہین تیسل نہین ۵۵

دست اغیار مین گل دیکہہ کی ہم کہاتی ہین خار
چشم اغیار کہان اور کہان یہ رخسار

کہین اللہ کی قدرت کی ہین ای لالہ عذار
خاک اندہو نکو نظر آئیگی جوبن کی بہار

دستگیر آپ ہوئی غیر نے جو ہاتہ پکڑا
ہی مثل اونکی پکڑتے ہوئی پونچہا پکڑا ۵۵

تمکو نفرت ہے تو ہمکو بہی ہی تمسی نفرت
کج ادائی جو یہی ہی تو نہی سی الفت

اہل عزت کو گوارا نہین ہوتے ذلت
واہ کیا خوب ذرا دیکہو تو اپنی صورت

ہمتو دین جان تلک آپ اوڑائین دم مین
تالی اک ہاتہ سی بجتی ہی کہین عالم مین ۵۵

لکہنو گو نہ ہالا کہون ہین دنیا مین حسین
چلمنین سیکڑون ہین آنکہ لگائینگی کہین

عالم آباد ہزارون صنم زہرہ جبین
تجہ سا صورت کا مرقع مین کسی شکل نہین

نقد دل ہی تو ہین یوسف مصر بازار بہت
سر سلامت ہی تو ہین ... کے خریدار بہت

ہی اگر آپ کو اس حسن کی شہرت پہ گھمنڈ — تو یہ دو دن کا ہی کیا چاہیے صورت پہ گھمنڈ
زیب دیتا ہی مجھی ہو جو محبت پہ گھمنڈ — کہ حسینان جہان کو ہی اطاعت پہ گھمنڈ

دلسی الفت کا اگر حرف زبان پر آئے
حور جنت سی پری قاف سی اوڑ کر آئے

در صدف سے ہی تو ہی لعل گہر سے بہتر — قمر اختر سی تو خورشید قمر سے بہتر
شاخ سی گل تو ثمر سی گل تر سے بہتر — جن سی انسان تو حورین ہین بشر سی بہتر

تل ہی مژگان سی تو ہی تل سی دو بالا ابرو
خط سی خسار پہ تو خط پہ ہے طرہ گیسو

حسن صورت پہ نہ مغرور ہوا اتنا کوئی — جز خداوند دو عالم نہین یکتا کوئی
نہ سمجھنا کہ نہین خلق مین ہمسا کوئی — ابھی خالق کی خدائی مین نہین کیا کوئی

اس مرقع کو عجب تحفتی ہے تنویر اوسنے
ایک ہی ایک سی کھینچی ہی تصویر اوسنے

کب تلک جور و جفا خوف خدا بھی کچھ ہے — تا بکی ترچھی ادا خوف خدا بھی کچھ ہے
ہی سبب جو جفا خوف خدا بھی کچھ ہے — بت بے مہر و وفا خوف خدا بھی کچھ ہے

سب جہان تیرے طرف کیا نہین اپنا کوئی
ہم غریبون کا بھی ہی پوچھنی والا کوئے

سنگدل تجکو مری ساتہ یہ کاوش کبتک — میری سوزش کی لیے غیر سے سازش کبتک
فکر وصلت مین مری الکو یہ کاہش کبتک — جستجو مین تری گرفتار ہون گردش کبتک

خاک در مین تری اکسیر کی تاثیر نہین
اور اگر ہو بھی تو مین طالب اکسیر نہین

ہم بھی اب سکتی ہین تپنی جو کیا ایسا گرم — لو ابھی جلتی ستاتی ہین تمہین غیر اگر گرم
ایسا معشوق نکالا ہی اب اک گرما گرم — سرد ہو گی جو وہ پہلو مین کریگا جا گرم

مثل خورشید جو وہ شکل دکھائیگا تمہین
اختر مسیح کی مانند چھپائیگا تمہین
۶۵

رشک نسرین و پری غیرت حور و غلمان
باوفا ہوش ربا حشر خرام آفت جان
جان خوبان جہان مردم چشم انسان
گلبدن غیرت نسرین دہن غنچہ دہان

لب جان بخش پہ سب اہل جہان مرتی ہین
عیسی بھی اوسکی مسیحائی کا دم بھرتی ہین
۶۶

حلقۂ میم دہن کو دل ارمان کہیے
یا کہ گیسو کو بلای سر یاران کہیے
قد بالا کو بجا ہی الف جان کہیے
نام ظلمات ہی وہ زلف پریشان کہیے

کسطرح عاشق شیدا نہ ہمارا دل ہو
کسی ملتا ہے وہ معشوق جو خود مائل ہو
۶۷

گذر اوسکا جو کبھی جانب دریا ہو جائے
کبھی بتخانہ مین آئے تو تماشا ہو جائے
جمع یہ مردم آبی ہون کہ میلا ہو جائے
کعبۂ خلق کا مسجود کلیسا ہو جائے

برہمن بکیہ کے گردون کو کبھی وارے ہین
بت بھی بتخانی مین بول اوٹھی کہ اللہ ری بتا
۶۸

دل مین سوقت مضامین سراپا کا ہی جوش
سامعین جمع ہین ارباب تماشا کا ہی جوش
جوش مضمون کا نہین بلکہ یہ دریا کا ہی جوش
قتل ہوتی ہی ہوس عشق ان تمنا کا ہی جوش

حسن بے پردہ ہی باقی نہین وسواس تلک
دائرہ ولنبی ہمہ تن چشم ہی قرطاس تلک
۶۹

کلک نقاش ہمارا قلم رنگین ہے
بکر معنی ہی دولہن آج نیا آئین ہے
ایسی شیرینی مضمون ہی کہ خط شیرین ہی
صاف بندش نہین آئینہ کی تزئین ہے

طور دل پر تجلی نور کی تصویر کھینچے
شمع بنجائی قلم نور کی تصویر کھینچے

سحر کہتی ہین وہ مانگ ہی سلک گوہر
یا یہ ظلمات مین جاری ہوئی نہر کوثر
یا کھنچا ہی محک حسن پہ کوئی خط زر
کہکشان یا شب دیجور مین آئی ہی نظر

شانہ کہتا ہے زبان سی یہ نیا پہلو ہے
اوسی کی سر کی قسم صبح شب گیسو ہے

ہے عیان حسن کی شمشیر کی جوہر صاف
حسن کی کاتب نے لکھون دیا او صاف
کشش شین شب لف کا انداز ہی صاف
زور قدرت سی دیا ہی قلم مو مین شگاف

واہ کیا صفحہ سیاہی سی یہ تصویر لکھا
فاصلہ بیچ مین رکھکر خط الف سیدہا لکھا

الفت جان جو وہ گیسو کی سایہ ہین دونون
دیکھو تو سلسلہ جور و جفا ہین دونون
دل پھنسانے کی لیی دام بلا ہین دونون
ایک ہی سیاہ ہین ہر چند جدا ہین دونون

دام الفت کی ہین آشکار انہین دونون مین
دونون عالم ہین گرفتار انہین دونون مین

اوسکی بالون مین ہین سطرح پروی گوہر
رہ گئی یا شب گیسو متبسم ہو کر
نکل آئی ہین شب تار مین جیسی اختر
سنبل گلشن خوبی پہ ہی شبنم تر

چوٹی مین نقرہ موباف عجب زیبا ہے
دامن شب سی گریبان سحر کا نکلا ہے

لو ذرا بیٹھی کرو جبہ روشن پہ نظر
کیا صفائی ہی کہ پانی ہی خجالت سی گہر
بدلی خورشید کی مہتاب سے پیدا ہی سحر
سجدہ حسن عیان ہی اوتر آیا ہی قمر

لوح سیمین تو اسی کیا ید بیضا کہیے
غش نہ آجائے اگر برق تجلے کہیے

مطلع مہر تجلی سے جبین پر نور
زرد ہی ماری خجالت کی رخ شعلہ طور
نور ہی دیدہ خورشید فلک تھی کی حضور
دیکھی گر شمع رخ حور و پری ہو کافور

گل خورشید گلستان ضیا ہے وہ جبین
آبشار عرق شرم و حیا ہے وہ جبین

ذرے افشاں کے درخشاں ہیں جو پیشانی پر
شعلہ آتش عارض سے اڑی ہیں یہ شرر

الف آسا ہو نمایاں ہی بخط قشقہ زر
خط پرتو سے پڑی دفتر خورشید پہ مہر

ذرے افشاں کے جبین پر جو دمکتے دیکھے
اختر طالع خورشید سے چمکتے دیکھے

ساغر بادہ گلرنگ ہیں آنکھیں سرشار
مستی حسن سے سرمست ہوئی ہیں ہشیار

ڈورے آنکھوں میں نہیں جمع ہوئے ہیں مے خوار
صاف ہے چہرہ رنگیں پہ گلستاں کی بہار

مست سمجھیں جو وہ آنکھیں نظر آئیں کالی
گھر کی آئین میں گلستاں میں گلشن کالی

اونہیں آنکھوں کی تو ہے نرگس شہلا بیمار
اونہیں آنکھوں پہ ہے بادام کی جانیں نثار

جام کھنکے ہوئے مست ہزاروں ہشیار
جام مے زہر ہلاہل سے ہیں دونوں سرشار

زیست سے ہاتھ وہ دہوے جو یہ ساغر پاوے
ساغر عمر ہو لبریز ابھی بھر پاوے

خضر دیکھے تو کہے ہیں قدح آب حیات
پھر عاشق ہیں مگر ساغر سم جام ممات

کیسی کالی جو گھٹا صاف ہے یہ نقص صفات
چہرہ خورشید سے اظہر ہے

دیدہ شوخ سیہ مست نہ متوالے ہیں
کہاں گیا دھوپ کی گرمی میں ہرن کالے ہیں

توسن طبع ہمارا ابھی ہے کیا زور آور
چشم وحشی کی صفت میں کتنا دم بھر

گردش چشم سیاہ و مژہ جاناں پر
پہنچی اک ڈر سناتا ہی یہ تیروں کا جگر

کسی صیاد نے برچھو نہیں ہرن گھیرے ہیں
چوکڑی بھرنے پر آمادہ ہیں رخ پھیرے ہیں

فکر مژگان کہ تقاضا ہی نگہ افسون ساز — غیر اعجاز نہین ہی کوئی اسکا ہمراز
وقت نظارہ جو باقی ہی حیا کا انداز — آنکہہ وہ بہا کر ہی کیا تو کبہی سیکڑون ناز

واہ کیا سرمہ کے دنبالے نے بہی کام لیا
چشم بیمار جو اٹہی تو عصا تہام لیا

اوسکی رعنائی کی کیونکر ہوں بیان مجہسے صفات — ہی دو لخت وہ سکا ہر اک قول دو پہلو پر بات
سیل آنکہون کی پہا ہر دم وامان آب حیات — ہی مگر زہر بہا اہل کیطرح خوف ممات

ساتہ امید و رجا کی نظر قوت بہی ہے
ہمانہ زادان نگہ ہی ملک الموت بہی ہے

وصف وہ کیجئی چشم و مژہ و ابرو کا — جو شنی مدا نی کہی صل علی صل علی
سوی اقرار گاہ و نہین آنکہون پہ ہین دست دعا — زیر محراب وہ پہاتی ہین بامید شفا

جنبش ہر مژہ آفت ہی خدا خیر کرے
نبض بیمار کو سرعت ہی خدا خیر کرے

تیز ہی موی مژہ مین ہی بہلا کسکو کلام — ہر دہ دیدہ بادام مشبک ہی تمام
کبہی فصاد اگر خواب مین لی اسکا نام — ہر رگ جو نشتر ہی ہو اسے عدام

عاشق سوزن مژگان جو کوئی ہوتا ہے
سفتہ آتی ہین در اشک اگر روتا ہے

واہ کیا ابروی خمدار ہی سبحان اللہ — قدرتی حسن کی تلوار ہے سبحان اللہ
ماہ نو چرخ پہ اظہار ہے سبحان اللہ — یہ کمان طرفہ دہوان دہار ہی سبحان اللہ

گر مرقع مین بہی اس تیغ کی تصویر کہینچے
شہر یاری مانی و بہزاد مین شمشیر کہینچے

ایسا مضمون نہ ہی ابروی مہی کا کہ واہ — تو بتین مجہی لگین سب کہین سبحان اللہ
چاندنی رات ہی افشانی وہ گیسوی سیاہ — دیکہتی ہون جبہی تلہ ری وہ کرے گا خوب نگاہ

واہ کیا شکلین ہین قابل ہین یہ تصویرون کی
دیکھو نکلی ہی زرہ سا ہی مین شمشیرون کی

۱۸۷
داغ نسبت کو ہی آنکھون سی تمام اہل زبان — گل سی تشبیہہ جو دین گل ہین کہ یہ کہاں
دیکھ پا ہی جو صدف مثل گہر ہو غلطان — نالۂ عاشق شیدا یہ سنین کیا امکان

پردۂ شرم یہ آنکھون سی اوٹھا دیتی ہین
سنکی اس کا نسی اوس کان اوڑا دیتی ہین

۱۸۸
عارض صاف نہین شمس و قمر ہین دونون — صاف آئینہ سی بہی پیش نظر ہین دونون
رنگ مین لعل صفائی مین گہر ہین دونون — دو ہین شمعین کہ ادہر اور ادہر ہین دونون

عکس اگر آئینہ مین نورفشان ہو جائے
دیکھنے والونکو چونک کا گمان ہو جائے

۱۸۹
ہی بجا دانتونکو گر انجم رخشان کہیے — کیا صفائی ہی انہین گوہر غلطان کہیے
کیا لب لعل کو گلبرگ گلستان کہیے — رنگ پیدا ہی غضب لعل بدخشان کہیے

رنگ یاقوت کا ہی لعل شکر بار مین سب ہے
جوہری کی ہی دکان حسن کی بازار مین سب ہے

۱۹۰
دہن تنگ مین تنگی سی نہین جای سخن — شرم ہی چور مگر اوسنی چرایا ہی دہن
پر چہپائی سی کہین چہپتی ہین ایسی بہی چلن — حسن دعوی جو کری صاف ہو مضمون شکن

بات پوشیدہ نہین ہی سندین ظاہر ہین ❊
ہونٹہ دونون تو گواہی کی لئی حاضر ہین

۱۹۱
نالۂ غبغب سیمین پر اگر جای خیال — متعجب ہو کہ ہی ماہ با آغوش ہلال
لب سیگون می گلرنگ کی مانند ہین لال — مست دیکھین جو غبغب تو ہون گرم سفال

کوئی بچ جی کی نہین راہ خدا خیر کرے
قرب بتخانہ ہی یہ چاہ خدا خیر کرے

[illegible] گر [illegible] پیدا [illegible]
[illegible] ستارہ طرف [illegible]
اور او بہار او سینہ ہے لیت اسکا [illegible]
مین بہی حاضر ہون تمہین نور کا دعوی اگر

دیدۂ ناپستہ فلک سے کسی عنوان آو
یہی گو ہی یہی میدان ہے چوگان آو ۵۹۳

وصف پستان کرے کیا کوئی کہ مشہور ہین یہ
ثمر ہشتیں ہیں نخل سر طور ہین یہ
کہتے ہین شمس و قمر قمقمۂ نور ہین یہ
ہاتھ کسطرح سے پہونچے کہ بہت دور ہین یہ

آشنا آنکھ ہی جس عضو سے انگیا ہو جائے
طائر نور نظر سونی کی چڑیا ہو جائے ۵۹۴

شکم صاف ہی ہے حسن کا دریا نایاب
جال ہی جالی کی انگیا کہ کرے دل بیتاب
کوٹھی گہاٹ و سینہ ہی پستان جنہی کہتے ہین حباب
کسی حبشی کو ہی ہیان جو اسکا دم خواب

نور کی نہر روان نور کے جنگلے دیکھے
نور کی کوٹھیو نمین نور کے بنگلے دیکھے ۵۹۵

روشنی ساعد سیمین کی جو آجائے نظر
گول گول ایسی ہین موٹہی کہ کرین جان اثر
شمع مہتاب بہی ہو جیسے کو ٹلا جلکر
گول گہر مین ہو فلک قید پڑی آنکھ اگر

عرش پر جائے اگر دہوم مچائین موٹہی
اہل کرسی کو بہی کرسی سے گرائین موٹہی ۵۹۶

واہ کیا پنجۂ پر نور ہے سبحان اللہ
دیکھلو پنجۂ خورشید ہی یہ پیش نگاہ
پنجشاخے ہی تو تشبیہ نہین ہی دلخواہ
او نگلیان خط شعاعی سے بہی باریک ہین واہ

دور ادب سے ہی جو پیچ آیت قدس کہیے
او نگلی او ٹہی تو ہلال کا مخمس کہیے ۵۹۷

حلقۂ ناف نہین ہی گرہ موج گہر
در کیا حلقہ بگوش اسکی ہین خورشید و قمر
دل عاشق کی ڈبونی کی لٹی ہی یہ بہنور
دلکو تشبیہ سے کیا [illegible] منظور نظر

صاف آئینہ ہی اوسکا شکم صاف نہیں
عکس سا ہی چاہ زنخداں کا پتا ناف نہیں

۵۹۸ ظاہرا معدوم کمر جسکی عدم میں بھی ہی موہوم — موشگافوں کو یہ عقدہ نہ کبھی ہو مفہوم
کیون نہ معدوم کی عاشق ہوں جہاں سی معدوم — ہی عجب یہ عشق کمر ہستی انسان معلوم

کیون نہ معدوم ہون ان زلف پہ جو مرتی ہیں
وہ کبوتر بھی ہیں عنقا جو کمر کرتے ہیں

۵۹۹ جوش پر نور کا دریا ہی زہی حسن شباب — موج ہی ہر روی خمدار قوپستان ہی حباب
حلقۂ ناف کو کس طرح نہ کہیی گرداب — ناخدا دیکھی اگر شہ میں پھر آئی ابھی آب

منہ کو اوسکے صدف گوہر دندان کہیی
دست گلرنگ کو بھی پنجۂ مرجان کہیی

۶۰۰ ران کی وصف میں ہر چند ہی شفاف بیان — پر صفائی ہی عیاں کہ نہ سکتی ہی زبان
ساق یا شمع ہی ایسی کہ نہیں جسمیں دھوان — شمع مہتاب میں اس طرح کی تنویر کہاں

مثل پروانہ ہی وہ کون جو مشتاق نہیں
شمع فانوس میں ہی پانچی میں ساق نہیں

۶۰۱ پای نازک ہی وہ نازک صفت پای خیال — سجدہ کرتی ہیں جسے دیکھ کی زہرہ تمثال
کف پا صورت مہتاب ہیں ناخن ہیں ہلال — نقش پا طرفہ دکھاتی ہیں سر راہ کمال

خوبصورت یہ قدم جلوہ گری سے بنتے ہیں
دیدۂ حور کبھی چشم پری سے بنتے ہیں

۶۰۲ راست ہی مثل الف بسکہ وہ قد بالا — دال میں جیسے الف ویسے ہی یوں وسکی جگا
دل بنا دال تو ہی دال کہ ہو جان فدا — شک نہیں ثابت ہی تل کی تصویر کیا

تل سویدا ہے تو پھر رنگ نرالا کچھ ہے
جان کی خیر نہیں دال میں کالا کچھ ہے

شاعرانہ یہ سراپا جو کیا ورد زبان ✣
ابہی کیا تونی سناب وہ کرون گرم بیان
پہر مخاطب سی کہا ہنسکی کہ او دشمن جان
شمع کیطرح جسی سنکر جسی تو ہو سوزان

سنکے ہر عضو کی تعریف سے تجہے حیرت ہو
بوٹیان دانتو نسی کاٹی جو ذرا غیرت ہو ۱۰۳

دیکہہ لی وسکی اگر گیسوی شبرنگ کا جال
رنگ اوڑ جای کری گر رخ رنگین پہ خیال
پڑی جنجال مین دم بہر کا بہی جینا ہو وبال
منہ کی رونق نرہی دیکہہ کی زیبایش خال

دل ہو زلف عرق آلود سے ایسا پانی
نا پتا تو پہری ظلمات مین کالا پانے ۱۰۵

دیکہے گیسو تو پریشان ہو گیسو کیطرح
شوخی چشم بہگا دی سے تجہے آہو کیطرح
آگے ابرو کی جہکی شرم سی ابرو کیطرح
گرمی ناز اوڑا دی تجہی جگنو کیطرح

رخ سی پردہ جو اوٹہا ی تو یہ شرماے تو
منہ چہپا کر کسی جنگل کو نکل جاے تو ۱۰۶

مہندی ہاتہو نمین ملی اپنی جو وہ حور مثال
اوسکو آجای جو آرایش کا کل کا خیال
شرم سی زرد کبہی تو ہو کبہی خشم سی لال
کنگہی چوٹی کا تو کیا ذکر ہی ہو زیست وبال

تجہے دلپہ کسیطرح کا قابو تیرا
آرہ بنجاے سے تجہے شانہ گیسو تیرا ۱۰۷

سر دہری پانون پہ تو منہ نہ لگاون تجکو
گرمیان اوس سی کرون خوب جلاون تجکو
آئینہ اوسکے کف پا کا دکہاون تجکو
اگلی باتین جو ہین سب یاد دلاون تجکو

روی تو مین کہون چل دور ہو منہ ڈانپ نکل
پیٹ شرما کی الکر اب کہ گیا سانپ نکل ۱۰۸

راہ مین سامنی آجای جو وہ غیرت ماہ
زلف دیکہی تو جہان ہو تری آنکہو مین سیاہ
آنکہین پہرائین تری خاک سو جہی کہی راہ
برق آئینہ رخسار پہ ٹہہرے نہ نگاہ

آہوی چشم ہو وہ شوخ دکہادی تجہکو
خواب خرگوش کی غفلت سے جگادے تجہکو

۱۱۰ ہ
نہ پہ جب ناز سے زاہد کی ترے آگے دامن
ہو نشہ چہائی نظر آجای جو شیرین وہ دہن
جوش وحشت ہو تجہی چاک کری پیراہن
دیکہی گر دان تو ندامت سے جہکالی گردن

حلقۂ ناف وہ ذقن سے جو نگاہین لڑجائین
غیر حالت ہو تری آنکہونمین حلقی پڑجائین

۱۱۱ ہ
نرگس مست کو دیکہی جو تجہی ایک نظر
شرم کی طرز سے جہامی ہی تجہکو باہر
عقل زائل ہو پئی تجہسی کا ساغر
جاتی ہین نیچی نگاہین کہین اوپر اوپر

ہوان تیری سوتی بدن ہوگی پریشان کہڑی
آنکہ پر آنکہ جو ڈالی تو کری کان کہڑے

۱۱۲ ہ
دیکہی آنکہونکو تو دل تہام کی تو دینی آہ
پردہ ہو فاش ترا دیکہی کی ذرہ دیدۂ نگاہ
صبح ہو جای غضب تجہپہ پڑی روز سیاہ
بہاگی تو چور کی مانند ملی تجہکو نہ راہ

دلکو مضطر صفت طائر پر بند کرے
کوٹہری مین تجہی کاجل کی نظر بند کرے

۱۱۳ ہ
نیچی آنکہونکو جو دیکہو تو بہت شرماؤ
بالی پتی جو نظر آئین تو تم پچتاؤ
بیٹہی باتونسی کہٹائی مین پڑو پچتاؤ
مہندی دکہلائی تلوونسی لگی جل جاؤ

اشک بہی آنکہونمین بہر لاؤ تو وہ رو نکری
آنسوونکو کبہی خلخال سے گہونکرو نکری

۱۱۴ ہ
چشم جادو جو نظر آئی تو تو شرما جائے
تیرگی چہرۂ شفاف پہ تیری چہا جائے
چار آنکہین وہ کری تجہسی تو تو گہبرا جای
رنگ میلا ہوا بہی چاند گہن مین آجای

کری اعجاز کا دعوی وہ صنم ہونٹہون پر
لب جان بخش سی آئی ترا دم ہونٹہون پر

١١١٣ تیغ مژگان جو وه سفاک کهنچے سید عدم | تیر مژگان جو لگای تو ترے پشت ہو خم
سامنے تیرے اوسکا اپنا نہ رکی ہی وه قدم | ٹهوکرین کهای کهای ہای ستم ہای ستم

منہ کی بهل ہو کی تجلی حسن کی سید اونگین گرے
چاه غبغب سے بچی چاه زنخدان مین گرے

١١١٤ نت روشن ہی نقاب اوسکی اگر وا ہو جای | جل بهی حق مین ترے طور کا شعله ہو جای
آستینوں کو جو دیکهی تجهی سودا ہو جای | فاش اوس ساعد پرنور سی پیدا ہو جای

دامن شرم تلک ترک کرے ساته ترا
کوچه چاک گریبان مین سے چهپے هاته ترا

١١١٥ حسرت آئینه عارض سی ہو سکتا ہو جای | سایه زلف سیه سی تجهی سودا ہو جای
دیکهے شیرین جو دو لب لعل ترا کهٹا ہو جای | غیر ہو حال ترا کیا سی ابهی کیا ہو جای

آنکه مین ورت ملو ستی تو ہو کی قدمبوس ملے
وه تو مهندی ملی اور تو کف افسوس ملے

١١١٦ ہو خزان حسن جو دیکهی گل عارض کی بہار | جنبش موی مژه دیکهکی تو ہای خار
پاره پاره ہو جگر آئینه جلوه سی ہو دوچار | بیٹه جای ترا دل دیکهکی سینه کا اوبهار

اوسکے آگے نه کوئی تجهکو قرینا آتی
سینه شیشے تو خجالت سی پسینا آئے

١١١٧ آئی گر بزم طرب مین کسیدن وه مینوش | ساغر ہجر ہی بیکی رہی تو خاموش
چشم میگون نظر آجای تو اوڑ جائین ہوش | ہو بنا گوش کا سو جانسی تو حلقه بگوش

سامنی اوسکے نه باقی رہین اوسان ترے
آنکهوں سے آنکهین کهلین کانو سی ہون کان ترے

١١١٨ لهر آئی کسی وزجو وه دامن پاک | صورت موج کرے اپنا گریبان تو چاک
روبرو آئی پہن کر جو وه آبی پوشاک | پانی پانی ہو آتی ہیروی حسن نہ خاک

[illegible]
ایسے [illegible] تو تجھے [illegible] تری [illegible]

۱۲۰
چھیڑ لی تو تو ہنسی وہ گل خندان سمجھے
ہو مقابل جو وہ سلطان حسینان سمجھے
روٹھی تو کچھ نہ بن آئی کسی عنوان سمجھے
ہار ہو جا تری جیت لی میدان سمجھے

نہ ہی تاب ہوا ناز کا گھوڑا ہو جائے
اوسکا مو باف تری واسطے کوڑا ہو جائے

۱۲۱
خدمت آئینہ داری جو کری تو منظور
خاصدان اوسکا اوٹھا ہی یہ تیرا کیا مقدور
آئی ڈری وہ نہ قرین سد سکندر ہو غرور
ساتھ ڈولی کی جو دوڑی تو کہی ور ہو دور

حق تو یہ ہی تجھے ہر طرح ہی باطل سمجھے
پانچوں کی بھی اوٹھائی کی نہ قابل سمجھے

۱۲۲
زیب زینت کا کسیدن جو وہ سامان کری
موج کیطرح تری دلکو پریشان کری
صورت آئینہ کیا تجھی حیران کرے
پانی پانی جو ہو تو اپنی طرف ہیان کری

پھر تو کچھ تجھسے نہ اوکا فرلی پیسہ بنے
اوٹ مین آئینی کی طوطی تصویر سے بنے

۱۲۳
اسقدر حسن خدا داد کی ہوا ہسکے دہوم
تو بھی تجکو ہی ہے اپنی حقیقت معلوم
جو تری چاہنی والی ہین کرین گرد ہجوم
دل اوکی ہر دم کف افسوس ہی یا قدم

شکل یوسف جو اوسی لاون مین بازار وکھین
تو بھی بیہا کیطرح آئی خریدار وہ نہین

۱۲۴
در سی نکلی تو تجھی صورت دیوار کرے
عشقباز و نکی نگاہو نمین تجھی خوار کرے
آپ نقطہ ہو تجھی صورت پرکار کری
اک زمانہ تری معشوقی سی انکار کرے

گل جو کہناتی ہین گر نیزان صفت بو ہو جائین
تو مسلمان ہو تو عاشق تری ہندو ہو جائین

۱۲۵
ایسی شوخی پہ عجب حال ہی مجھسی اوسکا
پھر سینہ مین لگا سونمین حیا دلمین وفا
مین فدا اوسپہ ہون میریطرح مجھپہ فدا
دلکی صورت نہین ہوتا مری پہلو سی جدا

مجھسی برگشتہ تری طرح وہ محبوب نہین
اوسکو مطلوب نہین جو مجھی مطلوب نہین

۱۲۶
جب مین جاتا ہون مجھی پاس بٹھا لیتا ہے
دنمین سو بار جو روٹھون تو منا لیتا ہے
ایسی کرتا ہی لگاوٹ کہ لگا لیتا ہے
ناز جو اوسپہ مین کرتا ہون وہ اٹھا لیتا ہی

بات نکلی جو مری منہ سی وہی بات کہے
دن کہون دن وہ کہی رات کہون رات کہی

۱۲۷
کام ہی میری اطاعت سی اوسی آٹھ پہر
خاطرین میری ہین کیا کیا اوسی منظور نظر
رات بھر میری خوشامد ہی تو بنت دن بھر
ہاتھ گر دنمین حمایل کبھی زانو پہ ہی سر

نگہ مہر جو کرتا ہون تو جی جاتا ہے
غصہ کہا کر جو گہر کتا ہون تو پی جاتا ہی

۱۲۸
الغرض مینی سنائی جو ونہین یہ تقریر
غیرت حسن نی دکھلائی یہ اپنی تاثیر
مار نی غصی کی ہوا پہول سا چہرہ تغییر
پہلی تو ہو گئی خاموش بہ رنگ تصویر

پہر جو بولی تو کہا ہوش مین آ ہوش مین آ
او گرفتار قضا ہوش مین آ ہوش مین آ

۱۲۹
خیر ہے خیر ہے کیا کہ ہوا کیا تجھکو
بات کرنی کا بہی آیا نہ سلیقا تجھکو
بہکی آیا ہی کہ سودی کا ہی دورا تجھکو
بنا ہی سی نہ کبہی مینی لگایا تجھکو

واہ جی زور یہ شوخی ہی نئی گرمی ہے
منہ سنبہالو کہ زبان خوب ہی چل نکلی ہے

۱۳۰
اتنا کہل کہیلنا انسان کو نہین ہی بہتر
بد زبانی پہ زبان چلتی ہی کیسی فر فر
اسقدر جامی سی ہو جاؤ نہ اپنی باہر
بیٹھی بٹھی تمھی کہا جاتی ہی ہماری منہ پر

[illegible] کی صفائی [illegible] دیکھی [illegible]
[illegible] دیکھی نہ [illegible]

[illegible]
[illegible] زبان [illegible] گویا — بات کرتی ہوئی [illegible] خشک [illegible]
[illegible] تھا [illegible] ریشا — [illegible] سکتی تھی [illegible]

روح [illegible] آگئی تھی بدن میں گردیکھتی تھی
کانپ جاتی تھی جو ہم پھر کے نظر دیکھتی تھی

[illegible]
آنکھ [illegible] ملاتی سی مرتی تھی اجی تم ہو وہی — سامنے آنکھ نکرتی تھی اجی تم ہو [illegible]
بات کرتی ہوئی ڈرتی تھی اجی تم ہو وہی — دبکی آگئی سی گذرتی تھی اجی تم ہو [illegible]

راہ میں بھی جو کبھی سامنے پڑ جاتی تھے
اوٹھ نہ سکتی تھی قدم خاک میں گڑ جاتی تھی

[illegible]
یاد ہی آگئی ہی ہمیں کبھی منہ آتی تھے — آگے بھی ہی کبھی فقرے کبھی جاتی تھی
آگئی ہی آپ اسی انداز سی اتراتی تھے — آگے بھی ہمیں ایسے طرح سی جھنجلاتی [illegible]

برہمی کی کبھی آگے بھی لیا کرتے تھے
اسی دنیا کی سی [illegible] بات کیا کرتی تھی

[illegible]
ساری تقصیر ہماری ہی قصور آپکا کیا — [illegible] نکرتی نہ اوٹھاتی صدا
منہ لگایا تمہیں ہمنے یہ اوسکی ہے سزا — سر چڑھایا تمہیں ہمنے یہ ہماری ہی خطا

کچھ اداؤن سی مروت نہ ہمیں کرنی تھے
بیوفاؤن سی محبت نہ ہمیں کرنی تھے

[illegible]
طرہ ان سب پہ یہ ہی چال ہمنے جب ہی کیا — زور گرمی نئی شوخی ہی نیا ہے غصہ
کہتی ہیں ہمنی نیا یار کیا ہے پیدا — اوسکی زلف ایسی ہی رخسار ہی اوسکا ایسا

سچ ہی ہاتہ آپکی ایسا ہی ہے دلبر آیا
آپنے مجھسے کہا اور مجھے باور آیا

واہ کیا بات بنائی ہی اجی کیا کہنا
خوب بی پر کی اوڑائی ہی اجی کیا کہنا

نئی تمہید اوٹھائی ہی اجی کیا کہنا
کیسی دیدی کی صفائی ہی اجی کیا کہنا

کیوں نہو واہ نئی طرح کی چالاکی ہے
اسکو چالاکی نہیں کہتی ہیں بیباکی ہے

چشم بد دور نیا یار ملا ہے انکو
کوئی یوسف سر بازار ملا ہی انکو

ہمسے بہتر کوئی دلدار ملا ہے انکو
جان بیچینگی خریدار ملا ہے انکو

اوسی معشوق سے دل اپنا لگائینگی یہ اب
پوچھنا کیا ہی مری خوب اوڑائینگی یہ اب

اب اوسی آئینہ رخ کی یہ حیران ہونگے
اب اوسیکی لب جان بخش پہ قربان ہونگی

اب اوسی زلف پریشانکی پریشان ہونگی
اب اوسیکی نگہ ناز پہ قربان ہونگی

کیوں پسند آئینگی اب ناز ہمارے انکو
سچ ہی کیوں بہائینگی انداز ہمارے انکو

چلو جی خوب ہوا ہمنی بہی فرصت پائی
جان جہگڑی سی چہٹی روز کے راحت پائی

سٹ گیا مفت کا خنجال فراغت پائی
سیمتن تمکو ملا ہمنی بہی دولت پائی

تم اوڑا یا کرو پہر ہی وہاں سب کے کہٹکے
اپنی بہی چین سی گذریگی یہاں بی کہٹکے

غمزہ خونریز ہی عشوہ ہی ہمارا جلاد
جہگڑی ہر روز رہا کرتی تہی ہر روز فساد

راتدن رہتی تہی ان دونوں کو مشق بیداد
خوف ہتا تہا کہ پڑجای نہ بیڈ ہب افتاد

تیغ ابروی غضب کام نہ اپنا کرجائے
نگہ قہر سے بیجرم نہ کوئی مرجائے

پہر لگی کہنی کہ او تیز زبان او طرار
او پراگندہ دل او دلشکن او دل آزار

او وفا دشمن و آوارہ مزاج او عیار
بی ادب ہرزہ درا یا وہ سرا بد اطوار

اب کبھی نام ہمارا جو زبان پر آیا
۱۲۴۳ھ جان لی قہر خدا تجدید مقدر آیا

کہنی یہ کہنی لگی جی مین ذرا تو شرما
آج کہتا ہی کہ وہ یار کیا ہی پیدا

ابہی کل تک تو یہ کہتا تہا کہ تم ہو یکتا
جو کہین صورت و سیرت مین ہی تمسی اچہا

خیر صاحب وہی گلفام مبارک ہو تمہین
۱۲۴۳ھ ہم ہوی خار گل اندام مبارک ہو تمہین

پر وہ محبوب کہان اوسکو میان بلواؤ
یہ تو کیا دخل کہ تم ہیانسی قدم سر کاؤ

کیسی صورت ہی کس انداز کا ہی دکہلاؤ
آدمی اوسکے بلانے کو کہین جہواؤ

ایک اشارا ہبی تمہارا وہ اگر پائیگا
۱۲۴۴ھ تابع حکم ہے فی الفور چلا آئیگا

زلف و رخسار ذرا ہم ہبی تو دیکہین اوسکی
ناز و انداز و ادا ہم ہبی تو دیکہین اوسکے

لب اعجاز نما ہم ہبی تو دیکہین اوسکے
غمزۂ ہوش ربا ہم ہبی تو دیکہین اوسکے

ہم ہبی دیکہین کہ وہ آشوب جہان کیسا ہی
۱۲۴۵ھ سامنی لاؤ تو جی ہی وہ کہان کیسا ہے

صید کی تاک مین تیسی ہی شہباز نظر
فکر نخچیر مین جلاد غضب سے مضطر

خون بسمل کا ہی مشتاق ادا کا خنجر
جستجو ہی رگ جان مین ہی غمزہ کا نشتر

سامنی لاؤ جو اوسکو تو بیار تنگ کرین
۱۲۴۶ھ خنجر ناز و ادا سی لبہی چور تنگ کرین

ترک غمزہ ہی سنبہالی ہوی شمشیر دودم
ناتہ عارض پہ دہری کہاتی ہین قرآن کی قسم

صف مژگان کا یہ غیر تیسی ہو لبے عالم
آگی آئیگا فرشتہ ہبی تو چہوڑین گی نہ ہم

قول ہی چشم سخن گو کا کہ ہم اول ہین
کاکلو نکو ہی یہ دعوی کہ میان سنبل ہین ٭

[illegible] مشہور فسانہ کا میرے دم ہی کلام
[illegible] تیغ قضا ایسی مرا نام [illegible] دم

[illegible] عشر کی [illegible] ایسی [illegible]
چار چشمی کا جو دعوی [illegible]

ڈرتا ہو نگی او سپہ غضب قہر الٰہی سے
سو نگ [illegible] سدا یاد ہی بجلی [illegible]

[illegible] آئی [illegible] قو مقابل [illegible]
[illegible] پھر [illegible] پانی [illegible]

ماری گولی [illegible]
[illegible]

دور سے سایہ نظر آئی تو شکل [illegible] لون
سامنی آئی تو [illegible] ناگنی بنکر ڈس لون

[illegible] ہر ولی بہی کہینچ کہینچ کر
[illegible] ہو وہ شوخ نظر

لاؤ میں انہیں تو دکھلاؤن [illegible] اپنا جوہر
[illegible] کمان تیغ قضا کی [illegible] سپر

سامنی ہو تو حقیقت ابہی ساری کہل جائی
جوہر اپنی ہو کہلین وسکی بہی قلعی کہلجائی

[illegible] کام یہ دندان کی چمک
[illegible] وہی شعلہ عارض کی لپک

ہو چکا چوندا وہی جائی [illegible] آنکھ [illegible]
طرہ [illegible] جبینہ روشن کی جہلک

شہو کرین کہا کی گر ہی دید [illegible] بہی [illegible] لگے
گر پڑی چادر تحدان مین بیتا بہی [illegible] لگے

گات کہتی ہی کہ [illegible] کیا بات کی بات
سو نگ چہاتی پہ دلون وسکی جو آئی بد ذات

ہو مقابل جو مری حسن [illegible]
شفتلون کی کہین منہ لگتی ہین عالی درجات

گر وہ جی چھوڑ کے بہاگا بہی یہا نسی جسلکر
بیڑیان پاؤن کی بنجائیگا جوبن ڈہلکر

زلف [illegible] کہا کی یہ کہتی ہی کمر
[illegible] عدم قصد سفر

ایسی انکھین [illegible] کہان وسکی جو آؤ مین نظر
جادہ راہ کی مانند بنون مین رہبر

[illegible]

[illegible]

[illegible]	[illegible]

[illegible]

[illegible] پیش آیا	[illegible] اور ایک شعر
[illegible]	[illegible]

وفات [illegible] کہا [illegible]

ہوشمین آ [illegible] جب [illegible]

کیا [illegible]	سوی [illegible] آنکہ [illegible]
[illegible]	کہائی ٹہوکر [illegible]

دھڑ کرتی ہی [illegible]

شاد [illegible] دل بیتاب [illegible]

رنگ [illegible] نزاکت نی نیا دکہلایا	[illegible] ہوگیا آنکھوں مین اندھیرا آیا
یون خجالت کو شاخی لگا یون شرمایا	پیچ [illegible] ہو جاتی ہی [illegible] سایا

دل دھڑکتا ہی نظر کچھ نہین آتا ہمکو

بجلی کہی مین نہین یارب یہ ہوا کیا ہمکو

کہکی مجھسی یہ کہا آپ اب آرام کرین	فائدہ کیا نہ زیادہ مجھی بدنام کرین
جائین اخلاص وسی ہی سحر و شام کرین	آپ ہون مست وسی ساقی گلفام کرین

چھیڑ کا ہوتا ہی انجام برا یاد رہے

ہمنی کیا جانیی کیا پاس کیا یاد رہے

اوسکی باتوں مین جو مینی یہ لگاوٹ پائی — عشق مہر تازہ ہوا جوش مین الفت آئی
گر پڑا پاؤن پہ کی عرض زہی دانائے — مجکو بہی سمجہا ہی تو اپنی طرح ہرجائی

سوز دل تہا یہ فقط تیرے طلبگار ہین ہم
تو مسیحا ہی وہی درد ہی بیمار ہین ہم

۱۵۹

حور ائی جو کبہی راہ بتائین اوسکو — منہ دکہائی جو پری منہ نہ لگائین اوسکو
ماہ بہی ہو تو ترا ہالہ بنائین اوسکو — بنکی خورشید بہی آئی تو جلائین اوسکو

لاکہہ دل ہون تو فدا صورت پروانہ کرین
شمع رو تیرے سوا غیر کے پروانہ کرین

۱۶۰

سنکے تقریر مری کہنے لگا وہ طناز — تمکو معلوم حسینونکی ابہی کیا انداز
تمنی دیکہی نہین دنیا کی نشیب اور فراز — طاقت صبر بہی کچہ چاہیی ای بندہ نواز

بی مشقت کوئی ہوسکتا ہی ہمراز کہان
جب تلک سوز محبت مین نہو ساز کہان

۱۶۱

الفت گل مین جو بلبل کا ہوا چاک جگر — گوشِ گلکی لیی تب اشک ہوی اوسکی گہر
جلکی پروانہ جو محفل مین ہوا خاکستر — نام روشن کیا تب شمع جہانمین یکسر

عشق مین شان زلیخا نی شہانی پائی
پیر ہوکر غم یوسف مین جوانی پائے

۱۶۲

قیس و فرہاد کو کیا کیا نہوی رنج و ملال — لی جہری وامق و نل ہوگئی الفت مین حلال
ہو جو غیرت تو طمانچو نسی کرو منہ کو لال — اتنی سی باتمین آئی لگی غیرون کی خیال

چار دن تمسی محبت نہ نبہی دیکہہ لیا +
کیا تنک حوصلہ ہو جاؤ اجی دیکہہ لیا +

۱۶۳

شکر صد شکر امیر اتنو گیا غم کا اثر — عاجزی سی میری ڈہیلا ہوا وہ شکر
رکہہ لیا پاؤنسی زانو پہ اوٹہا کر میرا سر — صحبت عیش جو آگئی تہی ہوئی بار دگر +

یا رب! حجاب نہ احباب کی نظرون سی گرین
دن پہری جیسی مری ویسی زمانی کی پہرین

تمام ہوا

واسوخت ششم

باسم تاریخی

بانگ اضطرار

۱۲[illegible]ھ

۱
یاد ایام کہ شوخی کا یہ انداز نہ تھا
جلوہ حسن کا حوصلہ پرواز نہ تھا
شمع فانوس میں پنہان شعلہ آواز نہ تھا
اک جہان کشتۂ تیغ نگہ ناز نہ تھا
آنکھیں خونریز نہ تھیں خنجر قاتل کیطرح
لوٹتی تھی دل عشاق نہ بسمل کیطرح

۲
پردے سی نکلا تھا تمہارا باہر
صورت آئینہ تھی خانہ نشین شام و سحر
صحن تک بھی نہیں دالان سی آنا تھا سفر
ڈرتی ڈرتی کبھی جاتی تھی اگر جانب در
دیدۂ نقش قدم سی تمہیں شک جاتی تھے
دیکھکر سایہ کو ہمراہ جھجک جاتی تھے

۳
انگلی رنگین تھی نگار و زینت سی خبر
مسی ملنی کا نہ لپکا تھا نہ سرمہ پہ نظر
ہاتھ مہندی سی تھی پنجہ مرجان اگر
آتش رنگ حنا سی نہ جلاتی تھی جگر
دامن زلف تلک دسترس شانہ نہ تھا
آئینہ پرتو عارض سی پریخانہ نہ تھا

ہوتی تھا رشک سی یہ طرز تماشا یون گلشن و بہر | نہ اوٹھتی تھی کبھی انکی کبھو یہ ان پہ نظر
قلعۂ حسن سی ہی وہ تھی نہ پیدا دلکی اثر | شہرۂ ماہ رخ و داف نقشا شہر بشہر

جان آفاق تھی عاشق دلگیر جمال
کھینچ کی جاتی نہ تھی جابشہر مین تصویر جمال ۵۵

سیکڑون آئینہ حسن کی حیران کب تھے | لاکھون گیسو ی پریشان کی پریشان کب تھے
اتنی وحشت زدہ نرگس فتان کب تھے | اسقدر مشتری سیب زنخدان کب تھے

کوچہ یون آٹھ پہر مصر کا بازار نہ تھا
تمتو یوسف تھی مگر کوئی خریدار نہ تھا ۵۶

کون تہا میرے سوا چاہنی والا صاحب | خانگی ماہ تھی تم اور مین بالا صاحب
میرے چاہت سی ہوا رتبہ دوبالا صاحب | میرے بنا میبو نہی نام نکالا صاحب

فکر کی مینی بہت حسن مین تب طاق ہوئی
نئی مضمون کیطرح شہرۂ آفاق ہوئی ۵۷

سیر پر تمکو نظر تھی نہ تماشی پہ نگاہ | مثل یوسف کبھی دیکھی تھی نہ بازار کی راہ
ماہتابی پہ نہ چڑھتی تھی کبھی شام و پگاہ | بلکہ خورشید نی دیکھا تہا نہ سایہ بھی ماہ

شوخیان طبع مبارک مین یہ زنہار نہ تہین
کھڑکیان گھر کی کبھی جانب بازار نہ تہین ۵۸

روز ہوتی تھی نہ یون پہولونکی زیور کی خرید | خز و دیبا کی بھی جامہ نہ تھی قطع و برید
اک جہان گو کہ تہا مشتاق برنگ مہ عید | پر نہ حاصل تہا کسیکو مزۂ گفت و شنید

جمع ہوتی تھی نہ یون اہل غنا شام کی وقت
قصہ گویونکو بلاتی تھے نہ آرام کے وقت ۵۹

اب جو ہر بات مین یکتا ہوئی ماشاء اللہ | عمر بہ جور ستم آرا ہوئی ماشاء اللہ
مائل سیر و تماشا ہوئی ماشاء اللہ | غیر ہم غیر احبا ہوئی ماشاء اللہ

جھلکتی آبلۂ تنحل سے ہے تشنہ کامی ہی
نشظر ہم ہیں دیوار گھر سے تشنگی ہی

بیدھ سمجھے تھی کہ ہوگی یہ قیامت ہم پر
غیر لونٹین گی غیری آئیگی آفت ہم پر

اشکوان جسم شمشیر عدو ست ہم پر
ظلم و جور و ستم و خواری و ذلت ہم پر

کچھ ہوا خیر تھا کچھ اور گمان درپیش
قہر درویش بجان درویش

دلمین سوچو کہ طرح یار بنایا کسنے
اسطرحکا تمہین عیار بنایا کسنے

دار با دیکے دل اپنا یار بنایا کسنی
ساری معشوقون کا سردار بنایا کسنی

کب سلیقہ تہا تمہین زینت و زیبائی کا
کسکی صدقی مین یہ شہرہ ہوا رعنائی کا

ساری احسان مری نام خدا بہول گئی
ذائقہ مہر کا الفت کا مزا بہول گئے

بیوفائی پہ چلی راہ وفا بہول گئے
پہچلی باتونکو تم ای ماہ لقا بہول گئے

ابتو دل اور دماغ اور ہی شان اور ہی ہے
آن بان اور زبان اور بیان اور ہی ہے

اتدن صحبت اغیار ہے اللہ اللہ
دل مین پامال وہ رفتار ہے اللہ اللہ

گھر مین ہنگامۂ بازار ہے اللہ اللہ
دم نکلتی ہین وہ گفتار ہے اللہ اللہ

آئین احباب قدیمی یہ اجازت ہی نہین
کنگہی چوٹی سی کسیدم تمہین فرصت ہی نہین

عام چاہت ہوئی اب عشق کی بیمار ہین سب
گرم بازار دا سر دلبیون کے مطلب

درد دل درد جگر سوز درون خشکی لب
آنکھین بیمار ونکی ہین شربت دیدار طلب

خوش ہوا ساز ہین بن آئی ہی عطار ونکی
ڈولیان روز چلی آتی ہین بیمار ونکی

[illegible]

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible] قدر حق [illegible]

غون غمزہ [illegible] اب [illegible] ہین
اسکے [illegible] کیا اسکے قصاب نہین

[illegible] اتی ہین [illegible]	گلشنیان [illegible] کرتی ہین [illegible]
اوسی ہوتی ہین اشارہ [illegible] لگاوٹکی [illegible]	سامنے آئینہ کی چاہون تو کہون نام بنام

خط [illegible] پوشیدہ نہین یارون پر
بیٹھی رہتی ہین [illegible] کبوتر تری دیوارونپر

رات دن صحبت اغیار رہا کرتی ہے	بزم مین انہین لہ گوشی بازار رہا کرتی ہے
طبع تمسی ہمری بیزار رہا کرتی ہے	گرد ہم تجھین دیوار رہا کرتی ہے

خیر پیارا اسطرح بہتر ہو اگر حور سے تم
مارا جو ہوا تو یہ عجب کسی مزدور سے تم

ہنسی وہ نجی ہوئی گفتار ذرا اور سنو	ہنسی او کہیری ہوئی رفتار ذرا اور سنو
بیرخی تمسی یہ ہر بار ذرا اور سنو	ہم رکاوٹ کی سزاوار ذرا اور سنو

دور عمری ہین یہ سرکار کی دانائی سے
ایسی چالین رہین صاحب کسی ہرجائی سے

خیر تمکو جو نہین پاس ہمارا صاحب	بحر الفت ہی کیا ہمنی کنارا صاحب
کہین وابستہ اگر دل ہی تمہارا صاحب	سلسلہ قطع ہی کب ہے یہ گوارا صاحب

آپکے دلمین محبت کا اگر نام نہین
خوش رہو خوش رہو بندیکو بھی کچھ کام نہین

بد بلا تم ہو تو ہین ایک بلاکش ہم سے	برق وش تم ہو تو پرکالۂ آتش ہم بھی
تمکو پروا نہین تو تمپہ نہین غش ہم سے	ڈھونڈہ لینگی کوئی محبوب پریوش ہم بھی

دل ہی جا بلبل تو کہان چہرہ گلرنگ نہین
پانو نہین لنگ نہین ملک خدا تنگ نہین

سنہ ۱۲۲۱

عکس [illegible] مین در نجف لائی کہون
دل [illegible] جو منظور تو خواہان لائی کہون
پہول گلشن مین بہشت قاف مین پریان لائی کہون
ماہ ہر روز سپہر جبین مہر درخشان لائی کہون

جگمگاتا کونسی جا ماہ جبینون کا نہین
شہر آباد دہی کچھ کال حسینون کا نہین

سنہ ۱۲۲۲

اگر [illegible] ہم سو پیش آؤن تمکو
آنکھین [illegible] وہ خورشید کہاؤن تمکو
شعلہ وہ ایسا نکالون کہ جلاؤن تمکو
اشک بنجاؤ تو نظرون سی گراؤن تمکو

نہ ملون کبھی خوشامد سے جو ارشاد کرو
بھول جاؤن تمہین ایسا کہ بہت یاد کرو

سنہ ۱۲۲۳

ڈہونڈا کر کہی طرح صدا نکالون ایسا
ذرہ تم سامنی اوسکی ہو وہ خورشید لقا
تم سہی یکہ و تنہا کہو [illegible] سے علے
کم نما جیسی کہ خورشید کی پہلو مین سہا

فخر خوبان جہان چست بہی چالاک بہی ہو
اپنے غمزی کیطرح قاتل بیباک بہی ہو

سنہ ۱۲۲۴

چاند سا چہرہ شب مہ جو دکہائی تمکو
گرم صحبت ہو تو ہنس ہنس کے رلائی تمکو
کرم شب تاب کی مانند اوڑائی تمکو
آپ تو برق بنی ابر بنائی تمکو

سامنی اوسکے کہان دانش و فرہنگ کی بات
صورت غنچہ نہ نکلے دہن تنگ سے بات

سنہ ۱۲۲۵

دام مین لائی تمہین گیسوی پیچان اوسکا
داغ دی چاند سا رخسارہ تابان اوسکا
کنوین جہنکوائی تمہین چاہ زنخدان اوسکا
طوق ہو تمکو یہ نو سا گریبان اوسکا

عرق شرم حضور گل رخسار آئے
سر جہکا لو جو نظر ابروے خمدار آئے

کان میں بالیاں کرو آنکھ کی شوخی جو نظر
ہو شمہ کانو جو پڑی آنکھ لب لعلین پر
آنکھیں پتھرائیں جو کانونکی نظر آئیں گہر
غیبت کردی تمہیں نظارہ عنقای گہر

رنگ فق ہو شکم صاف کی نظاری سے
حلقی آنکھو نمیں پڑ گین ناف کی نظاری سی

زلف پیچ کری تمکو گرفتار رسن
تنگ جینی سی ہو ہنگام تماشای دہن
کنوئیں مین ڈوب مرو دیکھکی وہ چاہ ذقن
صبح کردی جو نظر آی بیاض گردن

کھنچی رشک صف مژگان کی خلش خارو نمین
آتشین چہرہ لٹای تمہین انگارون مین

دلکو دیجکا ہو کمر کی جو لچک آی نظر
درد دل چھکی جبین کی جو چمک آی نظر
دم پھڑک جای جو نتھنونکی پھڑک آی نظر
غمسی لٹ جاؤ جو گیسو کی پھڑک آئی نظر

سینۂ صاف جو سر مشق تصور ہو جاے
شکل آئنہ ہو سکتا یہ تحیر ہو جاے

دیکھو وہ لعل سی زیب تو شامت آی
زلف کج تمکو مقدر کی کجی دکھلاے
سرمگین چشم سی آنکھو نمین اندہیر اچہای
راستی قامت موزون کی قیامت ڈہاے

بیکلی دلمین ہویدا جو کلائی دیکھو ✣ ✣
کیا ملو ہاتہ جو وہ دست حنائی دیکھو

کبھی آمادہ جو ہو رقص پہ وہ مایۂ ناز
شمع سان پھوٹ بہو دلمین یہ پیدا ہو گداز
ایسی بجھ جاؤ کہ تم فرش ہو یا انداز
نیش عقرب ہو تمہین جنبش مژگان دراز

خشم آلودنگہ زہر کا دی جام تمہین
سانپ بن بنکی ڈسی زلف سیہ فام تمہین

گر پڑی اشک جو آنکھین کبھی آنکھوں سی لڑین
باتین رنگین وہ کری منہ سی گل تازہ جھڑین
پھول سی چہرے سی اللہ تمہین جلنی کی پڑین
خار ہو تمکو یہ پھانسین دل نازک مین گڑین

سرو آسا جو قدرت دکھاسے تمکو
خوب رسوا کری جھنڈی پہ چڑھای تمکو

ایسی آوازی کسی ہل نکلین آپ کی لب
گرمیوں پہ اگر آجای نہین جای عجب
پہبتیاں ایسی کہی تمپہ کہ چہا جائین وہ سب
بہاگتی راہ نپاؤ وہ گری برق غضب
گرم فقرہ اوسی ہر وقت وہ موزون سوجہی
قافیہ تنگ کری تمکو نہ مضمون سوجہے

میلی ہوتی ہین بہت شہر مین بہاری بہاری
شہر اُمڈا ہوا ہر سمت سی سڑکین جاری
جاتی ہین ساری حسین کرکی وہان طیاری
کثرت ایسی کہ زمین بوجہ سی جہکی عاری
امرا جتنی ہین سب سیر کنان ہوتے ہین
عشقبازونکی بہی انبوہ وہان ہوتے ہین ع۳۴

ابکی جاؤگی کہین ہوکی جو گاڑی پہ سوار
دیکہین ہوتا ہی دل آفاق کا کس گلپہ نثار
اوسکو بہی لائینگی وس میلی مین ہم کرکی سنگار
بندہتی ہی سکی حضور اہل تماشا کی قطار
تو سہی کوئی نہ پوچہی تمہین گاڑی ہانکو
تالی بج جای بہت خوار ہو گلیون جہانکو ع۳۵

بس امیر اب نہین باقی ہی شکایت کا مقام
غمزہ کہتا ہی کہ اب غیر کا ہم لینگی نہ نام
دیکہو عکس رنگ سی کرتی ہین مجہ ملنی کا پیام
آئی ہی چشم سخنگو کا کلام
تہا جو اندیشہ تمہارا وہی اب کام آیا
چپ ہو چپ رہو لو صلح کا پیغام آیا

واسوخت امیر تمام ہوئے

امانت

سید آغا حسن صاحب مغفور متخلص بہ امانت ابن
میر آغا ابن سید علی ابن سید محمد تقی ابن سید علی رضوی
مشہدی کلید بردار روضۂ جناب علی موسیٰ رضا
علیہ السلام والصلوٰۃ تحیۃ والثناء ہیں سید آغا حسن صاحب
امانت مغفور سنہ ۱۲۳۱ ہجری میں پیدا ہوے اور
بیس برس کے سن تک ان مغفور عالی طبیعت کو
تحصیل علوم کا شوق رہا پندرہوین برس
شعر گوئی کی طرف طبیعت کو رغبت ہوئی دو چار

الدم مغفور صحبت فرماتے اوس زمانہ مین میان دلگیر صاحب مرحوم مرثیہ گوئی اور سلام گوئی
مین اوستاد کامل تھے اور والد ماجد نے ان مغفور کے اور میان دلگیر صاحب سے تنہا
ہو گئے تھے اسی سبب سے سید آغا حسن صاحب مغفور کو اونکے والد ماجد میان
دلگیر صاحب کے پاس لیگئے اور کہا کہ چاہتا ہون کہ یہ بندہ زادہ آپکی عنایت کمال سے
مستفیض ہو یہ کہکے وہ سلام پیش کیے میان دلگیر صاحب نے اون سلامون کو دیکھکے بہت
تعریف کی اور کہا کہ ابتدا مین جب ایسی طبیعت پائی ہو تو انتہا مین درجہ کمال حاصل ہوگا
یہ کہکے اون سلامون پر جابجا اصلاح دی اور امانت تخلص تجویز کیا کچھ دنون تو یہین
سلام گوئی رہی بعد اسکے طبیعت غزل گوئی کیطرف رجوع ہوئی غزل کہکے میان دلگیر صاحب کو
سنائی اونہون نے عذر کیا کہ مین غزل نہین کہتا اسوجہ سے اسکی اصلاح مین معذور ہون اوس
دنسے بجاے خود غزل گوئی اختیار کی قصہ مختصر بیس برس کے سن مین بسبب امراض بارہ خود بخود
زبان بند ہوگئی اور بذریعہ تحریر کلام کرنا اختیار کیا اسی حال رہی خاموشی مین شعر گوئی درجہ کمال کو
پہنچی اور امرا اور شرفا اور شعرای شہر مشتاق و مداح ہوئی اور اکثر لوگ شاگرد ہوے اوسی عروج طبیعت
مین شاہزادہ عالی وقار صاحب عالم مرزا ہمایون بخت بہادر بھی بہ اعلان مشاعرے مین شاگرد ہوے
کچھ دنون مین بکوشش اونہون نے دیوان انکا جمع کیا اسی اثنا مین ایک واسوخت نہایت
عاشقانہ اور مرغوب ایک سو دس بند کا کہا ایک دوست نے وہ واسوخت انسے چھپانیکو لیکر
اپنے پاس بند کر رکھا اور کہا کہ یہ واسوخت باعث بڑے فخر کا ہوگا کہ سواے میرے اور کسی انکے دوست اور
شاگرد کے پاس نہوگا اونہون نے بہت اوس واسوخت کو مانگا مگر اونہون نے نہ دیا اوس
واسوخت کی کد سے یہ واسوخت مشہور کہ تین سو سات بند کا ہے ۱۲۵۹ھ ہجری مین
تصنیف کیا اس واسوخت کی تصنیف کرنے مین تین بار ایسے علیل ہوے کہ نوبت ہلاکت کی
پہونچی تھی ابھی واسوخت مذکور نا تمام تھی کہ اونکو شوق زیارت عتبات عالیات پیدا ہوا اور
۱۲۶۰ھ ہجری مین زیارت سے مشرف ہوئے اور ببرکت معجزہ جناب امام حسین بعد دعا کے جو زبان
کہ بند ہوگئی تھی خود بخود روضہ مین بعد دس برس کے گویا ہوگئی اوس وقت باتین کرنے لگے مگر کچھ

لکنت زبان مین تا مرگ رہی ایک برس مین زیارت سی مشرف ہو کر پھر وارد لکھنؤ ہوے اور واسوخت ناتمام کو تمام کیا اور ١٢٦٣ ہجری مین ایک محفل قرار دی کہ تمام امرا و رؤسا اور شعرای شہر جمع ہوے اور یہ واسوخت ایک جلسہ مین پڑھا گیا بعد اوسکے یہ واسوخت صدہا بار شہرون مین چھپا اور آج تک چھپتا جاتا ہی اوسکے احباب نے فرمایش کی قصہ راجہ اندر اسطرح نظم کیجیے کہ جسمین غزلین اور مثنوی اور ٹھمریان اور دادرے اور ہولیان اور بسنت اور ساونون اور چھند ہون تاکہ اس زبان مین بھی طبیعت کی جودت اور ذہن کی رسائی دیکھین بسبب اصرار ہر دوست و یار چار ناچار ١٢٦٨ ہجری مین یہ قصہ تصنیف کیا اور اندر سبھا اوسکا نام رکھا کہ آج تک خاص و عام کی زبان پر جاری ہی مگر چونکہ اندر سبھا کا تصنیف کرنا خلاف شان تہذیب جناب مغفور تھا اس لیے اوس کتاب سے اپنا تخلص نکال لیا اور جا بجا تخلص کی جگہہ لفظ اوستاد رکھدیا مگر عاشقانہ دیوانگی غزلون مین جو تخلص امانت تھا وہی باقی رہا پھر دیوان سے چند غزلین اور مسدس اور مخمس اور ترجیع بند چند نکال کے ایک جا جمع کیے اور گلدستۂ امانت اوسکا نام رکھا اور جب سے یہ مرحوم مغفور زیارات عتبات عالیات سی مشرف ہو کر آئے مرثیہ گوئی اختیار کی تھی پہلے پہل مرثیہ بزمیہ ایسا کہا کہ موجد اس مضمون کی ہوے یہ مرثیہ ایسا مرغوب خلائق ہوا کہ اہل مطبع نے بسبب شہرت کے چھاپ دیا بعد اوسکے سو سوا سو مرثیہ رزمیہ و بزمیہ فصیح و بلیغ محاورۂ اردو مین تصنیف کیے بعد اوسکے مغفور کو شوق پہیلیان اور چیستان اور معما کہنے کا ہوا کہ بڑے بڑے نکتہ فہم اور حریص اوسکے بتانے اور بوجھنے مین عاجز آئے قصہ مختصر شہر جمادی الاول کی ٢٠ تاریخ روز سہ شنبہ کو قریب شام ١٢٧٥ ہجری مین عارضہ استسقا سے انتقال کیا اور شہر لکھنؤ مین قریب امام باڑۂ آغا باقر قبرستان فرخانہ مین دفن ہوے بعد اپنے دو فرزند ارجمند چھوڑے ایک سید حسن صاحب لطافت دوسرے

سید عباس حسن صاحب فصاحت۔

واسوخت امانت

عشق کے جال سی یارب کوئی آگاہ نہو | پاؤں اس راہ مین رکھکر سبکہے گمراہ نہو
غرق بحر غم و اندوہ مین دل آہ نہو | حسن یوسف سبے نظر آے تو کچھ چاہ نہو

مطلع دوم

مثل ہاروت اسیر چہ بابل ہوسئے
دل مگر زیرہ جبینون پہ نہ مائل ہوسئے

عشق کے نام سے یارب کوئی بدنام نہو | خاص مین شورش وحشت کی خبر عام نہو
انتہا سوچ کے وارفتۂ خودکام نہو | ابتداء عمر مین الفت کا سرانجام نہو

مطلع سوم

نہ گرفتار قد عشرت شمشاد رہے
سرو کی طرح سے اس باغمین آزاد رہے

یاخدا حسن پری کا کوئے دیوانہ نہو | قصۂ عشق صنم خلق کا افسانہ نہو
کوئے دل شیفتۂ جلوۂ جانانہ نہو | گل کا بلبل نہ بنے شمع کا پروانہ نہو

تپش آتش حسرت سے تب دق ہوسئے
پر کسے رشک مسیحا کا نہ عاشق ہوسئے

یا اسے ہے کہ اس عشق کا بیمار رہو
خواہش ... میں رسوا سر بازار رہو
ورنہ ... نہ سکے ... نا شاد
جان ... دل ... الفت کا ... ہو

... رنگ سے ... ہو سکے
دل دانا کو نہ اس حبش کا سودا ہو سکے

عشق وہ گل ہے کہ دامن ہیں ... جسکے سو خار
عشق وہ میوہ ہے جسمین نہیں لذت زنہار
عشق وہ نخل ہے جسمین نہ لگا پھل ...
عشق وہ باغ ہے جسمین کبھی آئی ...

عشق وہ شاخ ہے جسمین نہیں پتا دیکھا
عشق وہ غنچہ ہے جسکو نہ شگفتا دیکھا

یہ وہ ہے سر و لفر یکار سے کہ دل ناشاد
یہ وہ ہے دام کہ پابند ہیں جسکے صیاد
یہ وہ شمشاد ہے جسکے ہین گرفتار ...
یہ وہ صرصر ہے ہوا خواہ ہین جسکے برباد

یہ قفس وہ ہے کہ دم بند ہے انسانوں کا
یہ وہ دانا ہے کہ دل آب ہے نادانوں کا

چمن دہر میں وہ سبز قدم ہے ...
گرم رفتار ہو گلشن میں ہوا سے اگر
خشک ہو سبزہ تر سایہ ہین ... جسکے ...
سرو گلزار سے ... سرو چراغان ...

روشوں کی جو طرف رخ ... اسکا ہو جائے
ہو خلش خار کو گل ... کانٹا ہو جائے

یہ وہ گلچین ہے کہ تاراج کرے عیش کا باغ
یہ وہ نکہت ہے کہ بلبل کا پریشان ہو دماغ
یہ وہ گلدستہ ہے پھولوں کی عوض ... داغ
یہ وہ جھونکا ہے کہ جو زیست کا گل کردے چراغ

سرو اس ... سے گلزار کا ... ہو جائے
اوس شبنم پہ پڑے آتش گل ... ہو جائے

یہ وہ دریا ہے کہ جسکے نہیں ساحل کا پتا
یہ وہ طوفان ہے کہ ڈوبا اسے تہ گرداب بلا
یہ وہ ساحل ہے کہ لب تشنہ ہیں جسپر ...
یہ وہ قطرہ ہے کہ اک پل میں بنے سیل فنا

یہ وہ ہی موج کہ خنجر سے کے روانی دکھلا سے
یہ وہ ہے گھاٹ کہ تلوار کا پانی دکھلا سے

۱۱ یہ وہ ہے چاہ کہ اس چاہ پہ پیاسا جو گیا
یہ وہ ندی ہے کہ تالی کری الٹ تشنہ دہا

آب شیرین یہ ہے یہ ہیر اب ہو اخت خاک گیا
یہ وہ چشمہ ہے کہ ہو خاک پی آب بقا

اس پی تری ہو ہے اس موج کی بہار ہی دیکھیا
آشنا ہمنے سہ اگو رکنا رہے یہ دیکھی

۱۲ یہ وہ سوتی ہے لڑی جسکی طرح بیت آبہ
یہ وہ یاقوت ہے رلوا ہی جو خون آنکھ ہمیں

آبرو کھو کے ہوا خاک پہ سلطان و وزیر
یہ وہ الماس ہے سو ٹکری ہو ہی جسکی جگر

آتش اس لعل کی گر آب میں پیدا ہو جای
دفعۃً جلکے گہر سیپ میں چونا ہو جای

۱۳ یہ وہ صحرا ہے کہ اوڑتی ہے اسین خاک
یہ وہ ویرانہ ہے گنج جو لی اسکا ناک

یہ وہ نیساں ہے کہ جسکا لہو اس صدچاک
لقمہ جان کہو سکے قاروں کی طرح ہو ہلاک

یہ وہ دولت ہے کہ اسکی جسی حسرت ہو ہے
درہم داغ جنون اوسکو عنایت ہو ہے

۱۴ یہ وہ بدنام ہے لے ہکا اگر صبح کو نام
اسکے وہ صاف کا لیوی جو ہو ہین کوئی کام

شام تک کہا سے غم و غصہ غذا ہووی حرام
شمع کی طرح زبان منہ مین جلی وقت کلام

اس پتنگے سے زمانہ کی جگر جلتے ہین
گو پری زاد بہت دور ہین پر جلتی ہین

۱۵ یہ وہ پیمانہ ہی جسمین نہین کوئی ہشیار
یہ وہ می ہی کہ ہر اک قطرہ ہی جسکا کفتار

یہ وہ پیمانہ ہی جسکی ہین ہزاروں سرشار
یہ وہ ہی نشہ کہ ہی خواب اجل جسکا خمار

یہ وہ ساغر ہی کہ پیتا ہی لہو یاروں کا
یہ وہ شیشہ ہی کہ دل چور ہی میخواروں کا

۱۵ حق مین جان بازونکی تیغی یہ جوہری ہی اکثر — وہ بازو شمشیر زن کا نہیں یہ [illegible] دست [illegible]
[illegible] مستحسن [illegible] یہ شوریدہ اشتر — [illegible] مرگ سے آخر کو زبان نکلی [illegible]

یہ وہ مصری کی ڈلی ہے کہ نہ بات اس سے کرتی
سخن کسا کی مرے اسکو زبان پہ دہرے

۱۶ یہ وہ ہی شمع کہ جلتی ہین فرشتونکی پر — اس تشنگی مین ہی آتش کی تشنگی کا اثر
یہ وہ فانوس ہے ہیرہ بین ہی جسکی آنکھ — یہ وہ گلگیر ہے دلسوز کا جو کاٹی سر

جان ناساز ہو وہ نغمۂ خوش تاز ہی یہ
دل مضطر کو سدا سوز ہو وہ ساز ہے یہ

۱۷ یہ وہ محفل ہی کہ راحت کا نہین جسمین گذر — بدلی قلیان کی دہوان آہ کا ہی ہر لب پر
یہ وہ صحبت ہی کہی پان جہان خون جگر — یہ وہ مجلس ہی کہ پانی کی ہی جا دیدۂ تر

یہ وہ دورہ ہے کہ ہشیار ہی متوالی ہین
یہ وہ جلسہ ہے کہ مطرب کے عوض نالی ہین

۱۸ بوجہ اسکا نہ کسی شخص پہ ڈالے اللہ — کہو وہ پر سایہ پڑے اسکا تو جہورت کاہ
یہ وہ پرکالۂ آتش ہی کہ خالق کی پناہ — خرمن عمر کو اک پل مین کری خاک سیاہ

یہ وہ بجلی ہے فلک آگی سی جسکی ہٹ جای
برق پر برق گرے رعد کی چہاتی پھٹ جای

۱۹ یہ وہ موذی ہے کہ ایذا مین رکھی پیل دمان — یہ وہ زنبور ہے جو لینے نہ دی دل کو قرار
یہ وہ اژدر ہے کہ اک شعلہ مین کردی [illegible] — یہ وہ کالا ہے کہ انسانکو رکھی پیچ سی مار

یہ وہ عقرب ہے کہ بچھوا ہی ہلکر نیش اسکا
یہ وہ ناگن ہے جہان مین نہین منتر جسکا

۲۰ یہ وہ آسیب ہی سینہ جو کری دلوکا شق — سایہ پر یون ہی پڑی ہی اسکا تو منہ سمجھی فق
بیتین اسکی وہ مین جان کو ہو وحشی ہی قلق — یہ وہ ہی بہوت سیانونکو جو سمجھی احمق

نقش تو تیرے سمند آسیب سے مارا جاتا
یہ وہ جن ہے کہ نہیں سر سے اوتارا جاتا

یہ وہ تلوار ہے جو قتل کرے آخر کار — یہ وہ گولی ہے بچا جاتا ہے جس کا نہ شکار
یہ وہ ہے تیر جگر دوز ہے کہ جدا انگار — یہ وہ نشتر ہے کہ ہو جائے اگر جائے نگہ پار
یہ وہ جادو ہے کہ خون سیکڑوں کی جاتی ہیں
یہ وہ خنجر ہے کہ لاکھوں کے گلے کاٹے ہیں

سنبل و گیسو سے بہتر ہے وہ پریشان یہ خواب — یہ وہ فتنہ ہے جو فتنے کو جگا دیوے شتاب
ملک الموت ہے اک تیغ جہان احباب — سیکڑوں گھر کیے ویران یہ وہ ہے خانہ خراب
پاؤں شادی میں یہ رکھے تو بپا غم ہو جائے
عیش و عشرت کا بچھونا صف ماتم ہو جائے

یہ وہ گیسو ہے پریشان رہے جس سے دل زار — یہ وہ ابرو ہے جو تلوار دکھائے ہر بار
یہ وہ چشم ہے کہ گردش میں کبھی لیل و نہار — یہ وہ رخسار ہے دلبر ہے جس سے کہ غبار
یہ وہ لب ہیں کہ لب گور تک پہونچا دے
یہ وہ دندان ہیں کہ سر رشتۂ جان کٹ جائے

یہ وہ ہے عطر کہ آمیزش ہو بوئے حرمان — یہ وہ روغن ہے کہ گیسو کا اڑا دیوے دھوان
یہ وہ غازہ ہے کہ رخسار پہ زردی ہو عیان — یہ وہ سرمہ ہے کہ تاریک ہو آنکھوں میں جہان
یہ وہ شانہ ہے کہ سب دل ہیں پریشان اس سے
یہ وہ آئینہ ہے ہر چشم ہے حیران جس سے

رنگ ہر رنگ میں اپنا یہ دکھاتا ہے سدا — کبھی عاشق کبھی معشوق کبھی سب سے جدا
شعبدے یاد ہیں اس اہل دغا کو کیا کیا — کبھی گل ہے کبھی بلبل کبھی غنچے کی صدا
کبھی اس باغ میں قمری ہے کبھی شمشاد ہے یہ
کبھی ہے طوق بگردن کبھی آزاد ہے یہ

کبھی ہی صید اور کبھی ہے صیاد	کبھی مقتول جفا ہے کبھی قہر جلاد
کبھی مجنون ہے کبھی ہے پاکیزہ نہاد	کبھی ہے غیرت شیرین کبھی ہے شکستہ فرہاد

کبھی انداز پری ہے کبھی دیوانہ ہے
شمع رخسار کبھی ہے کبھی پروانہ ہے

کبھی ہے زلف مسلسل کبھی زنجیر گران	کبھی ہے ابروی خم کبھی تیغ بران
کبھی خود چشم کبھی دیدہ وحشت مژگان	کبھی رخسار مصفا کبھی روی حیران

لعل لب ہے کبھی جان سوز کبھی نالہ ہے
کبھی ہے گوہر دندان کبھی تبخالہ ہے

کیا کیا انداز نگاہ رنگی ہین اس عشق کو یاد	گرد پا کشتون کو الفت کی ہوا مین برباد
لیئے زلف کا مجنون ہے کوئی نیک نہاد	لب شیرین کا بنایا ہے کسیکو فرہاد

کوئی نادان دہن تنگ کا دیوانہ ہے
در دندان سی گرفتار کوئی دانہ ہے

پھوڑتا ہے کوئی سر دیکھکے پیشانئے یار	تیغ ابرو پہ کوئی جانکو کرتا ہے نثار
چشم مخمور کی ساغر سے کوئی ہے سرشار	تیر مژگان کا نشانہ ہے کسیکا دل زار

دہیان مین رخ کے کسے چشم کو حیرانی ہے
یاد کاکل مین کسے دل کو پریشانی ہے

صفت برگ خزان دیدہ ہے گرتا کوئی غل	نغمہ زن ہے کوئی اس خار سے مثل بلبل
کوئی با حال پریشان ہے برنگ سنبل	چاک کرتا ہے گریبان کو کوئی صورت گل

تنگ دل غنچے کی مانند کوئی ہوتا ہے
کوئی اس باغ مین شبنم کے روش روتا ہے

صورت آئینہ اس گھر مین ہے کوئی حیران	شکل تصویر ہے سکتہ کسے خوش تقریر کو یہان
جلکے اس شمع سی دم توڑتا ہی کوئی جوان	کسے کم سن پہ چراغ سحری کا ہے گمان

کوئی اس آتش پنہان سے پھنکا جاتا ہے
کوئی شعلہ کے طرح طیش ہی تھرّاتا ہے

۳۲
دل کا آجانا حقیقت مین ہے اک قہر خدا
کچھ ہمین سے جتا آنکھ آئے کہ کرتا ہمین کیا
دین و دنیا مین اثر کا نہین لگتا ہے پتا
آبرو جاتی ہے کہ عزت نہین اصلا پروا
جو کوئی دولت سے ذکر سوت کی ایذا سمجھا
منہ کفن مین نہ چھپالیوے تو بیدردہ رہ جائے

۳۳
کبھی کوچے مین حسینون کی گذارا نہ کری
خوش نگاہون سے محبت کا اشارہ نہ کری
دل کو مارے سے قدم اس راہ مین یا نہ کری
جان دے شربت دیدار گوارا نہ کری
آنکھ گر ابرو و مژگان ستمگر پہ جائے
تیغ سے کاٹے گلا مار کے چھریان مر جائے

۳۴
سب مین آسیب پہ آسیب محبت ہے غضب
ہوتا ہے سایہ فگن دیو شب وقت تب
بہوت سمجھاتا ہے عاشق نہین سمجھا کسی ڈھب
تب یہ چلاتا ہے انسان کہ بنی جان پہ اب
جسکو دعویٰ ہے دم اونکا بھی فنا ہوتا ہے
حسن پریون کا حقیقت مین بلا ہوتا ہے

۳۵
نہ کسی مجھ سے لطافت پہ کرے چشم کو وا
انکے چتون پہ نہ لہرا سے طبیعت کو ذرا
حلقۂ گیسوئے محبوب ہے گرداب بلا
آشنائی سے حسینون کی کنارہ اچھا
جان دے گر کے کنوئین مین کہ جہان ڈوبا کر
نہ کسی غیرت یوسف کے مگر چاہ کرے

۳۶
کر لے سورج کو سلام آب مین جاکر سو بار
بدلی عشاق کی باندھ کے پہن لے زنار
بندگی سے صنم مہر لقا کی رہے عار
بت کو پوجے نہ کری حسن پرستی زنہار
ہاتھ سے کعبۂ ابرو پہ اگر دل کھو جائے
صاف اسلام سے منہ پھیر کے کافر ہو جائے

۳۷ [illegible] ہونا ہے کہ [illegible] شعیر [illegible] الکو اصلا
آہ [illegible] ہے [illegible] سپید [illegible]

[illegible] الوں [illegible] ہوگیا [illegible]
[illegible] دیتی ہیں آگ جی میں افسانگی [illegible]

مرگ چاہنے کیطرح خشک بدن ہوتا ہے
نشہ آنکھوں سی جو اسنے کا بدن ہوتا ہے

۳۸ ہجان بیمار تو ہی تو انسان نکری حسن کو پیار
وصل جانان سے نکلتا جو نہین دل کا بخار

یہ مرض دو ہی بترا کہتے ہین جسکو آزار
جی تپ ہجر سی ہو جاتا ہے دق آخر کار

تن بدن غم کی حرارت سی جو پھک جاتا ہے
عشق کی نام سے لرزہ اوسی تپ آتا ہے

۳۹ شوق ہیموت سر ار کہتا ہی عشاق کو یار
تہ دوست بیمار محبت کو جو شوق دیدار

اسس ستمگر کی ادا مین ہے عوض آخر کار
چہرۂ یار سکے نظارہ کے بدلے اکبار

ملک الموت کی شکل اوسکو دکہاتا ہے عشق
روز [illegible] ورسکے عوض [illegible] گو ہمکو دکہاتا ہے عشق

۴۰ [illegible] ہے دم زیست کی کو بیر [illegible]
[illegible] ہجر کا عاشق کو یہ تڑپاتا ہے

ہجر [illegible] مرگ مین بیتابی سے چلاتا ہے
ملک الموت کی نظارہ سے جی جاتا ہے

رکہے محفوظ خدا عشق سکے بیماری سے
موت بہتر ہے کہین دل سکے گرفتاری سے

۴۱ حسرت دید مین پتہرا گئین آنکہین صد ہا
ہم بغل ہونیکی خواہش مین ہوا یہ نقشا

لب پہ دم آیا جو بوسے کیطرف دہیان گیا
موت نے آکے دبایا کہ ہوئی جان فنا

وصل جانان کی ہوس مین یہ تماشا دیکہا
بدلے سونی سکے چہپر کہٹ سکے جنازہ دیکہا

۴۲ [illegible] تم تو نکو کبہی سمجھے نہ بشر
دہیان مین رنگ طلائے کی دہکتا ہی جگر

دلپہ آنچ آتی ہے پہک جاتا ہی اس آگ مین
کشتۂ عشق کو سونا نہین ملتا دم بہر

نقد جان تن میں [illegible]
خاک ڈالے رخ حبیب [illegible]

مر کے انتزاع سے شہر سے بعد [illegible] جا
سکتے یار نے موا ایسے کہ جی چھوٹ گیا
زہر کھا [illegible]
[illegible]

تن سی دم [illegible] جدائی [illegible]
[illegible] آنکہوں سے [illegible]

[illegible] عشق سے [illegible]
[illegible] ہین کہ گرفتار مصیبت ہین [illegible]
[illegible]
عشق [illegible]

تلخ مرگ کا فرقت میں مزا [illegible]
اک پری زاد سے دیوانہ [illegible]

ابتدا عشق صنم کے کہون اسی [illegible] کیا
[illegible] کے نظارہ سی نگہ مطلب تہا
آگے ان باتون سے آگاہ [illegible]
میں کرتا تہا دل [illegible] پہر نہ ذرا

عشق کے بارسی [illegible] آگاہ نہ تہا
دور تہا کو مصیبت غم تہا آگاہ نہ تہا

لالہ رو [illegible] نہ الفت کا لگا تہا مجہے داغ
صرصر عشق سے یون عقل کا گل تہا [illegible]
تہا اندوہ سے تہا امن عشرت کو فراغ
نکہت داغ جنون ست نہ پریشان تہا دماغ

زندہ دل رہتا تہا شادی سے غم مرگ نہ تہا
رنگ رخ زرد برنگ گل صد برگ نہ تہا

کوئی عاشق جو کسے پر کہین ہوتا ناگاہ
پہر دن رہتا تہا اسی فکر مین با حال تباہ
اوسکے صورت پہ تحیر سے مین کرتا تہا نگاہ
عشق کیا شی ہے [illegible] کسے سب کہتی ہین چاہ

پیار کیا جس سے عالم [illegible] گیا ہے
[illegible] سے لذت کیا ہے

تیار ہے جنس کو گر کر نیہ سکتے ہیں	[illegible]
اپنا جی کھو سکتے ہیں اور غیر کا دم بھر سکتے ہیں	[illegible]

کو سے دیوانہ بنا ہے کو [illegible]

دل لگا سکتے میں فقط ذلت [illegible]

بیٹھے بٹھلا سکے [illegible] تھا	[illegible]
باغ تھا عالم میں [illegible] جو پھرا	[illegible]

[illegible] تھا [illegible] کھول سے [illegible]

بلبل [illegible] میں گھر [illegible]

[illegible] شوق میری دل ناداں [illegible] ہوا	[illegible] عشق [illegible]
[illegible] اک شب [illegible] مجھکو [illegible]	[illegible] آیا [illegible]

[illegible]

وہ [illegible] اک [illegible]

اتنے میں شیشہ و ساغر لیے [illegible]	[illegible] جام [illegible]
[illegible] بلائی مجھے با عیش و سرور	[illegible] پلا کر مجھکو

وہ [illegible] لگا [illegible] مجھکو

ذائقہ وصل کے لذت کا چکھایا مجھکو

پر ہوا تھا نہ ابھے کھول کے دل بوس و کنار	طالع خفتہ نے جو کر دیا مجھکو بیدار
نہ وہ گلشن نظر آیا نہ وہ صحبت نہ وہ یار	ہاتھ [illegible] ملکے [illegible] لگا با دل زار

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد

روی گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

خواب یہ دیکھکے رو یا میں پڑی دیر تلک	تا سحر [illegible] آنکھ کی جھپکی پلک
دیکھا گہ سوئ زمیں یا ہیں سے گہ سوئ فلک	نظر آنے لگیں [illegible] درہ نہ پلک

آتش ہجر سے مین صبح کو جلتا اوٹھا
وصل کا پا کے مزہ ہاتھونکو ملتا اوٹھا

۵۵۴ پھر تو اکدم نہ قرار آیا مجھے سنئے دلبر
کاٹی کہانے لگا گہر جانے لگا جانب در
آنکہ مین چار او سکے تصور مین تہی آٹہہ پہر
باتین دلسوز و فسے ہی کرنے لگا جل جلکر

آتش عشق عناصر مین جو آمیز ہوئے
گرمی شعلۂ حسرت شرر انگیز ہوئے

۵۵۵ رفتہ رفتہ مین لگا آپ سے ہونے باہر
ہاتھ دہ واز کیے بازو یہ رہے شام و سحر
وحشت دل نے غرض پاون نکالے یکسر
گھر کیا عشق نے دل مین تو ہوا مین بے گہر

چرخ مین گردش افلاک نے ڈالا مجھکو
خانہ برباد کیا گہر سے نکالا مجھکو

۵۵۶ بیکلی سے کے جو لگے غنچۂ خاطر کو ہوا
نالے بلبل کے روش کرنی لگا صبح و مسا
خاک عالم کی لگا چہاننے مانند صبا
کبھی صحرا کبھی گلشن کیطرف جا نکلا

سرو گلزار نے جوبن جو دکہایا مجھکو
جلوۂ قامت جانان نظر آیا مجھکو

۵۵۷ سید ہاشمتا دنگ جانب کو چلا مین اکبار
دلکو حسرت ہوئی میری کہ یہ کیا ہے اسرار
چشم حسرت سے لگا دیکھنے قدرت کی بہار
شجر باغ ہے یا قامت برجستۂ یار

قد موزون کا کچہ انداز جو پایا مین نے
دوڑ کر سرو کو چہاتی سے لگایا مین نے

۵۵۸ ناگہان گل نے دکہائی جو مجھی اپنی بہار
خار کہا کہا کے اوڑایا مجھے بلبل نے ہزار
ہاتھہ اور پانون گئے پہول چمن مین اکبار
منہ پہ منہ گل کے رکہا مینے سمجھکر رخ یار

یاد مین بوسۂ رخسار کے سب کچہ بہولا
رخ رنگین کے تصور مین نیا گل پہولا

غیرت گلشن [illegible] جو نرگس سے ہوئین آنکھیں چار
چشم [illegible] نظر [illegible] جو بہار

دید بازی کی لیے پاس گیا مین اکبار
ٹکٹکی بندھ گئے جھپکے نہ پلک پھر زنہار

آ کے [illegible] گیا چشم [illegible] کہ جو خمار آنکھوں مین
پی گیا کاسۂ نرگس کی بہار آنکھوں مین

۶۰
وحشت پریشانی مین سنبل کو جو دیکھا ناگاہ
جا کے نزدیک جو کی چشم تصور سے نگاہ

دل ہوا کوچۂ کاکل کے ہوا مین گمراہ
سو بسو پھر گئی آنکھوں کے تلے زلف سیاہ

رحم یہ او بجا پے گیسوے معنبر میرا
حال سنبل کے روش ہوگیا ابتر میرا

۶۱
نہر گلشن [illegible]
[illegible]

جوشش اشک سے فوارہ بنا دیدۂ تر
داغ دل دہونے کو پھر اکے چلا دریا پر

وان بھی [illegible] دریکتا کا نظارہ نکیا
شاہ تک [illegible] ساحل سے کنارہ نکیا

۶۲
خالی دریا [illegible] تو دل بھر آیا
غنچۂ دل جو کسی جا نہ شگفتہ پایا

آنکھ چوک مین نظارہ کنان پونہچا یا
گلفروشون مین کہڑی ہو ہو کی جی بہلایا

خلش عشق سے وان بھی مجھے اک خار ہوا
کوئی گل آ کے گلے کا نہ مرے ہار ہوا

۶۳
رویت ماہ کا مژدہ شب اول جو سنا
کربلا جا کے طواف در حضرت تو کیا

شوق نوچندی کا وہ چند مری دلکو ہوا
کعبۂ رخ کے مگر دید سے محروم رہا

وان سے درگاہ جو آیا تو الم اور ہوا
عقدۂ دل کی کشائش کا نہ کچھ طور ہوا

۶۴
چودہوین رات کا مہتاب جو نکلا سر راہ
جا کے تالاب پہ کی چار طرف مینے نگاہ

چاندنی دیکھکے مجھکو ہوئی تالاب کی چاہ
تیرہ بختی نے دکہایا نہ کوئی غیرت ماہ

دل جو بھر آیا تو اک شور مچایا میں نے
سارے تالاب کے سوتوں کو جگایا میں نے

سوتا سب کو [illegible] جو کوسے یاد آیا
جگ [illegible] پایا
ناچ کا رنگ [illegible] وہاں دل لایا
آنکھوں سے [illegible] وہاں پہونچایا

[illegible] ارستے لیکن کہیں سیر سے ہوئے
آئے [illegible] کہاں شہر میں سیر سے ہوئے

[illegible] تنہا پایا مجھکو
[illegible] جو ان کو [illegible] میں لایا مجھکو
در بدر گردش قسمت نے پھرایا مجھکو
[illegible] دکھا [illegible] نظر آیا مجھکو

غیر سے [illegible] جو وہ نور کے صورت دیکھے
جلوۂ حسن میں اللہ کے قدرت دیکھے

[illegible] میری جو ادھر کو ناگاہ
کے لگاوٹ سے پھرا [illegible]
مسکرانے لگا منہ پھیر کے وہ غیرت ماہ
کر گئے ذبح مجھے تیغ نظر ناطر خواہ

بات کی بات میں منہ ہائے غضب موڑ گیا
اپنے کوچے میں تڑپتا وہ مجھے چھوڑ گیا

تک دوا دوسکے مجھے پیر تو رہا آنکھ
اتفاقاً کہیں آیا وہ [illegible] جو نظر
کوچہ گردی نے کیا گرد فلک کے چکر
لیں اشاروں میں پیرو کی بلائیں [illegible]

کوسنے میں نے لگاوٹ کی غرض کہاتے
اپنے جانے پر اوسے ملاقات کے

دل بھرا [illegible] بہت گھبرایا
آستان یار کا [illegible] جو خالی پایا
کوسے [illegible] میں بس جا کے قدم ٹھہرایا
گھر میں اس شوخ کے بیساختہ میں در آیا

حسن کی ہر طرف جلوہ گری کو پایا
[illegible] میں اوس رشک پری کو پایا

دیکھکر مجھکو بناوٹ سے وہ بگڑا اک بار
سر کو نہوڑا کے یہ کے مکر سے اوسنے گفتار
آدمی جان سے گئے مجھسے تکی کچھ تکرار
ایسا بیباک زمانے مین نہوگا زنہار

آبروریزی سے شاید نہین تو ڈرتا ہے
غیر گہر مین کوئی اسطرح قدم دہرتا ہے

غصہ جب اوس ستم ایجاد کا کچھ دور ہوا
دل کی بیتابی نے بیاری مجھے ناچار کیا
بیٹھکر پاس تب آہستہ سے مین یہ کہا
تجھپہ سو جان سے عاشق ہون فدا سر تو اوٹھا

یاد اتنا تو مجھے ذلت ہے نہ رسوائی ہے
کشش حسن یہان کھینچکے لی آئی ہے

نیم راضی سا جو اوسبات پر اوسکو پایا
تمنے مجھپر بندے کے روز کرم فرمایا
بے حجابانہ سخن مین یہ زبان پر لایا
دل بیتاب کو فرقت مین سدا تڑپایا

واہ جی ایسا تغافل بہے کوئی کرتا ہے
آج تک تمنے نجانا کہ کوئی مرتا ہے

مسکرا کر یہ شرارت سے جواب اوسنے دیا
مرنے جینے سے کسیکے نہین واقف اصلا
مجھکو معلوم ہے کیا حال برے دل کا
کوئی مرتا ہے تو وہ جاکے کرے اپنی دوا

مجھسے اس درد کی تدبیر بہلا کیا ہوسے
کرے مردے کو وہ زندہ جو مسیحا ہووے

اس لگاوٹ کا جواب اوس سے جو پایا مینے
پای دل صبر کے کوچہ سے اوٹھایا مینے
ظاہر الفت کو کیا عشق جتایا مینے
کھینچکر ہاتہ گلی اوسکو لگایا مینے

منہ پہ منہ رکھدیا بوسے لب نازک کی سے لیے
سرکشی اوسنے دکھائی تو قدم جھک کی لیے

گو کہ کہانی سے کیا اوسنے سراسر انکار
دیر تک سو و بدل ہے مین ہا بوس و کنار
ایک بھی بات مجھسے اوسکی نہ مینے نہار
دل سے دل مل گئے نقشہ یہ ہوا آخر کار

نشہ کیسا تھا لذت سے جو بیہوش ہوا
[illegible] وہ [illegible] ہم آغوش ہوا

تھ سکا نہ یار کا صحبت سے جو قابل پایا
پھر ہر اک آدمی کو گھر کا عبث اشتیاق پایا

اپنے گھر لانیکا طور اوس سے غرض ٹھہرایا
تا کے احباب کی صحبت مین اوسی ٹھہلایا

گرد پھر پھر کے فدا صورت پروانہ ہوا
شمع رخسار سے روشن ہر اک کاشانہ ہوا

تخت [illegible] کو اپنے [illegible]
[illegible] دل [illegible] جو [illegible]

بام پر فرش تکلف کا بچھایا اکبار
بیٹا نیسے فرش پہ چھٹکے تو ہوئی اور بہار

ڈالیاں پھولوں کے ہاروں کی سرانے لگین
کشتیان [illegible] کے برابر رکھین

[illegible] شغل ہوا اوس شوخ نے دل کو بہلایا

[illegible]
نیت ہر اک سے یہ مطلع مین زبان پر لایا

[illegible] ہون اور وصل کی پہلی شب ہے
شرم سے کہتے نہیں سکتا ہون کہ کچھ مطلب ہے

جب لگا نیند سے انگڑائیاں لینے وہ گل
پھر تو خلوت مین لگا سینے سے بیساختہ دل

چمن بزم سے سب اور گئے مثل بلبل
نشہ سے سی وہ بیہوش ہوا جب بالکل

دست گستاخ بصد شوق بڑھایا ان نے
کھات سے داؤ پر اوس گل کو چڑھایا سینے

[illegible] مین جو ایا ساق بلورین کو دبا
دل گیا جا کے گلابی سے جو شیشے کا گلا

کسمسایا وہ بہت ناز سے پر ہل نسکا
ساغر وصل مے سرخ سے لبریز ہوا

یہان گرہ کھل گئے دل کی اودھر آنکھ کھلی
لب نازک سے صدا آنے لگی بس بس کے

۵۵۱ سینے سے سینہ ملا دل سے جگر تن سے بدن
لایا آہستہ سے عشرت کی زبان پر یہ سخن

تنگ آیا ہے آغوش میں وہ غنچہ دہن
نقش چلا آتا ہے ہوتا ہے مرا جی گل تن

غیرت حال اسکا نزاکت سے جو پایا میں نے
کھلتے زلف عنبر کا سو نگھایا میں نے

۵۵۲ بادۂ عیش سے تا صبح رہا دل سرشار
خواب راحت سے اوٹھے جھومتے ہم یکبار

دن چڑھا جب تو ہوا نشہ وصلت کا اتار
سر سے آنکھوں میں ادھر نیند اودھر سیکھو خمار

نیچے لفظوں سے وہ ہر دم مرا منہ تکتا تھا
مجکو حیرت سے ادہر اوسکو ادہر سکتا تھا

۵۵۳ یوں ہی القصہ ہوئیں صحبتیں اوس سے دو چار
وضع کو دیکھا تو بالکل ہے لڑکپن اظہار

جو کہا میں نے قبول اوسنے کیا بی تکرار
بگڑا رہتا ہے نہ بناوٹ سے نہیں کچھ انکار

جامہ زیبی سے بھی آگاہ نہ رعنائی سے
خود پسندی سے ہے مطلب نہ خود آرائی سے

۵۵۴ گرم ہو کر سوی حمام اوسے میں لایا
میل خاطر پہ جو اوس سیم بدن کی پایا

چھینٹے دی دی کی نہائی گلی بھی ملوایا
ملمع کدیہ زر سے کے وہیں بہلایا

یوں نہا دہو کے وہ حمام سے باہر نکلا
آتشیں برج سے گویا مہ انور نکلا

۵۵۵ تنگ پوشاک جو سلوائی تھے میں نے سارے
کامدانی کے سراسر جو وہ تھے طیارے

اوس سے کمر پوش تو پہنائی پہ انگیا پہنا کر
پیٹ پر کرتی کی جاتے تہ ہونگی گاگر

پیڑہ پہر مجسم زرتار نے کس کر باندھے
بال میں سونے کے چڑیا جو بہنے پر باندھے

۵۵۶ سرخ اطلس کا نیا پاجامہ سجا پہنے وہ
ہاتھوں پانچے دونوں جو اٹھا سے یکبار

سب کے کلیاں نہ ہوا غنچہ دہن سے شمار
کس قدر پیاری لگا پہر ہوا وہ رنگ بہار

کھمدن پیرجو مقابل کوئی پایا اوسنے
چیکیون پت دم رفتار اوڑایا اوسنے

اک دوپٹہ دیا شبنم کا پھر اوس گل کو اوڑھا … پڑ گئے اوس حسینان جہان پر ہر جا
جنبش جسم سے آنچل کا جو پٹا لچکا … چادر ابر مین بجلی کو تڑپتے دیکھا

جھرمٹ اوسنے رخ روشن پر جو تنکر مارا
تشتی برق سنے سورج کے کرن پیر مارا

بکھرے بالون سے پریشان جو ہوا دم سیرا … لٹ کنگ چوٹے کا ہوا دل کو سراسر سودا
تیل بالون مین حنا کا جو دیا بین لگا … مشکبو زلف معنبر سے ہوا گھر سارا

بال سقراقش سے گیسو کے برابر کاٹے
اور چٹیا زلف کی ناگن تو دہن پر کاٹے

مانگ سیندور سے وہ نکالے کہ فلک کو ہوئی آہ … کہکشان کو نہ سلے بھاگتے کی چرخ سے راہ
وژرہ الماس کا جو کیا جو انگا پایا نگاہ … جھپکے تارے سر شام ایسے کہ ٹھہری نہ نگاہ

شکل شب زلف کا بس قاف سے تا قاف پڑا
جا بجا ... سے گئے جب نظر ئے موبافہ پڑا

اور سکے ماتھے کو جو پیشانی سے کیا نور فشان … تیغ ابرو کو کیا صاف سے بے قتل جہان
کاجل آنکھون مین لگایا تو ہوا حشر عیان … سرمہ سان اشک سے بس لیگئے خوش چشم جوان

ست ملوا دیا تو قدرت کے چمن پھول گئے
گل سوسن کے فضا غنچہ دہن بھول گئے

شام کا رنگ جو مسی کی لگاوٹ مین تھا … اوسپہ لالے جو لگائے تو شفق پھول گیا
لالیا پھر جو بانکی ... نے لاکھا … پھول لالے کا عیان غنچہ سوسن سے ہوا

منس پڑا وہ گل رعنا تو تماشا دیکھا
گوہر و نیلم و یاقوت کو یک جا دیکھا

۱۲

بالیان تہین جو لگا اوسکو مہاسے نہ ملے سر — جب جو یار سے وہ تطرا بت سی
بالے پہنا سے جو تہا حلقہ گلوسٹ زیور — کان کیا لال ہوی کان جو ہے

پتیان موتیوں کے جہک سے نوین جو ستی
بالیان خوشہ گندم کے طرح جہوٹے تہین

۱۳

بندی یاقوت کے اوسکو جو دی مینی پہنا — کان کے لوسے سنہرے بسے
جہاسے پہنا ی وسی اور عدوسے یکتا — حسن کے باغ مین کیا موتیا

ابر گیسو مین جو پل پل کے چمک جاتے تہین
بجلیان ہیری کے دل برق کا تڑپاتے تہین

۱۴

طوق گردن مین وہ پہنا یا کہ ٹہرے نہ نظر — چاند سے جبکے ہوا
دیکہ کے ہیری کی ڈالے جو گلے کی اندر — تا لیون مین سے لگے

نورتن باندہ کے جب یار کے بازو دیکہے
ہنسے دو پرچے الماس جڑاو دیکے

۱۵

نکل آئے تو کلائے کو بنا کر چہوڑا — چوڑیون کا سر دست اوسکو پہنایا جوڑا
سج کے نوگر یو کو کنگن کیطرف منہ موڑا — کہنا پہنا یا بہت سا کہ منہ دل تہوڑا

چمکا کندن سا بت شکن قمر کا چہرہ
دیکہا ہیری کے کڑون مین جو گر کا چہرہ

۱۶

پہر علی بند پہنا یا سے حفظ اعضا — کر دیا ہاتھ کو پابند طرح داری کا
چہلے سونے کے جو یکدست دی مہندی پہنا — اونگلیان ہو گئین اوس شوخ کی انگشت نما

آرسی پہنے تو دل اور لبہایا اوسنے
کیا انگہو ٹہا بجے ہنس ہنس کے دکہایا اوسنے

۱۷

اوسکے پہر پاؤن مین پہنائی سونے کی جہانجہ — خنجے گہنگرو کے صدا شور قیامت سے اٹہی
دم رفتار وہ جہنکار ہین ہو وین جو کڑے — بچین زندوں کا اور ٹے نیند نہ مردوں کو

غلغلہ زیر زمین تا بہ فلک جاں کا ہو
دل لرز جائین گمان فلک کو بہونچال کا ہو

۹۸
پھر طلائی اوسی جوڑا وہ پہنایا پہار نو
پہاڑی اسطرح کی ہو جس سے تجل گلگار
چھیان جنت جواہر کے جڑی تھین ستار
گھنگرو سونے کے تاکی گرد تھے طیار

دل لگا روندنی جب وہ بت پرفن ہیرا
دوست ہر سمت سے کہنے لگے دشمن تیغ یا

۹۹
جب یہ سب زیور و ملبوس پہنایا اوسکو
دلکی ہیبا لے سی گو دمین اوٹھایا اوسکو
پھر تو نایاب جہان حسن مین پایا اوسکو
آئینہ خانے مین لیجاکے بٹھایا اوسکو

دیکھکر حسن کو وہ رشک چمن پھول گیا
دیکھا تن تن سے کے بدن شرم و حیا بھول گیا

[illegible]
اس ہوا مین جو شگفتہ اوسے پایا مینے
صورت صحن چمن گھر کو بسایا مین نے
گہنا پھولونکا پہرا اوس گلکو پہنایا مینے
شیشیون عطر عروس اوسکے لگایا مین نے

زر کے جلوی سے دلہن جسکی بنایا اوسکو
شادی وصل مین چھاتی سے لگایا اوسکو

[illegible]
ہمکنار اوس سے رہا کرتی لگا آٹھ پہر
تھا کچھ اندیشہ رقیبونکا نہ اغیار کا ڈر
خوش رہا وصل سے دل ہجر سے بیخوف و خطر
عیش و عشرت مین کیا کرتا تھا اوقات بسر

کچھ سفید اور سیہ کی نہ خبر ہوتے تھے
صبح ہوتے سے کہان شام کدہر ہوتی تھے

[illegible]
دولت وصل سے تھا خانۂ دل مالا مال
لوٹا رہتا تھا مین اوس شوخ سے وصل کے بیچ
نہ جدائی کا کہین خواب مین آتا تھا خیال
ہجر کے مشق سے کیا خبر تھا ہر غیر کا حال

کوئی غم کہاتا کوئی تیغ جگر نیا تھا
لوگ مرتے تھے مجھی دیکھکے وہ جیتا تھا

بقصد جان کا ظین کرتا جو کسے دوست اگر
ہاتھین گر تیغ بڑھی رہتی تو ہو پا اوپر
سینے کے وہ کرتا تہا تعدی قتل نکر
پانو پائی تے نہ ہوتے تیغ جدا آ تہہر

روہہ گر مین جو سنبہہ پاؤن سے ہٹ جاتا تہا
ہاتھہ پھیلا کے گلے سے وہ لپٹ جاتا تھا

۱۰۴ چند دن جبکہ اسی عیش مین گذری باہم
فلک بد سے نہ یہ دیکھہ سکا جاہ و حشم
یا یا قسمت سے کہ ہو صحبت عشرت برہم
کر دی اک تفرقہ اندازی کی صورت باہم

ظلم کے طرح نئی اس ستم ایجاد کیا
عین شادی مین دل شاد کو ناشاد کیا

۱۰۵ میری صحبت سے ہی غرض یار کا دل گہبرایا
مال و زر سیم تنی سے کے جو بد دولت پایا
پہونکے کان مین شیطان کچہہ اوسکی آیا
حسن کو اوسنے بناوٹ سے غضب چمکایا

آبرو خاک مین سونے سے کے ملا دی اوسنے
اسقدر رنگ طلا سے کو جلا دی اوسنے

۱۰۶ آئینے سے وہ دو چار آنہ پہر رہنے لگا
زلف و عارض پہ فدا شام و سحر ہتی لگا
شوق خود بینی کا منظور نظر رہنے لگا
برق بن بن کے بت رشک قمر رہنے لگا

ناز و انداز مین عشرت سے مین غضب طاق ہوا
خود نمائی مین خود آرائی مین مشاق ہوا

۱۰۷ زلف اوجہی جو سر مو تو دل اوسکا الجہا
کہینچکے مو باف جو چوٹی مین پڑا کوڑی کا
بال شانی سے کیے صاف بے حسن صفا
تازیانہ فرس غمزہ و نازش کو ہوا

کنگہی اوسکے یہ رہے زلف کے سلجہانی مین
درد افراط نزاکت سے ہوا شانے مین

۱۰۸ ذرہ ذرہ رہے اوس مہرکو اعضا کے خبر
چاند سے منہ پہ نظر آی ستارے اکثر
خال افشان سی نہ پیشانی کو رکہا دم بہر
سر کو نہوڑا سے کے ہوا چین بجبین رشک قمر

ماہ رخشان کا نزاکت مین غضب ہوتا ہے
زرد سر پیہ سے کے معشوق کو کب ہوتا ہے

۱۲۰۹ھ
پڑ گئے چشم پہ جب عین نماوٹ مین نگاہ
منہ سے تیغ نظر سے دل عروم کو کیا تباہ
آنچل آنکھون مین سے تکرنے لگا یا دیکھو
اہل نظارہ کو اک پل مین کیا خاک سیاہ

پلکین جھپکا کے ہزار آفتین ڈہائین اوسنے
لاکہہ چھریان دل عاشق پہ لگائین اوسنے

۱۲۱۰ھ
مسی سے ہونٹون پہ سر شام لگائی وہ ہوا
دانت سے کشور دل پر جو لگا مسی و دندان
ہو گئے جس سے کہ عشاق کی مجلس حیران
کر دیا پان سے شبخون کا سراسر سامان

جان لب ہو گئے دو ایک نہ لب کی غم مین
خون لا کہے سے نے ہزارون کے بہائی دم مین

۱۲۱۱ھ
شہک پوشاک پہننے کا اوسے شوق ہوا
سر کے پستان سی کٹوری تو ہوا مین خفا
ڈہیلے کرتے سے سدا غنچہ دہن تنگ رہا
بند محرم کے بندی جسیت تو دل اوسکا کہلا

گہاٹ انگیا کا کم و بیش جو پایا اوس نے
مینکے خیاط کو چڑیا کا بنایا اوسنے

۱۲۱۲ھ
گجرے پہولونکے پہن ہاتہہ لگا چمکانے
اینڈہ کر گات کا انداز لگا دکہلانے
عطر مل مل کے یہ اترایا کہ پہڑکے شانے
دم رفتار نزاکت سے لگا بل کہانے

حسن خوبی مین پریزاد پہ جب فوق ہوا
دیدہ بازیکا لگاوٹ کا اوسے شوق ہوا

۱۲۱۳ھ
فاش در پردہ کیا حسن نے پردہ اوسکا
قتل اٹکہیلیون سے اہل تماشا کو کیا
پاس چلمن کے کہڑا رہنے لگا منہ پہ پڑا
منہ نکالا کبہی باہر کبہی شرما کے چہپا

رابطہ رہنے لگا اوس شمع کو پروانون سی
آشنائیکا کیا حوصلہ بیگانون سے

وہ پہر جب ڈھل گئے اور رہ گیا دن چار گھڑی — تلملا کر وہ اوٹھا نیند نہ آنکھوں مین پڑی
دیکھ کے شیشہ ہاتھ کنگھی رکھی کہ منہ مین پڑی — ہاتھ سے آئینے مین دیکھلی مسی کی دھڑی

دید بازی کو جو تہ بام جو پایا اوسنے
بر محل آنکو کیے ٹھٹے پہ چھٹا پایا اوسنے

لیکے پہولون کی چھڑی ہاتھ مین وہ گل اندام — ناز سے کرنے لگا بام پہ ہر سمت خرام
منہ پہ لایا پیشتر دل سے لگاوٹ کی کلام — کبھی اشعار زبان پر کبھی لب پر دشنام

چٹکیاں گاہ بجانا کبھی گانا اوسکو
سر پہ عاشق کے مزے روز اوڑانا اوسکو

ناز نامے لگا ہر رنگ مین وہ آتش کار — چھیڑ چھیڑ [illegible] دیا شوق ستار
نہ خیال آیا مری دل شکنی کا زنہار — اپنے [illegible] مین [illegible] انکا [illegible]

جب کہا مین نے مری پاس سے اب آتے ہو
بولا وہ زہرہ جبین طعن سے کیا گاتے ہو

جب کہ [illegible] کا حال ہوا وہ ماہ تمام — تب ملاقات کے آنے لگے ہر سو پیام
[illegible] ہاتھ مین [illegible] — اہل بازار ہوئے یوسف ثانی کے غلام

پردہ کا بیچ مین حسن رمز سے سب کہنے لگے
جھگڑے یارون کے چلمن کے تلے رہنے لگے

لب پہ اشعار امانت کے کوئی لاتا تھا — کوئی وحشت زدہ سودا کے غزل گاتا تھا
سوز پڑھ پڑھ کے کوئی درد سے چلاتا تھا — رقعہ لکھ لکھ کے جرأت کوئی دکھلاتا تھا

کوئی کہتا تھا کہ اس بات سے کیا ہوتا ہے
وہی ہوتا ہے جو قسمت کا لکھا ہوتا ہے

کوئی کہتا تھا کہ سو جان سے قربان مین ہون — کوئی کہتا تھا ترا تابع فرمان مین ہون
کوئی کہتا تھا کہ ناشاد پر ارمان مین ہون — کوئی کہتا تھا ترے وصل کا خواہان مین ہون

آئینے مین مری صورت سے نے وڑا یا مجھکو
۱۲۴۲ھ زیست نے مردۂ صد سالہ بنایا مجھکو

سنکے احباب نی یہہ حال کرم فرمایا
غمگساروں سنے جو اسنے کا مری غم کہایا
دوستانہ نہ مجھے یاروں سنے بہت سمجہایا
یہ سخن متفق اللفظ زبان پر آیا

سنکے غم مین ہوئے ای شخص یہہ حالت تیرے
رونا آتا ہے ہمین دیکہکے صورت تیرے

۱۲۴۳ھ اپنا یہہ حال کوئی عشق مین کرتا ہی بہلا
دل لگا اور سے تو ہے اوسی خاطر مین لگا
جانکو دشمن جانے کی سے لگے تیری بلا
جسقدر اوسنے جلایا اوسی تو ہے تو جلا

غم سے کے کہانے سے کسیدن غضب آجای گا
۱۲۴۴ھ جان جای گی تری یار کہان پائی گا

ہمنشیوں نی مری حقین جو یہہ فرمایا
اور معشوقوں کا سنے الفور یہ مجھے ہیاں آیا
سبکا فرمانا مرے دل کو نہایت بہایا
شعر یہ اوسکی تصور مین زبان پہ لایا

تو ہے ہر جائی تو اپنا ہے یہی طور سے
۱۲۴۵ھ تو نہین اور سے اور نہین اور سے

دلمین یہ بات سمائی تو حواس آی ذرا
منہ لگایا نہ اوسے مینے بہی پہر ہوئی خفا
تب فرقت ہوئی کم ولولۂ عشق سوا
سکے رو کہائے وہ بناوٹ سی کہ بگڑا نقشا

دیکہا اندہیر تو دل طپش سے معمور ہوا
۱۲۴۶ھ سے جلانا مجھے اوس شمع کا منظور ہوا

چمن دہر مین پہر پہرنے لگا شکل صبا
بندہ سے گئے عشق کی آہنی پیمانی مین ہوا
دل گل اندام کی غنچے مین رہا صبح و مسا
لالہ رو یونکو ہوا داغ مری فرقت کا

دیکہکر رنگ مرا غنچہ دہن کہلنے لگے
سرو قد شوق سی جہک جہک کے گلی ملنے لگے

۱۴۷
رنگ میں بو میں نزاکت میں جو یکتا پایا — اک گل تازہ سی دل میں غرض لگایا
چمن حسن کا اوسنے جو سماں دکھلایا — نخل تو ام کی روش سینے گلی لپٹایا

کئے دن لگ کے مری وس سے اوڑائی کیا کیا
شجر قد سے ثمر وصل کے پائے کیا کیا

۱۴۸
ہین لی اوس گل کو جو یکرنگی مین کامل پایا — خار دینی کو تب اوس غنچہ دہن کی آیا
دیکھکر مجھکو یہ کلمہ وہ زبان پر لایا — اب سے ناحق مری چونڈ پہ کرم فرمایا

کسکے ہے یاد کہ تو دل سے مجھی بھولا ہے
نہ خدا جھوٹ کرے اب کوئی گل پھولا ہے

۱۴۹
کھلکھلا کے مری منہ سی سے نکلا اکبار — گل وہ پھولا ہے کہ دکھلائیگا اب تجکو بہار
اپنے جوبن یہ ہے نازان عبث ای گلرخسار — باغ عالم مین پڑے ہین گل تر تجھسے ہزار

سرو قد سیکڑون ہین غنچہ دہن لاکھون ہین
گلشن دہر مین بلبل کو چمن لاکھون ہین

۱۵۰
دوستانہ تجھی سی دشمن جان سمجھایا — کہنا عاشق کا نہ کچھ دہیان مین ہرگز لایا
تونے کیا کیا نہ مرے حق مین سدا فرمایا — سخن بد نہ کبھی اپنے زبان پر لایا

ہم تجھے کہتے رہے پیارے جانی پیارے
تونے افسوس مری قدر نہ جانی پیارے

۱۵۱
آتش رشک سے حالت مری کیا کیا ہوئے — ونکو اوقات بسر صورت پروانہ ہوئے
سوز پنہان کی کسیکو خبر اصلا ہوئے — شمع کے طرح جلا مین مرے پروا نہوئی

گھر مین دلسوز کے اندہیر مچایا تونے
آتش افروز ونکو محفل مین بٹھایا تونے

۱۵۲
چربے چھائی یہ تری آنکھو مین ای شمع لقا — اپنے دمساز کے سوزش پہ نہ کچھ دہیان کیا
موم روغن لب خشکیدۂ دل پہ نہ ملا — غیر سی چرب زبانی رہے محفل مین سدا

اپنے غنچے مین بٹھایا اوسے اغیارون نے
۱۲۳۱ھ گل رعنا کو مرے گھیر لیا خارون نے

وہ موسے کے ہاتھ آ کر اوسکے پیچھے پڑا یار ایسا
دلگا دم عنوب ہو لی جاوے سے پانی کی ہوا

آشنائی رہے چشمون سی لگا ہو نکو سدا
روز تالاب پہ وہ نام ڈبونے کو گیا

دوڑی گھر گھر پا سڑک پر سکے پارسی اوسکے
۱۲۳۲ھ والزان ڈولی مین سکے رہتی سواری اوسکی

شکل عشرت سے مری دیکھا غم کا اثر
ہوتی جھیل اوسکو کبھی لیکے گئی مدکو ہر

عیش با خوبان مین وہ گل کرنے لگا شام سحر
لہر ادریا کا لگایا کہ ہنسا و چل کر

آشنائی سے ہوا سیر کنارا اوسکو
۱۲۳۳ھ چھینٹے پیراکون نے دی کی او بہار اوسکو

چاندنی رات کی دن آئی تو نکھرا وہ قمر
آ لگے دریہ سر شام سکے پیدا اختر

برق پوشاک وہ بدلے کہ تریّا جای بشر
لگئے ماہ کو میرے سکے بیمہر سکے گھر

شب مہتاب مین کیا کیا ستم آرا چمکا
۱۲۳۴ھ تیرہ بختون کی نصیبون کا ستارا چمکا

گو کیا اوسنے کوئی امر نہ مجھ سے اظہار
لی سگئے ایکدن اوس گل کو جو دو خدمتگار

پر بیچ ہر بات کی یہ گذری سب مجھے لیل و نہار
سیر کی ہرکارون سنے آ کر یہ سنایا اخبار

کیسے وہ صدر نشینون مین گرفتار ہے آج
۱۲۳۵ھ گرم اوسکے تو کہیں سے سر دربار ہے آج

پھر لیو وہ نکیا اوسنے عرا خوف و خطر
در بدر پھر سنے لگا رات کو مانند قمر

روسیاہون مین رہا ٹھہر تھا دن بھر
گھر مین آیا کبھی پچھلے کو کبھی وقت سحر

دن نکل آیا کبھی دن تیرہ اوسے دیر ہوئے
ہو گئے صبح تو دنیا سبھی اندھیر ہوئی

نسخہ

سخت بیدار سری خفتہ ہوئی آیا زوال
روز و شب منتشل ہجے گرنے لگا شوق وصال

سونا اور سبحیم جہان مانس ہوئی دنیا
دل رہا سر گہری تیغ غم فرقت نڈھال

خاک پر لوٹنے پہر رات لبسر ہونے لگے
سر ٹپک کر شب فرقت مین سحر ہونے لگے

ناز بیجا سے کا فرنے غضب دکھلایا
کبھی گہر راہ سے جانب کبھی سر پہ آیا

بند نہا کے کبھی گر اسبحے تو سنبھلایا
وا سے پیچھے کبھی ہجر سے غم کہایا

سبکے سو غم سے ترک ملاقات اوسنے
روٹھہ کر دو دو پہر سنکے بات اوسنے

۱۳۸ھ

کشمکش مین مرا دل آٹھہ پہر رہنے لگا
شب کو وہ خانہ خراب اور کے گہر رہنے لگا

اشک آنکہو سے سیہ درد جگر رہنے لگا
بستر بچھونے شام سے مر رہنے لگا

غم نے کیسے سر سے نہ سر کا سے دیا سے مجھکو
خانہ تیرہ ہوا گور سے بد تر مجھکو

۱۳۹ھ

دیکھو جے گہر سے جلایا طپش سودائی
پنجۂ دست جنون پاون لگا پہیلانی

دشت وحشت کی لگین مجھکو ہوائین آنے
ہاتھہ بڑہ بڑہ کے لگے سوی گریبان جانے

دل لگا کہنے کہ چل بیٹھیے دیوانون مین
بھر گئے بیڑیون کے غل کے صدا کانون مین

۱۴۰ھ

دیکھکر مجھکو لگے کہنے عزیز آپس مین
شدت جوش جنون پا کے مری نس نس مین

دل لگا نہ پڑے آہ کیسے بس مین
فصدین کھلوانے لگے وکی لہو کی حسین

زردی چہرہ کی بڑہی گھٹنے لگا خون میرا
ہوگیا حال بعد رنگ دگرگون میرا

۱۴۱ھ

لگے غم سے خزان باغ جوانی کے بہار
حلقے آنکھون مین پڑے جسم ہوا غم سے نزار

ہتھیلیان بازو کے ہوگئین کانٹا کیا
یہ ہوئی شکل کہ بد منہ لگا جیسے بیمار

بگڑی منہ کی کوئی مسی سے نباوٹ کرتا
سرمہ دیکر کوئی آنکھو نمین لگاوٹ کرتا

جعلسازی کو کوئی زلف بنا کر آتا — لے بلائین کوئی ہاتھوں سے خدا دکھلاتا
دروندان کوئی ہنس ہنس کے غضب چمکاتا — سرخرو ہونیکو لاسے کوئی لب پرلاتا

قد اکڑکر کوسے اوس سرو کو دکھلاتا تھا
کوسے پوشاک سے تنگی سے کھنچا جاتا تھا

دیکھا جب وسنے کہ عالم ہے مرا محو جمال — امتحاناً کیا درپردہ ہراک شی کا سوال
سروقد غنچہ دہن سے کہنے لگے ہوکی نہال — جان حاضر ہے یہان مال ہے پیاری کیا مال

زر سے دینی سے سبھی دل کو نہ آسایش ہو
کاٹ دین تن سے ابھی سر کی جو فرمایش ہو

یہ ہوا بدلی کہ بلبلنے مجھے دینے لگے خار — ہار لا لاکے دل اوس گل کا کیا باغ بہار
طرہ اسیر یہ ہوا اور سے عاشق زار — بد ہیان میں سے منگائین تو تہ بہینین نہار

گرسیان یار کو دکھلائین ستے جیا ہون سے
نیکمیان بیولون سے بھجوائین ہوا خواہون سے

چکنے باتون سے اوسی جہابیا سے ایسا — حال دہرایا کو سے مین سے تو منہ پھیر لیا
سچ میں کتار ہا کچھ صاف زبان سے نہ کہا — بات کی ایسے چیا کر کہ ہوا دل چیرا

عشق سے بوسے معطر ہوئی گھر گلیون سے
خاصدان آنے لگے عطر سے ڈلیون کے

پان منگوانی کی رسم پھر اوسنی جاری — جمع اس رنگ سی عشاق سے ڈہولی ساری
پھو پہنچے غیر نکو گلوری یہ گلوری بھاری — قتل پر بیڑا اوٹھا یا مری یون یکبارگی

سرخرو لوگ ہوی جو سلے نکلے سب سے
زرد گیار شک سی مین خون جگر پینے لگے

۱۲۵
موگیا جام سے حسن سے ایسا سرشار
ساغر بل سے لگے بھر بھر کے پلانے میخوار
ہم پیالہ رہا کم ظرفون سی وہ لیل و نہار
شیشۂ دل یہ مری سنگ جفا کے ہوئی مار

نشہ کی جوہری یاقوتیان بجوانے لگے
کیا فلک سیر مجھے آنکھون سے دکھلانی لگے

۱۲۶
سچے یاقوت سے کوئی لاتا تھا کوئی لالا
سرمہ دیتا تھا کوئی آنکھ لگانے والا
بجلیان یار کو آسنے نگین بالا بالا
مستے بھجواتا تھا کوئی کہ گردن مہ کالا

چھلے دیتا تھا کوئی ہاتھ پہنانی کی لیے
مہندی لاتا تھا کوئی رنگ جمانی کی لیے

۱۲۷
چھلے اچھا سا و دیتا کوئی لیکر آتا
رنگ کندن سا جو وہ سیم بدن چمکاتا
گھبدان کو کوئی پاجامہ نیا بھجواتا
جا کر سونے کے چڑیا کوئی انگیا لاتا

کرتیان لی کے [illegible] نے خانہ خراب آتا تھا
حیلہ سازی کو لی اس جال مین پھیلاتا تھا

۱۲۸
راہ داروں سے نے کیا یار کو آخر بدراہ
رفتہ رفتہ ہوا خود رفتہ مرا غیرت ماہ
کوچہ گردی سے کیا بد چلنون نے آگاہ
یوسف پردہ نشین کو ہوئی بازار کی چاہ

وصل کے بھوکے عداوت مجھے دکھلانے لگے
گھر سے نادیدوں کی دعوت کی پیام آنے لگے

۱۲۹
اپنے جلسے مین جلیبوں نے بلایا اوسکو
دل لگانے کی لیے ناچ دکھایا اوسکو
رقص کے حبش کا سب بھاو بتایا اوسکو
راگ لا کر مری ہاتھوں سے گنوایا اوسکو

پردۂ ساز مین سب دل کا کیا راز اوس سے
سازشین کرنے لگے بزم مین ہمساز اوس سے

۱۳۰
پھیلے سی جو کبھی غنچہ دہن تنگ آیا
فرش آہ چلا ساقریب لب جو بچھوایا
باغ مین اوسکو ہوا خواہون نے جا پہنچایا
کھلتیان ہو گئے لیکن دل جو شگفتہ پایا

چہرۂ پُر نور سا چمکا کے جلایا ہر شب
کیا مرے دل کا کنول تو نے بجھایا ہر شب [illegible]

باغ الفت کا چمن اے گل تر خشک ہوا
کشت سر سبز کو یون تا تہ بہ پامال کیا
ریخ کی چلنے لگی گلشن راحت مین ہوا
خار حسرت ہوئی پیدا گل امید کی جا

شغل دل پر جو رہا حُسن اب ہو تو کیا ہوتا ہے
شحنۂ رشک مصیبت کا پہرا ہوتا ہے [illegible]

ہم نہ کہتے تھے کہ دیکھو ہوئین اچھے کام
اپنا آغاز سے کچھ ادبی ای ماہ تمام
اوس پری ابتدا کا آخر کو ہوا انجام
اختر حسن اسے اوج پہ رہتا تھا مدام

ماہ سے کب تری چہرے کے ضیا سے تھے
چاند سے پر تو رخسار سے یون کہلاتے [illegible]

تو نے یہ کہا نہ تھے ہیں شانای جعد لقا
نہ سر سے تیری گیسو کی خبر تھے اصلا
میل کرنے سے تھا نہانے پہ طبیعت ذرا
زلف کا حال پریشان ہی کرتا تھا

تھا نہاوٹ کا نہ شوق ای بت پر فن تجھکو
کنگھی چوٹی سے رہا کرتے تھے الجھن تجھکو [illegible]

دردِ سر تھا تجھے صندل کا نہ ایجاد ان چہا
تیغ ابرو میں خونریزی کی جوہر تھے عیاں
تھک جاتا تھا لڑکپن میں کہا تکی افشان
تیر تر کا ان مین یہ شوخی یہ شرارت کہان

سرمہ آنکھون کو نہ منظور رہتا تھا
کوسے کا جل نہ لگا دی ہی تیرے ڈرتا تھا [illegible]

شوق مسند ہو نیکا تھا خاک تجھکو ای بت
رہتا تھا آئینہ رخ پہ سدا گرد و غبار
ایکدن صاف نہ ہم پانی سے دونون رخسار
یو چھا جاتا تھا نہ رومال سے چہرہ یار

کاجل اگر تری گالون مین پڑا رہتا تھا
آئینہ سا منے پھر ون نہ دھرا رہتا تھا

[illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کا [illegible] ستے

[illegible] کیا [illegible] ہتی [illegible] ستے

استے [illegible] پہننے کا [illegible] تہا

[illegible]

[illegible] ہتی [illegible] حال [illegible]

[illegible]

[illegible] نہیں

[illegible] کی [illegible] تہین

[illegible] کی [illegible]

[illegible] کی [illegible]

[illegible] کوری [illegible]

[illegible] سے [illegible] کرے

[illegible] کی جان [illegible] تہین

[illegible] مین [illegible] کی [illegible] تہین

[illegible] مین [illegible] تہان [illegible] کی [illegible]

[illegible] تہا آپ [illegible]

[illegible] ہتی اسی گلبدن [illegible] کہان

[illegible] کا [illegible]

گرکہین [illegible] نظر [illegible] آیا

ہاتہ [illegible] کے [illegible] ہو گئے کمخواب آیا

آگے وو تہان کا پاجامہ پہنتے تہے کب

[illegible] تہین اب اسی گلبدن [illegible] کب

[illegible] اور [illegible] تہا کچہ مطلب

پانچا [illegible] کا [illegible] پانچہ نہین فرق ہی [illegible]

ڈہیلا ہر وقت کمر بند [illegible] رہتا تہا

[illegible] سے [illegible] مین نہ [illegible] رہتا تہا

[illegible] ہر رنگ سے [illegible]

[illegible] تو [illegible] کہان [illegible]

[illegible] یہ دو [illegible] جاتی تہی

[illegible] گوٹہ [illegible] مین [illegible] تہی

[illegible] کہ نکہت کہا کرتے تھے
[illegible] جو [illegible] سے سبھی دل بہلا لیتی تھی

یاسمین [illegible] لطیف [illegible]
[illegible] سے رنگ [illegible]

سجا ہو ترا تجھے جہ بدن نہ سینچتے کیھا
دل جو اپنے سینے جاسی صفت ترجھا

دست رنگین سی جس بدن سے جلا کرتے تھے
پاؤں جس سے کہ نہ پازیب ملا کرتے تھے

تھا ستھا [illegible] کر [illegible] محبت راہ اٹھا
دل تھا [illegible] سے کہ پیالو سی بنا

رنگ سے ڈھبے پارسیہ جو تا نہ سجا
گھنگرو دیا گل کے صنم بو سینے تے یوں جھڑا

منہ سینے نہ دامن لی سب تھے نہ کل پڑتی تھے
مردی کب پاؤں سے کے اٹھے اوجھل لی تھے

سوتی جیسے [illegible] پہیلا [illegible] کیا
شوخ گل [illegible] سے [illegible] سیلا

کھنا ہوا لو گانہ اسی غنچہ دہن مکھ [illegible]
ہار کا [illegible] سے [illegible] ستے کسد [illegible]

کانتہ بیان نہ [illegible] سبھی بھری رہتی تھی
پھول چھپا کے کب انگیا نہ [illegible] دیتی تھے

چمپکا سیو لونگا لگا تھا نہ سر پہ یار
غشہ قد کیے سو لہ بیٹھے نہ تھا ایا جوہیا

چیتر سے ہار ندا بیا سے نہ سرتی تھی [illegible]
بد سیاں رہتی تھی [illegible] اس طرح گلے کا کب [illegible]

[illegible] قمر دال سینکے نہ کہاں کہا کرتے تھے
عطر ان اسی پہ چھینٹے نہ بیا کرتے تھے

اسکے سو ترا [illegible] نہ زبان حق طرا
ترشروئی سی تری اس گفتے حق کی پایا

پر تری تہا تیزی تقریر سی کسکا دل زار
لب شیرین پہ نہ بات آتی تھے میٹھے گفتار

یوں سخنور پہ یوں تہا قند کہاں گھولتا تھا
مرغ خوش تر کا طوطے نہ حمد ابولتا تھا

رفتہ رفتہ ہوئی سیری گئی پاس نہ تھا
سیر عالم کے ہوے چشم کو منظور نظر

سبب اجازت سے جانی نکلی ہنستی شوق نہ تھا
ہاتھ پڑی سے غضب کے ادھا بکھیر

[illegible]
پاؤن کیا جلد ترے چال سے آگاہ ہوی
راہ پر آنے نہ پائے تھے کہ گمراہ ہوی

کوچہ گردی سبب پاؤن کو یون راہ نہ تھے
یون تو آنکھین ہزار سے لگے ہوا خواہ نہ تھے

آرزو چاند نے مین پھر نکلے امی تاہ نہ تھے
تھا کنارہ تجھے تالاب یہ چاہ نہ تھے

[illegible]
بخت دریا کے تو اس سے کبھی کم ہوتی تھی
آشنا پاؤن نہ ساحل سے کبھی ہوتی تھے

دیر تک آتی تھے نہ صاحب کہین جاتا کیا
سایہ سے بھاگتے تھے دل کا لگانا کیا

نہین تم چھلکتے تھے آنکھ اڑاتا کیا
اف نہ مجھ سے کبھی کرتے تھے جلاتا کیا

[illegible]
زیست کا لطف تھا ہم مرا دم بھرتے تھے
جان جان زندہ دلون پر نہ کبھی مرتے تھے

آنکھ لڑون پر جو نگہ پارسی کوئی کرتا
دیدہ بازی تو نہ منظور نظر تھے اصلا

عین اخلاص مین ہا چشم سے ہوتی تھی جفا
آنکھ تم مردم دنیا سے چراتی تھی سدا

[illegible]
دیدی عاشق کو قیامت سے نہ دکھلاتی تھی
چھوتون مین سر محفل نہ غضب ڈھالی تھے

سن کی یہ بات وہ خوش چشم بگا اچھلکر
گھورا گھا رکھی نہین یان تو فرشتو کو خبر

دیدی بیوٹین جیسے نظارہ ہو منظور نظر
رکھتا ہے دیدہ و دانستہ بی تحت جگر

[illegible]
بد نگہ کو نے کہان جا کے کیا کرتا ہے
تو تو ہر پل مجھے آنکھون مین رکھا کرتا ہے

فرق اس طرح کا ہے نہین دیکھا ہی کہین
کب تلک صورت تصویر رہون خانہ نشین

اس مصیبت مین کٹی ہائی عمر عاشقین
مست ہین تو آدمی کی رہا نہ ہو وے حوا نشین

جی نہ بہلا ئی کو کس طرح سے اے پری جانون
اپنا دم گھبرا کے اس شیطین کیا جانون

جانکو اور جو سکی تو بہلا کو سوا کیا
آگ لگ جا ئی محبت کو اور سے اسکا ڈرا

جب چمکے بان مین کہتن ہزار تحکہ چکے یہ ہکرا
کہ دیا ہے جیلہ دلکو عیب اپنا پیا

قدر بیقدر سے کچھ خاک نہ جلنے میرے
مفت کیا ہو گئے برباد جوانی میرے

ایسے باتین سب کے آگے نہ سنی تھین جانتا
بات بہت دن ہو گیا اب دل مرعیب بہا

طعنہ دو ہی سے کہ سب سے کہ دیا میرے گھر کا
اپنے پر جا سبکے بات نہ کرو اسے خدا

اپنے صورت جو کسی در طرف پاسے ہے
غیرت سے شرم کی قسمت مرے سر آئے ہے

آنکھ مین ڈالکی آنکھ اوسنے جو اسطرح کہا
مہربان غیر یہ تو ہے تو مجھے اس سے کیا

بولا مین اس مجھی میری کی صدا نی دکھا
مین نے بہی ڈھونڈھا ہی اپنے سینہ وہ ماہ لقا

دیکھے انسان جھلک اوسکی تو جیکا چوند مین آئے
جلکے مہتاب سے جو یہ ہوا لے جہٹ جائے

یہ وہ ہے شعلے کی طرح کانپ کی بولا کیا
ایڑی چوٹی ہے اوسی صدقہ کرون لیلی و نہار

مین نہ کہتا تہا کہ ہاتھ آیا ہی تو کوئی یار
مین پکارا کہ زبان بند کرا ہی بد کردار

تجھکو کیا کیا نہ جلاوے گا جلایا اوسکا
کان اب کھول کے سن مجھسے سراپا اوسکا

آپ وہ برج علم ہی اوسکی کہ نہین تاب بیان
جلوہ قدرت کا ہی اوس بت کے سراپا عیان

تیز ہی خنجر اوصاف سی قاصر ہے زبان
دیکھے ہونگی نہ فرشتون نے بہی ایسی نشان

حور ہے مشتہ اوسکا تکے ششدر و حیران ہو کر
ہوش پریون کی اوڑین تخت سلیمان سنکر

١٨٠ اوسکے [illegible] پہ قیامت کا [illegible]
[illegible] جو ہوسکے کر دیگی پامال

کب قیامت ہے [illegible]
[illegible]

اوسکے رفتار سے یہ بات گرا پڑتی ہے
سخت طور میں اعجاز مسیحائی ہے

١٨١ خیال [illegible] کہ زبانی کہ [illegible]
[illegible] قیامت [illegible]

سر قدم [illegible] دل [illegible] آئے
[illegible] زمین میں جیسے [illegible]

دم رفتار جب کہ چمکتا جاسکے ہے
پرتو حسن سے اک برق چمکتی جاتی ہے

١٨٢ اوسکے زلفون پہ وہ عالم ہے کہ عالم ہے تباہ
کیسا سنبل نہیں سنبل سے کچھ اصلا ہے لگاو

سامنے جسکے خزان [illegible] سنبل کے سہارا
یہ سلسل وہ پریشان ہیں تو آمادہ ہزار

اسکو شائستہ و طرار سراسر دیکھا
اوسکو مجموعہ گلزار میں ابتر دیکھا

١٨٣ ہوتی ہے مری تن پہ ہوا گر شکل نمایان
کیسے زنجیر کا ہوتا ہے طبیعت کو گمان

ہو وہی اوس زلف کی خوبی کا مرے بیان
کیسے کہتا ہون پریشانی میں شام ہجران

بال بھر بھی نہیں ضعف اوسکا ادا ہوتا ہے
موشگافی میں کرون لاکھ تو کیا ہوتا ہے

١٨٤ جعلسازی یہ ہے شہباز طبیعت طیار
نہیں [illegible] جو گیسو کو کہون میں شب تار

پیچ سے طائر مضمون کو کی گرا ہون شکار
اس شب تار میں روشن ہے چراغ رخسار

جلوہ کاکل کا نہیں رخ پہ نظر آتا ہے
کان کی لو کا دھوان ناز سے بل کھاتا ہے

١٨٥ عقدہ اوس زلف کی بندش کا کسی پر کھلا
گرہ زلف رسا باغ میں ہو جاتی جدا

اسے سودے میں پریشان پڑی پھرتی ہے صبا
نکہت گل کے چمن میں ہے بندھا ہوا

۱۸۵ صحن گلشن میں پریشان جو وہ سنبل ہو جائے
نافہ مشک ختن غنچہ ہر گل ہو جائے

زلف پیچیدہ وہ اسکے ہے کہ خالق نے بنایا
بگڑی اوس زلف سے سنبل تو بنی خاطر تباہ
جبکے کاٹے کا جہان میں نہیں منتر واللہ
بو سے زنجیر تو ہو خانہ زنجیر تباہ

۱۸۶ اوسکے ناگن تو وہ گوڑا وم رفتار پڑے
بل کرے سانپ تو رستے کے اوسی مار پڑے

اوسکے پیشانی وہ روشن ہے کہ ٹھہرے نہ نگاہ
چاند سی ملتے یہ انسان جو جبین غیرت ماہ
ٹیکے سر شام سے ہر زہرہ جبین شام نگاہ
چشم افلاک سے گر جائین ستارے واللہ

۱۸۸ ماہ یک ہفتہ نہ منہ پر کبھی تابندہ ہو
چودہوین رات کا چاند اوس سے تو شرمندہ ہو

تیغ ابرو کو اگر چین پہ وہ ماہ چڑھائے
رد ہر دو اوسکے کبھی قوس فلک سے نہ دکھائے
چشم مریخ سے شمشیر ہلالے گر جائے
دلمین لشکر میں نو چرخ کے کہیں بیٹھ جائے

۱۸۹ خالی آنکھ ہے اطرف حسن سے پہلو میرا
بھون کی تشبیہ کی قابل نہین ابرو میرا

وہ بھون کو جو کرے لیس تو سمجھے یہ جہان
اور ان پلکو نسے چلین ہیر تو پٹین انسان
پہلے کے گوشے مین نہان ہونیکو چلا کی کمان
مرغ ناوک زدہ ہر تن مین بنے طائر جان

۱۹۰ دیکھے ان پلکون کا معشوقون کو تو وہ پڑ جائے
دل کمان ابروون کا تیر مژہ سے چھد جائے

آنکھ اوسکے وہ قیامت ہے جو گلشن مین اٹھائے
بنکے جمیز جو بادام کبھی آنکھ ملائے
حسن تک نرگس بیمار نہ صحت سے کبھی پائے
پوست اندام کا بس چشم زد مین کھنچ جائے

صید گہ اوسکے اگر دشت ختن ہو جائے
[illegible]

۱۹۱ چہرہ تو نہیں وہ قیامت کی شرارت ہی بھرے
ہے مگر چشموں میں شوخی کی غضب جلوہ گری

جسکے دفتر میں ہے شوخی حسینوں کی جو ہر نظر
سب چھپے پانی میں ہی پانی ہی شیشہ میں پری

اوس میں سرمہ جو لگے اور ہے لاثانی جو
کیا پری ہے وہ نگہہ جو سنبلستانے ہو

۱۹۲ چشم میں ہے وہ کمالی کہ ہوا سبکو تباہی
عین نادانی ہی مردم کوئی گر جان کہا

گر ہی سرمہ جو لگاوٹ تو وہ آنکھیں دکھلاے
لیتے لیں جائی مگر ہاتھ وہ بادام ہے

ایک ہتی میں جنین نرگس بیمار آنکھیں
کوئی دو تین نہ اوس سے جو کرے چار آنکھیں

۱۹۳ بیچ میں آنکھوں کی اس طرح ہے بینے کا گذر
اس بانسے ہوئے سیری طبیعت کی مگر

جیسے الف مست کی ہوں پہلو میں دو ساغر
دور بینے کی سبب مجھکو یہ آتا ہے نظر

ناک کے پاس بہوین سر نہیں ہو رانے ہینا
شاخ بلور میں تلوار کے پہل آتے ہیں

۱۹۴ رنگ رخ ہے وہ طلائی کہ یقین جسکا نظر
جلوہ اوس شوخ کے رنگت کا قیامت ہے مگر

ہے بجا خاک عناصر کو جو کیجے اکسیر
ہو بچے شمس و قمر کے جسکو نہ قمر کے تو زیر

رنگ رخسار کا شعلہ جو بھڑک جاتا ہے
آتش حسن میں کندن سا دہک جاتا ہے

۱۹۵ چہرہ ایسا ہے درخشاں کہ پڑی جسپے نظر
اوسکے رخسار و نکو میں نے جو کہا شمس و قمر

آگے آنکھوں کے چکا چوند ہے آٹھ پہر
چاند سورج کو حسینوں نے چڑھایا سر پر

رخ کے تشبیہ سی کس کسکو یہ پیاری ہوں گے
مہر و مہ جسنخ کی کب آنکھ کتاری ہوسکے

۱۹۶ اوسکے عارض میں وہ رنگین کہ خجل ہو گلزار
عارض حسن پہ نازاں ہی عبث گل ہر بار

دل رہے جنکے تصور سی سدا باغ و بہار
دیکھے ان ہیوںکو بلبل تو ہو آنکھوں میں خار

زردی گل ہے یہ نہیں زرد وہ رخساری ہیں
ایک رنج کیا تغافل نے جس سے تو رنج ساری ہیں

لب ہیں یوں اس گل کی وہ نازک کہ نہیں شک نیا لب
بوسہ لی لینے کا عاشق جو کرے سہم گمان

سا نزاکت نیا ہے نزاکت ہی ہی بوسہ گدا
نازکی سے ہیں رنگ گل سے ہیں

نگہ گرم کبھو اور سوا کرتے ہے
کالا منہ مسّی سے اوس لب کی بلا کرتی ہے

دیکھ ہیں تبسم کے کس منہ سے کری گل کی ثنا
پیارے یہ نازک لال ہی غنچہ کی جوش سے ہیں پیدا

یہ وہ عقدہ ہے کہ معشوق کی نہ مندی شستہ ادا
فرط حیرت سے نہیں بات ہیں ہیں گویا

اثر سے مضمون ہے مری فکر میں پر آیا ہے
لال لب جیسے عنقا کو لیے پھرتا ہے

لب شیریں ہیں معسل کہہ دیا تو نے نگہ شہد سے [illegible]
[illegible] واگر

کرتا ہی تعبیر ہے تحقیق سے
زرد ہیرات کے مانند ہو چہرہ

اوسکے ہاتھوں میں ہوا اعجاز مسیحائے ہے
اوسکے طرح لب سرخ میں جان آئے ہے

لب وہ شیریں ہیں کہ ہی گر کری جنبش تو نما
غش ہے فرہاد کی معشوق کو ہو تلخ حیات

جس کی وہ ذریات سے قند نبات
آگے اون ہونٹوں کی لگی ایسی شیریں نبات

بوسے دو دو ہی رہو شکر پیر تو غضب ہو جبے
منہ مرا تنگ کر سے لیا لب تو چاہے

اوسکے رنگ سا اونگلی
منہ تو ثابت ہوئی موتی کی لڑی

جب لڑی آنکھ نئی اک ذکر ہوئی بیت کی پڑھے
لب نہ جنکی لڑی اوس میں شرارت پر

ہے شرارت جو بڑی اوس میں تو سیاری سے ہیں
ہیں جو بیداری تو آنکھوں کی مری تارے ہیں

کام کرتی نہین دانتونکی صفائی پہ نگاہ — ہے تجلّی گہر تری ہے جب ہنستا ہے وہ عنبر زادہ
دست صانع نے عجب موتی بنائی ہین تباہ — ایسے الماس تراشی نہین دیکھے بعد

ہوئی ہیری کی سلک جس سے تجلّی تری این
سچی اون دانتون سی جہوٹہا ہو گہر یہی نین

اوسکی دانتونکی صفائے یہ ہو غلطان گہر تا — دیکھ سکے آب تو بیتاب نہ آسکے دم بھر
ٹوٹے گردون سی ستارہ جو پڑا اونپہ نظر — مشتری دیکھے تو مر جای یہ ہیرا کہاکر

گر ہی اون دانتون سے الماس کو دل ہو وے
پیدا ہوئے کہنے سے جو قابل آتر

کیا ہوا دیس جاہ زنخدا اسکے ذقن کا بیان — ڈوبی ہو رہے ہین آیہ طلب ہیں تو یہان
چمن حسن صنم مین یہ نگہ ہی وہ کنوان — پانی بھرتے ہین جہاں سینہ فگار رہتا

کیا طراوت ذقن رشک وہ ماہ مین ہے
ڈالوا ہو دل اپنا دل زار سدا چاہ مین ہے

اوسکی گردن ہے کہ اک نور سے سانچی مین ڈہلا — جسنے دیکھا وہ گلا آپ سے باہر ہو چلا
آبدار ایسے جو ملو نظر آیا وہ گلا — رشک کی برق سے کیا جسم صراحی کا گلا

سوی میخانہ گلو اوسکا اگر منہ موڑے
ہو کے ہر مست خجل شیشے کی گردن توڑے

رتبہ شانونکا بڑا جاتے ہین حسن پرست — داغ گون جام کہون یا ونکو تو مضمون ہے یہ پست
اس سے بہتر کوئی پہلو نہین ملتا سر دست — تن کی کرسی پہ غضب پائی ہی مہ ہون کی نشست

سچ اگر پوچھو تو وہ ساعد و کلی جائین ہین
کشور حسن مین شانونکی بڑی شانین ہین

اوسکے بازو ہین مگر موجۂ دریای صفا — مچھلیان جنکی صباحت پہ ترستی ہین سدا
شمع ساعد کو کہون مین نہین اندھیرا — پنجۂ مہر سے روشن وہ کلائی ہے سوا

ایڑی دیکھو ان میں تجلی ہے ... رخشان دیکھیے
اوسکے پہنچے کو نہ روئی مہ تابان پہونچے

۵۰۶
پنجۂ دست وہ گلدستۂ دل جس سے ہوا
پنجۂ مرجاں کا جو ہو دست نگاریں کر سا
دست لے پنجہ اسد جسکے تصور میں حنا
انگلیاں توڑ کے رکھ دی ہیں سر پنجۂ یا

بیٹھے کل کو ... اور ہاتھ ... اٹھ جائے
... رخسار پہ ... طمانچہ پڑ جائے

۵۰۹
اوسکے ہاتھ ... ہو جی ... پشا
انگلیاں ایسی کہ معشوقوں میں انگشت نما
... مقابل ہو ہتھیلی کی ضیا
... جسکے ... گر جس ... ہوا

سامنے اوسکے ... شرمندہ ... ہو لے
سب کہیں ... ... لے

۵۱۲
سینہ وہ سینہ کہ ... جائے ...
او بھری ... دل ... تن
... نہیں ... کے سینے سن ...
... مگر حسن ... ایک ...

قد و پستان کی تماشے ... دکھلائی ہیں
... طور سے ... کے پھل پائی ہیں

۵۱۵
نخل قامت میں دو پستان کی ... گیا
... کو ... غم سی ... شا
... سیب تو آئی ... بلا
دانت نارنگی کی کھٹے رہیں غیر کے سدا

پھول سی سینے پہ کلیاں سر پستان پیدا
ہوئی گلشن میں انار ... پستان پیدا

۵۱۸
بحر ... میں پستان کی لطافت کا جو آب
... کی مضمون یہ ... آتا ہے
کیوں نہ ... کیطرح ... ہے نایاب
ایک جا حسن کے دریا میں ... حباب

اور بات اس سے نہیں ... کی کہے جاتی ہے
اوسکے پستان پہ یہ ... مری کیا جاتی ہے

۲۱۳ شکم

شکم صاف کی اوصاف بیان کیجے کیا
ہو بہو پشت عیاں ہے سبب جوش صفا
پرتو پیراہن کا یا چاند کا کہیے ٹکڑا
تھا نہ تن میں ہے یہ آئینہ اعجاز لطف

نہیں سیلی کا نشان سانپ سا لہراتا ہے
عکس چوٹی کا شکم میں یہ نظر آتا ہے

۲۱۴ کمر

کمر یار کو سب بال سی دیتے ہیں مثال
دیدۂ فکر میں ہے اوسکے کمر آو یا بال
طبع نازک کو ہماری تو یہ مضمون ہے پسند
موشگافی کے سبب کھینچے ہیں بال کی کھال

ناف اس بال میں حکمت سی نہیں خالی ہے
دست صانع نے گرہ بہر نشان ڈالی ہے

۲۱۵

کمر اور کولہوں کا عالم ہے کہ عالم ہے فدا
آگے ہے شرم کی جا فکر ہے پابند حیا
ناز کے چال سے ہوتی ہی قیامت برپا
صدف بحر لطافت کا کہوں حال میں کیا

سخن فخر نہیں منہ سے نکالا جاتا
ورنہ ماسفتہ میں ڈورا نہیں ڈالا جاتا

۲۱۶ زانو

بہو بچے زانو کی صفا کو نہ پری کا رخسار
سکے پاجامہ جو اون زانوؤں نے وقت قرار
پہلے دل ہاتھ سے گر جو یہ دیکھے اسرار
زانو پٹیا کرے حسرت سی سدا عاشق زار

مثل مہتاب کی منہ پہ ہوائی چھوٹے
وہ چھپا لیوی جو رانین تو گلے دم گھٹے

۲۱۷ ساق

ساق پانے تو عجب نور کا پایا ہی ظہور
نور کا جوش ہے یکدست صباحت کا وفور
دیکھے مہتاب تو منہ فق ہو کوکب کا فور
چمن حسن میں کیا پھولی ہے شاخ بلور

شب کو وہ پنڈلیاں گر جامہ سے باہر ہو جائیں
شمعیں فانوسوں میں خاموش سراسر ہو جائیں

۲۱۸ پاؤں

پاؤں اوس شوخ کی کرتے ہیں قیامت برپا
آئینہ وہ کف پا ہے پئے مہر لقا
کوئی پامال ہے رستا ہے کوئی شکل حنا
اوسکے تلوے کو نہ پہنچی تری چہرے کی صفا

انگلیاں نکھری ہوئی ۔۔۔ تو غم سا ہو گئی
ناخن پاسی خراش جگر سے ہاتھ سے گئے

غرق ہی حسن کے دریا مین سراپا وہ نگار
اب جو صورت پہ غرور اوسکو نہین ہی زنہار
کس طرح دل نہو اسپہ دو کہتا یہ نثار
ہے وفا پیشہ بلا سے نہین ہرگز سرکار

نور سے کسکی شکل بہے ہی مہر محبت بہی ہے
بے تکلف ہی کہ صورت بہی ہی سیرت بہی ہے

زلف

زلف اوسکے جو گرے پیچ بناوٹ سی ورے
بکہرے بالونکو ہلا دیوی جو وہ شک سے پرے
ہو پریشانی دل سے تجہے آشفتہ سرے
تیری گیسو کی ملی خاک مین سب جلوہ گری

چہٹ سکے دل شک سی غم جی کو سراسر ہوئے
بلکہ مجموعہ عناصر کا سب ابتر ہو گئے

نظر آجائے جو اوس ماہ جبین کا ماتہا
بوسی لون اوسکے جبین کے کبہی جو مو کف پا
دردسر ہو سب تجہے کس شک اے ماہ لقا
تو سماجت سی قدم پہ مری دی سر کو جھکا

پاؤن جنز کو مرا اور تری پیشانی ہے
جو مین کہتا ہون وہ اکدن تری پیش آنی ہے

اون بہوؤن کے جو اٹہی آنکہ تو جی ہو بیکل
تیغ ابرو کی نظر آ گیا ملی مجہکو ہے سل
کشور دل مین پڑے چار طرف اک ہلچل
سینہ ہا ہو دم مین نکلجای یہ سارا کس بل

نوک مژگان پہ کرے غور تو نشتر چل جائین
دیکہ ولیہ تری رشک سے خنجر چل جائیں

آنکہوں سے اوسکی جو ملجائی تری آنکہ ذرا
[illegible] نگہ کی جو کرین جشن بپا
شرم سے مردم بیناے کرے چشم نہ وا
دیدہ بازی تری نظرون مین ہو پہر عین خطا

زہے نام کو یہ قہر و ستم آنکہوں مین
چشم کی رشک سی آئی تر او دم آنکہوں مین

۲۲۴
آگئی اوس سینی کی خود بینی تری ہو بیکار
اک نظر دیکھی جو وہ چاند سی دونون رخسار
دیکھکر آنکی گر لو کا کان ٹہر جو عرق کی ہر بار
چہوٹین مہتابیان آئے رشک قمر جیسے ہزار

گوری گالونپہ نہ خورشید کا انداز رہے
عارض حسن پہ وزانہ تجھے ناز رہے

۲۲۵
لب نازک سی جو ہو اوسکے دو چار اے دلبر
دہن تنگ کا نظارہ دکھائے یہ اثر
رشک سے ہونٹھ چبایا کری تو آٹھ پہر
زیست سی تنگ ہو تو چین ہو عنقا یکسر

رنگ اک بات مین ہونٹون کا روان سب ہو جاے
لب می گون کا تری جام لبالب ہو جاے

۲۲۶
اوسکے دانتونکے صفائی یہ کری تبسم جو
میٹھے باتین جو کری وہ لب شیرین سی ادا
ڈہار مین تو مار کی رویا کری غیرت سی سدا
ایسا کڑوا ہو کہ بہولی سمجھے دنیا کا مزا

جبکی لگ جای تحیر سے نہ پہر لب وا ہو
اپنے شیرینے گفتار سی دل کہٹا ہو

۲۲۷
میٹھے باتون مین ہے اوسکے مزہ آب حیات
اوسکے شیرینے گفتار کرے شہد کو مات
جسکا مشتاق رہا ہے یوسف مصر مزا آ
قند باتون مین وہ گہولی تجھی کچھ آگی نبات

زندگی تلخ ہو شیرینے سخن کی کہو جاے
شربت زیست سمجھے زہر ہلاہل ہو جای

۲۲۸
نام وہ پوچھے تو ہو شرم سی چہرہ آب آب
گہر کو وہ پوچھے تو ششدر ہو تو اپنی خانہ خراب
ای صنم نام کو نکلے نہ تری منہ سے جواب
اس حماقت پہ وہ ہو ماری ہنسی کی بیتاب

سر ہلا کر یہ کہے تب مجھسے یہ وہ غیرت ماہ
واہ کیا آپ کا معشوق ہے سبحان اللہ

۲۲۹
رخنہ چشمک وہ کری چشم و نگین سو بار
باتین ہو ڈہال سکے تجہیر سکے وہ شمع عذار
تعلیمین تو چہا گئی کر آنکھ نہ اوس شوخ سے چار
گر میان ہون تری تقریر سے آگئی فی النار

جل کے شاید جو کوئی بات سے کہے مشکل مین
وہ شرر ریزیون سی آگ لگا دی دل مین

غرق ہو بحر ندامت مین پھر بولا جاے
بولی وہ معنیان اس ڈھب سے کہ دل شرما جاے
چھینٹی دی ایسے وہ تجھکو کہ لپیٹا آجے
بہتے ایسے وہ سے گرم کہ تجھپر چھپا جاے

دل اگر آگ کے نہ ان باتو نپہ جب تو سے
کہکے آوارہ رز قلب وہ وسیکھے کسکے

متبسم ہو سبکہے خمار وہ تجھکو دیوے
گالے تو ایک ادسی دیکھے تو وہ دو دیوے
قہقہہ مار سے کہ ہوش تری کہو دیوے
ایسا ایسا وہ ہنسے تجھسے کہ تو رو دیوے

بگڑی تا اوس سی صحبت مین تو بنائی تجھکو
ٹہٹھکیون مین وہ سر دست اوڑا لی تجھکو

دیکھے جاہ ذقن اوسکا تو یہ ہو حال تباہ
اوسکے گردن کی صفائی پہ جو پڑ جاے نگاہ
ہو ندامت سے کنوین مین سمجھے کہ نیکی جاہ
گہنگے دم آئی گلے مین ترا ای غیرت ماہ

ہو گئی ہے دست تشبیہات سبہے تو اوسکے
ہاتھ ملوایا کرین ساعد و بازو اوسکے

شانو مین اوسکی سراپا تری شانو کو گہٹا
پہولی جیب تختی سی اوسکی تری قسمت کا لکھا
لپٹیت اکبار کرے لپٹیت تکبر کو دو تا
دیکھے لپتا نکو تو سینہ نہ اوبھارے پہلا

اپنے نارنگیون کی حسن سی کشا دل ہو
اور اناروں سی تو ترنجون کا اثر حاصل ہو

اوسکے محرم سے ہو محرم تو عجب ہوتی ہوا
پان نیگلیکی کٹوریکا نظر آئی جو یار
گہا ٹہگے بارہ سے ہو سینۂ خاطر افگار
پھٹ پڑی تجھپہ غم و رنج والم کے دیوار

صف مژگان کی رخ ابنگیا کے کرن سی ہو جائین
دیکھے چڑیا تو ترے ہاتھ سے توتی اور جائین

۲۳۵ شبنم صاف پہ گر دیکھلی کرتی کی یہین
ناف اوس شوخ کی بنجای ترا قفل دہن

حیلہ سازی مین تری رخنہ پڑی ہی بر فن
پیٹ کی آگے تجھی کوئی لپیٹ آتی بن

آنکھ اوس موی کمر سے جو کہیں لڑ جاے
طائر دل پہ میان بال کا پھندا پڑ جای

۲۳۶ اس پری کی کسی اعضا پہ اگر جای خیال
دل ہی آدم رفتار گری گر کوئے چال

آتش رشک صنم تجھکو جلا دیگی الحال
اے میاں تو تلی جیسے مجھے گندم کی مثال

گر اونکو مین کچھ اوس غیرت مہتاب کا دیکھ
صدف صاف مین جلوہ در نایاب کا دیکھ

۲۳۷ پنڈلیان اوسکی جو تو دیکھی تو بی رشک ہوا
بیٹھے تو اوسکے بچھونے پہ جو با عز و وقار

زانو غم سے سبھی سر نہ اوٹھائے زنہار
پاؤن دبوای نہ وہ تجھسے کبھی از رہ عار

سر قدم پر ہے جھکا سکے تو نہ مانے تجھکو
اپنے تلوی کے برابر وہ نجانے تجھکو

۲۳۸ اوس پری مانوس ہین مجھسے وسی الفت ہی مجھے
ذائقہ جو وصل کا بوسہ لی کبھی لذت ہی مجھے

رنج کا ذکر نہین مشغلہ راحت ہی مجھے
لطف مجھی اور ٹھے تا ہین کیا لطف کیا صحبت ہے

لب بلب رہتی ہین باہم نہین منہ مڑتے ہین
جشن رہتی ہین شب و روز مزی اڑتے ہین

۲۳۹ اسے کمسن ہی وہ ہر بات سی آگاہ نہین
حسن کا شیفتہ وہ رشک مہ دو ماہ نہین

وضع داری کا طریقہ کوئی دلخواہ نہین
مصری یوسف کو بناؤٹ کی ذرا چاہ نہین

سنے کا جل سے طبیعت اسے گھبراتی ہے
سادگی چہرہ روشن کے غضب ڈھاتی ہے

۲۴۰ بال او لجھے ہین تو رد انہین اوسکو نہ ہو
مانگ کج رہتی ہے شانی سے کشیدہ گیسو

چوٹی ہو ابتی برہم ہے سر اسر گیسو
عار سی رکھتا ہے آئینے سی وہ آئینہ رو

تیری صورت کوئی کب شکل کا دم بہرتا ہے
اپنے چہرے کی طرف رخ وہ نہیں کرتا ہے

بگڑو بیٹھا ہے بناوٹ سے وہ ناداں نہیں
حسن ذاتی ہے خود آرائی کا ارمان نہیں
اسکے بنگیا کا خیال اوسکو کسے آن نہیں
چاک کرتے کا گریبان ہے تو کچھ پیمان نہیں

عطر ملتا ہے نہ پوشاک نئے بہاتی ہے
میلے کپڑوں سے سدا نوی عروس آتی ہے

پاس سے جاؤں تو میں راہ پہ لاؤں اسکو
زیب و زینت کا سب انداز بتاؤں اوسکو
وضعداری کی وہ تصویر دکھاؤں اوسکو
عاشق زار بناؤں وہ نگا بناؤں اوسکو

اسقدر مد نظر حسن کے آرائش ہو
نہ کہ پہر روز نئے چیز کے فرمایش ہو

جب بہت میں اوسی زیبائی یہ پائل پاؤں
تجھکو پہر آکے بہانے سے وہاں لیجاؤں
ضد میں واں شوق کی منت سے اوسی سمجھاؤں
آگے اوس شوخ کے لیجا کے سب سجھے بہلاؤں

جو سنہرے چیز مہیا وہ ادسے آن کروں
بگڑے تو اوسکے بناؤ کا میں سامان کروں

اسکو نہلا کے وہیں جلد لیسی ریال سکھا
تیل خوشبو میں وہ ڈالوں کہ ترا دم ہو ہوا
شانہ اون گیسوؤں میں کرکے بصد حسن صفا
چوٹی وہ کھینچکے پہر گوندہوں کہ تو ہو شیدا

ڈالوں وہ نقرۂ موباف کہ تو بل کہا جائے
سر پہ سرنگ طلائی یہ سپیدی چہا جائے

پہر جو میں مانگ میں اسطرح کی افشاں سیپہ
جہٹکے جی تیرا ستاروں کی طرح تا شکر
کاجل اوس چشم کو ہو جسکے کہ ہیری منظور نظر
سرمہ کی طرح ترا پیسکے ہو دل خاک بسر

مسّی ملوا کے دکہاوں تیری اوڑاؤں دم میں
عمر پہر روئے تو سرخی پان کی غم میں

مانگ لی جو تیونکی مانگ تیری رنگی صفا
مانیان اوسکی کرین حلقہ صفت قد کو دوتا
سر سے لے تیونکا نقش رہے دل جو سیاہ
جہالی بیرسائین تری انگلیونسے ہتھکڑو

زلف کی جھونک پریشانی کا سامان کردی
آئینہ کھول کی قلعی سے تجھے حیران کر دے

دست عریا اوسکی بہہو کا وہ کردن ملتی جبا
تیری مہندیکا نہ جی رنگ نہ اوسکا اصلا
آگر میان جنکی کرین آتش گل کو ٹھنڈا
ہاتھ بغلو مین چھپا لیوی بصد شرم و حیا

جسم پامال ہو نقش کف پا کی صورت
رنگ جہریکا اوڑی دزد حنا سے صورت

چیڑیون کا اوسی وہ تنگ پہناؤن جوڑا
سرنہ پھر اوٹھ سکے تولا کہ کری دلکو کڑا
بند ڈھیلا تیری ہر چشمکا ہو جاتا
پانچین خاک مین پڑی کرتی چشم وا

ہو لی محتاج قدم وہان سی اوٹھانی کی لیے
آدمی چاہئیے ہمراہ تماشے کی لیے

پیاری انگیا اوسی وہ ٹھیک پہنا دون ای یار
طعن کرکی تری جانب وہ سکے سو سو بار
ہو سکے سیر تماشا نظر [illegible]
پردہ کر اوسنے [illegible] انکار

شرم کی ہے یہ جگہ اس سے نہ سے پڑتا ہے
واں پہناؤ نہ مجھے انگیا نہ جہاں جڑتا ہے

کلیج کی کرتی پہناؤن اوسی مین وہ زرتار
چٹکیان لین جسم و جگر مین آ کر
نوکین ہون جسکی کرین کی تری سینی کے پار
پای خاطر مین پتے گو کہ ہو اوسکا ہار

بھر کی آنکھیں اوسکی طرف دیکھے تو گوٹا لی
گوٹ کی لہر مگر بحر الم مین ڈالے

کامدانی کا دوپٹہ وہ اوڑھاؤن پیاری
موتی اور چنیونکی بیل ٹکی ہو ساری
مرغ زرین فلک مین ہو یہ طیاری
آنچل اسطرح کی پیارے ہون کہ تو ہو عاری

گر گری شیشی ہو سب تار دری مین جہڑ جائین
گو کہرو خارو دی جہریان تری دل پہ پڑجائین

سنہ ۲۵۳
لے وہ اطلس گلنار کا پاجامہ پہن
حسب منشا آمی جو کو تو نہ پہین

جسکے کلیان ترا دل تنگ کرین غنچہ دہن
بار غم تیری کمر توڑ دے ای سیم بدن

پایچے ایسے ہون بہار کی جو وہ ہاتہو مین اوٹہائے
مین کہون بوجہ سی لچکے کی نہ یہہ اچڑہ جائے

سنہ ۲۵۴
نیشت ماہی کا پہناؤن او سی بہیرو جوڑا
ہو وہ طیار کہ بہار رہی دل صبح و مسا

لوٹے تو خاک پہ مچھلے کی طرح غمسے سدا
ماند چمکی سے ستارہ ہو تری طالع کا

کرتی رفتار سے پامال گرہ مہرو تجہکو
جہانجہ مین لائین حسد بولی گہنگرو تجہکو

سنہ ۲۵۴
گہنا پہنا کا جنگیر و نمین دہرا ہو طیار
سپہنہ مقیس سی گہری ہاتہ سی وہ گلزار

بدہیان دیکہکی غم ہوی گلیکا تری ہار
بہولی ای غنچہ دہن منہ ترا دیکہون مین بہار

خار کہا کہا کی طبیعت کا یہ لقتا ہو جای
مین کرون بات تو تو جہاڑ کا کانٹا ہو جائے

سنہ ۲۵۵
سنج جوڑی مین پہ اس گلی طوق عطر حنا
عطر سے کار سکے خاک بسر تجہکو سدا

ہاتہ تو غم سے ملے رنگ ہو جہرہ کا ہوا
کردی مجموعہ پریشانی خاطر کو سوا

تنگ کیا کیا ترا دل شیشۂ افلاک مین ہو
فتنہ انگیزیون سے عطر کا دم ناک مین ہو

سنہ ۲۵۶
شام کی وقت دکہاؤن تجہی اک تازہ بہار
چاندنی برف سے جو گرد کہینچی لی تکرار

فرش تختون کا بچھے صحن چمن مین اکبار
اک پلنگ ایسا لگی اوسپہ کہ دل ہوئی نثار

نقرۂ پایون سے سیماب کا دل آب رہے
اوسپہ چادر سے کتان چادر مہتاب رہے

۲۵۷ تکیے ایسے ہون سپک و سپید کہ ہو مشکران
چاند گل تکیونپہ ای رشک قمر ہو قربان
ہوئی عاشق کو تو معشوق کی زانو کا گمان
پائینتی ایک دولائی ہو دہر زانو فشان
باغبان اوس گل رعنا کو شگفتہ پاکے
اوٹ پہولون کی رکہے دونون طرف لالا کی

۲۵۸ تخت کی کونونپہ مرڈنگین لگی ہوئین چار
ٹہنڈی ٹہنڈی ہو ہوا سامنے بچہا ہو ستار
دل جلے جسمین ترا شمع سے بدلی ہی بار
میری پہلو سے لگا بیٹہا ہو وہ مہ رخسار
چاند نی رات مین جہل بل بت گلفام کرے
جگمگاہٹ یہ نہ کپڑون سے نگہ کام کرے

۲۵۹ گرگڑی چاندی کی ہو وہ گل تر منہ سی لگائے
گر مے وہ جگر جانکے دہوئین تمہین اوڑ آئے
حسن محفل ترا دم آ ہو شکلی تو ٹہو سیرلائے
بیچ وان کوئی نہ تیرا چلے جلکر رہ جائے
ہو قرینہ نہ کوئی پاؤن سے ٹہرانے کا
چلکے تو قصد کرے گہر کے شتک جانے کا

۲۶۰ دوڑ کر پیک صبادی جو ہوا کو سنکار
جہو کی مین کہاؤن ہی عیش سی ہو کر سرشار
آئین کیا وہ تو نظر نیند کی آنکہو نمین خمار
لیکے انگڑائیان پہیر وہ گری سو سو بار
وصل کی شوق مین پہر لیٹنے کا تیرجا ہو
رشک سی حال ترا اوسگہڑی بیتلا کیا ہو

۲۶۱ گہر سے تو جانیکا اوسدم جو کرے قصد صنم
از رہ طعن وہ تجہسے کہے ای کشتہ غم
لیئے منگوا دو سوارے ہی اگر کہتا ہے دم
آج رہ جاؤ امانت سے تمہین سر کی قسم
گہر کہان جاؤ گی اب رات کو سودا سے ہو
سو رہو تخت پہ گر نیند بہت آئے ہو

۲۶۲ سنکے اس طرز کو تو تجہسے کہے ہو کی خفا
اسلئے کہدو کہ زبان بند رکہین بہر خدا
خوب بیان آپنے لاکر مرا دل شاد کیا
مجہکو یہ رمز و کنایہ نہین بہاتا اصلا

لطف یہ ہے کہ ملاقات کا پردہ رہ جائے
کچھ مری منہ سے نکل جائے تو پھر کیا رہ جائے

کچھ مرے ہاتھ سے بیتابی کو ہوگا آرام
جیسے کہ سکتا ہے جو وہ ہیلا کوئی کلام
اپنے عاشق سے کہو کیسے کیا کام
بس رہا چپ جو ہوتی ہے سی پیدا آرام

ناصح بن کہ کیا کام مجھے میں نہ بدنام کرو
نہ جیئے جاؤ خدا سے کے لیے آرام کرو

سنکے یہ بات گئی ہو وہ بات تو وہ سدم نیا
چار پائی کو جو نہ پیچ ہوجدہ الاغین پائی
حسن کے رعب سے کچھ کرنے کی پھر تکرار
منہ لپیٹ اپنا وہان پڑ رہی تو با دل زار

تھتھیے سنکے مرے نالہ و فریاد کرے
گذرے رات اسے کو دن اپنے جہت یاد کرے

خواب یہ دیکھکے آئے نہ تجھے نیند ذرا
ایک وہ دن سنکے کہ تھا بیا مرا حدسی ہوا
گر وہ ٹھیں لی سے لیکے دل سے یہ سکے تو اچھا
ایک یہ شب ہے کہ اصلا نہیں میسر پروا

واں وہ ہنستے ہیں کلی ملتی ہیں خوش ہوتی ہیں
ہم یہاں اپنے نصیبوں کو پڑے روتی ہیں

میں اودھر لوٹوں جو ہی جو مسل کے تجھ حفظ
دیکھیا گرے صحبت کو سے جلے جسم جگر
تو اودھر غم سے تڑپتا رہے با دیدۂ تر
آتش رشک لگا نے سبب تجھے انگارہ پر

رات بھر تنگ دل گردش افلاک کرے
صبح کے ساتھ گریبان کو تو چاک کرے

سنکے اس قصۂ جانسوز کو آیا نہ قرار
السیار وہا کہ لگیں ہچکیاں بیحد و شمار
اشک آنکھوں سی بہا سے اوسکا اخر کار
جلد سینے اوسے چہاتی سے لگایا اکبار

رہا گو میں سبب گرداغ نہ چھوٹے دسکے
اوسکے اشکوں سے پھپولی مری پھوٹی دسکے

۲۶۸
رو چکا کھول کی دل خوب ہو جب نڈھال
کھل گیا حال کہ تو جاہل و ناداں ہے کمال
پوچھکر اشک کہاں سے یہ [illegible] حزین و ملال
اسی سے بات میں آنسو نکل آئے [illegible]

ہم نہ کہتے تھے کہ پچھتائیگا سب کھو دے گا
اب تو ہنستا ہے کوئی دن کو بہت رو دیگا

۲۶۹
ترے آبا تری رونے پہ بھی اسلام پایا
ورنہ سمجھا تھا اگر سارا زمانہ یکبار
دوڑ کر جھانکی [illegible] لیا ایسا ہو کر تا جیا
تجھ سے ملتا نکلے میں [illegible] آتا انکار

کہیں اس صلح سے بھی دل صاف بھلا ہوتا ہے
زنگ آئینہ کا تشکل سے جدا ہوتا ہے

۲۷۰
ہنس پڑا [illegible] لی میں وہ کہنے لگا ہو کر شاد
غم کے ہاتھوں سے نہ پھیر ہو لی آیا کیا بیداد
باتیں بس بس نہ بناؤ وہ بگڑنا کر دیا یاد
ہو گئے منہ سے نہ کسی [illegible] بھی [illegible] فریاد

بے سبب آج ہے تشریف نہ یاں لائی ہے
دل جلانے کے رولانے کے لیے آئی ہے

۲۷۱
الفت آمیز سخن سنکے یہ تب میں نے کہا
سارا دن کٹ گیا تو تو نہ کچھ بیاں رہا
تو چلا جاتا ہوں تم کس لیے ہوتے ہو خفا
ہو گئے تشویش مری [illegible] اسکو کیا کیا

غم مری دیر لگانے کا بڑا ہووے گا
دل کو تھامے ہوئے در پردہ کھڑا ہووے گا

۲۷۲
کہتا ہو گا کہ لئے ہوئی گیا آج بلا
اشک آنکھوں میں بھری ہوئیں کی [illegible]
صبح سے شام تلک یہاں نہ آیا [illegible]
آ دو مے ڈھونڈنے مجھکو گئی ہو گی ہر جا

خاک کیا کیا مری فرقت میں نہ چھانے ہونگے
حاضر سے حضرت عباس کے ملنے ہونگے

۲۷۳
نقدہ یہ سوچ [illegible] کی میں انسی جو گھبرا کے چلا
ڈالے گی سر کو گر یا میں بصد ناز و ادا
جلد ہاتھ اوسنے بڑھا کر مرا دامن پکڑا
جیب ہوا ایسا کہ منہ میں شہ زباں تھی گویا

جھٹکے اس کو لگا دینے جو وہ شرما کے
بیٹھ رہی غم دور ہوا پاس مین بیٹھا جا کے

جب رہی دیر تک اسطرح کی صحبت باہم
اب کہیں حشر تلک جانے نہ دونگی تجہے ہم
سر اوٹھا کر یہ کہا اوسنے بصد لطف و کرم
لینگے اوس کا فریب ہم سے ملنے کی قسم

سنکے یہہ دیکھین جو تو شکل کہا ای اوسکو
ہم نے چلے جیسے خدا ایسا جلائے اوسکو

تب کہا مینے بنا وٹ سے بگڑ کر اکبار
مجھسے رکھہ کام تجہے اوس سے بھلا کیا ہو گا
پیشہ تجھی کی برائی نہیں اچھے ای یار
ایسے فقرون مین اب آپکا نہین پٹنا

بنکے نادان قسم ترک محبت کھاؤن
آگ میں غیرون سے ملنے دونون دوزخ میں

ہان اگر ایسا ہی شکل ہی خدا جس کی صورت ہوگی
لینے غیرون سی ملاقات کر لینے میں کیا ہے
میں قسم کھاؤن بڑی چیز ہے اوٹھا لے تو بے
اکیلا ہوتی بمن سزا دیوی خدائے احد

اسمیہ راضی ہو تو قرآن اوٹھا لاؤن ابھی
رکھہ تو اپنی مصحف رکھہ ہاتھ قسم کھاؤنگی

ورنہ قرآن کا سبب ہے پیام جو ہمین تو یار
دل ہے تیرے زیر عشق نہ مطلوب ہے قرار
اسمین ہمیشہ یقین آئے نہ مجھکو زنہار
حرف آپکا لا فات یہ تنک ہو سو بار

تو قسم کہا تو مرے دل کے سیاہ ہو جائے
اور صورت ابھی ای یوسف ثانی ہو جای

سنکے یہ حرف وہ بولا کہ نہ تو اوسکی پرواہ
تب کہا مینے اگر یہ سبب ہے تو پھر ہوگا شاید
مین آپ کہتا ہون قرآن کی قسم بسم اللہ
لے قسم مجھسے کہ اوسکی جلوون کی راہ

جب یہ سب قول و قرار اوس سے مکرر ہوا
کر کے ہان ہان وہ قسم کھانیکو طیار ہوا

ست کہا میں نے کہ رکہ سر پہ کبہو ہاتہہ ذرا
کب بہری گر بیٹہکے قرآن کا اوٹہانا اچہا

کچہ قسم کہانی کی حاجت نہیں ای ہاتہہ تہا
امتحان کی لیے ای جان یہ جہگڑا تہا

بولا وہ نام نہ اب لیجیو مرے کان کا کب سے
تیرے قدموں کی قسم ہاتہہ اوٹہا یا ہے

لطف یہ جو سر پہ قسم نہ اب [illegible] ہا سے
پاؤں میں گر کے قسم کہا لو اور تو قدم [illegible]

آگے آنکہوں کی مری نہیں جوانی میں آئے
[illegible] خاک لیے شہر میں اسد پہر آئے

جیتے جی منہ نہ دکہا اپنے کا دکہلا ی مجہے
حال اب جا ی سکے مرتے اجل آ ی مجہے

پہر لگا کہنے قسم دی کی دہ اپنے سر کی
پائیں پڑ کے اگر لبوسے بلائیں وہ سبہی

دست بردار ہو یکدست اٹہا اس سے تو ہے
ہاتہہ تو لیکے جہٹک دی کہ چلی اوسکا

ہم کو قبضل ہو ی تیر پہلو سے اوٹہا یا اوسکو
[illegible] لیو سے تو ذرا منہ نہ لگایا اوسکو

مجہکو بیٹہے جو سر دالی نہ اوی ہاتہہ سے کسکو
حلوا کہا کر اسپنے جو کرے اوسپہ نظر

مجہ سے [illegible] فرہاد سے اوسکی گر
قبر میں مجہکو اوتارا جو جنازہ اوسی سر

پہول سی ری کرے گر مجہ سے شگفتہ دستے
زندہ دل اوسکو جو کہے مر امردہ دیکہے

سنکے یہ دلکو مری تاب نہ آئے اصلا
لے تری سر کے قسم اوس سے نہیں ملنی کا

منہ پہ ہاتہہ اوسکے رکہا میں نے کہ تو کہتا کیا ہی
ہاتہہ اوٹہا یا تری خاطر سے ابہی ٹال گیا

پاؤں ٹوٹیں اگر اب جا سکے وہ در دیکہوں میں
آنکہیں پہوٹیں جو اوسے بہر کے نظر دیکہوں میں

مار کے ہاتہہ یہ ہاتہہ اوسنے یہ غش ہنسکی کہا
نیند کے مارے برا حال ہے اتو میرا

حال معلوم ہے کچہ پر انکا بیٹہے ہو گیا
چلکے دو چار گہڑی سو رہو از بہر خدا

کھینچکر ہاتھ پھر اوس جا سے اوٹھایا مجھکو
بستر خواب پہ لیجا کے گرایا مجھکو

شعر ۲۸۵
چٹرہ کی چھاتی یہ مری پیار سی لگین کھینچ
لوٹتا ہو کہ تمہاری ہے سزا اسدم کیا
اتنے دن تجسے جدا رہ کی بہت عیش کیا
اب گلا گھونٹ کے دم دشمنو نکا کردون فنا

بولا مین دیر نہ بھی کھوئے مین اسے جان کرو
اپنا صدقہ مجھے سر پہ اسکے قربان کرو

شعر ۲۸۶
تب لگے لگکے کی کہا اوسنی کہ مین ہون قربان
ہمکنار اب ہو کہ نکلے تری دل کا ارمان
جوش مین آیا جو دریای شباب آیا رآن
مین ہوا اوس رنا یاب سے ایسا چپان

کر لا ظلم سے لگے جان پہ اوسکے بن نے
کھولے لیہا ی صدف موتیہ بحر تن نے

شعر ۲۸۷
مل گیا گوہر مقصود جو با حسن و صفا
کر کے غواص گہر ریز یان دریا سی ہرا
آشنا اون کی جو اس تہ سی لڑی طبع رسا
خندہ زن ہو کے کہا موتی یہ رو ہین کیا

الغرض دیکھکے سوتا نہ پکارا مین نے
کیا اوس بحر لطافت سی کنارا مین نے

شعر ۲۸۸
پاس پھر لیٹ کے اوسکے جو گلی مین لپٹا
نیند مین پیار کی آواز سے اوسنے یہ کہا
تیرے صدقے نہ خدا را ابھی سوتی مین ستا
سنکے یہ مینے بہے آنکھو نکو وہین بند کیا

وصل سے شاد ہوئی کھل گئی عقدی دل کے
سو گیا عاشق معشوق گلے مل ملکے

شعر ۲۸۹
جو نکا ہنگام سحر نیند سے وہ مہ لقا
گدگدی کر کے دیا مجھکو بے کا فرنے جگا
دل تو تھا صاف نہ تھی گرد کدورت اصلا
بدلی آئینہ کے منہ یار کا مین نے دیکھا

دونون ہاتھونکو گلے مین مرے ڈالا اوسنے
پھیلا دسی ذکر کا غدکو نکالا اوسنے

ہو ادکر دو ستے و دشمن بجائی جوہرا — اک نظر دیکھو کہا دی از دستی از بہر خدا
عشق میں [illegible] کا بیان کرتا ہے تو صدق اسکا — دیکھو دل [illegible] سے تو کہ او ستسکش کی انتہا

تو جو کہتا ہے یہ باور نہیں آتا مجھکو
سخنے صورت میں سے نکلے جو دکھا مجھکو

۲۹۱
کہ گدی جب نہیں مرنے کرنے لگا جوش شباب — خشم و زن ہو کی دیا یار کو سینے سے جواب
حال ستمگر تو ہوا دشمنوں کا حال خراب — اب سکے نظارہ کی کسطرح بھلا آئیگی تاب

سیری ہستی سے وہ کچھ بات کو پہچان گیا
بولا چلا کے یہ کچھ رمز ہے میں جان گیا

۲۹۲
رکھکے منہ چھاتی پہ اخلاص سے با ناز و ادا — لیں بلائیں میری اوس رشک پری نے صدہا
حلوئی مرد کی دلا کر مجھے تسکین یہ کہا — تیرے صدقے تری قربان تھا بہر خدا

سچ [illegible] تیرا کسے معشوق پہ دل آیا تھا
یا فقط جھوٹ کا پتلا ہے بنا لایا تھا

۲۹۳
ہاسکے بیتاب [illegible] یہ پتلی کہا — کیسا معشوق صنم وہ بیان کدھر ہے تیرا
نقش یار کی [illegible] ہی تھا اس کی جگہ رکھا — اپنا مطلب نکل آیا یہ مرا مطلب تھا

قصہ کھو دینے کے ساری یہ کہانی سب ہے
دل جلانے کے سبب یہ چرب زبانی سب ہے

۲۹۴
رکھکے پیشانی پہ ہاتھ اوس نے تحیر سے کہا — تو بڑا فعلیہ ہے چل مجھے ہنسکر نہ جلا
جعلسازی کو سنے دیکھئے تو ذرا بہر خدا — ایسے سب پیرکے او ڑائے کہ مرا ہوش اڑا

مجھکو غیرت ہے کہ دولت یہ کہاں پائی تھی
دام میں سونے کی چڑیا کو سے کیا آنی ہے

۲۹۵
اب کھلا حال کہ الو کوئی ہوئیگا پھنسا — غیرت آئی مری صدقے میں وہی چھوڑ دیا
طوطی کھوسٹ کہا نہیں ہوتا دنیا میں سدا — مجھ سے [illegible] کا رہی اک روز تو آخر کو ملا

جس [illegible] نعمت [illegible] وہ عطا کرتا ہے
[illegible] شکر [illegible] سے خدا بہتر ہے

کر [illegible] سخن
جو [illegible] گلشن
بولا میں نہ کر اب جو تجھکو اے غنچہ دہن
دیکھیو [illegible] گھر نہ [illegible] رشک چمن

عاشقی [illegible] جسکو سرو کا در رہا
جسکو [illegible] تھا جلیبیت کو نہ وہ خار رہا

[illegible] بلبل
رشک [illegible] جگر میں نہ رہا جب یا گل
دل جو تھا غنچہ پژمردہ کھلا صورت گل
کر دیا چار و لطف [illegible]

اسکے [illegible] میں جلد ہی یہ خبر ہوا وے
لوگ دینے لگے آ آ کے مبارکبادی

باغ [illegible] جوں گل [illegible]
[illegible] کی کاند [illegible]
آئی اوس یوسف ثانی [illegible]
[illegible] کے گھر میں [illegible]

سب پریزادوں کو [illegible] پایا اوسنے
بزم عشرت کو پرستان بنایا اوسنے

دل کی بر آئیں مرادیں تو ہوا میں شادمان گیا
رات بھر اوسنے رکھی [illegible] صحبت پایا
رنجکی ہونی لگے رحم جو جانے [illegible] کیا
شمع رخسار و نکو [illegible] لیا

جلکے سجدہ میں جو [illegible] اوسنے
گھر ہوا غیرت [illegible] اوسنے

آئی میتی جو مراد اوسکی تو شربت پلوائے
سب شہیدوں کی مزاروں پہ چراغ [illegible]
کونڈی شیرینی کے احباب نے بٹن کے کھائے
دل جو ٹھنڈا ہوا کیا گھر کی چراغ اپنی جلائے

حاضری ساتھ لی حضرت سے رضامندی کو
سبھی درگاہ سے کھوسے گئے نوچندی کو

[illegible] جب تو چکی ہیچ کو یہ دعا
[illegible] تکو رخصت [illegible]

یا صمد عزت [illegible]
میری وہ تجھ [illegible]

ہر نفس رہیان [illegible] یا رکو [illegible]
ٹھنڈی سی سانسون کی [illegible]

شاد [illegible] شب و روز طبیعت [illegible]
[illegible] مصحف و کو [illegible] شیشہ [illegible]

یار [illegible] تیغ [illegible] زلف [illegible]
زرق [illegible] رہتی ہی [illegible]

یا حسب [illegible] خیال الہی کا وہ [illegible] کرتا ہے
دم بدم سورۂ اخلاص کو [illegible]

پوچھ لیتا ہے تو مہمان کہیں جاتا ہے
[illegible] مجھ سے تمکو سر رات میں دکھلاتا [illegible]

[illegible] تو وہ کہیں سرکاتا
جو میں کہتا ہوں [illegible] کھول کے بکلاتا

چشم مرہم سے سیاہ جو مری رہتی ہے
آنکھ ہر پل مری چتون سی لڑی رہتی ہے

سرا دشنائی ہے کبھی تجھسے جو پیشانی یار
تیرے موتی ہیں وہ ابر جو کبھی [illegible]

دم بدم فرق [illegible] ہیں ابرو ملا کر
[illegible] نہین کر [illegible]

چتون میں دل کبھی میرا جو دکھا دیتے ہیں
پتلیاں پنجۂ مژگاں سے سزا دیتے ہیں

شامت آئی سے وہ گیسو جو اُلجھ جاتا ہے
رخ کا نقشہ جو کبھی مجھ سے بگڑ جاتا ہے

کھینچکے مو باف میں ہر بال جکڑ جاتا ہے
زلف کا منہ پہ طمانچہ وہیں پڑ جاتا ہے

سخن گرم زباں پر اگر آ جاتا ہے
شعلہ آواز کا نے سے جلا جاتا ہے

جلسے رہتی ہیں مرے اُوڑتی ہیں ہر صبح و مسا
رہتا ہے گانے بجانے کا ہر شب چرچا

قہقہے چلتے ہیں ہر بات پہ آپس میں سدا
گرمیٔ صحبت کی دکھاتی ہی تماشے کیا کیا

آتش رشک سی غیرون سے جگر جلتے ہین
آپ تو آپ ہے شمع یہ پروانے کے پر جلتے ہین

دولت وصل کو کیا سمجھے جو لوٹین اغیار
پھر بھی مین ہون وہی کافر جو محبت تو کیا

اب امانت مین خیانت نہین ہوتی زنہار
وصل جانانہ کی اڑاتا ہون نہ کبھی لیتی ہنسا

غیر کے ذکر سے دل یار کا گھبرا آتا ہی
سب امانت اوسی دم پھر نہین چین آتا ہے

تمام ہوا

آباد

تخلص ہے مہدی حسین خان کا خلف الرشید
ہین غلام جعفر خان کے باشندۂ لکھنؤ ہین شاگرد
شیخ امام بخش ناسخ مرحوم کے ہین صاحب تصانیف
کثیرہ ہین ہر بحر مین غزل کی انکا ایک دیوان
ہے بڑی خوش فکر اور صاحب طبع رسا ہین
ایک دیوان ان کا مسمے بہ بہارستان سخن مطبوع
اور مشہور جہان ہے یہ دو واسوخت اونکی نتایج
فکر رسا سے شامل مجموعۂ ہذا کیے جاتی ہین

وا حسرت
آباد

۵۱ جب تلک تھے نوجوانی تو عجب شادی رہی — کچھ نہ تھا دل آرزو پیدا ہوئی تھے
حسن اور عشق کی الفت کو ہم نے آزادی تھی — اس طرح نشہ راحت کی نہ بربادی تھے

شیشہ دل میں ہی عشق کا کچھ جوش نہ تھا
رہی ایام بہت خوب تھے جب ہوش نہ تھا

۵۲ ہوش جب ہمنی سنبھالا تو سنبھلتا نہیں دل — ایکدم ابتو بجز عشق بہلتا نہیں دل
آتش حسن سی کب سینے میں جلتا نہیں دل — شمع کیطرح سی کس کس کو نہ کیلتا نہیں دل

پیشتر سوز غم ہجر سی نالان کب تھے
ہمہ تن داغ ہوئے ہم سر وچراغان کب تھے

۵۳ تھے وہ دن خوب نہ جب حسن سے واقف تھے نگاہ — دلکو معلوم نہ تھے کوچہ الفت کی راہ
تھی نہ آگاہ کہ کس بات کو سب کہتے ہیں چاہ — عشق میں حالت دل ہوتی ہی کسطرح تباہ

ہای کیا دن تھے کہ جب بیخبری رہتے تھے
کابیکو آتش ہجر ان ضرر سہتے تھے

قصهٔ شیرین کسی سے کہتے ہیں واقف تھا کون — فسانهٔ مجنون کسی سے کہتے ہیں واقف تھا کون
قصهٔ زلیخا کسی سے کہتے ہیں واقف تھا کون — آه و فریاد کسی سے کہتے ہیں واقف تھا کون

کیسے صورت کی نہ غفلت میں خبرداری سے تھے
وہ بھی دن خوب ہی جب تک کہ نہ ہشیاری سے تھے

پیشتر راتوں کو اسطرح نہ بیخواب سے تھے — کیا ہے آرام سے سوتے تھے نہ بیتابی سے تھے
غنچہ دل میں عجب رنگ کی شادابی تھی — خوش لذتی سے تھے غم و درد کی ناپابی سے تھے

وہم تھا پہلے یہ دل سینے میں کچھ تنگ نہ تھا
پر جو اب ڈھنگ ہے آگے یہ کبھی ڈھنگ نہ تھا

وہی دن خوب تھے جب غم سے سروکار نہ تھا — عشق سے کچھ سینے تو نہار خبردار نہ تھا
دام آفت میں دل زار گرفتار نہ تھا — عیش سو طرح کی تھی ایک بھی آزار نہ تھا

دل سے اسطرح نہ پھرون تھے سرگوشی سے
ایسے ہشیار سے بہتر وہی بیہوشی سے تھے

پیشتر دل کی اذیت سے نہ آگاہی تھی — ان پریزادوں کی صورت سے نہ آگاہی تھی
رنج کیا چیز ہے راحت سے نہ آگاہی تھی — ہجر اور وصل کی لذت سے نہ آگاہی تھی

کچھ نہ خوبی سے صباحت کی خبر رکھتے تھے
چاشنی سے نہ ملاحت کی خبر رکھتے تھے

پیشتر دل کو نہ سمجھی سے تھے کہ رسوا ہوگا — تو جو اسنے میں ہمیں زلف کا سودا ہوگا
عشق کا کوچہ و بازار میں چرچا ہوگا — دیکھیں انجام اس آغاز کا اب کیا ہوگا

لطف تب سمجھے تھے جوانی میں دو چندان ہوگی
یہ بھلا کس کو خبر تھے کہ پریشان ہوں گی

ہای ای رنج کہاں اپنا وہ پہلا آرام — ہای بیتابی دل تو نے کیا کام تمام
شورش عشق سے ہی آتش ہیز لیست حرام — ہے تڑپنا شام سے تا صبح سحر سے تا شام

اسقدر یوں نہ طبیعت پہ بلا کش ہوتے
آب و گل میں نہ اگر عشق کے آتش ہوتے

مدد ای اشک کہ وان ضبط سے گھبرایا ہوا ہوں / آتش عشق جگر سے ٹپکا جاتا ہوں
سوزش داغ کی میں تاب نہیں لاتا ہوں / ہائے کیا آگ لگی ہے کہ سینے جلا جاتا ہوں

سرد ہوتی نہیں اس ایک آرزو سے آگ
بھوک دی عشق نے کس شعلۂ رخسار کی آگ

ظلمت دل کو کیا عشق نے جب لوح سے گم / صاف آئینہ سے صورت نظر آیا عالم
حسن دکھلانے لگا اپنے تماشے پیہم / ہنستے آتی ہے جوانی کی محبت مجھ میں ہم

دل کا پہلے نظر آتا تھا او سمجھنا مشکل
کس گیا اب کہ او مجھ کو ہے سلجھنا مشکل

خلق میں سب کی لیے عشق کا دین پیدا ہے / عشق پہ گو لکھی بیان شان نہیں پیدا ہے
گر کہیں ہم خضر راہ یقین زیبا ہے / عشق کا خاتم خاطر پہ نگین زیبا ہے

دولت عشق جو عالم میں فراوان ہو جائے
کیا عجب ہے کہ ہر اک مور سلیمان ہو جائے

حسن اور عشق نہ ہوتی جو عیان دنیا میں / ہوتے ظاہر نہ کبھی راز نہان دنیا میں
سب کے آرام کا ملتا نہ نشان دنیا میں / دیکھتے لطف نہ کچھ پیر و جوان دنیا میں

ہر بشر منعم اس راہ نما کو سمجھے
خلقت عشق سے بندی پہ خدا کو سمجھے

عشق اپنے نہ اگر جلوہ کرے دکھلاتا / کبھی مہتاب نہ داغ جگر سے دکھلاتا
حسن اگر شیشۂ دل میں نہ پری دکھلاتا / پردۂ چشم نہ اشکوں سے تری دکھلاتا

دل نہ یوں شیفتۂ زہرہ شمائل ہوتے
نہ فرشتے بھی غریق چہ بابل ہوتے

وله

دل مجنون کو اگر عشق کا آتا نہ پیام
کیسے ہو بیٹھے لیتا نہ وہ لیلی کا نام
دل فرہاد مین کرتا نہ اگر عشق مقام
کیسے شیرین کی جدائی مین ہوتا وہ تمام

سب کو عالم مین عجب عشق کی سرکار ملی
گر ملا یار لٹتا ہی دل زار سے ملے

وله

گر نہ عشق دلو مین نہ اگر کرتے راہ
شمع پر کرتے نہ پروانے بھی جلنے کا گناہ
محو گل پہ دل بلبل نہ ہوتا واللہ
ماہ کنعانکی زلیخا کو نہ پھر ہوتے چاہ

عشق اگر چاند کیصورت نہ عیان ہو جاتا
جلوہ ماہ سے کیون چاک کتان ہو جاتا

وله

کشش شوق ہی اس عشق کی عالم سے جدا
جذب ہر شی مین کیا حق نے اسی سے پیدا
آشکارا ہی اسی سی کشش کاہ ربا
سو جگہ اسی دل سنگ کو بھی موم کیا

گل اسی سی کسی جبکو نہین وہ آفت ہی
چھوڑتا عشق کسیکو نہین وہ آفت ہے

وله

کس مصیبت مین گرفتار ہے جان غمگین
کسیصورت ہمین ہوتی نہین دم بھر تسکین
حسن اور عشق سے بھی دشمن جان ہونگی کہین
ایک ہے جان سو ان دو نے نہ چھوڑنے کی نہین

گر رہے ہین دل نالان مین یہ آفت برپا
صحبت شعلہ و خس ہے ہی قیامت برپا

وله

حسن خلقت مین اگر نور ہے تو عشق ہے نار
سوز دونو مین ہے شک ایمین نہین ہے زنہار
گرم ان دونونکی گرمی کا ہے بازار
انہین دونون نے جگر ہین کی ہین پھونکے ہزار

شعلہ انگیز ہین یہ شعبدہ پرداز ہین یہ
خرمن صبر کو برق شرر انداز ہین یہ

وله

انکی خلقت مین قیامت کی شرر خیزی ہے
انکی آتش سے ہر اک دل مین بڑی تیزی سے ہے
ہر جگہ انکی سے اک شرر انگیزی ہے
سامنے انکی ہر آتش سے عرق ریزی آ ہے

کرشمۂ ڈھنگ کی گر سے یہ دکھا دیتے ہین
تجھکو دل سینے سے آگ جلا دیتے ہین ۵۲۱

حسن اور عشق ہین تہ دست و گریبان دونون
فتنہ پرداز ہین غارت گر ایمان دونون

ہم نے دیکھا ہین یہ سے سلسلہ جنبان دونون
پھونک دیتے ہین سے آتش پنہان دونون

ڈھنگ کی ڈھنگ زمانی مین عجب ہوتے ہین
لسئے نیرنگ زمانین عجب ہوتے ہین ۵۲۲

حسن کے باغ تو یہ عشق ہے اسمین گلچین
ہے تماشا کسے طرح ہے سبکے تزئین

گل سے مانند شگفتہ ہین ہزارون ہے سیمین
لالہ ہے کونے خوش آئینہ کوئی ہے نسرین

رنگ سو طرح کے ہین وضع ہزار انکے ہے
چشم بد دور کہ کیا خوب بہار انکے ہے ۵۲۳

جسکو سب کہتے ہین یہ عالم پر خزان اور بہار
جسن روش پھولونکی زینت سا یہ گلستان مین خار

آتیہ اور موسل ہے ، داسمین نہین شک بہار
یون ہے گلعاموسنکے ہین گرد ہزاران داغ یار

باغمین پھولونے اقرار صبا صادق ہے
یہان ہوائی نقش سر دل عاشق ہے ۵۲۴

یا الٰہی رہے سرسبز ہمیشہ یہ چمن
ہو کسیطرح سے دل تنگ نہ اک غنچہ دہن

حسن کا صرف خزان ہو نہ کبھے یہ گلشن
رشک گل وہ ہین کہ پھولونسے ہے نازک بدن

مثل گل کوئی گل اندام نہ پژمردہ ہو
باد غم سے دل عشاق نہ افسردہ ہو ۵۲۵

تیرے قدرت کے تماشے ہین یہ اے رب کریم
چشم خونبار کہین ہے تو کہین دل ہی دو نیم

حسن اور عشق کے ہر جا پہ نئی ہی تقسیم
ایک پہ عشق ہے سو رنگ سے ہر دل مین مقیم

نئے صورت کی کسنے ہین فسانے ہر جا
دل نے تیر ملامت کے نشانے ہر جا

[illegible] سینہ [illegible] کا
[illegible] سینہ حسن کا و[illegible]

عشق سے [illegible] سینہ عاشق میں بنا
اسلیے گوش میں معشوق کی نالا آئی صدا

دست عاشق ہیں وسی لٹ کی سلجھائی کو
پاؤں ہیں کوچہ محبوب تلک جانے کو

عشق میں [illegible] سے ستم توڑیگا
کبھی غیر سے صفت آلودل پھوڑیگا

تو سودائے میں یہ جیتا نہیں چھوڑیگا
جوڑیہ لغت رقہ انداز سبت جوڑیگا

لاکھہ حیا دلکو سے دام میں او بجہائیگا
چشم عاشق کو سے پیچ یہ دکہلائیگا

معشوق وہی کہ ہر ایک دل میں جگہ اسکی ہے
جہان اس ظلم سے کے اور کسی بھی کسکی ہے

کیمیا سے شئے سوا قدر اسی مس کے ہے
مٹ گیا وسکا نشان تا کہ اسی جسکی ہے

گہاٹ سی موت کی کیا پار اوتارا اسنے
جیتے جی سیکڑونکو مار اوتارا اسنے

کیا یہ سب کہتے ہیں عتاب یہ ہوا کیسا
دم بدم مسجد میں چلا کے یہ فنا کیسا

عشق میں محنت بہلا جانکا کھونا کیسا
دلکو دریای تفکر میں ڈبونا کیسا

جلوہ حسن پہ ہی ایک نظر دیکھیں وہ
ولید قابو ہے جنہیں عشق تو کر دیکھیں وہ

ذکر کیا غیر کا آپنے کہانے سے کیسے
کس سبب سے ہی یہ اشکونکی روانی کیسے

جیمین آتا ہے کہ اندا سے جوانی کیسے
ای زبان ضبط کجا راز نہانے سے کیسے

دل بجان آمدہ از عشق نہان یار کجاست
نیز دہ راز دل افتادہ دل ارزاز کجاست

حسن و عشق ہم ہوئے سامنے دلمین
فتنے ان دونون نے کیا کیا ہیں اٹہا رکہے

مین ہون حیران کدہر سی یہ در آئی دلمین
یا صدا کا م تہا کیا انکا تیرا سے دلمین

عقل و دین خرد و ہوش کا محتاج کیا
کشورِ دل کو انہیں دونوں نے تاراج کیا

پر یہ جب عشق سے آ کر کے تیار آئے
کتنے دلیں یہ چھپنے سے کے نہ کانے پائے

کیا ہے فہم و خرد و ہوش و توان گھبرائے
شوری بھاگ گئے کی دل سی غرض شہر ...

چھوڑ کر دل یہ سب پاس سے یکبار ہوئے
ہم فقط عشق کی بند میں گرفتار ہوئی

الاماں عشق کو میں ایسی ... تھا بلا
دل یہ ... ہے ...

میرا دشمن یہ کہا نسے مری پہلو میں بلا
پھونکے وہ آگ کہ سب دل مری سینے ... جلا

کچھ ابھی سی یہ طبیعت مری گھبراتی ہے
دیکھیے عشق سے کیا سر یہ بلا آتے ہے

ایکدن میرا گذر راہ سے ناگاہ ہوا
عرفی سے پیش نظر جلوہ گر اک ماہ ہوا

کیا کہوں دل کو جو کچھ صدمۂ جانکاہ ہوا
کہ جسے دیکھ کے میں راہ سی گمراہ ہوا

ہوش جاتی رہے سب طاقت دل دور ہوئی
عشق کو صاف اسیری مری منظور ہوئی

دور ہی تا بگر و دیکھ کی کھولی ہوی بال
پڑ گیا چار و نظر دلیہ عجب عشق کا جال

پھنس گئے پھند و میں ایسی کہ ہوئی ... حال
جیسے لاکھوں ہے ہوی دل میں پریشان خیال

گیسو یار کی دونوں سے نئی بات یہ ہے
دن ... مسکانہ ... کو ... رات ...

فکر کرتے ہی سر سے تا رو سراپا لکھیے
خود پسند ... ہوا ... لکھیے

سر سے تا ناخن پا وصف صنم کا لکھیے
سب سے بالا ہو وہ وصف قد بالا لکھیے

فرق ہرگز نہ سر مو ہو وہ نقشا کھنچ جائے
سامنے چشم کی تصویر سراپا کھنچ جائے

[illegible] ... سب جا تیر و تش

[illegible] ... خشم تیر سے ہزارون ... تیر و تش
کوہ سے موج طبیعت کی طلاطم سے خروش

[illegible] حسن سے لہر و نکاسی آیا دریا
یہ بھی آب و ... مضمون سے بہایا دریا

دل میں اک ... پیچ ... رہی
اک پریشانی سی ... طبیعت کو رہی

تشبیہ زلف کی جو سوجھ طبیعت کو رہی
دل میں آشفتگی اک جمع راحت [illegible]

[illegible] ... کا طبیعت نے نیا دکھلایا
[illegible] سودا سے محبت سے نیا دکھلایا

ناگن ... ناگ ... کرتا ہے دل
اسکے خوبی سے ... بہے ... زلف دل

یا ہرا من راہ سی تا ... زلف دل
[illegible] ... ناگ کی سیاہ [illegible]

[illegible] ماہ کی زلف میں کہان پیدا ہے
شب تاریک میں یہ کاہکشان پیدا ہے

زلف و زلف کر ... سی پریشانی ہو
جیسے ہو آشفتہ سے ... سر و سامانی ہو

حسن سنبل کو ... پریشانی ہو
دل ... سلسلہ جنبانی ہو

گر نظر دور سے وہ زلف گرہ گیر پڑے
لا کہہ جا بابے نگہ میں وہین زنجیر پڑے

ظلمت زلف ہی یا پیش نظر کالے رات
داغ دینے کی یہ دیتے ہیں خبر کالی رات

اک صورت ہے ... نہان آٹھ پہر کالی رات
ایسے دیکھے نہ کوئے ... کالی رات

آنکھ اسپہ جو پڑی لوز ... کالا ہو
دیکھے اس شام کو تو رومی ... کالا ہو

اس طرح گیسو کی ... ہے جبین
حسن پیشانی میں ہو فرق یہ ممکن نہیں تھا

[illegible] ... شب ... [illegible]
[illegible] ... کی ... [illegible]

کہے ابرو پہ جبین دیکھ کے جو بینا ہے
لقب محراب در حسن پہ آئینا ہے

عشق کیوں اسطرح لین حسن کی تیار ہوین
ہے یقین ہے نہ ہین دم بھر مجھے زنہار ہوین

کھینچے رہتے ہین مری سامنے تلوار ہوین
دمبدم کہتا ہو یہ نین ہائی وہ خونخوار ہوین

سامنے آنکھوں کی پھر جاتے ہین تیور اوسکے
دل پہ چل جاتی ہین سو طرح سے خنجر اوسکے

ہان وہ چشم حسین دیکھ کے بیمار ہے دل
سو طرح دام اشارت مین گرفتار ہے دل

کچھ سوا نرگس بیمار سے ہے زار ہے دل
رات دن یاد مین اون آنکھونکی [illegible] دل

کیا طبیعت یون ہے ای پیر فلک سے لگتے ہے
کیا ایک سی نہین عاشق سے پلک لگتے ہے

چشم سی دیدۂ آہو کو بھلا کیا نسبت
سکے جادو نے کہان پائی تھی ایسی طاقت

ہین فسون ساز یہین چشمان سیاہ کی آفت
سامری کو ہے کرشمون سے ہو جسکی حیرت

معجزۂ چشم وہ اک پل مین دکھا دیتے ہے
دل مردہ کو اشارون سے جلا دیتے ہے

حسن اس طرح ہے تجھے مژگان کو تیز
غیر ممکن ہے کہ ہو اس صف مژگان سے گریز

شوخیِ قتل کے ہے جا انکا کسکو پرہیز
آنکھ اپنے نہ پہرے لاکھ ہون پلکین خونریز

ناوک انداز ہے معشوق سے ڈر کسکو ہے
اپنے تیرون سے بھلا خوف و خطر کسکو ہے

واسطہ رخ چہرۂ تابان ہے جبین کی ضیا
گوش وہ گوش کہ ہین کان جواہر سے سوا

اک الف نور کا ہے مہر درخشان کھینچا
آئینہ گرد ہے رخسار سے پانی وہ چھپا

لب ہین وہ لب کہ عقیق سینے خون کرے
دانت وہ دانت کہ ہیرے سے کئے خون کرے

۱۴۸ وہ دہن غنچۂ موہوم ہے بلی وہم و گمان
ایسے تنگے کے غنچی سے نہلایا پائی کہاں
لکھہ سخن اسمین نہین قدرت خالق ہے عیان
دیکھکر چشمۂ حیوان او سے اشک ہے نہان

خوب وصاف دہن کس سے کہے جاسکتے ہین
لب تقریر سے خاموش ہیے جاتے ہین

۱۴۹ وہ زنخدان ہے کہ ہے ایک حنائے قدرت
دلکو ہے چاہ زنخدان سے سراپا حیرت
حسن کے بحر کا گرداب ہے کیا خوش صورت
آپ ہی ڈوبنے کے دلکو ہوا اسمین رغبت

گر کے اسمین سے نہ ہرگز کوئی مائل نکلے
یہ کنوان وہ ہے نہ یوسف کا کبھی دل نکلا

۱۵۰ گردن ایسی ہے کہ آنکھون نے نہ دیکھے زنہار
مصحف رخ کے لیے رحل ہوئی ہے طیار
شفق صبح کے مانند دکھاتی ہے بہار
ہاتھ گردن مین حمائل ہو تو آجائے قرار

جلوہ گر دہیان مین جسوقت سی وہ گردن ہے
شمع کا نور سحر سامنے اک روشن ہے

۱۵۱ ہاتھ مہندیکی جو رنگت سی ہوئی ہین مشتعل
ہاتھ ہیہات نہین ہاتھ مین جی ہی بیکل
اب سر دست دل زار گیا اور ہے جبل
عشق مین دل ہی نہین لایا ہے مجھے لائی اجل

رنج پہونچاتے ہے فرقت مین کلائی مجکو
آجکل کیا نہین مدت سے کل آئی مجکو

۱۵۲ ہاتھ ایسے ید قدرت سے ہوئی ہین طیار
دست خورشید درخشان ہے یہ نچھاور ہزار
لے ہتیلے کے بلائین ید بیضا سو بار
ہاتھ کو ٹوٹا ہین جو اوس پنجے سی آکر مونڈھا

اونگلیونکی جو چمک دیکھے تو حیران رہ جائے
نخجۂ مہر بے انگشت بدندان رہ جائے

۱۵۳ جان سو جانسے ہے خوبی پستان یہ ثنا
ترپیان بازیہ دو رہگے ہین نا یہ نثار
سر وہ قدنے یہ کیا خوب نکالی ہین انار
یا ہے نے تھے دو نور کے روشن یکبار

دو بیگانہ ہستی لب بام و در سے [illegible]
[illegible] نور سے کہ یا [illegible] و در سے [illegible]

سب جہان سے دو دنیا جو وہ وحشت جاتا ہے
بیخود [illegible] کے اسکے کہ [illegible]

[illegible]
[illegible]

سبز [illegible] کے شب و روز [illegible]
جان و دل [illegible]

وہ شکم صاف کہ آئینہ بھی غیرت سے آب
وہ صفائی ہے کہ خورشید کو بھی آئی حجاب

قدرت حق [illegible]
وہ چک نافت کی [illegible]

باستہ تک جاسے کمر وہ تو [illegible]
سجت سے دام میں [illegible] آجا [illegible]

انکی تعریف میں خاموش زبان ہوتی ہے
دل عاشق کو مگر تاب کہاں ہوتی ہے

[illegible] بیان [illegible]
[illegible] شعر میں [illegible]

یہاں مضامین حیا خوب [illegible]
وہ تو نے صورت سے [illegible]

رانین ایسے کہ ندیکھے سے بھرے دل نہ ہا
زانو ایسے کہ ہو سر رکھنے کی خواہش ہر بار

اسقدر [illegible] کا [illegible] پہ نثار
دل بیتاب نہ تڑپے سے کبھی آئے قرار

تکیہ مخمل کا اگر ان سے ہزار آئے گا
کوئی سر رکھے زانو پہ قرار آئیگا

پنڈلیان گوری ہین ایسے کہ خدا کی قدرت
شمع مہتاب کی ہے دیکھ کے فق رنگت

عرش کی [illegible] تو نکو اونسی نہ کبھی ہو نسبت
یہ حقیقت او[illegible] جا یہ نہیں پائی نگہ کو طاقت

پنڈلیان حسن و لطافت میں فزون دونوں ہین
خانۂ حسن کے گویا کہ ستون دونون ہین

[illegible] تثلیث — ہے [illegible] کو [illegible] کی صفا سی تجلیت
[illegible] کی ضیا سی تجلیت — شفق [illegible] کو ہے رنگ حنا سی تجلیت

سرمہ [illegible] کی کتاب درست آنکھوں مین
خاک پا [illegible] کو لیجاے [illegible] آنکھوں مین

[illegible] تو ہے آفت [illegible] لب — ایسے [illegible] چھلا [illegible] دل جاتی نکل
[illegible] مین کہاتی ہیں بل — وہ [illegible] کے [illegible] انداز کہ دل [illegible]

[illegible] لا [illegible] کی [illegible] مین نگینے سے ہے
[illegible] نام خدا [illegible] خود [illegible]

[illegible] مین [illegible] نہین [illegible] — نہین معلوم انہین [illegible] کے زینت اپنے
[illegible] نہین ہرگز وہ حقیقت اپنے — بھولے [illegible] ہین بہت خوب [illegible]

[illegible] نہین [illegible] نہین
[illegible] آئینہ [illegible] منظور نہین

[illegible] زلفون کی بل کہانی سی گھبراتے ہین — [illegible] گیسو کے [illegible] سلجھاتے گھبراتی ہین
[illegible] شانے سے گھبراتی ہین — عطر پوشاک مین ملواتے گھبراتے ہین

خود کو معشوق بنانے کا کچھ ارمان نہین
جان [illegible] اسکا ہے دھیان نہین

ایسے معشوق ہے عالم مین بہت [illegible] ہین ہم — سادی پوشاک سی رہتے ہین نہایت خرم
کہتے ہین ہار پہنی [illegible] ہے دم — ہار پہنو لونگا [illegible] کہ نازک ہین ہم

[illegible] سے سی انہین کچھ شوق نہین
[illegible] گردن سے ہے سنت کی سوا طوق نہین

آئینہ جب انہین دکھلاتی ہین گھبراتی ہین — منہ چھپا لیتے ہین شرماتے ہین گھبراتی ہین
بھاری کپڑے جو پہناتی ہین گھبراتی ہین — بند محرم کے جو کس جاتے ہین گھبراتی ہین

بات عاشق کی نزاکت سی وہ کب سنتے تہا
درد سر ہوتا ہے افشان جو کہے چیتے مین

شد

چشم پر بار گران تہا اسنے کاجل کا بوجہ
دور ہی اونکی گلے سے ہے ہیکل کا بوجہ

دوش سے اونکی سنبہلتا نہین آنچل کا بوجہ
ایسے نازک ہین کہ اوٹہتا ہی نہین پایل کا بوجہ

تاب کب نازو نزاکت سے کہ وہ لا سکتے ہین
ہاتہ کب مہندی کی رنگت کو اوٹہا سکتے ہین

شد

اپنے قسمت پہ مجھے رشک بہت آتا تہا
شب کو کمبخت کے مزاج اونکا مین بہلاتا تہا

میری گہر مین سبب ہی انکا جو کہبہ آیا تہا
یار آنے کے نہ تلوے تین کوئی پاتا تہا

وصل صحبت مین سگے عنبر کا زنہار نہ تہا
گرد اوس غیرت گل کے سنتے اک خار نہ تہا

شد

وصل سے عیش مین کب تہا غم فرقت کا دہیان
اپنے ہون کہلتی ستے کچھ نہ مصیبت کا بیان

تہا نہ برگشتگی طالع و قسمت کا دہیان
رات بہر رہتا ہے اب جان پہ سختی رت کا دہیان

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روی گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

شد

زندگی سی شب فرقت مین مجہے کار نہین
مردہ ہے ہجر مین میرا یہ تن زار نہین

چاند سے قبر کے چادر ہے اگر یار نہین
گہر مجہے گور ہے پہلو مین جو دلدار نہین

رنج ہے فرقت محبوب مین تازہ مجہکو
گر نہین وہ تو چہپر کٹ ہے جنازہ مجہکو

وف

اپنے محبت سے وہ جب قاتل عالم پہرے
تو ہے ای دل یہ بتا سینے مین کیا دم پہرے

خار تب نظر و نیرا وس گلی بہت کم پہرے
کس طرح رو و ہنسے اب دیدہ پر نم پہرے

جای حیرت ہے اگر صبح جگر چاک نہ ہے
ایسا معشوق چہٹے جس سے وہ کیا خاک جیے

اب یہ سنتے ہیں کہ ہاں اور ہے کچھ لفت ہے
صحبتیں ہیں سے صورت کی نباہ خیر جاتی ہے
آشنا غیروں سے ہے دن رات مزاج اونکا سنتے
روز ہے رنج نیا روز نیا غصہ ہے
اسطرف آئی ہوے جان ہے کے گھبرائی ہیں
ساتھ غیروں کی الگ دور سے پھر جاتی ہیں

برسوں ہوگئی صورت وہ دکھاتی ہی نہیں
حد ہے عشق میں کچھ دھیان میں لاتی ہی نہیں
ایسے بہوے کہ ادھر میں یاد ہم آتی ہی نہیں
اپنے گھر میں کبھی اکدن وہ بلاتی ہی نہیں
اونکے کوچے میں سر شام اگر جاتے ہیں
منہ پہ دیکھ کے کوٹھے سے اوتر جاتی ہیں

غصہ و خون جگر تابہ کجا کھائے کوئی
دل شب ہجر میں کسطرح سے بہلائے کوئی
کوفت پر کوفت کہانتک یہ اٹھائے کوئی
کیا جیے جس کا کہ اسطرح سے جی جائے کوئی
ساتھ نالے کے جگر منہ کو چلا آتا ہے
دم کو نے دم میں یقین ہے کہ نکل جاتا ہے

اونکی صحبت میں شب ہانے غضب ہے نہ باتونکا
نہ وہ لطف وہ آپکے ملاقاتوں کا
آگے آیا وہ ڈر تھا مجھے جن باتونکا
سامنا روز مرا ہجر کی راتونکا
مل گئے غیر سے وہ دل پہ مصیبت آئے
بیٹھے بٹھلائے سے یہ سر پہ قیامت آئے

ہٹ کے اب جنگ سے جانباز کوئی آتی ہیں
اپنے ان جا دونسے ہم باز کوئی آتی ہیں
غیر سے بھاگیں یہ انداز کوئی آتی ہیں
تا زبان دل سے بھلا راز کوئی آتی ہیں
سر دگر دنکا کوئے میں سبیل سمجھتی ہیں ہم
جان پر کھیلنا اک کھیل سمجھتے ہیں ہم

حیز نامردوں سے مردونکو تنفر ہے مدام
تمنے ناموس کا غیرت کا ڈبویا ہے نام
غیر کیا مال ہیں کیا چیز ہیں جو کیجیے کلام
اب شکایت کا ہے باقی نہ رہا تم سے مقام

[illegible]

[illegible]

ہیرے جب کام سنایا تو نگاہ [illegible] بجلی
ہوش نہیں آتا یہ چہرہ دکھا کر ایسا چمکی

تیر نہیں بیٹھے [illegible]
کر کے کشتے [illegible]

ایک دن آپ کے پر کوسنے میں [illegible]
رفتہ رفتہ کو دل پیچ پہ [illegible]

کیا زمانے میں نہیں تم سا حسین اور نیا
دل لگانے گا حسن دار کہیں اور نیا

ڈھونڈھتے لیں گے کوئی [illegible]
آ کے اب بیٹھے گا [illegible]

رشک آنے کا تمہیں داغ بڑا کھاوے گے
چہرہ وہ چاند سا تم دیکھ کے جل جاوے گے

تم تو کشتے ہو کوئے نہیں کیا لائے گا
رخ سے وہ مہر اگر ذرا ان کو سرکائے گا

سامنا ہو گا تو سب حال یہ کھل جاوے گا
نقش سے کیسے رکھتے ہیں سامنے [illegible]

ہو کے حیران یہ کہو گے کہ اسے کیا دیکھا
برق سے چمکے کہ کیسے ماہ کا چہرہ دیکھا

شکل آئینہ [illegible] دیکھ کے حیرت ہو گے
[illegible] شان [illegible] نہ شوکت ہو گے

نہ کہے جاوے گے وہ آپ کے حالت ہو گے
پیچ پڑ جاتے کچھ اور ہی صورت ہو گے

زلف کے بل میں گرفتار رہو گے برسوں
چشم کو دیکھ کے بیمار رہو گے برسوں

دم [illegible] کا دیکھو گے جو لطف بھی
تنگ [illegible] اور [illegible] میں کھلی

نام کو ایسے رہے کی نہ کہے جو دے
خون رلواسے گے ہونٹوں کی باتیں رنگینی

خوب بل زلف جو دیکھو گے تو گھبراؤ گے
تب ہی جانیں گے جب اس طرح سے بل کھاؤ گے

[illegible] شیشہ [illegible] ساقی کی
معاف [illegible] گریبان [illegible] کی

اور [illegible] آنکھوں [illegible] نظارہ ہوگا
[illegible] ہوشیار ہوگا

[illegible] جلوہ [illegible]
[illegible]

کیا کیا ہے پریشانی [illegible] ہوں
میرے ملنے کے لیے [illegible] تدبیریں ہوں

۸۳

آپ اپنے آپ ہی اتمام [illegible] کرو
چین دن کو نہ شب کو نہ آرام کرو
[illegible] شاعر کرو
[illegible] تمام کرو

کچھ نہ ملنے میں اگر میری توقف ہو جائے
ہر طرف آپ کا سارا تکلف ہو جائے

۸۴

ہم تمہارے [illegible]
کچھ دنوں [illegible] ہم [illegible]
[illegible] دیکھیں عجب [illegible]
[illegible]

منع آنے کو [illegible]
آدمی بھولے سے بھیجیں نہ بلانے کے لیے

۸۵

ہو یہ الطاف کہ سب غیر نکالے جائیں
کچھ دنوں [illegible] سنبھالے جائیں
آدمی خاک [illegible] مرے [illegible]
آپ وہ آ کے ہمیں گھر سے بلا لے جائیں

اپنی قسمت سے تمنا سے [illegible] ہاتھ لگے
دور اغیار ہوں سب کیا ہے خوشی ہاتھ لگے

۸۶

اب جو کچھ راہ پہ تقدیر ہماری آئے
[illegible] نہ منانے کی بھی باری آئے
شادمانی [illegible] عوض نالہ و زاری آئے
یک بیک سنتے ہیں ہم کیا کہ سواری آئے

یہ تعشق سے تو دل است میں کیا شاد ہوا
شاد سے خانہ برباد بھی آباد ہوا

در تلک اونکے او تصویر کو دیکھا پایا — دل ناشاد کو شادی ہوئی بیحد حسرت
شکل کو دیکھنے سے پھر نہ رہے ضبط کی تاب — دل ہوئی مضطر جو سے اون فرقت کیا

دو تو جانب سے ہوئے حرف شکایت آغاز
ہوئی آپس میں محبت کی حکایت آغاز

جب کہا مینے کہ اسیات میں کیجیے انصاف — ہاتھیں سب آپ سے کیں میری طبیعت کے خلاف
سب مری پوچھے ہوی جمع یہ کیں سب تراف — منفعل ہو کی یہ کہتے ہیں وہ تقصیر معاف

اولنے واللہ کسیطرح ہمین کام نہ تھا
جب تلک تم سے جدا تھے ہمین آرام نہ تھا

امتحان تھا ہمیں الفت کا تمہاری منظور — تھے عاشق کے رہے پاس سے دل تو دور
سب یہ فرماسے تو آپ کہے کسکا قصور — اور کو چاہیں گی کہہ بیٹھے یہ تم میری حضور

کہیے کیا کہتے ہیں اسطرح کے فرمانے کو
لاکھہ چاہیں دل عشاق کے بہلانے کو

مدت سے کچھ ہو تو یہ تقدیر ہمارے آگے — کے بڑی سے سبب تقصیر ہمارے آگے
ڈھونڈھتے اک چاند سی تصویر ہمارے آگی — نہ چلے آپ کے تدبیر ہمارے آگے

دیکھیں دل جس سے لگایا ہے بلا لو اوسکو
جس جگہہ تمنے چھپایا ہو نکالو اوسکو

تمنے اسدم یہ ہماری جو بڑے کے خاطر — سمجھے ہو آئے ہیں یہ میرے خوشی کے خاطر
سو ہم آئی نہیں یہاں اور کسی کے خاطر — ہم فقط آئی ہیں اوس نازک پری کے خاطر

جسکے تعریف سنے اوسکے طلبگار ہیں ہم
اک نظر دیکھہ کے گھر جانے کو طیار ہیں ہم

[illegible] [illegible] … دیکھو [illegible] ایسا ہے
[illegible] کہا ہے … [illegible] کی قدر کب جانے

[illegible] ہو تا مل [illegible] کیا
[illegible] عجب ہے صورت کے دکھانی میں کیا

معشوق کے ہستی کہا اب یہ اترانی ہو   حرف اس طرح ہو گیا ہے زبان [illegible]
دیکھنے ہو ابتہا یہان بیٹھے تم آئی ہو   منفعل حوروں یہ جبہ خوب سے شرمائی ہو

تم آئے ہیں جو دین ایسے سبب کم دیتے ہیں
کرو انصاف لگتے ہیں مسرت کے قدم دیتے ہیں

محبت غیر کا تم کرتے ہو ہر دم انکار   کہتے ہو اوسنے سروکار نتھا کچھ زنہار
کہا فی ہو بینے جو آئے قسم سے سربار   آگیا ہمکو یقین ایمین تہمت سے مکرر

خیر کچھ ہوا کیون کرتے ہو اسطور کا ذکر
باتین یہ جانے دو وہ ہو گا کسی اور کا ذکر

سچ غیر دست کی ہی بہت تم پر   کہتے ہو جھوٹ یہ دشمن ہے اور اور بھی ہیں
آپ اس بات کو بیسے بینے دل میں پایا   اور معشوق سے واقف نہین انکی بھی نظر

ہین اک مہر یہ کہتے ہین جلانی کے لیے
جھوٹ باتین نہین تمہارے وہ ستانی کے لیے

اپنے با تو نسے جلاتے ہو ہمین تم قربان   تمسے معشوق نہین بہتر ہیں کب شان
اور معشوق کا گھر ہیں نہیں عاشق کا نشان   ہم قسم کہاتی ہین جاتا نہین ایسے گمان

رنگ چہرے پہ نہین جسم میں اب جان نہین
اپنے عاشق کی لمتین حال کا کچھ دھیان نہین

تمنے پہچانی بہی سے کیا ہے ہماری صورت   دو ہی دشمن ہوئے کیا غیر ہمارے حالت
رہے جسم کی طاری نہ دلمین طاقت   منفعل کر گیا دور ہو زمین بیچ فرقت

[illegible]

[illegible]

سنگھ یہ تبتی لیٹ گردہ کلے سی دروے [illegible] | [illegible]

چین ۔ ان کا ملاساتہ [illegible] | [illegible]

سنگر اباد کہ [illegible] سے آیا [illegible]

[illegible]

تمام ہوا

بند ۱

پیشتر حسن سے یون آپ خبردار نہ تھے — تھے مگر پردہ نشین یار دل آزار نہ تھے
آشنا ناز و ادا سے بھی نہ زنہار تھے — ہم ہی صحبت مین رہا کرتے تھے اغیار نہ تھے

ہم یون کسکو ملے اُسکے جو خلوت مین تھا
غیر کو دخل کہان آپکی صحبت مین تھا

بند ۲

نام سے بھی کوئی آگاہ نہ بیگانہ تھا — اسقدر گرم کسی سے بھی نہ یارانہ تھا
شمع رخسار کا کوئی بھی نہ پروانہ تھا — شعلہ انگیز نہ یون حسن کا افسانہ تھا

جانتا تھا کوئی کو نہ رسوا ہم سے تھے
کوئی وارفتہ نہ تھا آپ کی شیدا ہم تھے

صحبتین تھین نہ تمہین تفرقہ پردازون سے — دور رہتے تھے ہمیشہ خلل اندازون سے
کچھ کبھی سنتی نہ تھی کان مین غمازون سے — آشنا ہو گئے اب اور ہی اندازون سے

سیکھے پیدا ہین چلن سب نرالے تمنے
یا دن اب وضع سے باہر ہین نکالے تمنے

بند ۳

چھپ کے غیرون سے ہوتے تھے اشارے آگے — روزن در سے نہ کرتے تھے نظارے آگے
کوئی سنے لیے اذن آتا تھا تمہارے آگے — اب وہ ہمدم ہین جو رہتے تھے کنارے آگے

یون نظر رخنۂ در سے نہ لڑی رہتی تھی
[illegible]

۔۔۔ سادی بہی پہناتی نہ جوڑا آپ بہارے ۔۔۔ آستینوں مین نہ گوٹ تہی نہ بہا بہار ۔۔۔
کبہی اسطرح سے ہیکی تہی نہ انگیا بہار سے ۔۔۔ یا دن مانی بون نہ کرتہا جوبا بہار سے

طبع نازک کبہی مائل طرف ناز نہ تہے
آشنا کان سے پازیب کی آواز نہ تہے ۵۴

چال ایسی تہی کمر کا یہ لچکنا کب تہا ۔۔۔ ناز و انداز نہ ایسے تہے نہ ایسی تہی ادا
دل عشاق کو اب پیستی ہو نام خدا ۔۔۔ طرز رفتار سے ہے ایک قیامت برپا

سر کو آپ نہ اسطرح کبہی اوٹہاتی سے تہے
فتنے کب چال پر اسے رشک پری اوٹہتے تہے ۵۵

کنگہی اسطور سے بالون مین کرتے تہی کبہی ۔۔۔ لب خوشرنگ پہ جمتی تہی نہ مسی کی دہڑی
نہ کبہی پان کی رہتی تہی لبون پر لالی ۔۔۔ اسطرح ہاتہ پہ افشان نہ سجنے جاتی تہے

سرمہ دینا نہ کبہی مد نظر رہتا تہا
آئینہ ہاتہ مین کب آٹہ پہر رہتا تہا ۵۶

نورتن بازوون پر یون نہ کبہی بندہتی تہی ۔۔۔ آشنا کان نہ تہے موتیون کی لڑیون سے
پہنے پہرتے تہی تم اسطرح نہ توڑی نہ چہلے ۔۔۔ پور پور آپ کی ہاتہو مین کہان تہے چہلے

اسطرح باتون مین منہدی نہ ملا کرتی تہی
ایسی اٹہکہیلے سے چالین نہ چلا کرتی تہی ۵۷

چشم انجم سی حیا کرتے تہی ای رشک قمر ۔۔۔ اپنی سایہ سے جہجک جاتے تہے تم بالکل
تہے حیا آنکہہ کے پردے مین نہان آٹہ پہر ۔۔۔ نے خطر دیدہ روزن سے نہ لڑتے تہی نظر

پردہ پوشی سی مزاج آپکا اب باز رہا
پہر گئی آنکہہ نہ وہ شرم کا انداز رہا ۵۸

سوچیا تو یہی اگلے تہے سخن صاحب کی ۔۔۔ پاس کرتے تہی نہ یون سکتے تہے چل وہ ۔۔۔
بات کرنے تہی چہرے پر ایک سی شرم تہی ۔۔۔ اب ہین تقریر کے کچہ اور ہی انداز نئے

بات سنتی ہی نہیں ہاں تو نہیں اڑا دیتے ہو
ایک اک بات پہ کہتے نہیں لا کے سنا دیتی ہو ۱۱

بات کہنی میں نہ دی سب نے سنی یوں ہم نے
آنکھ اس طور سے ہرگز نہ بری رہتی تھی
کب زبان آپکی خوگر تھے ہمارا قائل سے
خار مژگان کو نہ ہر بات میں تھی نیشتری

یوں نہ خنجر دل بیتاب پہ چل جاتی تھی
تیوری اس طرح یکایک نہ بدل جاتی تھی ۱۲

تم مسی پان نہ کھاتی تھے کہ اِترا سب ہم نے
ناز و انداز زمانے کا نہ پایا ہم نے
ہنسی ملنا تمہیں ہونٹوں پہ سکھایا ہم نے
کرو انصاف تو معشوق بنایا ہم نے

نہ یہ شوخی تھی نہ غمزہ تھا نہ زیبائی تھی
تمہیں فرماؤ کہ پہلے ہی یہ گویائی تھی ۱۳

روٹھ جانا نہ تمہیں بات پہ آتا تھا کبھی
یوں ستانا نہ تمہیں بات پہ آتا تھا کبھی
منہ بنانا نہ تمہیں بات پہ آتا تھا کبھی
غصہ کھانا نہ تمہیں بات پہ آتا تھا کبھی

مہرباں ہم پہ شب و روز رہا کرتے تھے
لعل لب سے نہ کبھی سخت کہا کرتے تھے ۱۴

بال صاحب کے اولجھتے تھے تو سلجھاتی تھی
جب نہاتے تھے تو کپڑے ہمیں پہناتے تھے
رخ پہ یوں چھوڑ کے بالوں کو نہ سکھلاتی تھی
ہای کیا دن تھے کہ تم ہم سے نہ شرماتی تھی

تنگ اب زیست سے کیوں کر نہ ہوں مارے غم کے
بند بند ہوا تے ہو نامحرم ہوں محرم کے ۱۵

ہمکو اک آن نہ کہدو جو کبھی پاتے تھے
آپ لے لیکے بلائیں ہمیں سمجھاتے تھے
پیار سے اُنکے گلے آپ لپٹ جاتے تھے
کیا ہوا خیر ہے کچھ کہیے یہ فرماتے تھے

اس طرح کا ہمکو نہیں منہ پہ رُلا دیتے تھے
گدگدی کر کے ہمیں آپ ہنسا دیتے تھے

آباد

عرض عشق و محبت ہمین سو دا ہوتا
کہ ہاتھ سے دل و ا ہم

بھلا بچا ہوتے نہ سوا نہ یہ چرچا ہوتا
یہ ج ۔۔۔ دون سے نشان ۔۔۔

یہ ج مین اسلئے ایسا نہ تمہین جاتے ہین
کبھی دیکھا نہ تمہاری صورت کو نہ پہچانتے

دلمین چھپاتی ہین ہم کسی عبث عشق کیا
ا ۔۔۔ دل ۔۔۔ نہ کب ۔۔۔ آیا

بلکہ غیرون سی ہمین غم دیا ستمنے کیا
حق ۔۔۔ ہم بھی ۔۔۔

حسن عشاق کی نظر ۔۔۔ آ جائے
تم ۔۔۔ تمسے ۔۔۔

بلکے غیرونسی بہت دلکو ستایا تمنے
یاد خاطر رہے وعدہ ۔۔۔ تمنے

جیسے یہ دہ تہا او نہین گھر مین بلایا تمنے
جو کہ دشمن سے ۔۔۔ دوست بتایا تمنے

جو نہی وہم و گمان مین کبھی وہ بات ہوئے
نیک ہستے ہوتی غیرونسی ملاقات ہوئے

خیر کچھ غم نہین ناحق کا نہ غم کھاتے تنگے ہم
ہی ۔۔۔ سلسلہ عشقمین ۔۔۔ ہم

گھر مین آک مدت کے اسی شک تم جائینگے ہم
لطف اس دا ع کا اسنے تمہین کہلا ۔۔۔ ہم

سوال سر دیکی کسے زلف کا سودا اپنے
یہ جو دلمیہ پڑے ہین و نہین بھلا تنگے

نہ دے کیے عشق کہی رکتے ہین رہنے کے نہین
رنج ہر گز شب تنہائی کے سہنے کو نہین

اچھی صورت کی طلبگار ہین سکنے کو نہین
دیکھنا اشک کبھی آنکھون سے بہنے کو نہین

عشقباز ہمین ہم اوقات بسر کرتے ہین
بیٹھتے ہی ہوتے دن رات بسر کرتے ہین

جی کو اب اوس سے لگاتین گو جو چاہے ہمکو
واسطے اسنے فراموش کرے عالم کو

رنج زنہار نہ ہو ہمسے ہمارے دم کو
شادمان رکھے ہر اک وقت دل بے غم کو

آپکا نام نہ بھولی سے بھی یاد آئے کبھی
ہو فاقوں کی شدا شکل نہ دکھلائے کبھی

کیا عوض سے نہیں نام نہ لیجیے ہرگز
ایسا معشوق طرحدار کہاں سے نکلے پیدا

تو ہے ستے ملنے کا ذکر لائے سے نکلے
عجب ہے ... ہو تو بدل ...

خاک تم کہا وقت آئے اس شک چمن کو دیکھو
بات تنگ منہ سے نہ نکلے دو دہن کو دیکھو

شکوہ کرتے ہو تمہارے کی افشان دیکھو
شیان ہو لو جو دوس قشان دیکھو

دم اولیہ جاسے اگر بعد پلٹ
ہو نہ جا لو اگر اوسکے لٹ

کہو مہیا خستہ کہا جب یہ پر نور ہے
یہ فرشتہ ہے پری ہو کر کوئی حور ہے

مار تم اوسکے جو دیکھو تو یہ یون نازان ہو
دم بہ رگ جاسے جو منصوبی نیشتر کو دیکھو

غیر ممکن ہے کہ تم ہاتھ سے ا...
صاف اوس ہاتھ سے کھو نکلی

دور سے بھی اگر اوس تیغ کا نظارا ہو جائے
اب جو نقش ہے بیمار وہ تمہارا ہو جائے

بوسے لیں ہم اس لب شیرین کے ستائیں تمکو
نہ پکاریں نہ بلائیں نہ بٹھائیں تمکو

جسقدر ہے تم نے رلایا ہے رولا
تم اگر بیٹھے ہے جاؤ تو اوٹھ

ہم تو کیا روتے ہیں تم نالہ و فریاد کرو
صحبتیں گذری ہوئیں دل میں بہت یاد کرو

فرش ہو نکا اوسے گل کے لیے بچھواتیں
آپ بھی چاندنی دیکھیں اوسے بھی دکھلاتیں

لب دریا پہ شب ماہ میں لیک
صفت ماہی نہ لے آب تمہیں

بیٹھے دین نہ کنارے سے بھی تمہیں نکلیں
موت ... سے بیتاب ہو کیا کیا ...

[illegible] ہو رشک
کیے ساقی نے بیچ محفل میں پلاسے وہ زہر

... شعلہ سے ... کر کے ...
آتش رشک سے جل جل کے ہوئے ہم دل میں کباب

گرمیاں ٹھنڈی سی آہیں بدن لگے جھلسائیں
تشنے سے حسن جوانی کے ہرن جائیں

پاس ہے نہ نہار سجائیں اوس کے
... وہ سب ناز اوٹھائیں اوس کے

آپ جب ڈھونڈھیں ہمیں گرد ہی پائیں اوس کے
ہاتھوں سے رو رہیں یاد ان کی بلائیں اوس کی

ملکے منہ سے ہی وہ کہتا جو تمہیں دکھلائے
دست افسوس ملو گے نہ تمہیں بن آئے

اپنی صورت جو دکھادی تمہیں وہ ماہ لقا
خود کہو منہ سے کہ دیکھا نہیں ایسا چہرا

سب یہ باطل ہو جو ہے حسن کا تم کو دعوا
خوب بجا ہی تمہیں میرے جلانے کی سزا

تلخ جینا ہو تمہیں اور مزے ہم لوٹیں
روتے دیکھیں تمہیں جب لگی پیاسی ہونٹیں

یہ چل چل کے کہا ہے یہ دل کا یہ حال
یاد آتا ہے کبھی رخ کبھی زلفیں کبھی خال

محو ہوتا ہے نہیں آپ کا زنہار خیال
کبھی ہنس کر گلے لگنا کبھی باتیں کبھی چال

باتوں کہتی ہیں یہ سر بار چلو اس کو چھین
بیکلی جائیگی آنی کی نکل اوس کو چھین

آنکھیں کہتی ہیں وہی پتیں نظر جو چہرا
جلد لو تم لب سے ملیں قول ہو یہ موٹو سا

کان کہتے ہیں سنا کرو ہی دن رات صدا
سینہ کہتا ہے مجھے بیرا دی سینے سے ملا

نام لب ورد زبان انکا ہر بات میں ہے
دل سے بے صبر بہت شوق ملاقات میں ہے

سینے لگ جاؤ گلے بس نہ رلاؤ ہمکو
بس بہت رنج دیا اب نہ ستاؤ ہمکو

دور غیروں کو کرو پاس بٹھاؤ ہمکو
ملتے ہیں آپ سے ہم پاس بلاؤ ہمکو

وہین گرد صرصر حیات [illegible] ہر کجا ہان گرد
[illegible] مین آپ سے گذری کرتے ہین ہم فریاد

۳۳

غیر معشوق کا جو نام زبان سے نکلا
سر کو پیٹا وان پہ رکھتے ہین جو تی سے نکلا

[illegible] حرم ہے [illegible] زبان [illegible]
عشق سے ہے [illegible] معشوق کی زبان [illegible] سا

اور یہ شیفتہ ہون تم کو ہرا ایسا جانو
تم وہی اپنا سمجھتے ہو عاشق و شیدا جانو

۳۴

طرز آمیز شکایت وہ غلط ہے یک سر
عذر کرتے ہین نہ آزردہ ہوا ہون [illegible]

وقت پر مشکل تا کہہ سکتے نہ ہم [illegible]
[illegible] سے [illegible] بھی [illegible]

ہجر سے وصل ہوا اب جلد صفائی ہو جائے
سنتے ہین ہم سے وہ غیر کسی لڑائی ہو گئی

۳۵

کچھ نہین اب بھی گیا آن سے لے لچھاتین آپ
غیرون سے ملنے کی ایجان قسم کھاتے ہین آپ

بعد آباد کے الیہ انھو بچھاتین آپ
اونسکو آنکھون سے بچالاتے ہین جو غیر [illegible]

آرزو ہے کہ تمہارا رخ زیبا دیکھین
آنکھین ہوتین جو کسی حور کا چہرا دیکھین

تمام ہوا

آزاد

تخلص ہے محمد امیر الدین صاحب کا باشندہ ہین بانس بریلی کے شاگرد رشید ہین میر غلام علی صاحب عشرت تخلص کے کلام انکا سوائے اس واسوخت کے جو شامل مجموعہ ہذا ہے نظر سے نہین گذرا نہ اور کوئی شعر ان کا سنا مگر اس واسوخت کی طرز سے معلوم ہوتا ہی کہ طبیعت رسا رکھتی ہین سب کے رنگ سے ان کی طبیعت کا رنگ علحدہ ہے تخلص کا توارد میر غلام علی آزاد مرحوم بلگرامی خلف مولوی عبدالجلیل بلگرامی سے ہی فقط

واسوخت آزاد

۱۵

عشق وہ ہوش ربا ہی کہ اسے آئے تو بہ
عشق وہ سیل فنا ہے کہ اسے آئے تو بہ

عشق وہ برق بلا ہے کہ اسے آئے تو بہ
عشق وہ تیغ قضا ہے کہ اسے آئے تو بہ

الاماں آتش جاں سوز مصیبت ہی عشق
الحذر تابش خورشید قیامت ہی عشق

۱۶

عشق وہ لشکر غم ہے کہ نہیں جسکا شمار
عشق وہ ابر شرارت ہی کہ برسائی شرار

عشق وہ ہی [illegible] اسکی نگار
عشق وہ تند ہوا ہے کہ اڑا دے کہسار

وہ ستم شیر ہی ذات ہو جاتا ہے
کہ لئے عشاق حسینوں کے گلے کاٹتا ہے

۱۷

یہ وہ ہی طرفہ گلستان کہ بہار اسکی خزاں
پھل ہے تلوار کا پھل پھول گل داغ عیاں

بلبل نغمہ سرا نالۂ موزوں ہی یہاں
چشمہ چشم سے جاری عوض نہر رواں

نفس سرد نسیم سحری کے بدلے
طائر روح اور آنکبک دری کے بدلے

۵۴ یہ وہ شمشیر اجل ہے کہ نہیں اسکے پناہ ۔ اسکا ماہی سے چلا آتا ہے سکہ تا ماہ
دم اژدر ہے کہ ہے کام نہنگ اسکا گواہ ۔ گل و بلبل پہ ستم کرتا ہے ہزاروں کو تباہ

لپکے خورشید فلک خاک کا ذرہ ہو جائے
جب یہ سیارہ اس اندوہ سے چرخا ہو جائے

۵۵ ہے سیہ روز نہار اسکا کوئی نام نہ لے ۔ سامنے بزم طرب جیتے ہو تو نام نہ لے
روز ملتے ہو اگر دولت یا نام نہ لے ۔ شاہ کا کام روا ہے جو تو کچھ کام نہ لے

کامیاب اس سے ہوا جو کوئی ناکام رہے
نام پیدا کرے جو شخص وہ بدنام رہے

۵۶ کہیں داعون تخریبی کوئی ہے یہ وہ متاع ۔ نالۂ مرگ پدر محفل شادی کا سماع
جنگ جو ہے کہ فرشتوں سے دم نزع نزاع ۔ کشتۂ عمر رواں کی لیے دم اسکا شراع

نہ چھپے پردۂ افلاک میں سب ہے راز اسکا
آفت گوش ہے بلبل نغمۂ ناساز اسکا

۵۷ جان انسان کو جانے ہیں کہ ... راہ ۔ کوہ اس صدمہ سے لرزاں ہو پشیمان ہر گاہ
آسمان کیا زمین مانگتے ہے ... پناہ ۔ ہو گئے اسکے سبب سیکڑوں گھر خاک سیاہ

قافلے امن و یہ ہول میں لٹتے دیکھے
بے دیران جہان سوز کے چھٹتے دیکھے

۵۸ وہ ہوا ہے کہ بلند آتش پنہان کر دے ۔ وہ صدا ہے کہ دماغونکو پریشان کر دے
وہ صبا ہے کہ گلستان کو بیابان کر دے ۔ وہ جفا ہے کہ لب نہر پر افغان کر دے

یہ وہ لالہ ہے قبا کوہ کا دامن ہو جائے
اور شگفتہ ہو جو گلشن میں سو گلخن ہو جائے

۵۹ تا کجا اس ستم آرا کے صعوبت لکھوں ۔ اک مرض ہے کہ ہوئی سیکڑوں عاقل مجنون
دل دیا اور کو خود ہو گئے مجبور و زبون ۔ وصل ہو ہجر ہو عاشق کو نہو صبر و سکون

[illegible] ہزاروں ستم وجور کے ہاتھ
[illegible] مزہ زیست کا ہو موت وحیات اوس کے ہاتھ

دل ملی [illegible] آنکھین	ڈرتے ڈرتے جو نظر کیجے دکھائی آنکھین
لطف [illegible] آنکھین	آگ ہو نانہ کوئی سیکنہ پای آنکھین

[illegible] اور وہ انا ری دل سے
[illegible] وتہان کوئی ہماری دل سے

پیش [illegible] پروانہ تہا	شمع رخسارہ گلرنگ کا پروانہ تہا
[illegible] دل اپنا ستم خانہ تہا	تمنت شاہے مجھے سنگ در جانانہ تہا

میری [illegible] کے سامان مین [illegible] تھے
کام کرنے کا مرے آپ کیا کرتے تھے

کون سا لطف [illegible] شرمندہ ہوا	کون ساعیش کا سامان ہے کہ موجود نہ تہا
کون سا [illegible] کہ چھیڑا نگیا	کون سا راز تہا پوشیدہ کہ پردی مین ہا

کوئی ارمان نہ باقی کوئی حسرت نہ رہے
اتفاق گل وبلبل سے حقیقت نہ رہے

یاد ہے مجھکو کہ اک روز شب عشرت مین	روی خوی کر [illegible] جب لطف اوٹھا صحبت مین
[illegible] دیکھو آئی وسی صحبت مین	اور کہا دیکھہ تو اب حسن ہے کیا صورت مین

سینے [illegible] گلگون کی بلائین لے لین
گلشن خاطر خرم سے ہوائین لے لین

بس اسی مہر ومحبت می گذرتی اوقات	متنفر عمل لہو ولعب سے بالذات
لب شیرین سی کسی اور سی کرتی تھی نبات	کہ [illegible] چلی آتی تھی دن ہوی کہ رات

مجھسے تنہائی مین کہتے تھے گلی مل ملکے
مین ہون اور تم ہو اب ارمان نکالو دل کے

شلہ ناگہاں حشرت کا دل کو زوال آنے لگا	خاطر خرم دلبر کو ملال آنے لگا
خواب کے فرسنہ مین میرے ساتھ خیال آنے لگا	رابطہ دیرینہ مین نقصان کمال آنے لگا

خلل انداز ہوا عاقبت اک ہم صحبت
دفعتہً ہو گئے سب برہم و درہم صحبت

[illegible] چندی البتہ رہا خاطر تشنہ دون کو قلق	سینہ یک لخت ہوا دشنۂ اندوہ سی شق
رنگ چہرہ کا اوڑا منہ نظر آنے لگا فق	استراک اک ہوا مجموعۂ صحبت کا ورق

رفتہ رفتہ سے تشویش بجا ہوش ہوئے
سابقے اسگے بتدریج فراموش ہوئے

شلہ بعد الحمد کہ پھر وقت خوش اپنا دیکھا	گلشن خاطر غمدیدہ شگفتہ دیکھا
خار خار غم خوبان سے کنارا دیکھا	دلکو رہتے ہوئی تسبیح ترا دیکھا

گل سے بہلاوینگی جی رنگ سمن دیکھینگے
جلوۂ قد کشیئے سرو چمن دیکھینگے

شلہ اب کوئی مجمع خوبان نہ سجے گا ہمسے	میلا ٹھیلا کوئی باقی نہ رہے گا ہمسے
منہ تو دیکھین کوئی تقریر کرے گا ہمسے	بڑہ کی بات اب کوئی لسان کہیگا ہمسے

تو سے حرف رکھون جور سے استادون پر
پھبتیان سیکڑون کہہ جاؤن پریزادون پہ

شلہ چشم سگون نظر آجای تو مین مست غرور	آنکھہ اٹھاؤن نہ تلی سی کہے چشم بدور
حور بھیجے ہو تو نکالون مین شمائل مین قصور	اب تو مختار ہون وہ دن گئے تھا مین مجبور

دل ملائی کوئی عیار مین ہرگز نہ ملون
قسمین کہائے کوئی مکار مین ہرگز نہ ملون

شلہ صلح کو آئی تو مین گرم وغا سمجھون اوسے	آپنے پیغام تو پیغام قضا سمجھون اوسے
بل کرے زلف سیہ کالی بلا سمجھون اوسے	نازسے چین بجبین ہو تو خطا سمجھون اوسے

تھیلیاں ان سے حنا بستہ کے تا تا سمجھوں
طائر رنگ حنا موسم کے چڑیا سمجھوں

اب ملاؤنگا نہ خوبان جہاں سی آنکھیں
بیچ طفلانہ نمون پیرو جوان سے آنکھیں
ترنہ دیکھیگا کوسے اشک روان سی آنکھیں
نہ چرائیگا حسینان زمان سی آنکھیں

متصل بیٹھنے کا شوق اٹھایا دل سے
مزۂ لطف زبانی کو بھلایا دل سے

رو نسے بھی کھدن کی کا اثر کہ تحیت ینسا
تلخ ست سکے لب شیرین کی حلاوت میں نے
ستم سے کو بہت چھوڑ دی الفت میں نے
بدلا شادی سے تمہارا غم فرقت میں نے

... ن آ سے ... دل غمزدہ خرسند رہے
کھد ... سے ... کے رہا کیا کہ زبان بند رہے

ایذا ... کہ آنکھوں میں سماتا تھا نہ تو
سات دن ... سے ... جاتا تھا نہ تو
درمیان میں ایک نظر باز کے آتا تھا نہ تو
وجہ کم روئی سے منہ اپنا دکھاتا تھا نہ تو

قابل دید نہ سمجھا نہ کسے نے چاہا
چشم الفت سے نہ دیکھا نہ کسے نے چاہا

تمہیں کہدو نہ سلیقہ یہ ہوا تھا تمہیں کب
یاد ہوتا تھا یہ پوشاک بدلنا تمہیں کب
پیشتر شوق خود آرائی تھا اتنا تمہیں کب
بھیک اس طور سے منظور تھا تکنا تمہیں کب

تنگ تنگ ایسے نہ انگرکے سیے جاتی تے
جامہ زیبون سے کم برابر نہ کیے جاتی تے

مشغلہ شعر و سخن کا یہ رہا تھا کس روز
کٹے نا خواندونکا خط ڈاک میں آتا کس روز
حرف ہر فن سے کہ طلبگار یہ رکھا کس روز
خط یہ خط جانی پہ آنا تھا تقاضا کس روز

سچ ہے چھٹکے مرض طلب کیا پیدا تمنے
کردیا ہند کو یونان کا نقشا تمنے

رغبت زینت تو زین نظر آتی ہی کمال
اور قبا بر مین قبا ہی گل رنگین کی مثال
تو جو میون پر وہ دوشالہ کہ مثال رنگی گل
ہاتھ مین رہتا ہے ہلکا سا جھلکن کا رومال

دور دارا تھو دو شالہ وہ اوڑہان گیا
طبع رنگین سلون نے یہین پہچان گیا

دیکھہ دیکھہ آئینہ بالونکو بنلاتے کب تھے
لاکہا سو ڈہب سے ہزار رونکو دکھاتے کب تھے
سرمہ آنکھون مین نہا دہوکے لگاتی کب تھے
تکلیان در دستانے یہ سنتے کب تھے

بولتے مجمع خوبان مین نہ بڑھکے پایا
سر اوٹھا ہی سکے محفل مین نہ بیٹھے پایا

اون دنون مین عمل جب تھین محبوب نہ تھا
خط تفرقۂ طالب و مطلوب نہ تھا
تذکرہ سحر و طلسمات کا مرغوب نہ تھا
ہمہ تن جہل مرکب تھا یہ اسلوب نہ تھا

کب ہر بوم پہ تعویذ سے لکھے جاتے تھے
بیت زبیت سے کب نقش بھری جاتی تھے

جب کوئی یار نہتا یار تمہارا مین بنا
نقد دل دیکی خریدار تمہارا مین بنا
باغ دنیا مین ہلو دار تمہارا مین بنا
الغرض گرمے بازار تمہارا مین بنا

نار وجنس تھی تم ہاتھہ نہ دہرتا تھا کوئی
منہ لگاتا تو الگ بات نکرتا تھا کوئی

مین وہی ہون کہ رہا کے مری خاطر منظور
مین وہی ہون کہ مرے ساتھ تھا ناز و غرور
مین وہی ہون کہ نہوتا تھا مری پاس سے دور
مین وہی ہون مری صحبت مین اٹھاتا تھا سرور

روز فرقت شب عشرت سی نہ کم تھا مجھکو
گل رخسار سے گھر باغ ارم تھا مجھکو

مین جو ہون جگنون پہ مری جلا کرتی تھے
خندۂ گل پہ ظریفانہ ہنسا کرتے تھے
باغ مین سیلکے شب مجھے ساتھہ بہار کی تھے
نہر پہ بیٹھتی سنتے لطف اوٹھا کرتے تھے

چمن آرا کو ہوا تھے سے بہار سے مقدور
نہ دل آتش رشتہ سے گلستان میں ہماری تھے

اب یہ صورت ہے کہ دیتی ہیں سب طعن یہ
لوگ ممتاز ہے نے لگے عقل میں ہیں
رنج میں سکتے ہوئے ہیں رشتہ دل میں تو ہیں
سکتے ہیں شاہد حق دیکھ کے محل میں ہیں

جب عاشق نظر باز حسین جاتے ہیں
شعر ہم جانتے ہیں ماہ جبیں جاتے ہیں

بزم عشرت ہے کہ ہمیں آگ جلا کے چمن ہے
حسین جی کی ہمسر ہو کے پلا تا گیا ہے
ساتھ کی شیشے الگ عمر بھر میں لا تا گیا
اک نہ اک تازہ گرفتار بنا تا گیا ہے

میری صحبت میں نہ لیتے تھے کبھی نام شراب
یا لب لعل سے چھٹا ہے یقین جام شراب

سخت ناکام ہوں قوت کیا کام کو ہے
صبح کو بزم سے وہ جام ہے اور شام کو ہے
حرکت وہ ہے کہ جیسے نہیں آرام کو ہے
رستہ بدنام ہوا اور ہر ایک نام کو ہے

نظر گرم سے سیماب بنا اور جانے سے تھے
بد نگاہوں سے نہ ملنے کی قسم کھاتی ہے

اک مری چاہ سے سو چاہنے والے نکلے
بابیان کانوں کے ٹھنڈی ہوئیں بالی نکلی
ناز بیجا وہ ہوئے طرفہ نرالے نکلے
ایسے کیسے مہ رخسار کے پالے نکلے

سنئے وہیں حرکاتیں سنئے انداز سے
سنئے جنہیں چلو آتیں سنئے پیار سے

پیش از ین شانہ کے ہاتھ پر لیا انکار
اب جو میں بات سے کرتا ہوں تو سنتا ہے
دلبر سے کیا ہو سکے کیا ہو گئے اسکے اقرار
تیرے آگے سے ہوتے تو نہ ہوتے تکرار

اک دم درد زخم سے ہمارا نہ ستا
ہو نہ بیجا زمانے میں نہ کہا نہ سنا

مدتون آئینہ سا ہو جلوۂ حیرت مین رہا
ذرۂ [illegible] مین رہا
شاد تو تھا وہ [illegible] غم فرقت [illegible]
نہ [illegible] کوئے [illegible]

یک قلم قطع [illegible] رشتے مین [illegible]
تونے [illegible] دل توڑ [illegible] کینے مین [illegible]

مین گیا تجھسے تو پھر تو بھی زمانہ ہی گیا
منزلت صحبت دلخواہ مین پانی سے گیا
بزم مین بیٹھنے کی لطف اٹھاتی ہی گیا
اور رقیبون مین تو آنکھہ ملاتی ہی گیا

حسن صورت پہ ہے ناز فروشی کم ہو
تاکہ مین قحط خریدار سے تیرا دم ہو

ہو سو ہو دلبر اب اک سنگ ستم سے دہرا
شہر مین تجھسے بہت مین صنم ماہ لقا
آنکھہ اٹھا کر تجھے دیکھون نہ کرون غم تیرا
دل تو اب بس مین ہے ہر طرح جسے بہلاونگا

نقش غم صفحۂ خاطر سے مٹادون تیرا
نام مین پھیر کہون نام جو پھیر لون تیرا

دل لگے کو کوئے مہ پارہ نیا پیار کرون
مین گرفتار ہون اوسکو گرفتار کرون
اپنے عادت سے اوسی پہلے جفا [illegible] کرون
وہ مجھے پیار کرے مین ہے اوسی پیار کرون

مجھسے وہ خوش رہی مین اوس سے رضامند ہوا
چند ہی اس پیر غم آباد مین خرسند رہوا

جو رخ سے ستم زلف دوتا سی چھوٹی
خوب تا کردہ گناہی کے سزا سے چھوٹے
روز فرقت سی شب غم کے جفا سے چھوٹے
شکر گیا خیر ہوئی بند بلا سے چھوٹے

تو وہ ہے تجھسے ملی جو کوئے ناشاد رہے
بندگی مین ترے بیفائدہ آزاد رہے

تمام ہوا

تعشق

تخلص ہی جناب فتح الدولہ بخشی الملک مرزا
محمد رضا خان بہادر مرحوم کا خلف الرشید
حضرت مرزا کاظم علی صاحب علیہ الرحمۃ کا
اصل لکھنؤ کے تھے جوان خوشرو مہذب باوضع
لاغر اندام عالم شباب مین بڑی بانکی اور
ناز جنگ اور بہادر و جری تھے خلیق اور
جگت آشنا بھی تھے شاگرد رشید تھے
شیخ امام بخش ناسخ کے

واسوخت برق

کیا بیان کیجیی ای برق گرفتاری دل
بیکسی مین نهین کرتا کوئی غمخواری دل
دمبدم ابتو فزون هوتی هی بیماری دل
غم کیا کرتا هی پر سیرا مددگار تو نه تها

گلشن دهر مین ای کاش نه پیدا هوتا
سنبل زلف کا پر مجکو نه سودا هوتا

وحشت دل نی کیا مجکو بیابانی هے
مثل آئینی کی هر دم مجهی حیرانی هے
شهر مین جی نهین لگتا یه پریشانی هے
دل لگانی کی سبب مجکو پشیمانی هے

اوس سی الفت جو نه هوتی تو نه حیران هوتا
اسقدر کاهیکو اب حال پریشان هوتا

بیٹهی بیٹهی غم فرقت سی جو تنگ آتا هون
دل بهلتا نهین هر چند که بهلاتا هون
شهر کو چهوڑ کی صحرا کو نکل جاتا هون
یهی پڑه پڑه کی مین سر کو دی ٹکراتا هون

تنگ آتی هی نظر وسعت صحرا مجکو
دیکهون لیجای کهان جوشش سودا مجکو

لیلیٰ جو کبهی یاد مجهے آتا هے
هر کوئی آنکی کیا کیا مجهے سمجهاتا هے
دل تڑپتا هی بهت جی مرا گهبراتا هے
سبکی سنتا هون خدا جو مجهی سنواتا هے

پر کهون کیا که جنون اور فزون هوتا هی
اونکی سمجهانی سی دونا یه جنون هوتا هی

حال اسکا جو کہ میرا ہی کہتا ہی طبیب — رقعۂ عشق سی [illegible] [illegible] نصیب
دوست [illegible] دیکھہ کر [illegible] — [illegible] [illegible] ہی مجھی [illegible]

بس جدائی نی تری جان مارا مجھکو
غم فرقت نہین واللہ گوارا مجھکو

روز کرجاتی ہو آنیکا جو جانان اقرار — انتظار در پہ کھڑا رہتا ہون جیسا لاچار
سچ تو یہ ہی جو نہین آنا کرو تم انکار — اسی کہہ کہہ کی ہین جھوٹا جو وا ہون تو

ماننا دل نہین کسی ہو جو تم آنیکو
بات ٹھہرائی ہی کچھ اسکی ہی سمجھانیکو

آتش ہجر سی ہرگز نہ جلاؤ ہمکو — شکل اپنی کسی عنوان دکھاؤ ہمکو
ہو گی رو پوش نہ ای یار ستاؤ ہمکو — آپ گر آ نہین سکتی تو بلاؤ ہمکو

یہ تو کہتی نہین ہم آپ سی آیا کیجیے
شکل تو بہر خدا اپنی دکھایا کیجیے

یاد ایام کہ رہتی تہی یہان رات او دن — ہوتی اک آن جدا ہمسی نہ تنہا ممکن
سال و مہ اب تو گذرتی ہین کہین کیا تم بن — تم بن اب زیست کی دن کاٹتی ہین ہنس گن گن

تمکو ای یار جو ہمسی ہے یہی بیزاری
ہمکو بہی اب نہین منظور رہی ایسی یاری

ہو گی آزردہ جو اب یہان سی چلا جاؤنگا — بیٹہی جی در پہ تری پہر نہ کبہی آؤنگا
غم سے جی کہا جائیگا [illegible] غم کو سدا کہاؤنگا — مطلع سیر پہ پڑہ پڑہ کی مین چلا جاؤنگا

مہر کی تجہسی توقع تہی ستمگر نکلا
موم سمجہی تہی تری دلکو سو پتہر نکلا

اگلی باتونکو ذرا اپنی تو تم یاد کرو — خاک کر کی نہی اسطرح نہ برباد کرو
اپنی اس بندۂ بی زر پہ نہ بیداد کرو — ہو جو بیزار تم ایسی تو تعجب آزاد کرو

پیچ [illegible] شعر میں کوئی ہی کیا خبر [illegible] کی
سسکی تو [illegible] ہی نکالی [illegible] قلا وار کی

سله

آجتک ہمسا کوئی منہ ہی بما شق دیکہا
ابتو بیزار ہیں صورت سے ہماری [illegible]

تا قیامت [illegible] یاد [illegible] گا [illegible]
[illegible] کیا [illegible]

تا [illegible] ندامت [illegible]
دل کسی اور ہی [illegible] سینے

سله ۲

اوس سی اب دل مین [illegible] پڑا [illegible]
سرو کو اوس قد موزون سی [illegible]

عشوہ و غمزہ و انداز کا [illegible]
زلف کو دیکہہ کے سنبل کو [illegible]

گل [illegible] ایسا کہ نہ دیکہا [illegible]
آنکہہ سی [illegible]

سله ۳

رخ [illegible] اگر مہر تو ابرو [illegible] ہلال
وصف تنگی دہن مین نہی یان ہیری لال

[illegible] کہی نہ کر [illegible]
[illegible] ہر گز نہ نظر [illegible] کہیے گر [illegible]

[illegible] نقاب [illegible] اگر چہرہ [illegible] ہووے
جو حسین [illegible] اوس کا عاشق شیدا ہووے

سله ۴

اوسکی پوچہو نہ کوئی شرم و حیا کا [illegible]
آنکہہ بہر دیکہی اوسی کو ہی یہ ہی کسکی مجال

نیچی نظرون سی کہی [illegible]
سرد مہری پہ جو آجا ئی کبہی [illegible] خیال

جسکو دیکہی نگہ گرم سے آفت ہووے
آنکہہ [illegible] ایسی بہری اوسکی شرارت ہووے

سله ۵

ناز و انداز مین وہ شوخ ہوا سیسے یکتا
وصف اب اوسکی بیان [illegible] کیا کیا

چال ایسی کہ ہو ہر گام پہ محشر برپا
ہو ہر اک تن مین غرض [illegible] اپنا

موسی باریک کمر ہو یہ نزاکت ہووی
نظر آجای وہ [illegible] تو قیامت ہووی

اپنا احوال ... کی سنایا تم نے
خیمۂ خامۂ عشق ... دلکو لگایا تم نے

برق کیا تھی کہیں خرمن دل پایا تم نے
دل لگانے کا مزا خوب اٹھایا تم نے

طول دیجیے نہ بس اب اپنی پریشانی کو
مختصر کیجیے اس قصۂ طولانی کو

تمام ہوا

بحر

تخلص ہے شیخ امداد علی صاحب کا خلف رشید ہین شیخ
امام بخش صاحب کے باشندہ لکھنؤ شاگرد رشید ہین شیخ
امام بخش ناسخ مغفور کے صاحب دیوان ہین طبیعت
عالی رکھتے ہین شاعری مین مثل لاجواب ہین مشہور ہے
کہ علم عروض قافیہ خوب جانتی ہین بہت لوگ انکے
شاگرد ہین انکی آواز مین رعشہ ہمیشہ سی ہے ابسبب
ضعف کے رعشہ زیادہ ہو گیا ہے اس سبب سے شعر
کم پڑھتی ہین دو واسوخت انکی شامل مجموعہ ہذا کیے گئے

واسوخت بحر

بجھ جو حال ہمارا ہے نہ پوچھو ہمسے
کیون زمانے سے کنارہ ہے نہ پوچھو ہمسے
دل لیے کس گھاٹ اوتارا ہے نہ پوچھو ہمسے
کون بدخواہ تمہارا ہے نہ پوچھو ہمسے

زندگانی کا مزا عشق مین کھو بیٹھے ہین
اپنے کشتی اسے دریا مین ڈبو بیٹھے ہین

دیکھکر حال سمجھ بوجھ لو پوچھو نہ مزاج
طعن و تشنیع کی تیر دلکا جگر ہے آماج
وہ مرض ہے کہ مسیحا سے نہو جسکا علاج
کل یہی حال ہمارا تھا جو احوال ہے آج

آدمیت کی یہی طور ہین کس سے پوچھین
ہم وہی ہین کہ کوئی اور ہین کس سے پوچھین

کیا ہوئے اپنی وہ خوش خلقی و خوش اسلوبی
لیگیا کون بد اطوار ہمارے خوبی
اب وہ سج دھج نہ رہی اپنی نہ وہ محبوبی
ہم کہان گم ہوئے کس چاہ مین عبرت ڈوبی

انقلاب الیسا زمانی مین بہت کم دیکھا
دیکھتے دیکھتے کچھ اور ہے عالم دیکھا

صورت شاخ خزان دیدہ ہین پای گر ثمر
ٹھوکرین کے لیے گلیون مین ہین کنکر ٹہر
ہین ہم سوختنی چوب سزاوار تبر
خس و خاشاک ہوئے سب سے کنارا ہیمر

کس و ناکس کے ملاقات کے قابل نہ رہے
کس کے مونہ جا کے لگین بات کی قابل نہ رہے

دلکو بہلائین کہان دل ہی نہین ہم رکھتے
بھید سے اپنی کسیکو نہین محرم رکھتے
اپنا ہمدم رکھتے ہین کوئی نہین ہم رکھتے
درد کی چھیڑ سے آنکھین تو ہین پر نم رکھتے

آفتون کے لیے دنیا مین ہوئے ہم پیدا
زخم وہ کہای کہ جس کا نہین مرہم پیدا

نالہ و آہ کی خوگر ہین اثر ہو کہ نہ ہو
اپنی تقدیر سے لڑتے ہین ظفر ہو کہ نہ ہو
خاک پر لوٹتے ہین درد جگر ہو کہ نہ ہو
کچھ خبر اپنے نہین تمکو خبر ہو کہ نہ ہو

جب گئی اٹھکے ادہر اور ادھر رد اپنے
چین کو ڈھونڈتے پھرتے ہین کدھر کھو آئی

برہمی کاتب قدرت نے لکھی روز نخست
گو طبیعت ہی بہت سست مگر دل نہین سست
کیا ہو جمعیت دل کیا ہو مزاج اپنا درست
نالے کرنے مین قوی خاک اوڑانی مین چست

خار غیرت کی نہین دل مین کھٹکنے باقی
ننگ و ناموس نہین پاس پھٹکنے باقی

دل کی وحشت نے کیا ہے یہ طبیعت مین لگاؤ
دل بہلتا نہین بستی نظر آتی ہے اوجاڑ
سنگ در دیکھہ کی یاد آتی ہین جنگل کی پہاڑ
گھر سے جب بن کو چلے کھل گئی چھاتی کی کواڑ

کبھی صحرا کی طرف خاک اوڑاتے نکلے
کبھی دریا کی طرف اشک بہاتے نکلے

شکوہ کرتے ہین یہ آنکھین ہین گریبان کب تک
جان کا ہی یہ گلہ فرقت جانان کب تک
ہوش کی ہے یہ شکایت کہ پریشان کب تک
درد کہتا ہے کہ بے چارہ و درمان کب تک

کہتی ہی شرم وحیا تن پہ کوئی تار نہین
پہرتی ہونگی کہلی ننگ نہین عار نہین

۱۱۰
آجکل اپنی ملازم ہین غم وحسرت ویاس — برطرف ہین جو مصاحب تہی بڑی ہوش وحواس
اب سمجہتی ہین نہین کچہ مال جو تہی رتبہ شناس — خاک سرکار مین اوڑتی ہی کوئی آتی پاس
جسم کی تاب و توان بی ادبی کرتے تہی
جان ناشاد بہی رخصت طلبی کرتے تہے

۱۱۱
دین ودنیا کی بکہیڑیسی اب آزاد ہوئی — رہین آباد وہ جنکے لیے برباد ہوئے
ایسے اندوہ و تنہائی کہ بہت شاد ہوئی — دل کے ٹکڑے ہوئے ٹکڑے لب فریاد ہوئے
ایسے پچہیون مین نیند کہان آتی ہے
سانس لیتے ہین تو آواز فغان آتی ہے

۱۱۲
کوئی کہتا ہی کہ جیسا کیا پایا تونے — بدچلن داغ شرافت کو لگایا تونے
کوئی کہتا ہے یہ کیا حال بنایا تونے — ہے غضب زندہ رہا زہر نکہایا تونے
راہ چلتونکے یہ گفتار رہا کرتے تہے
طعن وتشنیع کی بوچہار رہا کرتے تہے

۱۱۳
غم کی گہیرے مین ہین گلیو مین ہی اب گہر اپنا — صف ماتم ہی اب اپنی لیے بستر اپنا
آہ جسدن سی دل آیا ہی کسی پر اپنا — مشغلہ نالہ وفریاد ہی دن بہر اپنا
جان گہبراتی ہے کیا کیا سبب تنہائی
دل وین پن سے ڈراتی ہے شب تنہائی

۱۱۴
کبہی آتی نہین پہروز کی آنی والے — گہر مین سب بیٹہہ رہی ناز او ٹہانی والے
ہمکو ہستی ہین جو تہے ہمکو ہنسانی والے — کچہ وفادار نہین انکی زمانے والے
انکی خلقت مین برائی ہے کوئی بہید نہین
فاتحہ بہی یہ پڑہین قبر پہ امید نہین

۱۳ اوگ اب میری ملاقات سے کنیاتی ہین — درد کیتے ہین جو سمجھے آنکھہ چرا جاتی ہین
یار اگئی سی نوازش نہین فرماتی ہین — کون وہ دوست ہین جو دوستی کا نام اٹھاتی ہین

وای افسوس کسیکا نہین دل ملتا ہے
جو گزرتا ہے ادہر سیہر کے منہ چلتا ہے

۱۴ لکھہ گیا آہ خدا یا تیو نہین نام اپنا — طشت از بام زمانے مین ہوا جام اپنا
دین باقی نہ رہا اور نہ اسلام اپنا — کیا بگاڑا ہے مقدر نے بنا کام اپنا

پوچھنے والے لبشر جان حسنین کی تہ ہے
کہو دیا عشق نے افسوس کہین کے نہ ہے

۱۵ اللہ اللہ ہی اے عشق تری شان و شکوہ — میرا دل کیا تری ہیبت سے ہی شق سینہ کوہ
آفتین تیری سواری مین ہین انبوہ انبوہ — طرفہ تو اہو تیا چلتا ہے نقیب اندوہ

سر جہکا ہے ترے آگے فلک جو دسر کا
ملک الموت ہرادل ہے ترے لشکر کا

۱۶ تاجدار و نیہ سب ہے طرہ ہے تری سرکار کے — شہر در شہر ہے تیرا گزر وسکہ جاری
قیس و فرہاد سے لاکہون ہین تری اسبار کے — تیرے جہنڈے کے تلے خلق خدا ہے ساری

صف عشاق تہ دار کہڑے رہتے ہے
تیرے سولے سر بازار کہڑی رہتے ہے

۱۷ کوئی صیاد نہین تیری طرح خوش اقبال — بال مجنو کی تہ لغو کی ہین تیرے لیے جال
جا لیہن دانہ ہے رخسارہ گلفام کا خال — خال بندوق کی گولی سی زیادہ قتال

تیرے ہاتہون سے گرفتار بلا ہر کوئی ہے
ہمنے دیکہا نہ ترے جال سے باہر کوئے

۱۸ مژہ و ابرو جانان ہین ترے تیر و کمان — ترے ناوک کے نشانہ ہین دل مشتاقان
آنکھین پہوٹی ہین لہو جان ہے سینے مین طپان — کشتہ ہم تری بیکی کی ہین آفت جان

نگہ چشم بتان تیغ ستم ہے تیرے
مقتل عشاق کو تلوار علم ہے تیرے

تو نے نور نظر دیدۂ یعقوب کیا
پھر بلقیس سلیمان کو بیتاب کیا

داغ یوسف کا زلیخا کے جگر میں کو دیا
کسنے خون جگر اپنا [illegible] پیا

زلف سے پیچ مین ایوب کو او بچھار کھے
خاص بندو نکو [illegible] پابند بلا کا رکھا

تو خرابات مین پیر مغان ہی العشق
تیری [illegible] ہے العشق

تیرے ساغر مین [illegible] العشق
ابر رحمت تری [illegible] العشق

شیشہ سے نعرہ منصور یہان سنتے ہین
کہین سیخ [illegible] کباب جگری بھنتے ہین

نئے انداز کی دیکھے تری کرنا گرمے
کہین انصاف وکرم اور کہین بیمہری

کسے موقع یہ حیا اور کہین [illegible]
کہین سختی و درشتے کہین لطف و نرمے

کہین رحمت ہی کہین قہر ہے اللہ اللہ
کہین شکر ہے کہین زہر ہے اللہ اللہ

دلربائی کہین تیری ہی کہین [illegible]
ہے کہین قہقہہ بازی تو کہین نعرہ زنی

کہین مصری کی ڈلی ہی کہین [illegible]
کہین خوش [illegible] ہی کہین [illegible]

تیری جلسے مین کہین عیش کہین غم دیکھا
ساری عالم سے نرالا ترا عالم دیکھا

لوگ پہچان سکے شعبدہ بازی تیرے
پانی کرتے ہے کلیجے کو گدازی تیرے

جان بار و [illegible] تو پوچھے کوئی بازی تیرے
جان بچ جای تو ہے بندہ نوازی تیرے

تیری کرتوت سے آگاہ ہین کرتب والے
کلمہ گو ہین تری ہر ملت و مذہب والے

کہا اس نے ہم نہیں پایا جو گنہگاری سے تمنے
عمر بھر ان کہہ لیے کان تمہارے ہتنے
گوش زد کردیے گن عشق کے سارے تونے
دین ایمان اسی کھیل مین ہارے تونے

یہ کہانی جو سنا کے تمہین ہشیار کیا
پہر نکہنا ہمین تو نے نہ خبردار کیا

۲۷
جسنے یہ کام بد انجام کیا پچھتایا
پاؤن تڑتی ہیت اس ادمین کیا ہاتھ آیا
منہ چھپا بیٹھا گنہ سی جو بہت شرمایا
نخلبندان محبت نے کبھی پہل پایا

نونہالونکی کبھی عمر نہ بڑہتے دیکھی
کبھی یہ بیل منڈھے چڑہتے نہ جیتے دیکھی

۲۸
خوبرو جتنے ہین آفت کے ہین پرکالے
بڑی بیدید پنہ سب بڑی آنکھون والے
انمین اچھی ہین نہ گوری نہ سانولی ہین کالا
ہمسے پوچھے کوئی انکو ہین نگاہی ہالے

جنس بازار کی قیمت تو کہلے رہتے ہے
خانگی سبھی رقم آنکھون مین تلی رہتی ہے

۲۹
انکا نشتر کا فوارہ ہے
خال سکتے ہین جیسے عقرب جرارہ ہی
آتشین شیشہ ہے جو چاند سا رخسارہ ہے
جو سیہ زلف ہے وہ شہد جگر خوارہ ہے

تیغ ابرو کی اوڑاتی ہے نشتر کے ٹکڑے
ہونٹہ قینچی سے کترتے ہین جگر کے ٹکڑے

۳۰
کوئی بد وضع اگر عشق سے فقری جہانٹے
نہیں چھٹتا یہ غم و درد کسی کے بانٹے
صاحب وضع کو لازم ہے کہ اسکو ڈانٹے
اپنے حق مین کوئی کسواسطے بوئی کانٹے

نہ سنے تذکرہ ایسا نہ حکایات ایسے
اونگلیان کانونمین رکہہ لے جو سنے بات ایسے

۳۱
جسنے یہ بات سنی آئی بس اوسکی خواری
آہ یہ سوز کی ہونے لگے آتشباری
ڈالدی تو وہ باروت مین اک چنگاری
دل پہ داغون کی نظر آنی لگی پہلواری

رفتہ رفتہ یہ ہوا حال یہ بیداد ہوئے
مرگئے خاک ہوئے خاک سے برباد ہوئی

۳۲ ہین سے کی سمع خراشے نہ برلائے گا
کون کہوٹا ہے کہرا کون ہے پہچانیگا
سمجھیگا تو برا دوست سمجھے جانیگا
دلدہے خوب نہین دلین ہیے ٹہانیگا

تم سے جو پردہ ہے ای بحجر اوٹھا دیتا ہون
اپنے غارتگر ہستے کو دکہا دیتا ہون

۳۳ دیکھہ لو سامنے بیٹھا ہے جو وہ دشمن دین
کسقدر حسن پہ مغرور ہے یہ لعبت چین
سب کے آنکہونکی ضیا حلقۂ محفل کا نگین
حسن یوسف کا سنے ذکر تو ہو چین بجبین

کوئے مقبول طبیعت نہین اسکے آگے
چاند سورج کے حقیقت نہین اسکے آگے

۳۴ دیدۂ حور سے تعریف سنی ہوتی ہے لال
دولت حسن کیلئے یہ سمجھتا نہین مال
شیر بنجاتے ہین بیساختہ آنکہونکی غزال
تیغ ابرو سے کرے ذبح جو لونام ہلال

سچ ہے وہ کسکے بہلا حسن کو کو سمجھے
اپنے سائے سے جو بہتر نہ پریکو سمجھے

۳۵ اور تو اور مروت سے ہے آگاہ نہین
گاہ انداز کرم ساختہ ہے گاہ نہین
آدمیت سے ذرا رسم نہین راہ نہین
بیوفا اسکے برابر کوئے واللہ نہین

جو مبصر ہین حسینونکی وہ پہچانتے ہین
کوئے کیا جانے اسے خوب ہمین جانتے ہین

۳۶ اپنے تقصیر پہ مطلق نہین شرماتا ہے
ظلم کے بات تو اسطرح سے دوہراتا ہے
شکوہ منہ پر جو کوئے لائے تو ٹکراتا ہے
کاٹ کر بار سیہ جیسے پلٹ جاتا ہے

لاکہہ اندوہ ہین ہمکو اسے غم کوئے نہین
ایسا بیگانہ ہوا ہے کہ ہم کوئے نہین

وہ بھی دن تھا کہ میں گھر میں مصری رکھ کے
شیشۂ ... اتنا تجھے میں تو نہ سمجھاتی تھی

... ... گو تر ساتی سے
... بھر کر ... سجاتی تھی

میں کر کے بات جو کہتا تھا یہ پیتے سے
یہ سب چل ... پیار سے کہہ لیتے تھے

میں سے گستاخ بہت یہ تھے مبادا کہ کہو
نہ کبھی جھگڑا کرتے نہ کبھی انکو ملال

سینہ سے ڈال دیتے ... سینہ کا ...
... چھری آج سینہ پہ ڈالتے ہیں مجھکو ...

ور غلانے ہوئے غیروں کی ہیں کیا ہے توبہ
آج غصہ ہے یہ مجھ پر کہ الہی توبہ

بیٹھتے تھے مرے زانو سے جھٹ آ کر زانو
کل تک ایسے نہ ترش رو تھے نہ ایسے بدخو

خالی ان سے کبھی رہتا تھا نہ میرا پہلو
آج وہ دن ہے کہ سر بات میں ہیں میں تو تو

پان سے ہونٹھ سبھی خونریز کیے بیٹھے ہیں
آج تو مجھ پہ چھرے تیز کیے بیٹھے ہیں

چھیڑتا تھا میں کسی دن جو میاں مفصل
مجھ سے فرماتے تھے باتیں نکرو لاطائل

یہ گلوری سے کبھی دو گی ہوئی ...
میرے دشمن مری ... یہ تمہارے ... دل

کہاں گیا حال مجھے اب کے گویائی سے
سابقہ آج پڑا ہے کسے ہرجائی سے

روز میں حسن کی سنگار ایا دکھاتی تھی تجھے
چھیاں لی سیلے کی سوتی نے جگاتی تھی مجھے

پان پر پان بنا کر یہ کھلاتے تھے مجھے
کیسے جلتے میں نہ اسطرح جلاتی تھی مجھے

آج دکھلائے دیے ہیں تو مرے بیٹھے ہیں
کان غیروں سے نے بھرے ہیں جو بھرے بیٹھے ہیں

فتنہ سازوں کی سکھائی ہیں یہ سارے انداز
خوب یاروں کی ملاحظ کی جا رہو غمز ...

آ گئے دم میں نہ سمجھے کہ یہ سب ہیں ...
آج ہم غیر ہوئے غیر ہوئے محرم راز

قول و اقرار فراموش سراسر کیا خوب
طاق پر رکھہ دیا قرآن اوٹھا کر کیا خوب

بال بنوانے لگی بیچ مین لا نا سیکھے
پان کہا کہا کے بہت ہونٹھ چبانا سیکھے
سرمہ بہی دینی سگے آنکھہ لڑانا سیکھے
اوڑ چلے ایسے کہ بے پر کے اوڑانا سیکھے

دہیان اسکا نرہا قول و قسم سبہے کچھ ہین
نا سمجھ ہین جو یہ سمجھے ہین کہ ہم سبہے کچھ ہین

ہم سکھے رکھتے ہین انکی جو ہیہ ہین حسین
تہوکنے کو بہی نہ آئیگا کوئی عاشق تو
اب کے ٹہکانے سے اوڑ جائیگا منہ کا روغن
لیکے پاپوش کو بہائیگا یہ شیوہ یہ چلن

اپنے عرش مین ہوئی غول کی بصورت گراہ
خیر لا حول و لا قوۃ الا باللہ

اپنا دل وہ ہے اگر جذب محبت دکہلائے
اپنے ادہری ہوسے جو بن یہ نکولی اتہرائے
حور جنت سے پری قاف سے دم مین کہینچ آئے
کیا عجب غیرت حور اکو نئے ہمکو لبجائے

پہر نہ صاحب کو ملے یا یہ ہمارے آگے
ناک رگڑین جو یہ سو بار ہمارے آگے

چپکے چپکے اسے کرتا تہا یہ میری غیبت
آئینہ لیکے ذرا دیکھین تو اپنے صورت
پیار کرتے ہین ہمین یہ نہ خدا کی قدرت
نوج ایسون سی کرون رابطہ نفرت نفرت

کیا مزا ہو جو اسے گالیون پر ہم چہوٹین
ہمکو جو گہورے اسے آکے کری دیدی پہوٹین

مجکو اس شخص نی بدنام کیا شہر بشہر
خوف ہے مجکو خدا کا نہین دشمن ابہی کا
کیون گوارا کرون اپنے لیے رسوائی ہر
مجکو کہتا ہے ستمگار پڑے ہی اسپہ قہر

بیٹہنے پائی نہ یہ آکے نہ جا دی کو ئے
خوش ہو نہین اسکو جو محفل سے اودہا دو کوئے

۴۸ کوستا بسیار سی کے یہ بات کہ ای اُست تہ بیٹھے
دیکھ دیکھ آپکو سب ہنستے ہین محفل مین یہ ظرف

خوش لباسو نہین مل بیٹھے باجال کسیکے
اوٹھا کہہ بھی ہو جیسی لیجایئے گہر مین کسیکے

آبرو اپنے ہتھیلے پہ لیے بیٹھے ہو
تمکو کچھ خیر ہے کیا لشکر پہ بیٹھے ہو

۴۹ مجھے دل آپکا آیا تو بلا سے میرے
لہو تمکو نے بہایا تو بلا سے میرے

جسکو یہ روگ لگا ہو تو بلا سے میری
حال اپنا یہ بنایا تو بلا سے میرے

روتی ہین بیٹھی اپنی ناشاد کہاں تھا مین سنے
میرے الفت مین ہون برباد کہاں تھا مینے

۵۰ قصد لین اپنے ذرا ہوشین آ مین معقول
اپنے درگہ مین دعا بھی نہین ایسے کی قبول

ذوق منت آپکو سمجھے ہین مشت خاک کی
ہم تو کہہ دیتے ہین منہ پر کوئی خوش ہو کہ ملول

کون محفل مین جگہہ دیتا ہے دیوانے کو
دیکھہ لو شمع جلا دیتے ہے پروانے کو

۵۱ مجھکو دل دیکے پشیمان بہت ہین ایسے
میری وصلت کے پہ ارمان بہت ہین ایسے

میری زلفون کے پریشان بہت ہین ایسے
ایک یہ چاک گریبان بہت ہین ایسے

سیکڑون مرگئے دم توڑ رہے ہین کتنے
میرے دروازے پہ سر پھوڑ رہے ہین کتنے

۵۲ سن چکی مشفق من یار کی اقوال فضول
مین جواب اسکا دونگی نہین ہون مین ملول

کتنے خوش وضع ہین باتین ہین کتنی معقول
حسن پر ناز ہے جو کچھ وہ کہین ہے قبول

پر ہے التفات بھی کچھ کو نہین پروا میرے
کیون ہوا رانده درگاه خطا کیا میرے

۵۳ کیا غضب ہے کوئی انصاف نہین کرتا لحاف
کلف آجائیگا چہرہ رہیگا شفاف

کوئی اتنا کہے بہتر نہین یہ لاف و گزاف
آئینہ ہم تمہین دکھلائینگے تقصیر معاف

ایکدن نشا چڑھا ہے جو وہ اوتر جاے گا
بات رہجاے گی یہ وقت گذر جاے گا

کہنے سے کسی کے نہ بہت کھینچا مین او
سر اوٹھاؤ نہ بہت پاؤن نہ اتنے پہیلاو

اسقدر تابع فرمان ہو نہ غصہ فرماو
یہ خلش خوب نہین بحر سے اوٹھکر پاؤ

دوست کو ڈہونڈہتے ہین لوگ نہین پاتے ہین
چاہنے والے زمانے مین کہین ملتے ہین

تمام ہوا

واسوخت دیگر مخمس

یا الٰہی [illegible] عشق [illegible] کوئی بیمار نہ ہو
شعلہ [illegible] کبھی گرم بازار نہ ہو
دم [illegible] سے یہ آزار نہ ہو
[illegible] دھون [illegible] کوئی یوسف کا خریدار نہ ہو
زیب ہے حسن پرستی کا ترا آنکھون مین
ما ہر و داغ نظر آتین سدا آنکھون مین

عشق دیکھین جو دو دو دام تو ہو جا مین ہلاک
یہ ہوا جسکو لگا ہی تو گل ہون خاشاک
دامن دشت جو اس خار سے الجھی تو ہو چاک
پڑی دریا مین یہ قطرہ تو تو ہو ورآب مین خاک
بہت پڑی سر یہ فلک عشق جو برپا ہو جائی
یہ بلا طور یہ نازل ہو تو سرمہ ہو جائے

یہ کباب نمک آلود ہے صد شور انگیز
یہ بلا خرمن جان پر ہے مدام آتش ریز
یہ مٹھائی ہے جو الونی سے لیجے زہر آمیز
کیجیے اس آگ سی سیماب کے مانند گریز
زندہ ہوتا نہین عیسے سی بھی مارا اسکا
آگ پانی مین لگاتا ہے شرارا اسکا

شعر

بنکر کے نیکے ہے خنجر براں ہے عشق
سینے میں لگ کے پیکاں ہی عشق

کشتے دل کے ڈبو دیتے کو طوفان ہی عشق
نہ چھٹے جس سے موہی یہ بھی تو زندان ہی عشق

حق تعالی نہ اس آفت میں کسیکو ڈالے
نام اسکا جو کوئی لے تو زبان دہو ڈالے

شعر

عشق کا نام لے انسان عبادت آباد
عشق فرہاد ہوی ٹھوکرین کہا کہا کی تباہ

اوڑتے سے کوہ کی منزل کہ ہوگی کاہ
تماشے لٹ گئے لاکہوں ہوے گہر خاک سیاہ

دل جلا کر یہ اوڑاتا ہے دہوین دنیا مین
یہ وہ شعلہ ہی جسکا تماشہ کہیں دنیا مین

شعر

عشق وہ ابر ہے برسا ل پیدا ہوتا آتا ہے
صاعقہ آہ شرر بار کا چمکاتا ہے

اشک خون دیدۂ مشتاق سے برساتا ہے
ننگ و ناموس ہمت کو ڈبوئے جاتا ہے

اسکے بارش ہو جہان سینہ وہان خاک ہو
گل و سنبل کے چمن مین خس و خاشاک ہو

شعر

عشق وہ عمل بیماری ہے جو تنگ بنا کہا
تو بہنا ارنکا بدن پہول سا کانٹا بنجاہی

لاکہہ داغون سے تن زار کو گلزار بنائے
تیغ جلاد کا پہل شاخ گلو سی ہاتہہ آئے

پیچ و پیچ طبیعت رہے سنبل کے طرح
مرغ دل نالہ و شیون کرے بلبل کی طرح

عشق

عشق وہ ساز ہے جس سے ہو طبیعت ناساز
اسکا نغمہ جگر سنگ کو کرتا ہے گداز

ہوش پریونکی اوڑا دیتی ہے اسکی آواز
اسکے مارے ہوی ہین اہل عراق اہل حجاز

دل عشاق کو آگ اسکا جلا دیتا ہے
یہ ہے دیپک کیطرح آگ لگا دیتا ہے

شعر

دلکش کراسین کسیکو نہ او چہلتے دیکہا
مثل پروانہ دل اس آگ مین جلتے دیکہا

ورجان کو صدف تن سے نکلتے دیکہا
جسم کو شمع کے مانند پگہلتے دیکہا

[illegible] بہت جو اعتبار [illegible]
کپڑے [illegible] یارون [illegible] تو [illegible]

[illegible] دل جو [illegible] سکتے [illegible]
[illegible] لال جیسے درد ہو [illegible]

[illegible] چشم جیسے دید ہو منظور نظر
[illegible] کان جو سنتے رہین جانا کی خبر

[illegible] وہ ہاتھ جو [illegible] سکتے دامانکے [illegible]
[illegible] وہ پاؤن جو دوڑین در جانا [illegible]

[illegible] جان [illegible] ہو سکے [illegible]
جان کا مال کا دشمن [illegible]

دیکھکر بکھری ہوئے بال [illegible]
[illegible] ہے [illegible] سب آدمی کسیکا نہ خیال

[illegible]
پانے کے وضعو [illegible] [illegible] کار [illegible]

آئی آفت جو لگے سننے طبیعت آئے
آبرو کوئی کسے جا کہین ذلت پائے

ہفت اقلیم مین مشہور ہوئی سودائی
پیار کرنا ہے زمانے مین ہے کیا رسوائی

تا مقدور محبت نکرے بہتر ہے
زہر کہا جائے کہین ڈوب مرے بہتر ہے

جاہ کیسے کہے محبوب کی پروا نکرے
اپنے ہاتھون کوئی شخص آپکو رسوا نکرے

حور بہشت آئے ارم سے تو نظارا نکرے
غارت حسن جو قبلہ ہو تو سجدہ نکرے

ضد ہو سکتی ہی خفا باطن و ظاہر ہو نہین
بخدا یہ جو مسلمان ہون تو کافر ہو نہین

تو رستے نکو کی حسن صنم کو [illegible] نار
قد دلدار کو شمشاد بنا تو وہ ہے دار

ماہ تو ابرو پر خم نہین وہ ہے تلوار
گل نہین گال عرق کے وہ حقیقت مین ہین خار

مردم دیدہ میگون نہین قاتل ہین وہ
لب نہین قند مکرر کہ ہلاہل ہین وہ

تھی تقریر یہ سب کا ان میں یکسان جہان
[illegible] جہان

وہ جو سنے حال مرا ہو کے پریشان [illegible]
آگ تلوے سے لگے [illegible]

نہیں [illegible] کے خلق خدا روتی ہے
[illegible] جان [illegible] ہوتی ہے

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

اب نہ [illegible] نہیں یار [illegible]
[illegible]

کیا کسوں میں ترسی و بیہوشی میں گیا دیکھا
داغ پر داغ سے صدمے پہ صدمہ دیکھا

دیکھیے وہ رنج کہ جس سے کلیجا دیکھا
دل لگانے کا مری جان تماشا دیکھا

منھ پہ بہتی ہے سوا اشک فشانی دیکھیے
گنگا جمنا کے ان آنکھوں سے روانی دیکھیے

میلے کپڑے کبھی تن پر ہیں کبھی جامہ گرد
تب کی شدت سے کبھی اور کبھی سینے میں درد

سرخ آنسو کبھی جاری ہیں کبھی چہرہ زرد
دیکھکر حال مرا کہتے ہیں اکثر زن و مرد

کس کے غم میں ہوئی اے شخص یہ حالت تیرے
رونا آتا ہے ہمیں دیکھکے صورت تیرے

کوئی کہتا ہے کہ کس سے لگی کیا تیرا رنگ
کوئی کہتا ہے کہ تا چند یہ رسوائی کی ڈھنگ

کوئی سے شمع کے الفت میں نباہ تو پتنگ
ایسے جینے سے تو مرنا ہی بھلا ہے تنگ

کوئی کہتا ہے عجب حال پریشان ہے ترا
کیوں تو مغموم ہے کیوں چاک گریبان ہے ترا

اے گل گلشن جان بوئے وفا تجھ میں نہیں
اے مسیح کرم مہر ذرا تجھ میں نہیں

اے دوائے دل بیمار شفا تجھ میں نہیں
بے حلاوت ہے ترے چاہ مزا تجھ میں نہیں

تو

تو وہ ہی غم میں کسیکے نہ کبھی آہ کرے
ایڑیان سے جو نہ رگڑون تو کہو واہ کرے

حق تعالی نے عجب دی ہے طبیعت مجھکو
[illegible] عشق سے ہے کس مرتبہ نفرت مجھکو

کر اثر کرتی نہین کوئی نصیحت مجھکو
نہ محبت نہ مروت نہ حمیت مجھکو

[illegible] شور سے کب [illegible] غم کھائی کوئی
[illegible] نظر [illegible] کو سے

[illegible]
[illegible] باتون کو [illegible]

نظر آتی نہین آنکھون کو کبھی صورت خواب
زندگی اپنی میرے جان کو ہی سخت عذاب

خاک پر لیٹ کے ہر شام سحر کی تو کیا
مردہ کی شکل اگر زیست بسر کی تو کیا

دمبدم یار تجھے یاد کیا کرتا ہون
دیکھ کر روتے ہوئے لوگون سے حیا کرتا ہون

ٹھنڈی سانسین دل سوزان سے بھرا کرتا ہون
شب کو اٹھ اٹھ کے مین فریاد و بکا کرتا ہون

گھر مین آنکھون سے نکلتے پھرتی ہے صورت تیری
در و دیوار سے کرتا ہون شکایت تیری

سیر بھاتی ہے نہ مطلق نہ تماشا مجھکو
دشت کا شوق نہ دریا کی تمنا مجھکو

نہ خوش آتا ہے کوئی سوانگ نہ میلا مجھکو
بخدا تیرے سوا کچھ نہین بھاتا مجھکو

ہے یہ حسرت کہ خدا دن وہ دکھائے مجھکو
جسطرف دیکھون تو ہی تو نظر آئی مجھکو

خلوت و جلوت مین ہے بند ہنسی کا بازار
بہت پڑتا ہے مری سر پہ فلک ناہنجار

نہ ملاقات کسی سے نہ کسیکا دربار
گردش بخت نے دکھلائی عجب لیل و نہار

حال یہ ہی کہ جو رات آئی تو آفت آئے
دن کو دیکھا تو یہ جانا کہ قیامت آئے

۱۲۶
نرگسی چشم نے تیری مجھے بیمار کیا — سنبل زلف نے آفت میں گرفتار کیا
گل رخسار نے گلشن سے دل افگار کیا — سرو قامت نے تیرے بید سے بیزار کیا

تم الفت سے شگوفہ یہ دکھایا مجھکو
دشت پرخار کے کانٹوں پہ لٹایا مجھکو

۱۲۷
ہی غم مری جیکو بھی تجھ عشق سے ہے — میری ایذا میں گزرتی ہی تجھے
مجکو تنہائی سے یہ غیروں سی تجھے صحبت ہے — میری یہ مشکل ہے ہی تیری

اپنے ہمراہ لیے پھرتے ہیں سب غیر تجھے
بیٹھے بیٹھے کے مبارک رہے اب سیر تجھے

۱۲۸
چاہنے والی مرا ہے یہ ستم اور یہ جور — یہ نصیحت کی جھلیں میں یہ ملامت
بیوفا میری سے کہ — اور کچھ تھا تری صحبت میں ہوا تو کچھ اور

جاؤ گی طرح جسے پھر اپنے مری ساتھ سے تو
اڑ گیا جیسے پریزاد مرے ہاتھ سے تو

۱۲۹
ہے میں سوچ ہوں کس سبب تو ممتاز — پھر دیے کس نے تری کیسہ میں ونماز
شوخیاں کس نے یہ سکھلائیں سبھی اوٹھنا — کل تلک بیٹھنے اوٹھنے کا نہ یہ تھا انداز

ہاتھ ٹھوڑی کے تلے رہتا تھا تیرا کس دن
تیوری بل کھا کے تو اوٹھتا تھا بھلا کس دن

۱۳۰
چین بیٹھا لے یہ ہر دم نہ تیوری رہتے تھے — کب تری ہاتھ میں پھولوں کی چھڑی رہتی تھی
آئینے سے نہ کبھی آنکھ لڑے رہتے تھے — نہ یہ کاجل نہ یہ مسی کے دھڑے رہتی تھے

سحر کب انکھڑیوں میں تھا نہ فسون باتوں میں
دل نہ لیتا تھا کبھی مہندی لگی ہاتھوں میں

۱۳۱
بیٹھے بیٹھے یہ جھجکنے کے نہ عادت تھی کبھی — پھول کے جوٹ پہ کس روز پہری تھی
دمبدم زانو بدلنے کے یہ ترکیب نہ تھے — کب اس اعزاز سے جوڑے تھے ہوا

شعلۂ حسن میں ایسی نہ بھڑک تھی آگے
[illegible] تونے دیکھو نہیں کب یہ بھڑک تھی آگے

[illegible] سی تو نہ اک دیکھیں دیدنا تھا [illegible]
پاس بیٹھے تھا [illegible] کے سپنے میں نہ تھا

آنکھ سے [illegible] تیرہ میں شہوں کی نکلتا تھا کبھی
کوئی یوں [illegible] میں [illegible] آتا تھا کبھی

[illegible] ہوتا تھا
[illegible] ستار سے رفتار یہ کب ہوتا تھا

گرد رہتا تھا نہ اک جا پہ [illegible]
[illegible] رہتا تھا در [illegible]

[illegible] کہاں نطق سے تھا بالا [illegible]
[illegible]

یوں کسی سے [illegible] وحشی [illegible]
یوں نہ یا تو نہیں [illegible] نہ وحشی کبھی

یہ نزاکت سے [illegible] جواب [illegible]
اتنی بھی اور [illegible] عالم دلبر

نہ تو گردش تھا دوڑ [illegible] کمر
[illegible] نظر

کبھی رخسار دوپٹے سے چھپا لیتا ہے
بازو ونگی سے کبھی [illegible] دکھا دیتا ہے

آج دیکھے ترا جوبن تو ہو لیلے مجنون
کے شیرین کہ تری سامنے [illegible]

[illegible] کے کھا کے کرے اپنا خون
لاکھ دل سے تری عارض پہ ہو عذرا مفتون

کشورِ حسن میں [illegible] پہ چاہت تیرا
نام مشہور ہوا یوسفِ ثانی تیرا

نبکے خورشید زمانے میں ہوا تو مشہور
خیر مجبور ہے ملاقات نہیں اب منظور

[illegible] اور [illegible] چرخ چہارم پہ [illegible]
[illegible] تری سمت سے [illegible]

میرا خالق تری [illegible] شکل نہ دکھلائی مجھے
خواب سی چونک کے [illegible] تو جو نظر آئی مجھے

تیغ ابرو سے تیری ہیں سینے ہون مجی بیزار
پر نہ یہ جانا کہ سینہ نہ ملے گا دلدار
تجھسے نفرت ہی ہے کسکو تجکو ہی تجھسے انکار
تجھسے دنیا کے ہے جن میں بت نقش و نگار

گل جو االی سے لو خوشبو سے سمن یا سبزہ ہے
ایک سی ایک یہان رنگ مین یہ بہتر ہے

شعر

سحر کرتے ہین سہی حیاد کا دنیا مین حسین
عشقبازون مین رہ تا شیر سے ادا ہے جبین
انکو تو قدرت ہے کہ تجھکو دہی قدر نہین
آنکھ ڈالون جو قدرت یہ تو ہی ہے رنگین

شکل سی آئینے کے جلوہ کرے پیدا ہو
اپنے سامنے اسکو جو دیکھون تو یہ ہے پیدا ہو

شعر

خامۂ عشق مین ایسے دی ہے تاثیر
رنگ تبدیل ہو نقشہ ترا ہو جاے تغیر
بیٹھا ہون تو کھینچ کر کھولا تون تیرے تصویر
شکل تصویر کے ہے تو تیری بہار

ورق خیال پہ تصویر نہ دلہا دون تجھکو
نقش باطل کے طرح آج مٹا دون تجھکو

شعر

گل مہتاب جو ماتھا ہو تو بال ابر بہار
آنکھ داروی مریض ناک عصای بیمار
بیت ابرو کی ہو طغرا ہی رعنا و وقار
تمتمے نور کی ہیں ہون گور ہی رخسار

موتیا دانت ہون لب برگ گل خوب ہون
کان دونون صدف گوہر مجنوں ہی ہون

شعر

سینہ میں پانی بھرے دیکھے جو کوئی جاہ ذقن
شمع پر نور جو یا مین ہون تو کا عوض بدن
جام ہو طوق گلو اور صراحی گردن
ید بیضا کے طرح پنجہ رنگین روشن

سینہ او بھرا ہوا سمور لوٹا ہو وے
ناف گرداب شکم نور کا دریا ہو وے

شعر

لال نخنے پہ جو سجلے وہ کمر سے نیچے
دو سرو جی ہون سرین نگین می حسن بہر
لال بادل مین نظر آئی چمکتی بجلے
دم بھڑک جاے اگر ران کی دیکھی جھلے

کول سا تین ہون رنگت مین جہو کا ہووین
ناحن الماس ہون آئینہ کف پا ہووین

میری نزدیک یہ آسان ہی کچہ دور نہین
پر جو ہین اہل وفا دو نکا نہین یہ آئین
چاہون تو ڈہونڈہ کی ایسا نکالون میں حسین
اپنے تقدیر کا لکہا تری چین جبین

صبح اوٹہکر کی ہوس ہے ترا چہرا دیکہون
دیکہکر پاؤن ترا منہ نہ کسیکا دیکہون

جو وفادار ہین وہ جسکی ہوئی وسکی ہوے
بات پر اپنے اوٹہاتی ہین ہزارون صدمے
اپنا دل دیکی کسیکو وہ نہین پہر لیتے
پر لب خشک کو تر کرتے نہین شکوی سی

مین ہی ہون اہ پرائی جو تو رہزن ہی تو ہو
مین تو ہون دوست ترا تو مرا دشمن ہے تو ہو

پر صد افسوس کہ اوجڑی مرا البتہ امید وست
ایسے جینے سے تو پہر موت ہی بہتر امید وست
زانوی غیر پہ دیکہو نہین ترا سر امید وست
پہیر دی آکے چہری میرے گلے پہ امید وست

چار کے کاندہے جنازہ تو اوٹہادے میرا
آگ دی گہر کو اور اسباب لٹادی میرا

قصہ کوتاہ بس اب تا بکجا طول کلام
بحر یہ لوگ خداوند ہین ہملوگ غلام
پہوڑ ہی دیکی تو پہیولی کر دو واسوخت تمام
سر کیتے انکا چلین عجب ہمارا ہے کلام

اسکے بر ردنہ یہ تقریر نہ یہ بات رہے
چاہتے ہو اگر ایسو نسے ملاقات رہے

تمام ہوا

جرأت

تخلص شیخ یحیی مان عرف میان قلندر بخش
مرحوم کا خلف الرشید ستہے حافظ مان
صاحب کے باشندہ دہلی مقیم لکہنو تہے
صاحب دیوان تہے علم نجوم مین بہی طاق
شعر گوئی مین استاد عدیم المثال شہرۂ آفاق
روشن دل بظاہر نابینا تہے شاگرد تہے
مرزا جعفر علی حسرت کے الحق طبیعت عاشقانہ
تہی کلام درد آمیز ہے

واسوخت جرأت

۱
یارب ایذا وہ جدائی سے تو مرنا بہتر — گذری غم جی یہ تو لبس جی سے گذرنا بہتر
بحر الفت میں قدم کا نہیں دھرنا بہتر — ہے بے کنارا ہی اب اس چال سے کرنا بہتر

رفتہ رفتہ وہ ہوا لجۂ آفت میں غریق
موج زن دل میں ہوا جسکی یہ دریا عمیق

۲
قیس و فرہاد سے اس بحر میں لاکھوں بیڑے — آہ کیا جانیں کدہر کو گئے مثل خاشاک
آشنا مثل صدف کوئی ہوا اس سے کیا خاک — حاصل ربط یہی ہے کہ جگر ہووے چاک

اس سے جوں موج رواں جسکو پڑا الجھیڑا
تلا پر نہ لگا اوسکا کہیں تہل بیڑا

۳
دلکو ہر چند میں سمجھایا کہ اے خانہ خراب — جان اس ہستی موہوم کو تو نقش بر آب
جی لگا کر کسی پر جسم سے مت ہو بیتاب — اب جو دیکھو تو دم آنکھوں میں ہے مانند حباب

کوئی دم کا جو یہ مہمان نظر آتا ہے
ایک دریا مری آنکھوں سے بہا جاتا ہے

۴
جس ستمگر کی کیا آہ یہ حال دل زار — جیمیں آتا ہے کہ روکش ہو نہیں وس سے یکبار
یہ کہوں صاف کہ تک سن تو اب ہی ظلم شعار — واقف اس بات کو ہیں ایک سے لے تا بہ ہزار

محو نظارہ ترا یا کہ یہ دل تھا نہ مرا
تازگی پہ گل رخسار کب ایسا تھا ترا

آئینہ دیدۂ گریان نے دکھایا تجھکو
اپنی وحشت نے یہ دیوانہ بنایا تجھکو

جس سے آگاہ نہ تھا سو وہ جتایا تجھکو
دل کے بیتابی نے کیا کیا نہ سکھایا تجھکو

آنکھ ورنہ تری ہر ایک سے شرماتی تھی
کل کی ہی بات ہے تجھے بات نہ کرآتی تھی

تجھ مین یہ خوبی نے گفتار کہان تھی توبہ
طبع عالم نے گرفتار کہان تھے توبہ

ایسی اٹھکھیلے کے رفتار کہان سے تھے توبہ
اسقدر گرمی بازار کہان سے تھے توبہ

اپنی ہی چاہنے سے تو یہ نمودار ہوا
کہ ترے حسن کا ہر ایک خریدار ہوا

آشنا آنکھ نہ غمزے سے ذرا تھے واللہ
تھا نہ یہ ناز و کرشمہ نہ یہ شوخی نگاہ

دلبری کے نہ کچھ انداز سے تو تھا آگاہ
مین تو حیران ہون تجھے دیکھکے سبحان اللہ

بیوفا ایسی بھی ہوتی ہے کہیں جہان مین محبوب
اپنی خوبی پہ یہ مغرور ہوا تو کیا خوب

جامہ زیبی سے کہان ہٹ ان تھا یہ لباس
پاس ان سب کا ہوا پہننے سے لپٹے پا پر

آتی مخمل سی بدن مین سے تھے یہ کب گلگلی باس
گفتگو غیر محل تھی تری چتون سے تھے اداس

اب جو کچھ اودھ بنا تو ہمین سمجھا غیر
گر یہی بات تری دل مین سمائی ہی تو خیر

دل نہ مل پاس مرے بیٹھ نہ بیٹھے آ کہ نہ آ
مری ملنے سے اوٹھاتا نہ ہمین پاس بٹھا

تجھکو سکھایا جنہون نے اونہین پاس بلا
پر یہ تو دیکھیو کیا اسکا مزا دیکھے گا

ایسے محبوب سے دل اپنا لگاتے ہین
کہ جو کچھ تو نے دکھایا ہی دکھاتے مین ہین

چشم پوشی تو تری مجکو جتاتا ہے یہی
چار سو دھوم ہو خوبان جہان مین جسکی

کہ لگاؤ نگا کسی ایسی ہی محبوب سے جی
شاید بچاتے سے جو از وہ کنے دل نہ کبھی

قد قیامت ہو رخ آفت ہو بلا زلف سیاہ
چتونوں میں یہ شرارت ہو کہ اللہ اللہ

۱۱ھ سر سے لے پاؤں تلک گر لی تر ایسی ہو جا
ہو وہ اک حسن کے تصویر کہیے سر تا پا
حسن و خوبی کے مبصر نہ کہیں جسکو برا
جای دل جسپہ کہ نقاش ازل کا ہے کہچا

جبکہ ہنس بول سکے وہ تجہسے مقابل ہو کر
دل میں کچہ سوچ سکے تو اسے کیجے تو دوے

۱۲ھ بال بکہری ہوی پر دیکھیے جو مکہڑا اوسکا
اور نظر آتے جو اوس ماہ جبین کا ماتہا
جی بکہرنے لگے ہو حال پریشان ترا
عقل و دین کہوسکے تو سر دیجے وہیں سجدہ جہکا

تیغ ابرو کی جو دریافت کرے برائی
پڑہی ایسا ہی تو مارا کہ وہ مانگے پانی

۱۳ھ چشم وہ جادو بہری ہو کہ جو ٹک آئے نظر
کان وہ کان ملاحت ہوں کہ دیکھے تو اگر
تیشکل نرگس نرست آنکہوں میں کچہ نہ رہے
صورت گل نہ ستے کچہ نرسے اپنی خبر

ہو ہیبت بالی کی ایسے کہ اگر دیکھے تو
غم خدا جانے لگے کیا ترے بالی جی کو

۱۴ھ بینی ایسی ہی کہ دیکھے تو یہ حال ترا
تیسے تیہوںکی پہڑک سے ہو آفت برپا
لوگ کیا جانتے لالا کے سونگہائیں گلکا
کہ بجو دآتے پہ بہی جای نہ دل کا دہڑکا

اوسکی بوباس میں گل اور وہ بدن سونگہی ذرا
تجکو دکہلاتی میں اور ناک میں دم لاتون ترا

۱۵ھ رنگ رو ہو یہ بہو کا ساکہ تو دیکھے اگر
ہووین رخسار بہرے ایسی کہ مانند قمر
سبکو تنہ آتے تراجون گل پژمردہ نظر
جان دیدی دیکہ جنہیں سانس تو ٹہنڈی بہر

تیری اور اوسکے کوی سامنے گر آئینہ لاے
ہووے رو پوش تم ایسا ہی کہ پہر نہ دکہای

۱۶ لعل ہون لب سلک گہر ہون دندان
مطلقاً جائے سخن ہو نہ یہ ہے تنگی دہان

ہنستا ہوا اس انداز سے وہ آفت جان
کہ چمک دانتونکی تو دیکھیے تو جون برق طپان

غرق بیتابی ہو اوقات ہمیشہ کا لئے
۱۷ یاد جب آئین وہ لب ہونٹھ ہی اپنی چائے

ہووی وہ چاہ زنخدان کہ نظر تجکو جو آئے
غوطے تو بحر تفکر مین پڑی لاکھون کہا ہے

گردن ایسی ہو کہ خوبی کوی کیا اوسکی بتائے
دیکھکر جسکی صفا صبح کی چہاتی پہٹ جائے

حق تو یہ ہے وہ گلا تجکو دکہاوے دیکھوے
۱۸ خون ناحق کوی گردنپہ جو اسنے لیوے

بازو و ساعد نازک بہی ہون ایسی تا دست
شاخ گل جہومی سدا جنکی ہوا مین تن بست

ہو وہی انگشت نگارین کا یہ عالم یکدست
خوبی پنجہ مرجان ہو جنہین دیکہہ کے پست

سیر تب ہو کہ جو گلشن مین وہ دست گلرو
۱۹ ہاتہ مین اسکے ہو اور ہاتہ سے ملے بیٹھا تو

سخت اور ابہری ہوئین ایسی ہون کافرستان
نکلین جس شکل بہم ہون دو انار صفاہان

ہو تیرے تیغ جمن حسن یہ بہی اون پہ حیران
دیکھکر دست بدل ہون جنہین خوبان جہان

پہر کے ہاتہ مزے اونکے جو بندہ لوٹے
۲۰ یاد کچہ کرکے تو بیٹھا ہوا چہاتی کوٹے

شکم ایک سیدکی لوتی سا ہو ایسا شفاف
لوح سیمین کوئی ہے جیسے کہ بنا لا و صاف

غور کر کے دیکھیے گر اوسکو تو بچشم انصاف
صورت چشم بنی دیکھنے کو اوسکی ناف

گورا گورا وہ شکم دیکھیے جو مہتاب سا تو
۲۱ پیٹ پکڑی ہوی دوڑا پہری بیتاب سا تو

وہ کمر جس سے کہ وابستہ ہے تار نفس
ہون سرین گول بہرے انین ہون ایسے کہ بس

دیدۂ حسن کو بہی دید کے ہو جنکے ہوس
ساق یا ہو یہ بلورین کہ چلے اوسپہ ہوس

بیٹھکر دست محبت سی دباؤن کیا کیا
تجکو جون شمع مین اس غمسی جلاؤن کیا کیا

۲۲

پاؤن پاؤن وہ دلدار کے جب اونکو پاؤن
اور جب پاؤ نہین اوٹھالو تو جب لطف اوٹھاؤن

کبھی سہلاؤن کف پا کبھی ہو جاؤ ہی سی لگاؤن
پہر جو وہ لطف اوٹھانا تجہی سہلانا و کہا قدم

حسرت وصل دکھادی تجہی دن ایسی کری
جنکی تہا نام سی ننگ اونکی تو جا پاؤن پڑی

۲۳

گفتگو ایسی کہ ہر بات ہوا اوسکی اعجاز
گدگدی دیکھے سی ہو دلمین بدن ہو یہ گداز

گرمی و عشوہ و انداز و ادا ہوا و ر ناز
ہوی تصویر طلسم ایسی ہی اک خوش آواز

گالی وہ مست می حسن جو بیہوش کری
اپنے انداز کو تو صاف فراموش کری

۲۴

اوس سی ہو گرم سخن تجکو جلاؤن ظالم
اپنا دل شاد کرون تجکو کڑاؤن ظالم

ظلم جو تو نے دکہایا ہی دکہاؤن ظالم
چاہیے اب تجہی ایسا ہی بہلاؤن ظالم

کہ مری یاد مین دنرات تو فریاد کری
ایسی یاد اپنی لگاؤن کہ بہت یاد کری

۲۵

ساری عالم سی ترے واسطے منہ موڑا ہای
جز تری تہا نہ کسی اور سے کچھ جوڑا ہای

رشتہ ربط ہر ایک شخص سی تہا توڑا ہای
تو نے ناحق کا نکالا جو یہ نک توڑا ہای

کیا کہون دلنی مری کو فتنا و ٹہائی کیسی
ای تری تفرقہ پردازونکی ایسی تیسی

۲۶

جسمین تہا لون تجے سوا تیرے کسی اور کا نام
جملہ خوبان جہان جسکے ہین مشتاق کلام

تو نہ سمجہا کہ بڑا مجنبی اب اوس شخص کو کام
ہیو جا نیگا اس آغاز کی بد بے انجام

ظاہر اب دیکہیو یون صبر دل شیدا ہو
چاہیے چاہنے والا کوئی پیدا ہو

دل سے سب مجھ کہی تونی جو تھی قول و قرار	ہو سکے اے عہد شکن تجھکو وہ سب اب دلدار
اب نہیں تیری جو نظروں میں اعزاز و وقار	تو نہ کم درد جدا اسکے سے ہو گو زار و نزار

رکھون پر نہ رکھون کسی محبت میں ہے
تو ہی مغرور تو ہون نام کو جرأت میں ہے

تمام ہوا

جوہر

تخلص ہے منشی جواہر سنگھ صاحب کا فرزند رشید
ہین بختاور سنگھ راقم کے باشندۂ لکھنو چھاونی
دیوان اردو و فارسی ہے فارسی مین شاگرد ہین کلب حسین خان
ناطق مکرانی کے اور اردو مین شاگرد ہین
نواب وزیر صاحب مرحوم وزیر تخلص کے
شاعر یکتا صاحب طبع رسا ہین
یہ واسوخت جو شامل اس مجموعہ کے ہوا ہے
انھین کا نتیجۂ فکر آسمان پیما ہے فقط

واسوخت جوہر

۱

ہای کیون چرخ ستمگار ستایا مجکو
پیچ مین گیسوے پیچان کے لایا مجکو
لالہ سان داغ دیئے خوب جلایا مجکو
صورتِ شانہ دل افگار بنایا مجکو

مہ و خورشید ترے داغ جگر ہو جائین
جلے ایسا کہ ستارے بھی شرر ہو جائین

۲

تیر شوخی مری ہوا چرخ تری ہی تقصیر
تو جوانی مین ہوا داغ بجہہ اوسے پیر
تیری ہی گردش سے وہ برگشتہ ہوا ماہ منیر
تو ہی اک سفلہ ہے بس اب تجہسے کرون کیا تقریر

اوس پری سے کہون تم ایسے بداطوار ہوے
ہا رہے تجہسے نہ انکو وہ اب یار ہوے

۳

ہاے مین وہ کہ نہ لگتا تھا کبھی پاے آ کر
منہ نہ تہا اوس کا یہ رہتا تھا کبھی سیر کے بعد
لائق حلقہ بگوشی نہ تھے جسکے گوہر
صورتِ نقش قدم رہتی تھی پامال اکثر

سر جھکائے ہوئے رہتا تھا وہ ہر اک کیطرح
تیغ لاتی تہی وہ ہر تیغ و دم ابرو کیطرح

۴

چہیڑتی ہیں مجہے بن بن کے پریزاد مجہے
آتش افروزیان کرتی ہین ستاتی ہین مجہے
تشنی ظاہر مین مگر تہی مین بتاتی ہے مجہے
گرمیان کرکے شرارت سے جلاتی ہین مجہے

پاس میرا سمین مجہہ پاس بہانا ہوا دہین
یہ تو ہٹانی کہ مری آگے بلاتی ادہین

رنگ گورا نہ تھا اوسے کا کسیدن غازہ | دیکھنا ٹھیک تھا نگاہ کو کہا [illegible] غازہ
ہنستا تو تھی غنچہ دہن اونسے نہیں ہے اچھا | دیکھیہ لیا کہ کھولی تازہ شگوفہ [illegible] لا

لگ گئی اور ہوا ایسے تو اب بھول گئے
مثل گل حسن و در [illegible] یہ عبث بھول گئے

تھی کھولی کمر و تھین آئینہ سارے اوصاف | خود نمائی یہ عمر کی روبرو [illegible] وصاف
رشک [illegible] وہ بٹی کی کمان تھی سنجاف | سینہ [illegible] میں کلیمہ [illegible] تھا ہوا

دہری مسی کی بھی تھی یہ کمان ہونٹوں پہ
سرخی پان تھی نہ یوان آفت جان ہونٹوں پہ

عشوہ آتے تھے نہ رعنائی تھین آتی تھی | سادہ [illegible] باتہ نسی طبیعت تو [illegible] تھی
زلف ناگن کیطرح رخ پہ نہ لہراتی تھے | یہ کمر بال سے اسطرح نہ بل کھاتی تھے

چال ڈھال آپکی سیدھی تھی یہ انداز نہ تھے
ترچھی کب تیغ نگہ رہتی تھی دم باز نہ تھے

رخ گلفام پہ غازہ نہ ملا جاتا تھا | گوری اندام پہ ابٹنا نہ ملا جاتا تھا
عطر خوشبو کا بھی ایسا نہ ملا جاتا تھا | مسی کیا رنگ تھین کو نہ ملا جاتا تھا

لطف دنیا سے خبر ہی نہ تھی کیا ہوتا ہے
کیا ملاقات میں آپس کے مزا ہوتا ہے

غیر در تک بھی پھٹکنی نہیں پاتے تھے کبھی | باتیں عیاری کی تم یوں نہ بناتی تھی کبھی
ڈھنگ محبوبی کی ایجاد نہ آتی تھی کبھی | شرم سے سامنے آنکھیں نہ اوٹھاتی تھی کبھی

اک فقط حسن خداداد تھا دلدار نہ تھے
سیدھے سادے ہی تھی اٹکھیلی یہ طرحدار نہ تھے

زرق برق ایسی نہ تھے وضع یہ البیلی نہ تھی | [illegible] رفتار میں اٹکھیلی نہ تھے
طوق منت کا گلے میں تھا پڑی سیلی نہ تھی | زلف کو کہتے تھے زنجیر کبھی جھیلی نہ تھی

جھوٹی نا حق سے اولسی نہ کبھی آتی سے تھے
زیست یہ ہو کہ ہر اک باتین چپ جاتی سے تھے

[illegible] تیا یا کس سے نے
دل ہو پامال سکا یا چھین لیا کس سے لئے

یہ تو کہدو کہ کیا لب کو مسیحا کس سے نے
چشم جادو کو کیا دیکھو ستم زا کس نے نے

ترک و طرار بنائی ہوئی آپ اپنے ہین
سب طرحدار بنائی ہوئی آپ اپنے ہین

صبح [illegible] کہو یون ہوش ربا کسکی تھی
[illegible] تھی کمان بانکی ادا کسکی تھی

تمین منصعت [illegible] کسکی تھی
قد قیامت تھا کمان زلف بلا کسکی تھی

مہندی کب ہاتھونمین چھپتی تھی یہ سچ کسدن تھا
ایسی کس رنگ بھرتی تھی یہ دہج کسدن تھی

یون [illegible] کبھی کہا کر نہ ہنسا کرتی تھی
چشم اغیار سے تم پردہ کیا کرتی تھے

باتین شوخیسی چھپا کر نہ صدا کرتی تھی
مردم آسا مری آنکھونمین رہا کرتی تھے

خود بخود گل کی روش یون نہ کھلی جاتی تھے
مسکراہٹ مین شرارت کی مہک آتی سے تھے

پھر گلگشت اگر باغمین تم جاتے سے تھے
سرو قد غنچہ دہن کا ہیکو کہلاتی سے تھے

آنکھ نرگس سی ملاتی ہوئی شرماتی تھی
بلبل و فاختہ کی ذکر سی گھبراتے تھے

تھی ہمین عاشق شیدا نہ کوئی مفتون تھا
لیلی حسن کا کب غیر کوئی مجنون تھا

قتل عشاق نہ منظور ہوا کرتا تھا
[illegible] یہ خون نہ کیا کرتا تھا

ایسی کب سرمہ کا دنبالہ جفا کرتا تھا
گرد دامان حیا سر [illegible] کرتا تھا

چھو نہ سکتی تھی کبھی باد صبا دامن کو
یون اوڑھا کر تو نہ چشم [illegible] دامن کو

[illegible] تھا [illegible] نوشی کا
[illegible] ہم تو نوشی کا

[illegible]
[illegible]

چپ رہو چپ رہو [illegible]
بت بنی بیٹھے ہو باتین [illegible]

[illegible] حیران و پریشان تھا کوئی
[illegible] کوکب [illegible] سامان تھا کوئی

صورت صبح نہ یون چاک گریبان تھا کوئی
[illegible] آپ [illegible]

مشتری جمع نہ تھے گرم یہ بازار نہ تھا
[illegible] مصر آپ سے تھے پر کوئی خریدار نہ تھا

جالی کرتی کی ہوئی دام بلا اپنے سبب
بڑھ گئی حسن صفا کی صفا اپنے سبب

آئینہ پیش نظر [illegible] اپنے سبب
ذوق آراستگی انکو ہوا اپنے سبب

اپنی صحبت مین سلیقے مری جان سیکھے ہو
جھوٹ کہتا ہون تو سچ کہدو کہان سیکھے ہو

چشم کو آپ کی آشوب نظر ہمنے کیا
پری ہوتا نہین انسان کوئی پر ہمنے کیا

شوخ دیدہ نہ تھے آپ انہین نگہ سے ہمنے کیا
اجی کرتا نہین جو کوئی بشر ہمنے کیا

اب تو یا تو ہمین اوڑانے لگے ہر آن ہمین
ای پری آگے سمجھتے تھے سلیمان ہمین

مین وہ بلبل تھا کہ گل مجھسے حیا کھاتی تھے
ہم بغل مین جو ہوتا تھا تو گھبراتے تھے

جا بجا فاختہ قد سرو سا [illegible] کھلاتی تھے
ایسی شیرین تھی کہ فرہاد نظر آتی تھے

کہتے تھے آپ ہین یوسف تو زلیخا مین ہون
گل اگر آپ ہین تو بلبل شیدا مین ہون

اک گھڑی پاس آتا تھا تو تم روتی تھے
جاگتی رہتے تھے شب بھر نہ کبھی سوتی تھے

آہین کر کر کے [illegible] تھے
ہمی سے بیزار [illegible] لیے [illegible] تھے

زہر وا فیون بہی منگاتی تہی سدا کہانی کو
زندگی جانتی تہی یاد ہے مر جانی کو

ہم سے بلواتی تہی سو طرح بمنت مجکو
[illegible] پیار سے کرتے تہے عنایت مجکو

دل لبہانی کو دکہاتی تہی محبت مجکو
رنج کے بدلے دیا کرتے تہے راحت مجکو

ایکدم مجہسے جدائی کے روادار نہ تہے
یار [illegible] تہے مری جان دل آزار نہ تہے

[illegible] الفت کا [illegible] بہی [illegible] تہا ایسا
جان [illegible] سے [illegible] پیدا

دور ہی دور سے منہ کسیکا دیکہا
جانتا ہوگا اجی دل ہے جو کچھ بیتے گیا

اب جو یہ اور نیا بیٹہنگے وہ دیکہینگے نہ ہم
اسطرح آنکہ [illegible] سکے وہ دیکہینگے نہ ہم

[illegible]
[illegible] گئے [illegible] وفا

ہو گئی پامال مگر رنگ شہ اپنا پیدا
بوالہوس سب پہ [illegible] طین ہین لاحول ولا

[illegible] حسن کی دولت کو جدا ہووینگے
کرکے برباد ہمین آپ بہی جدا ہووینگے

[illegible] کہیں چوک گئے ہم بجدا
ہمین الفت سی نہین آنکہ کا سمجھے تارا

آنکہ اوٹہا کر بہی نہ دیکہا کسی بت کا تقشا
ہمکو آنکہون مین سدا پتلی کی صورت رکہا

ہمنی اسطرح سی چاہا کہ خدا جانتا ہے
عہد الفت یہ نباہا کہ خدا جانتا ہے

الٹی الفت ہی کہ ہر روز ستم سہتے ہین
[illegible] آنکہون سی فرقت مین سدا بہتے ہین

پاس ہی آئی پہر بہی نہین رہتے ہین
ہوش مین آؤ نہ کہنا تہا سو اب کہتے ہین

اپنی بدمہری سی ای ماہ لقا روئیگا
دل اوٹہا لینگے جو ہم بیٹہے سدا روئیگا

۲۷

پھر رگڑ دیگا مری رہ پہ وہ ناک آپ آکر
مین مناؤن گا تو پھر روئیگا چلا کر
تنتنین کیجیئے گا سیکڑون قسمین کہا کر
تُو پہ پہر منبر و تحین پانو ہے گا باجا کر

پھر جو کچھ خوفِ خدا آئیگا تو بوسے لینگے
دل مین رحم ایسا ہی آجائیگا تو بوسے لینگے

۲۸

ای صنم توڑون اگر عہد وفا مین واللہ
مُجھ پہ یون گُھٹکے مری گرد رہین شام و پگاہ
وہ اوڑا دون غم حسرت سے کہ جنکی تم آہ
لطف یہ آئین نظر جس سے ہی ہر دم تو نگاہ

سر پہ بٹھلائین بلا کر مجھے خوبانِ جہان
باندہ کر ہاتھ کرین قدمون پہ ریحان جہان

۲۹

خوبرو ایسی کہ تم چاند ہو وہ ہین خورشید
لب جان بخش سے دین مُردونکو عمر جاوید
تم جو اک چہوٹی ستارے ہو تو وہ ہین ناہید
رو برو اونکے ہے ہر سرو چمن صورت بید

نور رخسارونکا اونکے جو عیان ہوجائے
شعلۂ آتش نمرود دہوان ہوجائے

۳۰

دیکھے قد تو وہ سہے فتنۂ روز محشر
دیکھ لے زلف کھلی اونکی کوئی شبکو اگر
تیر ابرو دل عشاق کرے جس سے حذر
تا ابد اک کالی بلا سیج کو ہو وہی سر پر

عکس انداز جو اوسکا کبھی اک مو ہو جائی
چاک چاک آئینہ شانۂ گیسو ہو جائے

۳۱

چین گیسو کو اگر چین کہون تو ہے خطا
آتشِ رخ کے دہوین کا بھی گمان ہے بیجا
مشک سے دون اُو ہے تشبیہ تو ہے سودا
گر کہون صبح پہ پیچیدہ نہین ہو سکتا

رخ گلرنگ پہ پرزاد سے یہ سایا ہے
باغ پر ابر سیاہ آکے گہر چھایا ہے

۳۲

دیکھکر نور جبین داغ مہ تابان سے ہے
دل عاشق کیطرح مہر فلک قربان سے ہے
چشم حیران سے ہی آئینہ سوا حیران ہے
حسن کہتی ہین جسے جسم ہی وہ یہ جان ہے

سرنوشت دل غمدیدہ ہی اسیر تحریر
جو کہ پیشانی پہ ہے اسکی سراسر تحریر

چین پیشانی پہ جبین پر نہین ای گل رخسار
اس کی شرمندہ ہین امواج نسیم گلزار
چہرۂ گل ہی تو رنگ گل ہی پہ ای رشک بہار
ہی رگ گل پہ یہ تا نکہہ بلبل زار

چین پیشانی پہ کیا لطف دکہاتی ہی کہ واہ
جوہر اس آئینے مین وہ ہی کہ سبحان اللہ

وہ بہوین بند ہو جنبش وہ دم شمشیر دو دم
کہانی ہلال فلک انکی وہ دم قہر و ستم
اک اشارے مین کرین قتل یہ دونون عالم
انکی ہی قبضۂ قدرت مین اجل ای ہمدم

جنبش انکی ہے غضب قہر اشارا انکا
یکجا پانی ہی نہین مانگتا مارا انکا

پردۂ دیدۂ بادام ہین پلکین انکی
دل پہنسی دیکہ کے کیا دام ہین پلکین انکی
برگ بادام ہین یا دام ہین پلکین انکی
جی نہ چہوٹیگا وہ بلا دام ہین پلکین انکی

دل تڑپا اجی سر بن مژگان کی تلے
روز گردانہ سے یہان خنجر بران کی تلے

آنکہین وہ ساغری ہین کہ جو انسان پیوے
دلبا بیہوش ہو راحت رہی نہ قرار
صورت مردم دیدہ جو کہ بیمست اکیا
نشۂ بیخبری آ سکے کری ہوش فرار

سحر ہی قہر ہے آفت سب ہے نظارہ اونکا
غضب آشوب قیامت سب ہے نظارہ اونکا

پیاری پیاری وہ بڑی چاند سے رخساری
شاخ ہی گردن نازک پہ ہین دو پہول کہلے
حور جنت کی یہی ہونگی نہ عارض ایسی
طاق ابروین مین یا آئینہ گلدستی کے

ہمرف عکس رخ انور جو لب آب گرے
موج کیطرح سے بجلی وہین بیتاب گرے

بنی دیکھی تو نگہ بندگی تو حیران ہو جای
تاک مین آئی دم صدمہ سے پریشان ہو جاے

ہو یہ دم بند کہ سکتا تجھے ایجان ہو جای
اپنی خود بینیون سے دل مین پشیمان ہو جاے

آفتاب رخ روشن کا الف سے بینی
چشمۂ مہر کا پل یا ہے بطِ می سے بینی

۳۸

دہن تنگ سے یا ایسا کہ کوئی غنچہ ہے
تنگ شکر سے کوئی قند کا یا کوزا ہے

صدف گوہر اسرار خفی ہے کیا ہے
رخ ہی آئینہ دہن طوطی شکر خا ہے

بات اس درجہ ہے شیرین کہ نبات ایسی نہین
سنی شیرین ہے بہی خسرو نے تو بات ایسی نہین

۳۹

لب جان بخش سے ہو جائین مسیحا قربان
اونکی بوسی کا اگر دل مین ہو اسکے ارمان

چشمۂ خضر ہے دیکھ کے چشم گریان
شیرۂ قند مکرر ہو وہین شیرۂ جان

کیا کہو نمین کہ شکر پارے ہین یا خرمی ہین
رو برو اونکی تو حنظل ہے یا سوا خرمی ہین

۴۰

کمر ہے ہیرے کی ہین کس طرح کہون گوہر ہین
ابر مین جیسی کہ چمکے ہوے یہ اختر ہین

در شہوار سے بہی بلکہ کہین بہتر ہین
صاف یا تیغ تبسم کی عیان جوہر ہین

دانت پیسین جو کبھی جو رپے دندان نہ کہین
ہیرے کہا لیوین اگر خواب مین پریان نہ کہین

۴۱

سیب جنت سے کہین سیب ذقن بہتر ہے
رنگ سے انکے کہان رنگ سمن بہتر ہے

ثمر باغ سے ای رشک چمن بہتر ہے
ہر گل تر سے وہ ای غنچہ دہن بہتر ہے

گر لبِ چاہ ذقن اپنا دکھا دین تمکو
چشمۂ مہر یہ عیسی لطف آئین تمکو

۴۲

شیشۂ می کہون گردن کو کہ شمع کافور
دستۂ آئینہ سے ہے یہ کہ صراحے بلور

کوئی روشن ہی کنول یا کوئی فوارۂ نور
ہاتھ اگر اوسمین حمائل ہو تو ہو ول مسرور

جبدفت گوش کی ایجان تب وصاف کری
آب گوہر سے اگر وہ ہو کبھی زبان صاف کری
۴۴ ه

شانے ہین شان خدا نور کی سانچی مین ڈہلے — گوری گوری ہین وہ ایسی کہ تمہو صدقی
دل پہڑک جائی نظر آئین جو بازو اونکے — سینے مین ہاہی بی آپ کہ صورت تعویذ لیے

آستینو نہین چمکتی وہ نہین ہین باہین
شمعین کافور کی دو جلتی ہین فانوسون مین
۴۵ ه

دیکھی جب اونکی کلائی نکل آسے واللہ — کبھی دیکھی نہین ایسی تو کلائی واللہ
آستین سی جو چمک کر نکل آئے واللہ — سر پراک برق بلا آج کل آسے واللہ

پنجی کو پنجۂ خورشید درخشان کہیے
بی حنا سرخ یہ ہے پنجۂ مرجان کہیے
۴۶ ه

چال وہ جس سے دل خلق کرین لے آرام — اثر شوخی رفتار دکھاوین وہ تمام
رنگ باہی ہو ہر اک نقش قدم وقت خرام — سحر کیا بلکہ کرامت ہے اسی چال کا نام

روش ناز سے باد سحری پیدا ہو
گھنگرو سے قہقہہ کبک دری پیدا ہو
۴۷ ه

الغرض تمنی جلایا تو جلاون مین بہی — منتو لیسے جو بلاؤ تو نہ آؤن مین بہی
بی بلائی ہوئی گھر غیرونکی جاؤن مین بہی — جسقدر تمنی ستایا ہی ستاون مین تمہیں

خیر اب ایسی ہی مین بہی تمہین ایذا دونگا
دل جلانیکا مزا دیکھنا دکھلا دونگا
۴۸ ه

تو سہی اور ونکو مین پیار کرون تم دیکھو — چوہون مین گال تو تم غصہ مین پہیرو منہ کو
ہاتھہ مین ہاتھہ مین لون تم کف افسوس ملو — یہ ہنسی دل لگی ہو دل مین کہو تم رو دو

جام ہو مے ہو صراحی ہو بت مہوش ہو
یکمکر بزم طرب تم یہ جلو آتش ہو

پڑی آنکھہ او چشمک سی ستاؤن تمکو دم اگر آنکھو نہین آئی نہ بلاؤن تمکو	مژہ سان آنکھون پہ ٹہلاؤن دکھاؤن تمکو صورت اشک یہہ نظروںسی گراؤن تمکو

۱۵۰
عارسب تمسے کرین جان سی تم عاری ہو
ہو سبک ایسے کہ جینا بہی تمہین بہاری ہو

کیون نہ کہتی تہی کہ پہر روئیگا رونے لگے ٹہنڈی سانسین لگی یون بہرنے کیا رونے لگے	ہاتہہ سی تہما کلیجا نہ تہما رونے لگے واہ دامن کی تلے منہ کو چہپا رونے لگے

۱۵۱
صاحب اب فائدہ ان باتون پر آجانی سے
یوہین پہر کیجیئے گا غیرونکے بہڑکانی سے

خیر ہی خیر ہی کچہہ ہو نشمین آؤ صاحب ٹہنڈی سانسین نہ بہرو بیٹہہ کی جاؤ صاحب	آگ اس جی کی لگاوٹ کو لگاؤ صاحب دیکہی دلسوزی بس اب جی نہ جلاؤ صاحب

۱۵۲
گر میان غیرونسے ہون میرا کلیجا سلگے
جب کہیو دلمین تمہارا ہی خیال ایسا سلگے

جائیی جائیی سب جہوٹی محبت دیکہی چاہ کی باتین بہی ہوتی ہین چاہت دیکہی	بہی پابند ہمارے تہی بس الفت دیکہی خوب کی ہمسے وفا واہ مروت دیکہی

۱۵۳
اوہ جی ایسی ہی دنیا مین اگر الفت ہے
گذری ہم ملنی سی اس ملنی پہ بہی لعنت ہے

تمکو غیرونسے ملاقات مبارک ہووی ہنسنا اور بولنا ہر بات مبارک ہووی	انس اونسے تمہین دن رات مبارک ہووی دمبدم لطف وعنایات مبارک ہووی

۱۵۴
گر نہین تمکو غرض ہی تو ہمین کیا پروا
تم برا سمجہے ہمین بہی نہین اچہا سمجہا

سنکی یہ باتین مری اور بہی بیتاب ہوئی رعد کیطرحسی کرنے لگے ہجد نالے	تڑپی بجلی کیطرح ابر کیصورت رو دی ہچکیان لینے لگی آہین سگے وہ بہرنے

پیٹ کر یان کو اک حشر بپا کرنے لگے
عذر یون کر کی فریاد و بکا کرنے لگے

بات کی غیر ہی کیون گونگی زبان ہو نہ گئی
لگ گئی کیون نہ عوض آسمنی کے چھلکے
آئی کیون اس لب خاموش پہ کمبخت ہنسی
گر پڑی صبح تبسم سی نہی ہی سنبھلے
جانب غیر جو دیکھا تو یہ آفت دیکھے
اک زمانے مین یہ فتنہ یہ قیامت دیکھے

دل یہ جلتی ہین بہت اتنا نہ جلاؤ جوہر
تمہین واللہ بس اب نہ ستاؤ جوہر
بیٹھے بٹھلائے تو ناحق نہ رولاؤ جوہر
ہاے اتنی تو رو کھائی نہ بتاؤ جوہر
قسمین دیتے ہین خدا کی لیے بولو ہمسے
نہین کہتے ہین اتنا نہ خفا ہو ہمسے

غیر کے نقرے مین ہم آ گئے تقصیر ہوئی
اپنی شامت تھی کہ بیل کہا سے گئے تقصیر ہوئی
ہان بڑی رنج یہ دکھلا گئے تقصیر ہوئی
ہای اس درجہ کو پہونچا گئے تقصیر ہوئی
اب کبھی ایسی ہو تقصیر تو جو چاہو کرو
نہ ملو پھر کبھی تعزیر دو جو چاہو کرو

اب جو لغزش ہی اپنی ہو کوئی بی اقرار
اوس پہ ہو حضرت عباس علمدار کی مار
کربلا چلیے تو کھاؤن مین ابھی قسمین ہزار
لو خدا کی لیے اسپر بھی ہی اب مجھسے انکار
موت آئی مری آسان یہ وقت ہو جای
کہین لگجاؤن ٹھکانے تو فراغت ہو جای

کہین ور انکھہ لگی کاہیکو اب بولو گے
اب تو ہر بات پہ بگڑو گی خفا تم ہو گے
پھر گیا مجھسے دل اوکتا گئی اب چھوڑو گے
اور دلبر ہے کوئی دل تم اوسی اب دوگے
زہر دیدو مجھے گر ایسے ہی بیزار ہو تم
مار ڈالو جو یوہین قتل پہ طیار ہو تم

٦٠

عذر کرتا ہی وہ دلبر جو اب اتنا ہمسے
کہ چلی صبر دلِ زار کہانا ہمسے

لاکھ رہتا ہین نہین [illegible]
اب تو واللہ نہ اوس [illegible] صدمہ [illegible]

ضبط کیونکر کرین آنسو کو نہین رکتا ہے
اشک اُمنڈا ہوا روکے سی نہین رکتا ہے

٦١

لو ہم اب صاف ہین تم بھی خدا چپ بھی رہو
ہم بھی رو دینگی تو پھر فائدہ کیا چپ بھی رہو

اب نہین دلمین غبار اپنی ذرا چپ بھی رہو
عذر کرتی ہین بس ای ماہ لقا چپ بھی رہو

بدلے شکوے کے ہو اب تذکرہ الفت دل
آؤ سینے سے لپٹ جاؤ مرے صورت دل

٦٢

ہو وہی کام زبان بولین اگر غیر سے ہنسی
ہاتھ شل ہون کبھی گیسو جو چھوی اورونکی

آنکھین پھوٹین جو نگاہ اور کسی پر ڈالی
جی پہ بنجائے اگر اور کسیکو دل دی

جھوٹی باتین تہین یہ سب تمکو جلانے کے لیئے
چھیڑ کرتے تھے مری جان ستانے کے لیے

٦٣

اب اگر اشک بہاؤ تو مجھی کو پیٹو
منہ سے دامن جو ہٹاؤ تو مجھی کو پیٹو

لب پہ شکوی کبھی لاؤ تو مجھی کو پیٹو
گر نہ آغوش مین آؤ تو مجھی کو پیٹو

ہنسکے جو منہ نہ ہلادے مرا مردہ دیکھیے
گر کلیجے سے نہ لپٹے تو جنازہ دیکھیے

٦٤

لو چلو آؤ مسہری مین لپٹ کر سوئین
جاگ اوٹھین بخت رقیبونکی مقدر سوئین

بیجا بانہ شب وصل ہی دلبر سوئین
ایک کروٹ یہ تمنا ہے کہ شب بھر سوئین

رنجشین دور ہون بشاش ابھی دل ہو جائین
آرزوئین جو دلونکی ہین وہ حاصل ہو جائین

٦٥

وصل دلدار کی امید بر آئی صد شکر
ہوئی اوس آئینہ طلعت سے صفائی صد شکر

بات بگڑی ہوئی خالق نی بنائی صد شکر
پھر شب عیش مقدر نی دکھائی صد شکر

ہم بغل ہی وہ پری عیش مین جو ہم ہین ہم
عہد کی اپنی سلیمان ہین سکندر ہین ہم

جذب

تخلص ہے سید علی حسین صاحب کا شاعر اچھے ہین
صاحب طبع رسا ہین ملازم اور شاگرد نواب مرزا محمد
صدیقخان بہادر متخلص بہ افسوں کے ہین اور وہ شاگرد
ہین جناب شیخ امداد علی صاحب بحر تخلص کے
سوا اس واسوخت کے جو شامل اس مجموعہ کے
کیا گیا ہے اور کچھ کلام ان کا نہین ہے
تعجب نہین جو صاحب دیوان بھی ہون اس سے زیادہ حال انکا
دریافت نہین ہوا باقی العلم عند اللہ فقط

واسوخت جذب

ست سبب کیون تجھے اے دل خفقان بہتا ہی
دیکھو کیون طرف رنگران رہتا ہے
یاد کس کی ہے ترا دھیان کہان بہتا ہی
کس لیے رات کو سرگرم فغان بہتا ہی

کس پہ شیدا ہے ترا جو دیوانہ ہے
کیون جلا کرتا ہے کس شمع کا پروانہ ہی

بیقراری کبھی ایسی نہ تھی تجھکو اے دل
رنج پہ رنج اوٹھاتا ہے بھلا کیا حاصل
یون تڑپتا ہی طپان رہتا ہے جیسے بسمل
تو تو نادان بنا جاتا ہے ہو کر عاقل

کون سی بات کا کس چیز کا خواہان ہی تو
ایسی باتون سی تو ثابت ہی کہ نادان ہی تو

گیسوون کا جو تصور ہے تو سودائی ہی
تیری قسمت مین مگر بادہ پیمائی ہے
ایسی باتون مین بڑی ذلت و رسوائی ہے
اری نادان مگر تیری اجل آئی ہے

درد دل ہے دیکھ یہ نادانی ہے
عشق مین کاکل پیچان کی پریشانی ہے

وقت ذلت و کھاسکتے شب تار تجھے
دیکھ کر دیگا یہ سودا سر بازار تجھے
عشق کاکل کبھی ہوگا نہ سزاوار تجھی
غل و زنجیر مین کر دیگا گرفتار تجھے

شب گیسو یہ تری سے یہ بلا ہے تجھے
ظلمت گور یقین ہے تجھے دکھلایگی

شہ

یاد پیشانی جانان سے جو حیرانی سے ہے — ذلت اک روز ترے واسطے پیشانی ہے
ایسی باتون کا تصور ہے تو نادانی ہے — اسمین آخر کو عدو کیان پشیمانی ہے

زندگی کرتا ہی برباد جو نادانی سے ہے
باز رہ ایسے خیالونسے نہ دیجی جان اے

شہ

کوشش محبت سے لازم ہے تجہی لو نہ لگا — ہو گا مشہور فسانہ تیرے رسوائی کا
کچہ تجہے ذلت دخوار سے نہ حاصل ہوگا — یہ پڑا دن تیرے سکو سبہی دکہلائے خدا

تجہے ہر کہ یہ وہ ناز سے پیش ہونگے
طعنے غیر دینگے تجہے کا سے تہنیے ہونگے

شہ

یاد ابرو مین یقین ہے کہ چلین گے خنجر — نوک مژگان کی تصور مین چبہین گے نشتر
غم و اندوہ مین گذری گی تجہے آٹہ پہر — زندگی ہی تجہے ہو جائیگی اے دل دو بہر

فرقت چشم سے تجہے جو ہو جائیگی
اجل آنکہین تجہے پہر دکہلا دکہلائیگی

شہ

چشم مے گون کبہی تجکو جو دہیان آئیگا — جام لبریز ترے عمر کا ہو جائے گا
خواب مین ہی کبہی آرام نہ تو پائے گا — آسمان حسرت دیدار مین ترسائے گا

آنکہین پہر آئینگی ہے شرم کہ نا پیخوابی سے
دم نکل جائیگا آخر ترا بیتابی سے

شہ

یہی صاف کی یاد آئے تو حیران ہو گا — وجہ حیرت کے یقین سے ہے رخ جانان ہو گا
لب جان بخش جو یاد آئی تو بی جان گا — دیکہہ سمجہاتا ہون تجکو پشیمان ہو گا

تلخی مرگ کا ہو تجکو یہ مزا آئے گا
دیکہہ پچتائیگا پچتائیگا پچتائے گا

شہ

اوسکی دانتونکی صفائی تجہے یاد آئیگی — خندہ میں جو یہ اک برق چمک جائے گی
یاد مستی کے تجہے ناک پہ تڑپائیگی — آبرو خاک مین اے دل ترے ملجائے گی

کبھی حیران کبھی انگشت بدندان ہوگا
گاہ گریان کبھی خندان کبھی نالان ہوگا

بند ۱۱
لالی اوسکی لب رنگین کے جو یاد آئیگی
چاہ اوس چاہ زنخدان کی بلا لائیگی
خون دل آنکھونسی ہردم تجھے رلوائیگی
غرق بحر غم و اندوہ مین کرجائیگی

زہر کھلوائیگا وہ سبزۂ رخسار تجھے
کوئی مونس نظر آئیگا نہ غمخوار تجھے

بند ۱۲
ہوگا آسیب ترے واسطے وہ سیب ذقن
یاد آئیگا تجھے جب وہ گلوے روشن
خار دیگا تجھے فرقت کا جو وہ غنچہ دہن
خود بخود کاٹ کے مرجائیگا اپنے گردن

سینہ ابھرا ہوا دلبر کا جو یاد آئیگا
کف افسوس یقین ہے تجھے ملوائیگا

بند ۱۳
تجھے بازو کی جو یاد آئیگی تجکو [?]
نہ گل آئیگی کلائی سے تجھے [?]
رنگ ماہی کی طرح خاک پہ تو ہوگا طپان
دست رنگین کی تصور مین ہیلا چین کہان

مرض ہجر سے دشوار سنبہلنا ہوگا
کف افسوس یقین ہے تجھے ملنا ہوگا

بند ۱۴
شکم صاف کی تجکو جو محبت ہوگی
دیکھ لینا سبب ہر ایک سی [?] ہوگی
ہر گھڑی آئینہ سان دیکھنا حیرت ہوگی
مردنی چہرہ پہ چھا جائیگی یہ صورت ہوگی

ناف [?] ترے بیچ ہیگی بس ایک ہنوز
راہ معدوم دکھائیگی وہ موہوم کمر

بند ۱۵
دامنین آئینہ دکھائینگے تجھے حیرت کا
پاس باقی نہ رہیگا تجھے کچھ عزت کا
ہر گھڑی سامنا تجکو ہیگا آفت کا
کوچہ گردی سے سوا دھیان کہان ذلت کا

ناز کی چال کریگی کبھی مفتون تجکو
وار دکھلائیگا ہردم قد موزون تجکو

دیکھا ... کچہ ... دل نہ دکھا پھر خدا کو جو قاتل اسے دل	اب ... [illegible] [illegible]
	دامن ... مین نہین جاتی ... یہان آفت مین ... [illegible]
جو کہ سمجھا نہ کا حق تھا ... سمجھایا راست نہ مجکو خر لے کا بیت بتلایا	[illegible] [illegible]
	خنجر ... کا ... سے خدا خیر کرے ایک ... قاتل ... خدا خیر کرے
تپش غم سے ہر اک لحظہ پھڑکا کرتا ہے دیہیا مین چشم سیہ کے جو بکا کرتا ہے	نالہ و آہ ... قسمت ... کیا ... دیکھ اے دشمن جان ...
	دیہیان اسکو نہین کچہ ذلت و رسوائی حال مین کس سے کہون اس دل شیدائی
سنیے آگے کبھی الفت سے ہرگز نہ گاہ تھا راہ مین عشق کے اسطرح سے گمراہ نہ تھا	غم و اندوہ نہ تھا نالہ ... کا نہ تھا ایسی باتون سے ... [illegible]
	شمع عارض کا کسیکے نہ مین پروانہ تھا کبھی پریونکی محبت مین نہ دیوانہ تھا
زلف شبگون سے کسیکے نہ پریشانی تھی غم و اندوہ کے دلمین نہین مہمانی تھی	آئینے سے نہ رخ صاف کی حیرانی تھی کوئکو خاک نہین مین نے کبھی چھانی تھی
	مائل کاکل پیچان یہ دل زار نہ تھا اسکے سودے سے کبھی مجکو سروکار نہ تھا
نرگس چشم دل آزار سے بیمار نہ تھا مائل ابرو خمدار دل زار نہ تھا	کبھی گلرو کی محبت کا مجھے خار نہ تھا وہی دن خوب تھی جب عشق کا آزار نہ تھا

کلی کچھ بھی نہ تھی گل کی روش شاد تھا میں
سرو کی طرح سے اس باغ میں آزاد تھا میں

بھولوں ہستے ہوئی اتفاقاً ایک صحبت
میلے شیلے میں بھی جانیکی ہوئی پھر عادت
بڑھ گئی اوس سے روابط ہوئی باہم الفت
ایسی ہی جا تو نہیں بس آ گئی مجھپر شامت

گردش بخت نے کیا کیا نہ ستایا مجھکو
دربدر خاک بسر ہائے پھرایا مجھکو

میلہ اشونکا جو آیا تو یہ بولے ہمدم
شوق ہے کسکو چلے سیر کو سب یار اس دم
سیر کے واسطے اب چاہیے چلنا باہم
آفت آئیگی یہی اب حال کو کرتا ہوں رقم

ہر طرف میلے میں برپا تھا حسینوں کا ہجوم
خوشی اسطرح سے تھی جیسی کہ شادی کی دھوم

غول کی غول حسینوں کی نظر آتے تھے
اپنے وہ پریزاد جو دکھلاتے تھے
خوب عشاق کو بسمل سا وہ شیدائی تھے
دل ہر اک کا ہیں یہ لوگوں کی لیے جاتے تھے

کوئی ملبوس زری پہنے ہوئے آتا تھا
سادی پوشاک ہی میں کوئی حسیں بھاتا تھا

تھا تھیں پہ کوئی گھوڑے کوئی بگھی پہ سوار
جیسی حسینوں کی تھی میلے میں نکھار
آمد فصل بہار کی ہو جسطرح بہار
ساقنیں کہتی تھیں اک ایک سے ہر بار

پیاری جانے ہو کہاں لگی جلانی والے
آؤ اکدم تو لگا لو سیاں جانے والے

خوانچے والی کہیں پہ کہیں گانے والے
تھے بہشتی جو وہاں پانی پلانے والے
ستے ولے کہیں پیر دستکے جلد
تھی مگر دسکے لگے سے کہ وہ بجھانے والے

گلفروشوں کی دکانوں پہ بھی تھی گلکے بہار
بلبل دل تھا ہر اک شخص کا او سجا کے نثار

ماہرو کوئی تھی ساقن کوئی خورشید جمال — دل لگی سے لیے پینے کا ہر دم میں وہ کرتی تھی خیال
دیکھے اسپر وجد کبھی اور کبھی تشنہ لبی بحال — چاندنی کی گھٹا [illegible] تھا [illegible] اپنے کمال

۲۸
پر وہ رخسار وہ نسی او [illegible] تیار تھی
آنکھ [illegible] درخشانی کی جھلک [illegible]

الغرض سب سے جب یاروں کی فرصت پائی — چاندنی زینوں سے تالاب کے اک [illegible]
دوست سب بیٹھے مگر مجھ پہ یہ آفت آئی — گردش بخت نے یہ راہ مجھے دکھلائی

۲۹
چھپ کے سب یاروں سے جب جا کر وہ پایا
آکے اس باغ میں [illegible] ایک تماشا دیکھا

ہے ہجوم ایک جگہ لوگوں کی یہ کثرت ہے — باتوں سے کہنے کی [illegible] سمجھا یہ سبب علت ہے
دل میں اپنی یہ سمجھا کہ کوئی آفت ہے — جمع اس واسطے اس جا پہ خلقت ہے

۳۰
پھر کہا لوگوں نے یہ ایک حسین بیٹھا ہے
آکے اس غول میں وہ زہرہ جبین بیٹھا ہے

جا کے اوس غول میں میں نے یہ تماشا دیکھا — اک پریزاد کو اوس غول میں بیٹھا دیکھا
ہر طرف حسن خداداد کا جلوہ دیکھا — کیا کہوں دیدۂ مشتاق نے سے کیا دیکھا

۳۱
سیکڑوں طالب دیدار تھے اوس دوست کے
لاکھوں ہی دل سے خریدار تھے اوس [illegible]

سر سے پا تک تھا وہ مہ نور کے سانچے میں ڈھلا — بس گئے لاکھوں ہی دل ناز سے جب دم وہ چلا
دیکھ کر زلف سیہ آئی مرے سر پہ بلا — چیخ کر میں نے پکارا کہ مرا دم نکلا

۳۲
عشق عشق آنے لگی جان سے بیزار ہوا
دل میں پیدا ہیں بس عشق کا آزار ہوا

مانگ نکلی ہوئی اوسکے جو نظر آتی تھی — ماہ سیر ہی شب تاریک میں کہلاتی تھی
چمک افشاں کی اوسی اور بھی چمکاتی تھی — آنکھ پہ ستاروں کی جھپک جاتی تھی

[illegible] ہوا [illegible]
[illegible] ہوئی وہ رات [illegible]

[illegible] اندھیر ہوا
[illegible] ہوا

جوش سودا سے ہوا ایسی سی وحشت [illegible] ہوا
[illegible] میں دل مضطر [illegible] ہوا

زلف [illegible] پریشاں
دل صد چاک مرا گیسوؤں کا شانہ بنا

[illegible] خم ابرو [illegible] خنجر میں تھا
[illegible] سے دہشت [illegible] میں تھا

[illegible] ایسی نہ کسی ترک کی تلوار میں ہے
[illegible] باقی نہیں مجھ تازہ گرفتار میں ہے

تیغ مژگان سے بسمل وہ کسی قاتل ہو کر
مثل بسمل ہیں تڑپنے لگا بسمل ہو کر

[illegible] اک خار ہوا
[illegible] دیدار ہوا

چشم بیمار ہی بیمار دل زار ہوا
آنکھیں تیری [illegible]

کر دیا [illegible] آنکھوں کی اندھا مجھکو
رخ کی آتش سے حسرت [illegible] مجھکو

[illegible] مہر کو [illegible]
چمک [illegible] دانتوں [illegible]

[illegible] طرح [illegible] انگار [illegible]
[illegible]

رنگ [illegible] اور اصرار کیا [illegible] کا
لب شیریں [illegible] تلخ مزا جینے کا

جو ہیں [illegible] کوئی [illegible] لب دندان [illegible]
[illegible] رخ صاف کو حیران [illegible]

ہے یقین [illegible] نہ کبھی [illegible]
ڈھونڈے یوسف بھی جو وہ چاہ زنخدان [illegible]

کھولا اپنا گریبان جو وہ [illegible]
[illegible] سے گلے [illegible] خنجر سے

[illegible] ہو [illegible] شاد [illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]

پاتی تھی نور کی اوس گل کی کلائی ایسی
شمع نے بھی نہیں دیکھی ہے صفائی ایسی

سرو دیکھے اگر صاف کلائی اوسکی | عکس [illegible]
یاد آتی ہی نہ [illegible] جو صنعت [illegible] اوسکی | ہاتھ [illegible] تلوار [illegible] حنائی اوسکی

[illegible] دکھلائی اگر [illegible] کو
محو ایسے ہوئے [illegible] کہ بھولیں وہ ید بیضا کو

تھک کے [illegible] اسکے [illegible] | سکتہ سا ہوگیا تھا اوسکو [illegible]
[illegible] | رگ گل اوس سی [illegible]

اوس گل حسن کی جو ناف نظر آتی تھی
دیکھکر بلبل گلزار بھڑک جاتی تھی

کاسۂ زانو [illegible] روشن جو دکھا دیتا تھا | کاسۂ مہر کو [illegible] میں ملا دیتا تھا
شمع ساقین ہی پروانہ بنا دیتا تھا | شکل نقش کف پا محب کو [illegible] دیتا تھا

ہر قدم ناز سے اک حشر بپا کرتے تھے وہ
کبک و طاؤس کو رفتار بھلاتے تھے وہ

تھی سراپا شجر حسن پہ اوس گل کی بہار | گل فدا تھے کبھی اوس پر کبھی بلبل تھی نثار
شوخ اس مرتبہ تصویر میں تھا وہ عیار | ایک کہتا تھا اگر کوئی وہ کہتا تھا ہزار

دلکو زلفونکا کبھی نشانہ بنا دیتا تھا
شمع رخ کا کبھی پروانہ بنا دیتا تھا

الغرض جانیکا اوس شوخ کے ساماں ہوا | جاتی ہی اوسکے ہوئی مجھپہ قیامت برپا
فرقت یار نے ایسا مجھے بیتاب کیا | ضبط ہرچند کیا میں نے مگر ہو نہ سکا

ننگ و ناموس کا سب پاس اوٹھا کے ہوا
تا بیان اسطرح کیے مین سنے کہ جو کچہ ہوا

پیشش کچہ سر کا نہ تہا مجکو نہ پاؤن کی خبر
ہو گیا جا سے سے بیساختہ اپنے باہر
گر پڑا خاک پہ بس تہام سکے ہاتھ سے جگر
اتفاقاً ہوا اک دوست کا اوسجا پہ گذر

غیر حالت یہ مری جبکہ نظر کی اوسنے
اور سب دوستونسی جا کی خبر کی اوسنے

ہو کے بیتاب سے چلے آتے وہ سب یار
مجہہ مین دیکہا جو نہ اون یارون نے کچہ ہوش و حواس
کوئی روتا تہا مری حال پہ کوئی تہا اوداس
دلمین کرنے لگے احباب وہ کیا کیا وسواس

عطر مٹی کا وہین لا کے سنگہایا مجکو
بستر خاک سے اون سب نے اوٹہایا مجکو

کوئی بہرتا تہا مری واسطے وہ دم سرد
یہ بہی کہتا تہا کوئی دامن سے مرے اگر گرد
دیکہکر کوئی یہ کہتا تہا مری رنگت زرد
اسکے سینے مین کسی جیسے اوٹہا ہے درد

کوئی کہتا تہا کہ اب سیہ غش طاری ہے
خوب ہم سمجہے اسی عشق کی بیماری ہے

الغرض ہو سکے آپس مین یہی ہونے لگے
کہ یہ طور یہان سے انہین اب لے چلیے
کوئی تدبیر سواری کی مہیا کر کے
ساتہ پہر میری سواری کے وہ احباب بہی

اک پلنگ پہ وہ اوٹہا کر مجہے لائے گہر مین
ساتہ ہی ساتہ وہ سب دوست بہی آئے گہر مین

اقربا دیکہکے حالت مری سب روتے تہے
جان رو رو کے مری واسطے وہ کہوتے تہے
ہو کے بیتاب بہت اشکونسے منہ دہوتے تہے
میری خاطر وہ شب و روز نہین سوتے تہے

نسخے لکہوا کے طبیبونسے کوئی لاتا تہا
گنڈے تعویذ کوئی دوست لیے آتا تہا

دیر کے بعد غرض ہوش جو آیا مجھکو
یاد دلدار نے دیوانہ بنایا مجھکو
دل بیتاب نے [illegible]
ایسا بیتاب ہوا [illegible]

۵۰
دہری تسکین کو سے مجھکو وہ سمجھانے لگے
آتش دلکو مری اور بھی بھڑکانے لگے

مضطرب حد سے سوا اسکو جو پایا میں نے
اوسکی تسکین کو کھانا تو منگایا میں نے
ضبط کرکے وہ غم و رنج بھلایا میں نے
پر بجز غم کے ذرا کچھ نہ کھایا میں نے

۵۱
ساتھ صحبت کے ملے جو مری اوس دید ہوئے
یہ خبر سنی اونکو ہوئی جیسے کہ اک عید ہوئی

بولے احباب ذرا حال تو کہیے اپنا
کسکی قاتل ہوئے اور کس پہ ہوئے شیدا
کسلیے آپنے اپنا یہ برا حال کیا
جلدی سے کہیے کہیں بیتاب ہے دل بہر جدا

۵۲
حال دل اپنا غرض اونکو سنایا میں نے
رو کی سب اوسکا پتا اونکو بتایا میں نے

سنکے وہ بولے اسیواسطے بس مرتے تھے
بس اسیواسطے یہ سرد نفس بھرتے تھے
نالہ و آہ اسی واسطے تم کرتے تھے
موت سے بھی نہیں تم اتنی ذرا ڈرتے تھے

۵۳
جستجو میں بھی اوس شوخ کی ہم جاتے ہیں
ڈھونڈھکر اوس ستم ایجاد کو ابھی لاتے ہیں

وہ گئے اوسطرف اور اسطرف اپنا تھا یہ حال
اک گھڑی ایسی گذرتی تھی کہ جیسے اک سال
غم و اندوہ سوا ہوتا تھا اور رنج و ملال
موت کا کرتا تھا خالق سے ہر اک لحظہ سوال

۵۴
کیا خرابی سے مری عمر بسر ہوتی ہے
شب تڑپتے ہوئے فرقت میں سحر ہوتی تھی

آتش ہجر سے ہر لحظہ جگر جلتا تھا
دل مجروح پہ اک خنجر غم چلتا تھا
ہر گھڑی کوئی کلیجے کو مرے ملتا تھا
فرقت یار کا صدمہ نہ مجھے کیا کھلتا تھا

شمع کا حال تھا ہر وقت مرا فرقت میں
تنگ غم میں رہتا تھا گھرا فرقت میں — شعر

ہجر دلدار کا صدمہ مجھے تڑپاتا تھا
آپ سے آپ مرا دل بھی بھرا آتا تھا
تن بدن آتش فرقت سے پھکا جاتا تھا
منہ کو آتا تھا کلیجا جو میں گھبراتا تھا

صدمہ ہجر سے اٹھ پہر رہتا تھا
درد دل درد جگر درد کمر رہتا تھا — شعر

اس میں دوست نے وان آ کے اوٹھایا غافل
اوس گھڑی آکے جگا دیتا تھا مجھکو
مژدہ وصل صنم سے نہ سنایا مجھکو
شادی وصل سے اوس گل کو ہنسایا مجھکو

بس لگے کہنے کہ ہم آئے ہیں لائے ہیں
تو مبارک ہو کہ ہم اوس کو ہی لے آئے ہیں — شعر

لا کے پہلو میں مرے اوسکو بٹھایا اوسنے
گل خندان سے پھر دل کو ہنسایا اوسنے
اوس مسیحا نفس عیسی دوران جلایا
حال میں نے دل مضطر کا سنایا آخر

شکوے ایام جدائی کے بہم ہونے لگے
سلسلے مل کے بہت درد کے کم ہونے لگے — شعر

روتے روتے ہوئے سب عشق میں جو فرصت پائی
پھر تو احباب نے سب سے ہی فراغت پائی
دل مضطر نے مرے رنج سے راحت پائی
اپنے گھر جانے لگی اون یار کی محبت پائی

ہوئے اسکے وہ غم و رنج گیا دلکا ملال
ہنسی خوشی میں بسر ہوتی ہے دن شادی کمال — شعر

میری پہلو میں جو دلدار شکر رہتا ہے
درد پہلو سے گیا درد جگر رہتا ہے
شمع رخسار کی روشن مرا گھر رہتا ہی
سامنا عیش کا اب آٹھ پہر رہتا ہے

سب کہتے تو پہ کبھی وصل کبھی بوس کنار
لوٹا کرتے ہیں بستر وصل پہ ہم لیل و نہار

اب دعا سے بھی قاصر ہے مرے ناسور جگر | میری مالک کی رحمت [illegible] نہایت کے نثار
زندگی [illegible] کی آگ [illegible] | [illegible] اندر وہ کی اصلاح ہوا [illegible]

مشتاق [illegible] مضطر [illegible] سنبھل [illegible]
فرقت یار [illegible] حاصل [illegible]

تمام ہوا

جوشش

تخلص ہے نواب احمد حسن خان عرف
اچھی صاحب کا خلف الرشید ہیں نواب
محمد مقیم خان مرحوم کے ابن نواب محبت خان
مغفور ابن نواب حافظ الملک رحمت خان
بہادر سبر دروالی ملک کٹہیر ساکن شہر لکھنؤ
محلہ رستم نگر متصل درگاہ جناب حضرت
عباس علیہ السلام اندرون کٹرہ نواب
محبت خان مرحوم شاعر خوش فکر عمدہ کلام ہیں فقط

واسوخت جوش

۱
یاد ایام کہ کچہ غمسی سروکار نہ تھا — عشقکی نام سی دل اپنا خبردار نہ تھا
آنکہ سی جوش روان آنسو وںکا تار نہ تھا — کاہش ہجر سی کاہیدہ تن زار نہ تھا

کیا ہی عشرت مین شب و روز بسر ہوتی تہی
دین کا ہوش نہ دنیا کی خبر ہوتی تہی

۲
شمع رو یون پہ دل زار کا آنا کیسا — جان کو صورت پروانہ جلانا کیسا
داغ پہ داغ ہزار روز یہہ کہانا کیسا — ہی عبث آتش فرقت مین کہپانا کیسا

ایکدن عیش کا بہ سو تنگی مصیبت کسکی
سحر وصل کہان کی شب فرقت کسکی

۳
عشق ہی باعث اندوہ و غم و رسوائے — گردش اسکی جو پہرا اوسنی اذیت پائے
رابطہ گرچہ بڑہایا تو یہہ آفت آئے — کہ رہی دل پہ گہٹا رنج و الم کی چہائے

اسکی سودے مین اگر سود ہو سودا نکرے
اسطرف کعبہ ہوا ہی قبلہ تو سجدا نکرے

۴
عشق دریا ہی وہ آفت کا عیاذاً باللہ — جسکے ڈوبی نہین اوچہلی کہین خالق ہی گواہ
صورت موج ہوئی سیکڑون تیراک تباہ — ہاتہہ آئی نہ کسی کو بہی کبہی اسکی تہاہ

حضرت خضر نی پایا نہ کنارا اسکا
دہار ہی خنجر جوشش آب کی دہارا اسکا

کہین صورت معشوق عیان ہوتا ہے — کہین عشاق کے سینے مین نہان ہوتا ہے
بنکر افسانہ کہین زیب بیان ہوتا ہے — کہین دلسوز کی آہونکا دھوان ہوتا ہے

اسکی سایہ سی اوڑی ہوش پریزاد و نکے
مطلب دل نہ بر آئی کبھی ناشاد و نکے

گیسو و رخ پہ کسیکے جو طبیعت آئے — سر پہ اک بیٹھی بٹہائے نئی آفت آئے
پہنس گیا جمین سو طبیعت جنکے شامت آئے — صبح عشرت تو گئی شام مصیبت آئے

لا دوا ہی یہہ مرض اسکی دوا مشکل ہے
ملک الموت بھی آئے تو شفا مشکل ہے

دل کا آجانا حقیقت مین ہی اک قہر خدا — کچھ بشر کو نہین آنکھونسے دکہائی دیتا
اوسکے نزدیک برابر ہی برا اور بہلا — سچ ہی یہہ بات بلا ریب نہین جہوٹ ذرا

سنین احباب بدل کچھ مین بیان کرتا ہون
ہین جو اسرار نہان اونکو عیان کرتا ہون

تہی کبھی ایک پریزاد سی الفت مجکو — اپنی تاثیر دکھاتی تہی محبت مجکو
جانتا تہا بخدا رونق صحبت مجکو — ہان سلیمان زمان کہتی تہی خلقت مجکو

میری پہلو مین وہ گل صبح و مسا رہتا تہا
مین بہی بلبل کی روش اوسپہ فدا رہتا تہا

جام می بہر کے پلاتا تہا وہ مجکو ہربار — نشی کی دہن مین ہی کیفیت بوس و کنار
رنج کا نام نہ آتا تہا زبان پر زنہار — میری فرقت مین کسیوقت نہ تہا اوسکو قرار

لب سی لب سینی سی سینی جو ملی رہتی تہی
دور مفلسی جدائی کی سے گلے رہتی تہے

پنجشنبہ کو جو درگاہ مین وہ آتا تہا — اپنی ہمراہ مجھی گرچہ نہین پاتا تہا
صدمہ ہائی الم و رنج سی گبہراتا تہا — غصی ہو کی سے یہی بیساختہ فرماتا تہا

جوشش نے اب مجھی چھوڑ دیئے کہنا چھوڑا
آج سے میں نے تو درگاہ کا آنا چھوڑا ✣

۱۱
درد ہوتا تھا اگر سر میں ہمارے پیدا
دم بدم مصحف رخسار کی دیتا تھا بلا

اُسکی صندل کو لگاتا تھا وہ ہر صبح و مسا
ہر گھڑی پھونکتا تھا پڑھ کے کئی عامل چلا

بار غم سے دل نازک کو قلق رہتا تھا ✣
رنگ رخسار گلرنگ کا فق رہتا تھا ✣

۱۲
بارہا پیار میں از راہ محبت یہ کہا ✣
بلکہ ہر بار خدا سے یہی میری ہی دعا

زندگی تک کبھی ہم سے نہ ہو نگا علیحدہ
تیری ہی سامنے پہلے سے میں ہم کوچ کرا

سوگ میں تیری نہ اٹھا پہنائی تجھکو
گور کی شکل ان آنکھوں سے دکھائی تجھکو

۱۳
اوسکی باتیں تھیں محبت کی جو منظور نظر
تیر حسن چمکتا رہے ہر شام و سحر

ہم جوشش الفت سے میں کہتا تھا کہ اے جان و جگر
مجھ سے سو لاکھ تصدق ہوں ابھی قد و کمر

غیر کے سمت اگر دیکھوں تو اندھا ہو جاؤں
بولوں جو تیری سوا اور سے گونگا ہو جاؤں

۱۴
سینے پر داغ محبت کو عیاں کرتا ہوں
سر میں سودای جنون خیز نہاں کرتا ہوں

تیری رنجش کی لیے دل کا مکان کرتا ہوں
شعر یہ آج ہر درد زبان کرتا ہوں

کوچہ زلف سلاسل میں گرفتار رہوں ✣
مردم چشم فسون ساز کا بیمار رہوں ✣

۱۵
دل کو اب جوشش کی ہی وصف سراپا منظور
دیکھلی کوئی جو شفاف جبین پر نور

حسن وہ حسن کہ جنہیں نہ جسکی عارض حور
شام غربت نظر آئی سحر جلوہ طور

زلفیں بکھری ہوئی عارض کی قریب آتی ہیں
ناگنیں گلشن فردوس میں لہراتی ہیں

بند ۱۶

لب جان بخش سے شرمندہ عقیق یمنی — ہے بجا گر در دندان کو میسر ہو کہے

شوخیان چشم کی دیکھین جو غزال ختنی — بہولین اوڑین کہا ئین غش ہین چوکڑی بہولی

قاتل خلق ہے شمشیر کے جیسی چمک

ناک کی کیل کے ہیرے نگین ہین انجم کی چمک

بند ۱۷

کیا ڈہلی نور کی سانچے مین ہے گوری گردن — سحر عید کی ہے جس سے زیادہ روشن

پہر بہی چال کا انداز قیامت کی چلن — رہگذر نقش قدم سے ہے رشک گلشن

چاند بہی دیکھکی سینی کی صفا گھٹ جاے

قرص خورشید مقابل ہو تو رتبہ گھٹ جاے

بند ۱۸

ساعد و بازو بہی بمثل ہین نازک ایسے — شاخ گل جسکے نزاکت کو نہ اصلا پہنچی

غیب انکو بہی نہ ہمسر دن گمراہ تہے آستے — صرف ہین تار نظر دامن مین استغنا کی

سب حسینان جہان گرد ہین نایاب ہی وہ

ناف ہی یا کہ یم حسن کا گرداب ہے وہ

بند ۱۹

چہاتیان سخت جو سینی پہ ہین اوسکی موجود — ثمر نخل جوانی نے یہ پکڑی ہے نمود

دسترس اپنا بہی اوس تک ہو کہین شید وجود — دیکھکی قد کو ملک پڑہتی ہین ہر بار درود

ساق کی وصف کیا ہے شمع کو اوس کا مثل

ہان کف پا سے خجالت زدہ ماہ کامل

بند ۲۰

مستی آئینہ و سرمہ پا لسنی نہین ذوق — تنگ پوشاک سے مطلب ہے نہ خود بینی کا شوق

سادگی نام خدا یار کی ہے سب پہ فوق — رات دن زیب گلو رہتی ہین منت کی طوق

کبہی شانی سے نہین زلف کو سلجہاتا ہی

دل عشاق ہر ایک پیچ مین اولجہاتا ہے

بند ۲۱

غیرتین دیدیکی معشوق بنایا اوسکو — ناز کا طرز نہ آتا تہا سکہایا اوسکو

دلبری کا جو طریقہ تہا بتایا اوسکو — واقفیت جس سے نہ تہی سب وہ جتایا اوسکو

غمزہ و عشوہ و انداز مین کیا طاق ہے اب
دلفریبی و خود آرائی مین مشاق ہے اب

۲۲ اپنے سر سے ادسی منظور نظر رہتا ہے
شغل آرائش تن آٹھ پہر رہتا ہے

شوق خود بینی کا ہر شام و سحر رہتا ہے
اک نہ اک آئی وہان [illegible] ہر رہتا ہے

دیکھیے کچھ اور سے اطوار ہین ایدل اسکی
رات دن رہتا ہی آئینہ مقابل اوسکے

۲۳ ہر جگہ [illegible] اپنے پہرا کرتا ہے
رات بھر سیر شب ماہ کیا کرتا ہے

شہر مین حسن کو انگشت نما کرتا ہے
ہان رقیبان بد اختر کا کہا کرتا ہے

مجھسے بیہودہ بہانوں سے بگڑ جاتا ہے
صلح کی بات جو کہتا ہون تو لڑ جاتا ہے

۲۴ شعلہ حسن ہی [illegible] سر بازار اوسکا
شکل سی ہے ہر اک طالب دیدار اوسکا

یوسف مصر ہے سو جانسی خریدار اوسکا
اک زمانہ ہے بدل آج [illegible] اوسکا

اپنی انداز پہ کس طرح اوسے ناز نہو
دل مین مغرور بھلا کیون بت طناز نہو

۲۵ ملتمس یہ مین ہی کہ [illegible] قدردانکا سلام
بھیجتا ہی کوی نادیدہ زبانی یہ پیام

کوی کہتا ہی کہ ای شاہ حسینان [illegible] غلام
لی خبر جلد کہ اب عمر دو روزہ ہی تمام

طالب دید ہین ایسا ہی کسی عاشق کا
جان و دید بھی تماشا ہے کسی عاشق کا

۲۶ کھینچتا ہی کوی دلسوختہ جلکی دم سرد
کوی چپ بیٹھا ہی اک سمت کو با چہرہ زرد

کہہ رہا ہی کوی بیمار کہ سینہ مین ہی درد
کوی پڑہتا ہی باواز ملائم یہ فرد

ای نسیم سحر آرامگہ یار کجاست
منزل آن مہ عاشق کش عیار کجاست

۲۲۷ دیکھا جب اوسنی کہ دم بھرتی ہین اغیار مرا
ایک عالم ہی دل و جان سی خریدار مرا
اتنبو یوسف کسیطرح کہ ہم ہی بازار مرا
سرکشی پر ہی بہت شعلۂ رخسار مرا

امتحان کا جو ذرا دلمین خیال اوسنی کیا
یہ جواب اوسکو ملا جس سے سوال اوسنی کیا

۲۲۸ نیلم و نقرہ و الماس و طلاے احمر
سب یہ کیا مال ہین ای غیرت خورشید قمر
نقد دل دولت دین پارۂ یاقوت جگر
کیسۂ جسم مین سب ہے گوہر جان مضطر

رونمائی مین اسے دون جو دکھاوے رخسار
پردۂ شرم و حیا سی نہ چھپاوے رخسار

۲۲۹ سنکے ان باتونکو پھولا وہ گل رشک بہار
ہمرہ باغی بدخواہ رہا بوس و کنار
ایک میری نہ سنی سنین کہین لاکھ ہزار
بلبل خاطر غمگین کو نہایت ہوا خار

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روی گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

۲۳۰ اوس پریزاد کی غصے مین بنا دیوانہ
قیس و فرہاد کا سب بھول گئی افسانہ
دل ناشاد کو مرغوب ہوا ویرانہ
ذکر بلبل نہ کہین تذکرۂ پروانہ

شور ہے چار طرف اب مری رسوائی کا
شغل ہے آٹھ پہر بادیہ پیمائی کا

۲۳۱ یاد آئے جو کبھی وہ گل رخسار مجھی
وحشی آبلہ پا جانتی ہین خار مجھے
شوق دیدار نی اسطرح کیا زار مجھے
اسس صعوبات پہ ناحق ہی یہ آزار مجھے

شکل بلبل کے نکلنی لگی نالی دل سے
اشک حسرت صفت شمع نکالی دل سے

۲۳۲ ہی یہان لخت جگر ہونی کی تیاری
درد اپنا ہے یہان نالہ و آہ و زاری
گرم رہتا ہے وہان جلسۂ بادہ خواری
ہین وہان سے قہقہے ہر وقت ہی جاری

لب پہ ہی شور و فغان دلمین نہان حسرت ہے
شعرخوانی کی وہان آٹھ پہر صحبت ہے

اس تپ غم نی بنا دی ہی وہ حالت اپنی ۔ ہوش کا کوچ ہوا ساتھ ہی طاقت اپنی
صورت مردۂ صد سالہ ہی صورت اپنی ۔ زعفران زار خزان بادہ ہی رنگت اپنی

وقت آنست کزین دار فنا در گذریم
کاروان رفتہ و ما نیز براہ سفریم

دیکھکر حال زبون مجھسی شفیقون نی کہا ۔ تو بھی اپنی دل محزون کو کسی سی بہلا
ورنہ اس درد غم اندوہ نی گھیرا ہی برا ۔ جان جائیگی تری یار کا کیا جائیگا

اس سی وصل بت یکرنگ رہے مدنظر
لشکر ہجر سی یان جنگ رہی مدنظر

اونکی سمجھانی سی کچھ آیا مری دلمین خیال ۔ آخر فکر سی کہولی گرہ رنج و ملال
ڈہونڈہا اپنی لیی معشوق حسین نیک خصال ۔ جسکی آنکھونسی خجالت زدہ چشمان غزال

اب اوسی شمع پری زاد مین پروانہ ہون
ہان اوسی رشک پریزاد کا دیوانہ ہون

دی ہی اوس بت کو خدا نی وہ محبت میری ۔ نہین منظور نظر رنجش فرقت میری
ایکدم بھر جو نہین دیکھتا صورت میری ۔ در و دیوار سی رہتی ہی شکایت میری

لیکے رخصت کہین گر لمحہ کو مین جاتا ہون
پھر جو آتا ہون تو بیچین اوسی پاتا ہون

راز مستور مرا جبکہ یہ مشہور ہوا ۔ سنکے آزردہ نہایت بت مغرور ہوا
پیش چشم اوسکی زمانہ شب دیجور ہوا ۔ نشۂ کبر جو سر مین تہا وہ سب دور ہوا

میری لینی کے لیی آدمی اپنا بھیجا
مندرج جسمین یہ مطلب تہا وہ نامہ بھیجا

آج اے جوش اگر تو نہ یہان آئیگا
دیکھیو پچتائیگا پچتائیگا پچتائیگا
لاکھہ ڈہونڈہیگا جہان مین نہ کبھی پائیگا
سیر ہو جائیگا جینی سی یہ غم کھائیگا
جو آنا ترا اے غیرت مجنون ہوگا
جان جاتی رہیگی تجھپہ مرا خون ہوگا

دل پرخوف ہے یہ سنکے بہت آئی ہے آس
ربط سابق کا جو تھا مد نظر تھوڑا پاس
خود قدم اوسکے لگئے باقی نرہی ہوش و حواس
پل گئے حسرت دیدار بھی بی وسواس
شادمان جو دیکھتی ہی وہ بت بی پیر ہوا
ہاتھہ کس ناز سے پہیلا کے بغلگیر ہوا

پھر کہا ہنسکے کہ یہ خلق تمہاری کب سے
دور راز حال کبھی پاس نہ آئے میرے
گل تازہ کوئی ثابت ہی کھلایا ہے تمنے
مثل بلبل اوسی سے لطف اوٹھاتی ہونگے
جلوے مردسے کے قسم ہان تمہین دیتا ہوگا
سیکڑون قول نہ آنیکے وہ لیتا ہوگا

کیو نجی تھا میرے تمہاری تو یہی قول و قرار
نبگئی اور ریزادسکے جو عاشق زار
تم تو کہتی سے تھے اگر حور بھی آئے اکبار
بی تری انکھہ اوٹھاکر نہ مین دیکھون نہار
اب کہان بولیے وہ عہد وہ پیمان گیا
جو حقیقت تھی تمہاری مین اوسی جان گیا

تھا مکی دلکو یہ سیدھا سا جواب ایک دیا
واہ جی واہ اسے کہتی ہین شکوا اولٹا
پہلے کسنی مری گردن پہ پھریکو پھیرا
ابتو مین جانتا ہون یاد نہو گا اصلا
تو بنی وہ خار رہی ہین مجھی او غنچہ دہن
دل من جو اند ومن دانم و داند دل من

ایک جہان آگے تھا اس حسن کا خواہان کب تھا
آگے مرتا یون کوئی گبر و مسلمان کب تھا
آگے تو غیرت بلقیس و سلیمان کب تھا
آگے ہر جن و بشر تابع فرمان کب تھا

[illegible] نے معشوق بنایا تجھکو
[illegible] عشوہ و غمزہ و انداز سکہایا تجھکو

میری الفت ہی زمانی مین ہوا تو مشہور
جن ہی یا آدم خاکی ہی پری ہی یا حور
ورنہ اتنا کوئی جانتا تہا او مغرور
پہونکتا تو ہی پڑہ پڑہ کی سحر اک پہ [illegible]

آگی [illegible] پہ بیس کا تار اک تہا
آگی خون دل عشاق گوارا کب تہا

آگی ایسی تو پہنتا تہا نہ انگیا بہاری
زینت پای حنا ہی تہا نہ جوتا بہاری
اوڑہتا تہا نہ کبہی ایسا دوپٹا بہاری
زیب سر رہتا تہا اسطرح نہ چیرا کا بہار

کب لب لعل پہ مسی کی دہڑی رہتی تہی
شائق دیدنہ مخلوق کہڑی رہتی تہی

آگی سایہ سی جہجکنا نہ تجہی آتا تہا
صورت برق چمکنا نہ تجہی آتا تہا
بیٹہی بیٹہی بہ سکنا نہ تجہی آتا تہا
مثل شعلہ کے بہڑکنا نہ تجہی آتا تہا

آگی رنگینی کا یہ شوق کہان تہا تجھکو
آگی خود بینی کا یہ ذوق کہان تہا تجھکو

جبکہ اس طور کے اطوار نظر آئی مجہی
رند و بد وضع طلبگار نظر آئی سب مجہی
ہان نئی روز خریدار نظر آئی سب مجہی
سیکڑون طالب دیدار نظر آئی مجہی

سبکی مجبور کیا تجہسی کنارا مینی
ڈہونڈہا اپنی لیے ایک اور پیارا مینی

پہول گرتی ہین منہ سے جو ہو گرم گفتار
ایسا طرار ہی ای غیرت گل رشک بہار
طرز رفتار پہ مفتون تدرو کہسار
تو کہی اک اگر اوسکو تو سنا ئی دو ہزار

قد قیامت ہی بلا زلف ہی رخ لالہ سا ہے
اور تو کیا کہون آفت کا وہ پرکالہ ہے

[illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] دل [illegible] بوسہ
[illegible] [illegible] مرہم [illegible] بنا [illegible]

تم مرا [illegible] اک بات نہ منہ سے [illegible]
[illegible] [illegible] کچھ [illegible] سے [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] دل و دل [illegible]
پر [illegible] وہ [illegible] باز او ر ذوق [illegible]

کبھی [illegible] کہا ہی بت [illegible] رشید لقب
اور [illegible] حق [illegible] ہی مری [illegible]

ای خدا حافظ جان تیرا مین کہتا ہون [illegible]
گذری ہوگی دل نازک پہ بہت رنج و تعب

رات [illegible] تھا [illegible] سے تکتا ہوگا
[illegible] کیا غصے مین اوٹھا وہ بکتا ہوگا

بعد از مدت قصد کیا مینی سے ملنے جانیکا
کیا قصور اب بھلا مجھ سے ہوا تھا تیرا

ناز سے کھینچکے دامن کو مری یوں بولا
بی سبب آج ستائین ہو جو باتین صدہا

غیر سے ملنے کی تہمت تھی یہ میرے اوپر
میں تو سو جان سے قربان ہون تیرے اوپر

اب تو جو ہو سکے اوسکو بھیجا لاؤنگی
جلکی درگاہ مین مین آج قسم کھاؤن مین

نہ یقین آئی تو قرآن اوٹھا لاؤنگی
جو خلاف اسمین ذرا سا بھی ہو مرجاؤنگی

جھوٹ [illegible] میرا خدا اسکو دکھا دینا تو
ورنہ اس کا فرید ظن کو سزا دینا تو

پہر بنا [illegible] [illegible] یہ جواب اوسکو دیا
بھول کے بھی نہ کبھی ہا ہی غضب یاد کیا

مین وہی ہون تو سمجھتا تھا جسی دل مین برا
آج کیا ایسی عنایت ہوئی للہ بتا

خوب مین جانتا ہون ای بت سفاک تجھے
اور کوئی بھی نہ سمجھا بخدا خاک تجھے

صدمہ ہجر اوٹھانا ہی ابھی یاد ہے مجھے
دلستان [illegible] ترسکے پانا ہی ابھی یاد مجھے

بی سبب تیرا ستانا ہی ابھی یاد مجھے
آہین کر کر کی از ملنا سے ابھی یاد مجھے

اب میرا [illegible] اگر تجھسے لگاؤں جو لکھو
شوق [illegible] کیونکر صفت جلاؤں دلکو

تجھسی از بہر خدا [illegible] — واسطے [illegible] نہ اب فکر مدارات رہے
اور سکے پہانستی کی [illegible] — جان جائے تو بلا سے مگر اک بات رہے

[illegible] تو بہت ترسا ہے
[illegible] ملون کا ستے

سنکے باتوں کو [illegible] — صورت برق تڑپکر یہ شرارتسی کہا
تو سہے کیا حال کہ ہوگی مجھی جیسی پیدا — لاکہوں پھرتی ہیں زلیخا کیطرح دم میرا

ہوگی [illegible] یوسف ثانی تری رکھوں میں جیا
[illegible] الا با بعد

تجکو تہی مدنظر [illegible] — اور میں ہوا ایسے کبھی بات نکرتا تہا کبھی
ہاں جو تو کہتا تہا [illegible] — بالعوض اوسکی دکہاتا تہا میں ایذی

[illegible] تجھے دیتا تھا
ہاتھ سے تیرے [illegible] لیا تہا

منہ [illegible] تقریر — ایسی بیباک جو آجاتی ہی ہر دم تقریر
حیا ہو [illegible] — اور ہوتا تو سزا دیتا نکرتا تاخیر

خیر اچہا ہوا جو کچھ ہوا وہ خوب ہوا
مجکو اب جان یہ تو دل میں کہیں ڈوب موا

اوسکو بھی [illegible] — گور میں گاڑی اوسی جو یہاں زندہ آئے
جو میری آرزو [illegible] — حلوا اوس شوخ کا کہائی جو مرا نام لے

میرے [illegible] نہ نکلنا زنہار
اک قدم دیکھ نہ اس راہ میں چلنا زنہار

٦٠

جا خدا کی لئی جی چاہی ہماں جان سے بچے
جان اوسی چشم و چراغ دل و جان جان تجھے
بس وہی ہی ناد ہی ورد زبان جاپ تجھے
یاد رکھ بھول کی آنا نہ یہان جان تجھے

تجکو پروا اگر اکبار نہ میرے ہوگے
کبھی سو بار نہ خواہش مجھی تیرے ہوگے

٦١

ہنسکے اوس کافر بی پیر سی پہر مینی کہا
بخدا تیری ہی ملنی کا تہا سارا جھگڑا
ایک اسی فقر مین یہ دشمنونکا حال ہوا
ورنہ معشوق کہان وہ یہان کدہر تہورا

تیرے جلنی کی لئی چرب زبانی سب تہی
ہان اسیواسطے کہتا ہون کہانی سب تہی

٦٢

پہر وہ مشکل رگ جان آکی سگلے سے لپٹا
ایسے بی پر سے کے اوڑائی نہ ہی ہوش بجا
تو بہی اک شخص بڑا جلیہ ہے فرمایا
یہ بکھیڑا تہا فقط میرے لئی آج کہلا

دل غمگین مین اب آرام ذرا آنی دیجے
رنج کا نام نہ لے پہر خدا جانے دیجے

٦٣

قصہ کوتاہ غم و درد و الم دور ہوئے
ہم بہت شاد ہوئی خوش ہوئے مسرور ہوئے
پہر یہان وصل کے سامان بہ دستور ہوئے
جو کلام آئی زبان پر اوسی منظور ہوئے

اب وہی ہم ہین وہی ہم وہی صحبت ہے
وہی جلسہ ہی وہی دن ہین وہی عشرت ہے

٦٤

راغب اوس سمت کو ہی جو کہ ہی مرغوب مجھے
اوس سی سیکھا ہی پسند آیا جو اسلوب مجھے
طالب اوس بات کا ہی جو کہ ہی مطلوب مجھے
آپ عاشق ہی بنا سمجھا ہی محبوب مجھے

اب تو ہر وقت مری پاس رہا کرتا ہے
گوش دل سی جو مین کہتا ہون سنا کرتا ہے

٦٥

ہاتھ بہی جوشش تری سامنی وہ جوڑتا ہے
ملنے سے حاسد غماز کے منہ موڑتا ہے
رشتہ مہر و مروت کو نہین توڑتا ہے
ہی پشیمان بہت بد وضعی چھوڑتا ہے

جولان

ان کا نام معلوم نہین مگر تذکرۂ سراپا سخن سے
استقدر معلوم ہوا کہ شاگرد خواجہ حیدر علی آتش
مرحوم کے ہین یہ واسوخت انکا جو شامل مجموعۂ ہذا
ہوا ہے اسکے طرز اور مضمون سے دریافت ہوتا ہے
کہ شاعر خوش فکر ہین طبیعت بھی اچھی ہے
سوا اس واسوخت کے اور کوئی کلام
ان کا نظر سے نہین گذرا مولد اور مسکن
بھی انکا معلوم نہین فقط

واسوخت جلال

٥١
یاد ہے وہ دن کہ جب فصلِ بہار آئی تھی
وحشتِ دل سوئے گلزار جو لیجاتی تھی
سیرِ گلشن کو طبیعت مری للچاتی تھی
نذرِ گوشۂ دامان یہ دستۂ گل صبا لاتی تھی
ساتھ احباب کے تھی اور زمزمہ پردازی تھی
قہقہے گاہ تھے باہم گہے گلبازی تھی

٥٢
باغِ عالم میں نہ غنچے کی طرح تھا دل تنگ
رات دن جوش پہ رہتا تھا گلِ عیش کا رنگ
واشدِ دل سے تھا ہر گل صفتِ آئینہ رنگ
اٹھتی تھی ہر ترنگ طبیعت سے نئی تازہ امنگ
گھر سے نسبت چمنِ دہر میں کچھ کام نہ تھا
کسی کا شیفتۂ عارضِ گلفام نہ تھا

٥٣
جانتا کاہے کو تھا صرصرِ اندوہ کا نام
بادہ نوشی سے سروکار تھا ہر دم مدام
آتی پاتا نہ تھا لب پہ کبھی افسردہ کلام
روز بے رنج بسر ہوتی تھی ہر صبح سے شام
سیرِ گلشن تھی بہم دوستوں سے مے نوشی تھی
یادِ گلگشت تھی اور غم سے فراموشی تھی

٥٤
آشنا سا نہ تھا دامنِ خاطر پہ غبار
شاہدِ عیش سے حاصل تھی سدا بوس و کنار
روبرو آنکھ کی تھا کھلا باغ و بہار
یا تو دکھلائے نئے چرخ نے یہ لیل و نہار
صرصرِ عشق نے یہ شیفتہ جاں لے ڈالی
شعبۂ دل کی ہوا ہو گئی ڈالے ڈالی

وہ غنچۂ زرد ہوا جو گہ خزان کی صورت
گل خشک سے کہیں ہر نئی باد بہاری رخصت
اور دستہ گلی کی بہیلوں سے ہی انبار عبرت سار حسرت
چیختی ہی اور سنکو عوض نشتر کے تجھے صحبت

گل پژمردہ کے مانند جہکائی سر ہون
شکل نرگس کے مین حیران ہون ششدر رہون

۹۶
کو گئی لال زبان صورت برگ سوسن
خود بخود چاک ہوا صورت گل پیراہن
چپکے بیٹھے رہے نہ کچھ یاد رہی سیر چمن
صورت طائر پر بستہ ہون بیٹھے گرفتہ

بگلو حلقۂ غم صورت قمری دارم
وہ کہ کر دست بمن کار مراد شوارم

۹۷
بحر خون چشم سی ہر وقت پڑا بہتا ہی
ہاتھ حیرت سی زنخدان کا ستون بنتا ہے
قصر تن اشک کی طوفان مین پڑا بہتا ہی
دل ہی واقف ہی جو کچھ درد والم سہتا ہے

طاقت ضبط نماندست خدایا چکنم
درد دل با کہ بگویم و مدادا چکنم

۹۸
سیل دریای تالم مین گہرا ہون ایسا
نظر آتا کسی جانب نہین ساحل جسکا
موج ہر ایک ہی اک سلسلۂ رنج و بلا
دیکھیے خوبی تقدیر دکھاتی ہے کیا کیا

آشنا کوئی نہ غمخوار ہے اسوقت مرا
کون خبر خواست خدا یار ہے اسوقت مرا

۹۹
کیا کرون کس سی کہون سخت ہوا آتشین سیا
آتش عشق مین دن رات مین جلتا ہون پڑا
سانس کے ساتھ نکلتا ہی دہن سے شعلا
ضبط اس سوز نہانی کو کرون تا بکجا

شرح این آتش جان سوز نگفتن تا کے
سوختم سوختم این سوز نہفتن تا کے

۱۰۰
ضبط اب اسکا ہی دشوار خدا ہی آگاہ
آتش عشق سے ہے یہ آگ عیاذ اً باللہ
جسنی اکدم مین کیے سیکڑون گھر خاک سیاہ
گر پڑا مین بھی اسی آگ مین قصہ کوتاہ

جلوہ حسن جہان سوز نہ دکھا کر مارا
ایک پرکالہ آتش سے نے جلا کر مارا ۱۱

گھر مین اوس شوخ کی ہی دخل راندازونکا
سنہ لگے ہین وہ بہت دور سے غمازونکا

چل رہا جوڑ ہی وہان مفسدہ پردازونکا
آج کل تیز بڑا فقرہ سے دم بازونکا

آتش افروزی کی باتین اوسی سکھلاتی ہین
مدعی میری لیے فقرے اوسے بہکاتے ہین ۱۲

دلمین ہر بار یہ آتا ہے جو ہونا ہو سو ہو
جو جلاتا ہی مجھے مین بھی جلاؤن اوسکو

کرچکا ضبط بہت قصد یہی ہے اب تو
جا کی گھر اوسکے کہون سن تو بھلا ای بدخو

بیٹھنے میری سوا کسکو تری پروا تھے
شہرت حسن تری کا ہیکو یون ہر جا تھے ۱۳

محفل عام مین نہ تنہا تو جاتا تہا
بات کرنی کس و ناکس سے تو شرماتا تہا

بی محابا نہ سخن لب پہ تو لاتا تہا
غمزہ و ناز و کنایہ نہ تجہی آتا تہا

وضع داروان کی سخن لاکہہ تو لاوی لب پر
تو وہی ہی کہ ترا حال عیان ہی سب پر ۱۴

اگی یہ ناز یہ انداز یہ غمزہ کب تہا
مثل خورشید درخشان ترا چہرہ کب تہا

سیر بازار پہ تن تنہا نکلنا کب تہا
تجکو معشوقو نمین ظالم کوئی گنتا کب تہا

گرچہ کوئی تو گل اندام گلستانی بود
خود بفرما کہ کسے بلبل نالانی بود ۱۵

اسقدر اگی نہ مدنظر آرایش تہی
غیر کی سیر سے سوادلمین نہ گنجایش تہی

سادگی حسن خداداد کی زیبایش تہی
ہم بغل تہی دل بیتاب کو آسایش تہی

رنج کی میری نہ تم بات کوئی کرتی تھے
دل وارفتہ کو ہاتہون پہ لیے پہرتے تہے

۱۶
حال میرا جو کسی رات پریشان ہوتا
دیکھتے غنچۂ خاطر جو مرا پژمردہ

آپ بہلا لیتی تم زلف سیاہ اپنی دکھا
گل رخسار کا ہوتا نہ تا دیدن ہوا

تشبیہ ہم مری تھی اور ہے تشبیہ تری تسکین
چین صاحب سی تہا اور بنا یہی ترے تہی تمہید

۱۷
نہ سسی سی لب گلفام کبھی ستے آگاہ
سنبلین زلف میں کس نے تہی تا ہی کو راہ

سوی غازہ نہ کیا کرتی تی تو بسی نگاہ
نیک بد کچہ نہ سمجہتی ستے جہانکا واللہ

بہولی بہولی تہی لڑکین تہا عیان چہرے سے
شوخیان نہین یہ نمودار کہان چہرے سے

۱۸
سنفعل مانگ سی ایماہ تہی کب کاہکشان
مار پیچ ایسے تہی گیسو ہی سلسل مین کہان

جہانسے گردنہ شب قد کہان تہی عریان
اسطرح چلتی تہی کب مہ سی جبین پر افشان

تیغ ابرو تی تری تہا نہ بہا بسمل کوئی
شوہ ایتا آنکہہ نہتہا تحبب اسی قاتل کوئی

۱۹
کہری تہا خنجر مژگان سی کسیکا نہ جگر
شوخیان آگی تہو یا یہی تہی مد نظر

جور یان چلتی تہین اسطرح دل عاشق پر
عشوہ و غمزے یسی رنہار تہی تجکو خبر

چشم فتان تری یون مفسدہ پرداز تہی
گردش مردمک چشم نہ یون ساز تہی

۲۰
رنگ رخسار پہ شوخی تہی یہ کب امیر یجان
خال عارض تہا صد ادیدۂ مردم سی نہان

تا کمین دم گل شبو کا تہا بینی سی کہان
شوکت حسن نہ اسدرجہ تہی چہرے سی عیان

دہن تنگ سی غنچہ کو خجالت کب سے تہے
لب نازک کی یہ گلبرگ سی رنگت کب سے تہے

۲۱
پیشتر حرب زبانی سی نہ تہا تو آگاہ
تہا نشیب و فن اک سا غرو ازون واللہ

برق سان کب دندان کی چمک تہی ایماہ
بادۂ حسن کو نہ بہانہ تہی حبس سی راہ

حسب حشمت سی جی نایاب ترا شیفتہ تھا
دست میں خامہ تصویر سے طرح سی دست بگرفتہ تھا ۵۲۲

غرض جاہ زنخدان دل عشاق سے تھے
نی حجابانہ تھی کب سینہ اوٹھا کر چلتے
کب تھی شرمندہ بیاض سحری گرد نسے
ساعد دست نگارین کی کہان تھی حیرت سے

سینہ و دوش و کمر مین یہ کہان خوبی تھی
کان مین بات نہ یہ تھی نہ خوش اسلوبی تھی ۵۲۳

ساغر حسن تمہارا نت کا ساق مین لقب
ساق سیمین مین مینہ پرتا جیسا کہ ہی اب
نور آئینہ زانو تھی نہ صفائی تھی یہ کب
تمدق پائی نگارین کا تھا رنگ عجب

بانکی یون تری رفتار مین کب پیدا تھی
تجھ سے اسطرح سی کب خلق خدا شیدا تھی ۵۲۴

یاد انداز تھی کب تمکو خود آرائی سے کے
تھی انہ غارت گر تسکین و شکیبائی کے
راہ رو تھی نہ کبھی منزل زیبائی کے
تذکرہ ہوتی نہ تھی آپ کی رعنائی کے

عشق اپنا ہوا اس نشو و نما کا باعث
میرا مٹ جانا ہوا تیری صفا کا باعث ۵۲۵

جانفشانی نی مری تجکو بنایا محبوب
ہوئی بد وضعو نسی اکبار یہ صحبت مرغوب
قطع دارو نمین جو مشہور رہے ہو خوش اسلوب
کہ ملاقات سمجھتی ہو ہماری معیوب

دن میں چین آپ کو جز بزم خرابات نہین
بادہ نوشی نہ کرو ایسی کوئی رات نہین ۵۲۶

کوچہ گرد آپ کی اب رہتی ہین ہمراہ تمام
بزم رندانہ مین تہین صبح سی پہر تا شام
شغل ہے بادہ پرستی سی شب و روز مدام
نیکنامی ہی نہ مطلب ہے نہ بدنامی ہی کام

ایک دم راہ تامل کو نہین دیتے ہو
دل مین جو آتا ہے فوراً وہی کر لیتے ہو

آگے کی زنہار تھتی رسم جفا سے آگاہ
پیو فائی کو نہ مطلق تھی طبیعت مین راہ
بات کیا ہی تمھین سیکھ رہا خوب نباہ
پاس رکھتی نہی میرا نہ نظر خاطر خواہ

آنکھ [illegible] مردم [illegible] وضع ساقی کب تھی
[illegible] سطر جیسی زیر لب سے
سنہ [illegible]

[illegible] مشوقی کیا
ایسا علم ترک ملاقات [illegible] کی ہم تہا
[illegible] کرتی
ایسی بھولی ہمین گویا کہ کبھی یاد نہ تھی

[illegible] شرط وفاداری ہی
[illegible] یہ جفا کاری ہی
سنہ [illegible]

ہمسی [illegible] ایسی خیال اللہ
کہ مری نام کا لینا بھی سمجھتے ہو گناہ
اپنی [illegible] کیا خوب نباہ
آفرین آفرین صد آفرین ای غیرت ماہ

نہیں کہتا کہ برا آپ سے محبوب کیا
اپنی [illegible] ہی خوشی خوب کیا خوب کیا
سنہ [illegible]

گر کیا کوئی مروت سی سلوک بہتر ہے
ہمسی بدلی جو محبت کی نظر بہتر ہے
رنج میرا ہی خوشی اپنی اگر بہتر ہے
اب حذر اسی تمھین دیدۂ تر بہتر ہے

تنگ بد وضعی سی ایسا ہون ستمگار تری
اب نہ دیکھونگا مین صورت کبھی زنہار تری
سنہ [illegible]

تو اگر ماہ لقا ہے تو نہین مطلب ہی
کوکب برج صفا ہی تو نہین مطلب ہی
مرض دل کی دوا ہی تو نہین مطلب ہے
سبب رفع بلا ہی تو نہین مطلب ہے

وضع اپنی کبھی ای یار نہ دین ہاتھ سی ہم
جان دین بات پہ زنہار نہ دین ہاتھ سی ہم
سنہ [illegible]

گر یہ سمجھے ہو کہ تمسا نہین دلبر کوئی
کشور حسن مین تیرا نہین ہمسر کوئی
یہ غلط فہمی ہی کیونکر کری باور کوئی
قدرت اللہ کی ہی جانتا ہی ہر کوئی

خاتمہ حسن و ادا کا نہین کچہ تم پہ ہے
ایک سی ایک زمانہ مین حسین بہتر ہے
۵۳۳

خوبصورت سی جہان خالی ہو کیا ممکن ہے
چاشنی عشق کی ہو وے نہین یہ کیا ممکن ہے

تو تو کیا تجہسی پری زاد سوا ممکن ہے
مین نہ او رچاہون کسیکو یہ بہلا ممکن ہے

دل لگاتا ہون مین اب ایسی کسی گلرو سے
چمن دہر معطر رہی جسکی بو سے
۵۳۴

دیکہکر کوئی پیشتر اوسکو کوئی حور کہے
ہوکی بیتاب کوئی دہاشتہ طور کہے

کوئی خورشید اوسی کبہی کوئی نور کہے
قدرت حق کوئی کوئی بت مغرور کہے

سامنا تیرا اوداکا ہو کسی محفل مین
عقل زائل ہو تیری ہیچ کی کچہہ کچہہ دل مین
۵۳۵

زلف ایسی ہو سیہ فام بلا کی سیر م
ہو رکی ہمسرو پیشانی کی ہو روشنی کم

ساقی مین جسکی پہر آ کی کوئی مارے دم
رہی مشتاق جبہی دیکہنے کا اک عالم

گر نظر اوسکی سیاہ ابروی خمدار پڑے
رشک کی دل پہ دستی تری تلوار پڑے
۵۳۶

چشم شہلا سی تری انکہہ سدا شرمائی
سبزہ خط پہ اگر تیری نظر پڑ جاوے

تیر غم ناوک مژگان سی جگر پر کہائی
مشتاق تو یہ تجہی جنجال مین پہنسوا دے

سر مہ وا چشم فسون ساز کا تو مفتون ہو
خال مشکین جو دیکہی تو ترا دل خون ہو
۵۳۷

راست بینی کا الف ایسا مہ سبحان ہووی
لب گلگون سی خجل لعل بدخشان ہووے

دیکہی یاقوت رقم خان بہی تو حیران ہووی
یانکی لالی سی خون دل مرجان ہووے

لب پان خوردہ او در نظرت چون آید
آن قدر رشک خوری کز جگرت خون آید

شوق ... دکھا ...
شوق ... آنکہ ...

... کیا نہ چلا ...
کا ان ... آو ...

... ایسا ... دسے
اور ایک داغ ... دل ہے تری ... دسے

لب شیریں کا مزا ... چکھا وی ...
تو رو دندان ... کہا وی ...

تلخ کا میکا ... جام پلا وی ہر دم
لب تو دندان تا ... سی چبا وی ہر دم

... وہ ہوش ... کو کہو وے
اسطرح ... کہ تو رور و دسے

... جا دو ... اوسکا ... حسن ...
شانی ... اوسکی ... بازو

... کی عارسی سدا ... رہی تو
... حسن کا ...

... ترا ... سی بیہوش رہی
ہم ... سدا وہ بت بیہوش رہی

... کی صفائی سی ... نور سحر
... اوس بت کافر کی کمر

داغ حسرت تو اوسی دیکھ کی کھا وو ...
رہی کو تا و سدا جسکی طرف دست نظر

چشمہ ناف وہ اوس بت کا دکھاؤں تجکو
چاہ ... والم کی جو ڈو باؤں تجکو

... آئینہ ... اوسکا +
... بلور ... کی صفا

رہی زانو ... ندامت پہ سدا اسر ...
شعلہ رشک ... شمع ... دیوی جلا

دیکھ ... حنائی کو تو بسمل ہو وے
... اوسکی نہ تلو ... مقابل ہو وے

... شور قیامت کا نمونہ قامت
... طائر ... فرصت

ہر روش میں ہو بہری جسکی سراپا آفت
پہ نہ لاوی وہ کبھی مجسی کلام فرقت

شیفتہ ایسا گرفتار ہوں میں وہ ہی یار مرا
میں ہوں پروانہ وہ ہو شمع شب تار مرا

اختلاط اوس سے کی ہی ایسا کہ وہ مجھسے مانوس
ہو بغل میں تو تری طرح لباس تن پر

ہاتھ چھو تو ترا اور میں ہوں دستانہ ترا
دیکھو ہم پر دلبر ہم تو ہیں دستہ نرگس

لب دریا کہ جہان آغوش میں ہو
قطرہ اشک نہ ایسا کہ صفت جوش میں ہو

شب مہتاب ہو گلزار ہو اور فصل بہار
میں پلاؤں اوسی وہ مجکو پلاوے ہر بار

بزم عشرت ہوئی نایاب ہوئی ظلم شعار
تا نہ گر دیکھیں کبھی ہو وے کبھی بوس و کنار

وہ تو جانب سے ہی ہر جوش ہی الفت کا
کہ جسے دیکھ کے پیدا ہو نئی حسرت کا

یاد کر کر کے وفادار کو میری اے ظلم
ہو جدائی کا مری دل پہ تری ایسی غم

سر دامن میں لو پھر سے رنج و الم سے بازم
کہ فراموش کری رسم خوشی ایک قلم

چاہیے کوئی نہ مونس و ہمراز ترا
ہان مگر گوشہ تنہائی ہو دمساز ترا

ہوشمیں آ تو کہ سر بیابان ہی جولان ترا
نہیں ان خانہ برانداز و نسی ملنا اچھا

ایک مٹی کی ہے پتلی میں سبھی بت بخدا
دور اس قوم فسون گر سے ہی لازم رہنا

دل نہ تو اتنی کہان لے نادان باز آ
باز آ انکی ملاقات سے جولان باز آ

تمام ہوا

چانصاحب

تخلص ہے میر یار علی صاحب کا ابتدا سے شعر گوئی میں ریختی فرماتے
ہیں اور محلات معلی کی محاورے اور انکی زبان کو
خوب جانتے ہیں انکی ریختی میں غزل کا لطف
ملتا ہے پڑھنا بھی ریختی کا انہیں پر ختم ہے
شاگرد رشید ہیں نواب عاشور علیخانصاحب مرحوم کے
فی الحال رامپور میں تشریف رکھتے ہیں ملازم
ہیں نوابصاحب رامپور کے یہ واسوخت انہیں
کی طبعزاد داخل مجموعہ ھذا کی گئی فقط

واسوخت حجاب صاحب

۱
عشق کی نام سے مین تو کبھی آگاہ نہ تھے
دائی بندکی تو گھٹی مین پڑی چاہ نہ تھے
کچھ خبر پیر سے فرزند کو بھی والد نہ تھی
نیک بخت ان مین رہا کرتی ست?? بدنظری
پاؤن پھیلا کے سدا شام سے مین سوتی تھی
مجکو معلوم نہ تھا صبح کہ ہر ہوتے تھے

۲
ہوش کتنی نہین سہی یہ قسم کھاتی ہون
کس مصیبت مین پہنسی اوہی مین گھبراتی ہون
آگ مین اس قسم کی اب ہی لوگون جلتی ہون
کیا کہون دل سے اس حال کو شرماتی ہون
چین اک دم نہین آتا ہے خدا خیر کرے
دل کا کچھ اور ہی نقشا ہے خدا خیر کرے

۳
بیکلی سے جو مجھے چین نہین ہے دم بھر
چاہ اس بات کی رہتی ہے مجھے آٹھ پہر
کچھ نہ کچھ ہو سکے گا کل دل ہی دیتا ہی خبر
مجھ زلیخا کو وہ یوسف کہین آجائے نظر
روبرو مجھسے کہین آکے وہ اب بات کرے
آرزو نکلے مری دل کی ملاقات کرے

۴
اتنی سے اتنی ہوئی ہوش سنبھالا مینے
مجکو اس سر کی قسم کھب گیا دلبر کسکے
مردوا آج تک ایسا نہین دیکھا مین نے
اوسکی تعریف مین کرتی ہون تمہاری آگے
سر سے لی پاؤن تلک حسن کا اوسکے خاتم
نور اللہ کا تھا اور کہون کیا عالم

مین فرشتہ کہون یا حور کہون یا غلمان
جن کہون یا مین پریزاد کہون یا انسان
کیا کہون اوسکو مرے عقل ہی حیران
اپنی دلمین کبہی لیجاتی ہون یہ بہی مین گمان

جن تو عاشق اجی ہوتی ہین پری جلتی ہی
پر فرشتون کی یہان دال نہین گلتی ہے

چاند سا جیسے نظر آیا ہے اوسکا ماتہا
سر پٹکتی ہون ورنہ چین نہین دلکو پڑا
اور اون بالون کا جبہ نسی ہوا ہی سودا
پہنس گئی جان بلامین یہ تماشا دیکہا

دم اولجہتا ہے مرا جیسے نظر آئی وہ بال
میری جنڈری کا پڑی چاہ نگوڑی یہ وبال

مجکو معلوم ہوے بال وہ گہونگہر والے
رات برسات کی ہے جیسے ہین الجہا کالے
جتنی جتنی وہ بہوین دیدے عجب متوالی
اگر ہرن دیکہے پڑین جانکی اوسکو لالے

سو توان ناک بہی وہ دلکو مری بہاتی ہے
اوسکی نتہنون کی پہڑک ناک مین دم لاتی ہے

عقل سنے کان مری کہولی کیا مجہسے بیان
بہری کیا بیٹہی ہی سن بات مری و نادان
حور کی کان کہڑی ہووین اگر دیکہے وہ کان
مینا بازار لگا حسن کے یہ ہے دکان

تو بہی دل بیچ خریدار ترا آیا ہے
حسن تو دیکہہ تو اوس کہڑی نی کیا پایا ہی

اوٹہتی کونپل وہ جوانی کا نیا ہی انداز
ہونٹہ پتلے ہین مسین بہیگتی سبزہ آغاز
گل سے گالون پہ نہین پہولا سماتا ہی ناز
چشم بد دور رہے نام خدا خوش آواز

اوسکے بوسہ لینے کا کیون نہ مین ارمان کرون
سیب جنت کا بہی اوس ٹہوڑی پہ قربان کرون

موتی اون دانتون کی تعریف اگر سن پائی
دانی مسان کو منہ اپنا سنکے دکہلاتی
سیپ چپ ہی سکے وہ پیٹ مین گڑ جاتی
پہوٹی نظرون نہ کسی جوہرکو پہر بہاتے

رہتی ہی اپ سدا چہپیان در در کر تین
بالیان کہ ریونکی لولو سبہپہ کر ڈر تین

کیا کہون تسمی اجی کیسی ہی وہ ہای زبان
بہینا شرین نہ بات آئی یہ ہکلاسے زبان

ہجان آیا ہی مری منہ مین شہ واپنی تا
مٹہی باتون پہ ہوا اوسکی جیا تیا ہی زبان

زہر کو قند کہے قند سے بہتر ہو جاسے
نام میٹہی کا اگر ہو دے تو شکر ہو جانی

کبہی پردار سے ہی پیر کا انگلا سے جوڑا
ٹوکہ ہی ماما مسی سنے کیا انبرکہ ڈرا

کام تالو سے کیا کوتی سن تا انوڑا
ساتہ دانتون سنے مسوڑ ہو نکلا نہ ہر بہرا

ہانکی سرخی جو رنجون مین نظر آتے ہی
شان اللہ کی وہ سرخی دکہا جاتی ہی

کنٹہہ نکلا نہین ہے صاف صراحی ساگلا
دائی بندکی نہ کیون ہنسلی پہ ہو جان فدا

مونڈہے خوش ڈول عجب کاندہے ونکی بانکی ادا
دہگدہگی دیکہکے وہ پریون کا دم ہی نکلا

آنکی چہاتی سے وہ سینہ کہ دم رکتا ہے
یاد اوس کو ٹریکی ہی اب ہمین غم رکتا ہے

شان خالق کی ہے شانون کی کہون شان کیا
دلکی بیتابی سے بیتاہی یہ اب حال مرا

اون بہرے بازوؤن مین نور کا عالم دیکہا
مچہلی بازو کی او دہڑکی ادہر دل کا

نئی ادائی نی ہی اون کہنیونکے مارے
اب ستم ستی کا بند کیلو ہمین یارا ہے

چاہ اون پہونچونکی اب گور تنہائی کی
مہندی اون ہاتہونکی اب رنگ نیا لائی گی

آج کل آنکی کلائی سے نہ کل آئی گی
اونگلیان اوسکی بہری خون مین ہوا کی

چہند پہ مہندی کی بہتان دہرینگی لوگو
خون بندیکا وہ ناحق ہی کرینگی لوگو

وہ سپہ ہم اوسکی بغل کو جو یہ دل گرمایا — بغلی مونسا ہی تیری جانکا بیری ناشاد
راندان کرتی ہون درگاہ مین اوسکی فریاد — اب نہ بہی کی کہین چاہید خدا او یوسے مراد

رات جانے کی کہین اُنکی بغل گرم کرے
اوس سے کمل کھیلون مین اور مجھے بہی وہ نشتر گرم کرے

گرد گدا روہی سا وہ پیٹ ملائم شفاف — اور اوس ناف کی کیا تمسی کرون مین وصاف
داغ گہرا او سہیں تو یوسف کی طرح — تجکو وہ اندہی کنوین سی بہی صدا ہو گئی ناف

جیسے یعقوب کو یوسف کی پڑی تہی لالے
اسطرح دل مرا اب اوسکے پڑا ہے پالے

پہر نہ آیا مرے گہر مین کبہی آکر جو گیا — مڑکی کروٹ بہی نہ لی مینہ دکہا کر جو گیا
ہان سلاتی گاہی مجکو جگا کر جو گیا — نیند وہ لی گیا دل مجہسی لگا کر جو گیا

اب لگی ہاتہہ تو مضبوط کمر پکڑونگی
لون گی کیا ان کی بلائین نہ مین جانے دونگی

شرم کی بات ہی کیا مرد کی ایوان خبر — جسکے تابع مین یہ رہتی ہین حلال اور حرام
کام لیتا ہین وہ ہوتا ہے یہان گر تمام — دو دو کا نہ مین اسی سوچ مین گہستی ہون مدام

رانون سی رانین ملین پیڑ وسی پیرو ملجائین
جیسے مچہلی ہین ملین ایسے کہ دونو چپلجائین

اس سی تو لی کی بہری تولی کری مجکو نثار — غم سی دم گہتتا ہی آتا ہی جو گہٹنونکا خیال
پیاری پیاری ہین عجب پنڈلیان کی چال — روندا اون پیر ورانا دل مجہین نہین اتناہی مجال

مین تو بولا گئی کس کس کی ادا یاد کرون
چپنی سہربانی ہین اس جینے سے اب ڈوب مرون

مجہیان گہٹنون کی لون ایڑیان آنکہونسی لگاؤن — تلوی دہو دہو کی پیون او انگلیان وسکی چباون
ستونکو پیر کا ناخون سی اوسکی نہ کہاون — چہاتی کی بیٹہو لنسی گہائیان اوسکی سہلاون

۲۴
اکدم پہلو سے اپنے نہ جدا اوسکو کرون
آنکھ کی پتلی سے مین پیار سوا اوسکو کرون

شادی سے جاؤن جو نکلی مری آجای مراد
چلہ باندہ جو درگاہ مین تو آی مراد
نامرادون مین ہے اب خالق کبہی لوائی
صدقہ عباس علی کی مری دلوا ئی

۲۵
وصل سے غم دور ہے عیش کا سامان ہے
جسکے ملنے کا ہے ارمان سو وہ آن ہے

کیا لکہوں بد سنتہ میں ہیبا ان اترکا یا مجہکو
کرمیان اور دونی کیں اور جلایا مجہکو
دل لگانا تو ذرا راس نہ آیا مجہکو
جسقدر تمہنی ہنسایا تہا رولایا مجہکو

۲۶
غم سے لشکر نے مجہے آن کے پہر گہیرا ہے
آج کل اگلا سا پہر حال وہ ہے میرا ہے

اوسکے سی یہ میری زبانی جو لی کہتا ہے نہیں
میری چاہت کا بہت خوب کیا تمنے نباہ
اپنی بیگانی تو اس حال سی ہین آگاہ
رحمت اللہ کی ہی تمکو یہ نہیں چاہیے واہ

۲۷
تم یہ تہمت مری لیتی ہو ان تم اور کا دم بہرتی ہو
اسکا شاہد ہے خدا جانکے تمر کرتے ہو

سچ صاحب نے جدا کیا دیا مجہکو کمال
پاؤن گہر سے جو نکالی تو چلی پیدل ہی چال
اب ملاقات کا گذرا ہی نہین پورا سال
گہر مین رنڈی سے کے گئی میرا کیا دن پامال

۲۸
بیٹہ سی پاؤن اگر ایسی لگالون مین ہے
ایک کیا دیکہنا گہر سیکڑون گہالون مین ہے

پہرون اب روتی ہون اور آگی ہنستی نہین تم
پہر کسی گال مری منہ مین لگاتی نہین تم
پاس نہ جاؤ ایسا کیا بہاری کہ آتی نہین تم
منہ بند ہی پالی کلی پہولون سماتی نہین تم

تو ہسی تمکو کبہی منہ بند کہا تہا ان مین سے ہے
آنکی ان آنکہون کی ہان یار بلا کی گین ہے

تم نے چھوڑ دی گی او سی بدنامی بھی مجھکو چھوڑا
سوت کا رنڈیکی حق دیتی نہیں ہی غم تھوڑا
میں بھی ڈھونڈھ نکالا اچھی اپنا جوڑا
کر دیا دلکو جلاتی مرے پکا پھوڑا

سچ ہے بہتر ہے مجھے یہہ بات مری یاد رہے
میرے جوبن کا بغیچا مگر آباد رہے

منہ تمھو تھا مرے گھر آگئی ہو آپ و دار
[illegible] تم ایک سی کر آئی مسار
جاتی رنڈیکی گھر میں بھی چلی یار کے پاس
نہ ج ملنی کی تمہاری ہو مرے دلکو [illegible]

تم جو ہر جائی تو اپنا بھی یہی طور رہے
تم نہیں اور سہی اور نہیں اور سہی

جو مرے دل پہ [illegible] ہی خدا ہی تجھ
اپنی [illegible] گنگھی کرتی [illegible]
کیا کہوں انگلی محبت کا تمہارے عالم
چار تل پڑہ کی تم اوس کنگھی پہ کرلیتی تھی دم

میرے اور آپ کے اخلاص کی یہ صورت تھی
بغض سی ڈرتی تھی مجھسے نہ تمہیں نفرت تھی

[illegible] کے حسابی کو بہت ہوں حیران
مجھ با ان لی لیکی سہلاتی تھی تم بنا بکی [illegible]
ایک ادنی یہ محبت کا تمہاری تھا بیان
دلسی میں آپکی لونڈی تھی [illegible]

آپکے زانو پہ سر رکھکے میں سو جاتی تھی
مجھسے کرتی تھے مساس ایسا کہ ہو جاتی تھی

تم پہ میں مرتی تھی اور تم مجھی کرتی تھے پیار
آپکے دلسی نہ آتا تھا مرے دلپہ غبار
میں تھی محبوبہ تمہاری مری تم تھی دلدار
صاف دل آئینہ سی رہتی تھی دونو [illegible]

میں تو اور باتیں تھی آپ بھی عیاش تھے
رین دن میں کرتی تھی مارے تم نا [illegible]

چھوڑ دو رنڈی کو ان باتوں سی ہی کیا حاصل
آپکا سے مجھے پھر ا میرا پھر آپسے دل
روز کی اچھی نہیں ہوتی ہے دو انتا کل کل
جھوٹ میں کہتی ہوں تو بھیجی مجھکو قاتل

٣٥

جو ان کی سوت بڑھی تھا جی کا ہی کام برا
اسکا آغاز برا او سکا ہے انجام برا

تم تو ہو چھپے گڑھی مین گھر و تم سے نزدیک
سیری گھر آئی گرا س نزدی پر نہ رہا شرم

اپنی باتو سنی ہے قاتل ہے گرو ہیت آپھر دمی
سید ہی کی آگ مین جیتی نہین ایسی گھری

٣٦

دیکھنا بات یہ اپنی اگر اچا تو ان کی
کیسا تگنی کا تمہین ناچ مین نچوا ئو نگی

ہیرا ما نی سے لگا لے ہین نہ اسے انداز
گھر مین تم سوت کے جاتی ہو مری کسو کی بلانا

اسپنے پر خدا تیو ان کے الیہ صدا تمہین دیا
مجبے او نہی کی نہین آپکی بیت بتا نا

٣٧

او سکی یا ہست سے ہے تو آہر مین مرے آیا تکین
جھو ٹی باتین مرے سے آگے نہ بنایا کرے

منت دنیا کی مزہین تکرو دین جب آب
دل جلا کر میرا ہو نی کا نہین تمکو ثواب

اسی لیے تین تو ذرا دیکھنا ہے کہاں
ہی ہی روئی مین آیا وہ ظالم آیا

٣٨

مجہو دیوا نی سے تم او نہی یہ کیا کرتی ہو
دو دنیا نون مین اجی ایک ہیری دہرتی ہو

غصہ اب تھو کو جو کچہ کیا وہ خوب کیا
کیا خطا تھی مری جسکا یہ عوض تمنے لیا

مین تو ہر طرح سے لونڈی ہی تمہین لے دیا
بیتی ہی وہ ہو دی سہاگن کہ جسے چاہے پیا

٣٩

نہ وہ شوق یہ عاشق کا نہین چلتا ہے
ہان مگر چاہنے والی ہی کا دل جلتا ہے

کل سوہا کل کا تہا دن آجکی ہر گو رہی ہے شام
دل بھی کچہ صبح سے دیتا تہا خوشی کی پیام

چاندنی رات وہ اچہی جو ہو دلکو آرام
مین نہائی ہو ن کہ مین آپ بہی چلکر حمام

شکر اللہ کا پہر دور ہوئے دلکی رنج
پہر مری جسن کا آباد ہوا دولت گنج

سنیئے جو کچھ کہا واللہ ہی سب ہے یہ خلاف — میرے سے جو ہوئی کا تو یقین نہیں وہ کہا سو بات

رنج جب ہوتا ہی دل دونوں میں ہیں اتنے ہیں جملہ — جو کہ ہوتا تھا ہوا اسکے پہ تقصیر معاف

آپکے ملنی کی پھر دھوم سے ہوئے شادی
جانصاحب دی مجھے آکے مبارکبادی

تمام ہوا

حکیم

تخلص ہے سید غضنفر علی صاحب کا
خلف الرشید ہین تدبیر الدولہ منشی سید مظفر علیخان
بہادر بہادر جنگ اسیر تخلص باشندۂ لکھنؤ کا اور وہ شاگرد
رشید ہین میان مصحفی صاحب مرحوم کے بزرگ انکے ہمیشہ سے باشندہ
قصبہ امیٹھی مضافات لکھنؤ مین تھے منشی صاحب موصوف مشاہیر
اساتذۂ لکھنؤ مین ہین عہد حضرت امجد علی شاہ جنت مکان
مین میر منشی تھے محکمہ وزارت کے نواب امین الدولہ بہادر
ذوالفقار جنگ مرحوم کی سرکار مین نہایت رسوخ
رکھتے تھے فقط

واسوخت

حکیم

۵۱

کارخانی عجب اس عشق فسونساز کی ہین — پردی اس ساز مین سو طرح کی آواز کی ہین
کوی آگاہ نہین ہی یہہ سخن راز کی ہین — وہی واقف ہین جو کشتی نگہ ناز کی ہین

کوی چاک جگر سیکڑون شانیکی طرح
رنگ ہر دم یہہ بدلتا ہی زمانی کیطرح

۵۲

بعد مدت کی دکہای ہی اگر صبح وصال — شام ہوتی ہی نہ پائی کہ دیا داغ ملال
دولت وصل کا منظور اسی جلد زوال — بی چہری عاشق مہجور کو کرتا ہی حلال

کون کشتہ نہ ہوا تیغ سخن سازی کا
جو ہلاکس پر نہ پڑا تفرقہ پردازی کا

۵۳

کوہکن کوہ پہ سرگشتہ محل مین شیرین — قیس آوارہ ہو لیلی رہی محمل مین مکین
حال کچہہ وامق و عذرا کا بہی پوشیدہ نہین — نل کہین اور دمن گردش قسمت سی کہین

خلق پر قصۂ محمود و ایاز آئینہ ہے
تا زیوسف کا زلیخا کا نیاز آئینہ ہے

۵۴

دام صیاد مین بلبل ہی تو گل زیب چمن — سرو گلزار مین قمری کا قفس ہی مسکن
ذرہ بالای زمین مہر فلک پر روشن — کبہی پروانی کی پر سات ہوی شمع لگن

گر نظر نور اگر دیدۂ انصاف مین ہے
قید زندان مین ہی دیوانہ پری قاف مین ہے

۵۵

الغرض عشق مین آفات ہین بیحد و شمار — نشہ اس بادۂ پر زور کا ہی عین خمار
یہہ وہی باغ کہ توام ہی خزان اور بہار — روز رہتی ہین یہان دست و گریبان گل و خار

تعزیت خانہ حقیقت مین ہی یہہ دل غمگین
گل ہنسنا نہین لالہ سیہ داغ نہین

۵۶

یہہ جو کہتی ہی اس سی ہی یہہ حاصل مجکو
دل مرا مجہسی لیا اپنا دیا دل مجکو

مل گیا ایک جو رشک مہ کامل مجکو
دلستانی مین کیا اپنی مقابل مجکو

بعد چندی کی جو دیکہا تو کوئی بات نتہی
پہر گیا یہہ کہ کبہی گویا ملاقات نتہی

۵۷

آہ اوس شوخ کا قسمت نی کیا عاشق زار
آئی جب گرم مزاجی پہ وہ خورشید عذار

ایک جا جسکو نہین برق کی مانند قرار
پہونک دی یہہ افلاک کو بہی جنکی شرار

نہین ممکن کہ سکون اوسکو ہو اک آن کہین
دل کہین دہیان کہین آنکہہ کہین کان کہین

۵۸

کام اس دل کو پڑا طرفہ بت مہوش سی
شعلۂ طور کو نسبت نہین اوس کش سی

برق سی تیز کہین گرم کہین آتش سی
دیکہین جو سی جو اوسی آنکہہ نکہولین غش سی

دل کو کیا اوس سی نظر آئی تسلی کیطرح
پہونک دی طور کو جو برق تجلی کیطرح

۵۹

کو بیان کرتا ہون وہ قصۂ عبرت آمیز
ایک زن سی ہوئی صحبت کہ وہ تہی آفت خیز

تازہ افسون ہی یہہ افسانۂ شورش انگیز
گرم صحبت جو ہوئی شوق کی آتش ہوئی تیز

دلہین سکی کیطرح بسکہ نظر بیٹہہ گئے
بڑہ گئی ایسی ملاقات کہ گہر بیٹہہ گئے

۶۰

یعنی دلدار اوسی جانکی دلداری کی
بزم پرنور ہوئی جشن کی طیاری کی

رسم جو مہر و محبت کی تہی وہ جاری کی
شمع آئی تو شبستان سی گئی تاریکی

قلب صافی مین کدورت کا کوئی ڈہنگ کہان
صاف صیقل سی جو آئینہ ہو پہر زنگ کہان

حکیم

واسطی اسکی مہیا کئی سامان کیا گیا — اثر من واسطی آراستہ ایوان کیا گیا
گھر ہوا باغ ہوا زیب گلستان کیا گیا — چاندی سونی کی تقیس عجیب طرح آرائش کیا گیا

خوش نوا دمیان سامنی گانی کی لیے
سازسب طرحکی موجود ہوانی کی لیے

اسقدر جہاں نہیں جسکا حساب — پیرہنیان حد سی زیادہ خزانہ دیبا ہے
اطلس الیسی کہ ہوا طاس سپہر اوسکا جواب — خواب اوڑھی وہ جو انجم سی حضور ہیں

گوٹا پٹھا بتیت اموال کناری بہار سے
جوڑی طیار کیی سیکڑون ہزار سے

جو نہ کبھی ہون فلک نی وہ مرصع زیور — رشک عقد ثریا کو وہ سلک گوہر
مانند فیروزہ سی فیروزہ چرخ اخضر — لعل و یاقوت کی انبار ادہر اور ادہر

شاخ مرجان کیطرح دست بوس کاٹ دیا
مجتمع اتنی جواہر کی گھر پاٹ دیا

نہ بم کسرین ال چرخ وہ پرزیب کڑے — جو لگا دیدہ دل زہرہ کو بھی جھپکن چہرے
آگی وہ ماہ و ہفتہ ہیں جو اتنی آگی بڑے — دیکھی پازیب تو خورشید فلک پانو پڑے

ڈھنگ بالون سی عیان انکی نور کی تھی
تھی وہ برق کہ تھی شمع بلور کی تھی

وہ خواصین کہ جو آراستہ زیور سی تمام — وہ سلیقہ ہین کہ تھی حسن کی سرمست مدام
جنکی دیوانی ہین غلمان وہ پری چہرہ غلام — وہ کنیزین کہ میسر جنہیں حور کی مقام

لائین جنت سی شراب جو طلب جام کیا
بادہ جیی کو وہ میٹھین اگر آرام کیا

بادہ نوشی کا عزا بزم میں ہنگام — ساقی حقیقی پہ ستارہ وہ سب بادہ پرست
کنت بکت ساغری اور سبو دست بدست — طاق میں شیشہ کدا بزم کی تلی شکست

حکیم

مرغ عشرت کو اگر خواہش پرواز ہوئی
بط مے اوڑ گیا دی چنگل شہباز ہوئی

رقص کا شغل کسی شب جو ہوا تھا منظور
اس ادا سی دم رفتار لگی ٹھوکر
زیر گرد ہوں سی اوٹھا ہی زمین کی جو رہ [illegible]
پاؤں سی اوس کی گرا فتنۂ روز محشر

پھنک گیا صور قیامت سی یہ ہوا رہو گئی
مردے جی اوٹھے جو پازیب کی جھنکار ہوئی

پنجۂ دلکی رچا جس پہ وہ حضرت شاہ
زخم دل چھوڑ گئی عشاق کی جو پھیر اوستا
گئی طینہ کی [illegible] گنبد افلاک کی [illegible]
ہوئی شاداب گل نغمہ چلی باد بہار

خوش ہو حیرت دیکھی یہ ترنم خوش الحان
ہوئی مشتاق صدا سی او تہ آئین پریان

[illegible] خاصی کا جو ایا تو گئی جوان طلب
[illegible] لگی جو ہی تعول [illegible] بیٹھی [illegible]
[illegible] ہیں دنیا کی [illegible] حاضر ہوئین
لیا ہی جوان عنایت میں کہ رزاق [illegible]

پھر ہمانی لیی والی پانی کا لگن [illegible]
روح حاتم کی بھی حاضر ہوئی مہمانی کو

آپ خاصی کا جو عالم کہ [illegible]
وصف پانو کا کری کوئی تو سر سبز ہو [illegible]
شکیاں برف کی موجود [illegible]
بازی غنچہ گل جنکی لطافت سی تہی [illegible]

پان دلکو کسی بہری [illegible] پان خو تکین
چاندی سونی کی ورق لپٹی ہوی پانوں مین

ایا سلمیا کل مکلل ہوی جب روز سعود
برچھی والونکی صفین اور پیادو نکی قطار
[illegible] ہوی ساتھ ہوئی خدمتگار
راسته [illegible] ہاتھوں میں علم [illegible]

[illegible] جس سمت سوار ہی ہی
باغ بازار ہوا باد بہاری آئی

عیش و عشرت مین بسر ہونی لگی آخر کار — جیسی الفت کا یہ عالم کہ دل و جان سی نثار
مین بھی سرمست مئی ذائقہ بوس و کنار — ایک سی دونون طرف باغ جوانی کی بہار

واہ وہ گیسوی سیہ دوش پہ بادل کیطرح
ہانتھ گردن مین پڑی شوق سی ہیکل کیطرح

۵۲۳
دیر گذری جو کسی روز تو گریان ہونا — ناز سی ہو کی خفا دست و گریبان ہونا
آپ ہی سوچکی کچھہ دل مین پشیمان ہونا — عذر کو خم صفت زلف پریشان ہونا

ہای گلگ سی ہونٹھو مین تکلم کی ادا
گریۂ شوق مین پوشیدہ تبسم کی ادا

۵۲۴
مین یہ کہتا تھا یہ خواب ہی یا رکیا ہی — یہ ضیا کسمین مری بخت کا کوکب کیا ہی
دل یہ کہتا تھا کسی بات سی مطلب کیا ہی — تمھین ہر ملک کی مالک ہو کوئی اب کیا ہی

صحبت خسرو شیرین کی صفت یہان کیسی
رونق محفل بلقیس و سلیمان کیسی

۵۲۵
فلک تفرقہ پرداز کو بہایا نہ یہ طور — رنگ تبدیل ہوا بزم طرب کا فی الفور
بس پلک مارتی سامان نیا اور ہی دور — تہا در انداز کوئی دشمن جان صاحب جور

مار غم روزن دیوار محل سی نکلا
خانگی گرگ تھا یوسف کی بغل سی نکلا

۵۲۶
وقت پاکر یہ کہا گوشۂ تنہائی مین — شک نہین آپکی کچھہ خوبی و رعنائی مین
پر دو تائی کا یہان طور ہی یکتائی مین — لطف کیا دوستی عاشق ہرجائی مین

صلح تا چند لڑائی کا یہان طور بھی ہی
تم ہی تنہا نہین معشوق کوئی اور بھی ہی

۵۲۷
بات یہ سنتی ہی تیور نہ رہی دل کی درست — غم سی دل بیٹھ گیا رنج سی اعضا ہوئی سست
بولی ہان ہم تو یہ سمجھی ہوئی تھی روز نخست — ڈھیلی بندش نہین رکھتی کبھی مضمون کو چست

حکیم

مگر در پردہ محبوبوں سے بُرا ہوتا ہے
۳۲۸ خیر ایں تو سہی دیکھیے کیا ہوتا ہے

آخر اوس روز کی جب شام ہوی عمر انجام — داخل خوابگہِ خاص ہوا میں سرِ شام
سست سست آئی میری سامنے وہ گل اندام — لب پہ شکوے کا بظاہر تو نہ لائی وہ کلام

دل پریشان تھا مگر زلفِ پریشاں کی طرح
۳۲۹ پھیر لی آنکھ میری سمت سے مژگاں کی طرح

دھیان آیا کہ ہے کچھ آج دگرگوں احوال — کچھ کہا اس نے کسی سے جو یہی رنج و ملال
میں تو اس پیچ میں اور خشم سے وہ مالامال — زیرِ لب سر کو جھکا کر یہ لگی کرنے مقال

تم نے لیا اور کوئی آفتِ جاں دیکھا ہے
۳۳۰ بولی ہم آئینہ دکھلا کے کہاں دیکھا ہے

ہنس کے بولی کہ یہ دیدہ کی صفائی کیا خوب — دھیان چھوڑ کے طرف اوس نے دکھائی کیا خوب
جو بھلا چاہتے ہوں اونسے برائی کیا خوب — صلح ظاہر میں تو باطن میں لڑائی کیا خوب

مال کیا ہو تمہیں کیا اہلِ نظر کہتے ہیں
۳۳۱ ہم تو اوڑتی ہوئی چڑیا کے بھی پر گنتے ہیں

میں نے چاہا کہ کسی طرح کروں رفعِ ملال — دور ہو دل سے کہیں اوسکو جو آیا ہے خیال
مرغِ زیرک کہیں پھنستا ہے مگر دیکھی چال — الغرض مجھکو بھی اوس رات رہا رنج و ملال

مہو ئیں صبح تلک سامنے اوسکی آنکھیں
۳۳۲ تارے گنتی رہیں انگشتِ مژہ سے آنکھیں

اس طرح رات ہوی فکر و تردد میں بسر — کھل گئی آنکھ تو ہم صبح تو پہنچی یہ خبر
وہ کسی سمت روانہ ہوی خالی ہے گھر — باغ سے جیسے رواں ہوتی ہے بوئے گل تر

یوسفِ مصر رواں جانبِ بازار ہوا
نجمِ ثابت جسے سمجھی تھی وہ سیارہ ہوا

حکیم

۳۳ دل نے پہلی تو کہا خیر گئی وہ تو گئے
بعد کچھ دیر کے پیدا ہوئی تشویش نئی

دل لگی کی لئی ہو سکتی ہیں معشوق کئی
صدمۂ ہجر نے دی آگ در دل پہ ڈبی

ضبط کرتا تھا پہ دل سینہ میں گھبراتا تھا
کچھ میں کہتا تھا تو کچھ مونہہ سے نکل جاتا تھا

۳۴ صبح کو دوست جو کئی جمع ہوئی میری حضور
آج کچھ طرز طبیعت ہے خلاف دستور

رنگ پہچان کے بولی کہ بلائیں میں دور
حال کہ مینے کہا کچھ ہے طبیعت رنجور

دل کو ازبس کے درخواست ہوا چاہتی ہے
طلب اس جلسے کی برخاست ہوا چاہتی ہے

۳۵ سنکے یہ بات رہی گو کہ وہ خاموش
پھر کہا سب نے کہ ہم لوگ ہیں حلقہ بگوش

پر چھپائے سے بھی چھپتا ہے کوئی عشق کا جوش
کوئی مشکل ہو کبھی اپنی اڑاتی نہیں ہوش

واقف حال ہیں ہم کیش ہم اک جام کی ہیں
کام آئیں نہ اگر آج تو کس کام کی ہیں

۳۶ مینے آخر یہ کہا دیکھ کے انکا اصرار
کس جانب کو گئی صبح سے ہو کر بیزار

وہ جو تھی گھر میں مری غنچہ دہن لالہ عذار
دھیان اپنا نہیں آجائیگا آخر کو قرار

کس مصیبت میں وہ ہوگی یہ ملال آتا ہے
اوسکی تکلیف کا ہر وقت خیال آتا ہے

۳۷ سب لگی کہنے کہ یہ کونسی ہے بات حضور
کام پڑ جائے تو نزدیک ہے ہر کوہ و دور

ابھی لاتی ہیں اوسے ہے جو خدا کو منظور
قاف سے لائیں پری گلشن فردوس سے حور

وہی منظور خدا ہے جو تدبیر کریں
آج قابو میں قمر مہر کو تسخیر کریں

۳۸ دل کو تسکین ہوئی کچھ جو سنی انکی کلام
ہوئی رخصت گئی وہ لوگ پئے نیل مرام

اذن جانیکا دیا انکو بتعجیل تمام
سخت بے چین رہی کہ معلوم تھا اوسکا انجام

گو کہ پیدا تہا کہین گہر نہ کسین در او سکا
چہان کر شہر کو دریافت کیا گہر اوسکا ۵۳۹

جاگی دروازے پر سب نے جو ہلائی زنجیر
پہنچی اوسکو جو خبر بہلی تو کچہہ کی تاخیر
ایک اصیل آئی کہ تہی زال جہان کی ہمشیر
سچ کہا آئین دراونکی بہی سن لون تقریر

پردہ ہلکا سا کیا گہر مین بلایا سبکو
بیٹہہ کر آپ پس پردہ بٹہایا سبکو ۵۴۰

بولی اوٹہی آپ ہی بہلی کہو کیا کہتی ہو
یہ یہ کہتی ہون ذرا کان لگا کر سن لو
آپ آئی ہو کہ بہیجا ہی کسی نے تمکو
اونکا پیغام جو لائی ہو تو خاموش رہو

کام جس سے نہین اوسی مجہی کچہہ کام نہین
دردسر دو نہ مجہی خواہش پیغام نہین ۵۴۱

بولی سب ہوش نہین وہ سے آئی ہین ہم
بعد کچہہ دیر کی دی سب نے یہ اوس بت کو قسم
کیجی اتنا توقف کہ ذرا رست ہو دم
جو کہین اوسکو سنو بعد کرو لا و نعم

کاٹنا بات کا آئین مسلمان ہی کو سزے
بات جو چاہو کہو خلق کا دربان ہی کو سزے ۵۴۲

کہلی یہ سب نے کہا تم تو ہو خود واقف راز
ہم جو آئی ہین یہان ہمکو بہی ہی تمسی نیاز
جانتی سب ہو زمانہ کی نشیب و فراز
خیر خواہ ہو تمہین ہین بدخواہ نہین بندہ نواز

دل مین سوچو تو ذرا رتبہ کی آنا کیا
قدردان کوئی نہین ہی زمانہ کیا ۵۴۳

لکہنو لٹ گیا دہلی سا ہوا شہر خراب
کون معشوق تہا کو پوچہی کہ ہوا بند یہ باب
بین جو شہزادیان پہرتی ہین بیشتر بے حجاب
تحصیل یہ زر کا ہی سو زر ہی جہان مین نایاب

عشق پیشہ تہا امیر ونکا مگر بہول گئی
فاقہ مستی کی سبب نشہ زر بہول گئی

۵۲۴
وہ تو سب طرح کی کرتی تھی تمہاری خاطر | ساری اسباب امیرانہ مہیا حاضر
ہمنشین خواجہ سرا اور مصاحب ناظر | زیور ایسی کہ زبان وصف میں جسکی قاصر

فرش ایسا نہیں تھا شیش پری و حور کی تھی
گھر کی آراستگی تھی کہ مکان نور کی تھی

۵۲۵
آ رہی ہو جو یہاں لیکے یہ ٹوٹا سا مکان | نہ ملازم ہی کوئی اور نہ کوئی دربان
پاس ہی ایک ماصیل ایسی کہ نہ تنخواہ نہ نان | کام کو کل وہ اوٹھی آج جو پاوی فرمان

لوگ بد خیر محلہ میں ہمارا گھر ہے
دشمنوں کا نہ کوئی پاس ہو بیکا ڈر ہے

۵۲۶
حال افلاس ہی کیسو کسطرح ہی اتنا | نہ کبھی پیسے ہی ہیں نہیں ہاتھ گلی میں زیور
روز جاتی ہی اصیل آپ کی بیبی کی ... | قرض کچھ آئی تو تا شام ہوا اوقات بسر

گھر میں واں میں لیے ... کلیجا ... کے
میں ہوای کوئی چیز تو کھانا ... کے

۵۲۷
کچھ سی بیفائدہ تم تکلف کا کیا تھا | بیٹھی بیٹھائی یہ تکلیف اوٹھانا کیا تھا
ایک مشتاق جو تھا اوسکا ستانا کیا تھا | تمہا گھٹانا تو محبت کا بڑھانا کیا تھا

سسلی تعویذ محبت کی بلائی کو سے
دل لگی پھر کی سوجھی کہ لگانی کو سے

۵۲۸
خیر ہونی تھی جو کچھ ہو گئی اب جانی دو | دلمیں جو شکوہ شکایت ہو وہ سب جانی دو
گھر چلو جانی دو یہ غیظ و غضب جانی دو | دل سی آزردگی بے سبب جانی دو

پھولی کیوں بیٹھی ہو ایسا نہیں منہ تا صاحب
حق میں اپنی کوئی کانٹی نہیں بوتا صاحب

۵۲۹
سسکی اوسنی یہ کہا بات بڑھاؤ نہ بہت | کچھ تو سیری بھی سنو اپنی ہی گاؤ نہ بہت
دیکھو بگڑو نہ عبث باتیں بناؤ نہ بہت | آپ جلتی ہو نہیں تم لوگ جلاؤ نہ بہت

ہو مبارک اونہیں جو زر و زیور کا ہو
ہیں تو سجدہ وہ کرین کعبہ جو گھر اونکا ہو

۵۰
پہلی کس شوق سے گھر اپنی بلایا مجھکو | وہم دل ایسی کہ پیروں میں بٹھایا مجھکو
گھر کی قابو میں دیا داغ جلایا مجھکو | صورت اژدری کا گنج پاس سنایا مجھکو

داغ احباب کو دین پیشہ احباب نہیں
اس جلاپے کی کبھی دل کو مری تاب نہیں

۵۱
چین آنے لگا وہاں مجکو نہ بیٹھی نہ گھڑی | وطن اوٹھاتے ہیں صدمے سے اوٹھا تی ہے گھڑی
ہیں مری حق میں یہ چھریاں نہیں در کار چھڑی | پاؤں کو حلقہ زنجیر ہیں سونے کی کڑی

ساتھ دولت کی نہیں چاہتی ہیں اوج
ایسی دولت کو ابھی آگ لگی لوٹ نہو

۵۲
گرم یہ لوگ بھی آخر ہوئی سنکر یہ سخن | بولی کیا خوب نہ تھی ذہن ذکا سے فن
مونہہ بنا و یہ بڑی بات یہ چھوٹا سا دہن | خاص معشوقہ ہوا دل کی ہے ہے شان سخن

تیری خیر ہے اوس سے تمہیں رہتا کیا ہے
سامنے پھر جاتا ہے کی ورزش کیا ہے

۵۳
اوسکی ہوتی جو بہا اتنی بھی تمہاری تقدیر | الغم سمجھو اسی قصہ یہ دولت بھی کثیر
ہیں رئیسوں کی رئیس اور امیروں کی امیر | ایک پیر ہنے ہی رہتی ہیں کبھی شاہ و وزیر

ایک کیا دس جو محل ہوں تو تعجب کیا ہے
یہ تمسک جو کرو تم تو بہت بیجا ہے

۵۴
حال پر دیر کی بھی کچھ تمہیں پہنچی ہے خبر | ایک شیرین تھی تو تھی دوسری معشوقہ شکر
ہو مسلمان تو اسلام یہ لازم ہے نظر | عقد میں چار شریعت میں ہے حکم داور

بعد پیغمبر کی قصہ حیدر کرار کی سے
تو محل جانتی ہو احمد مختار کی تھے

حلیمہ

۵۵۵
یہ تو کرتی رہی احکام شریعت کی بیان — بہرہ ایمان سی کب رکھتی تھی وہ بی ایمان
بولی جھنجلا کی کہ آفت مین پڑا تو بیجان — شرع کی صدقی نبیؐ اور علیؑ کی قربان
اس سی بڑھ کر کوئی کلمہ مری ضد مین لکھو
وعظ کہنا ہی تو جا کر کسی مسجد مین کہو

۵۵۶
الغرض دام مین وہ طائر وحشی پہنسا — ہاتہ ملتی ہوئی آئی جو گئی تہی رقعا
یہ خبر مجکو جو پہنچی تو ہوا رنج بڑا — کی نظر جانب افلاک کہ قادر ہی خدا
محض بی سود تہی تدبیر جو احباب نے کی
دستگیری مری آخر دل بیتاب نے کی

۵۵۷
اب یاس اجمال کی تفصیل مین کرتا ہون بیان — اوسکی ہانی کا نہ جسوقت بندہا کچھ سامان
صبر باقی نہ رہا ضبط کی تہی تاب کہان — لب تلک آگیا شکوہ نہ رکی منہ مین زبان
طنز آمیز سخن طالع واژون کیطرف
حسرت آلود نگاہین کبہی گردون کیطرف

۵۵۸
وہی واقف ہی جو اس درد کا رکہتا ہی مزا — نہوی جب تپ فرقت کی طبیبی سی دوا
جوش وحشت ہو تو ناموس کہانتک کہچا — آخر کار مین اک گوشہ مین جا کر بیٹھا
ہو گئی تنگ سارخ احباب پہ در بند کیا
چشم بد دور تقدیر نے نظر بند کیا

۵۵۹
تہا یہی سوچ کہ اب دیکہیی کیا ہوتا ہی — آج بہتا ہی مرا دم کہ فنا ہوتا ہی
صدمۂ ہجر حقیقت مین برا ہوتا ہی — ہجر معشوق کا پیغام قضا ہوتا ہی
بیقراری غم فرقت کی کوئی کیا جانے
چوٹ جس دل کو لگی ہو وہ یہ صدما جانے

۵۶۰
بڑہ گئی بسکہ اسی فکر مین بیتابی دل — ویسی فریاد کا آنا ہوا لب تک مشکل
ہو سکا ضبط نہ دل سی گہڑی تہی منزل — غرق منجدہار مین ہم دور نہایت ساحل

عزم اشکون نے کیا گوشۂ دامان کیطرف
خود بخود ہاتھ لگا اوٹھنے گریبان کیطرف

۶۱
ضبط سے اور مرے شوق سے ہونے لگی جنگ
لخت دل آئے نظر اشک کے دریا مین نہنگ

شیشۂ دل پہ گرا آکے غم سخت کا سنگ
پہاڑ کہانے کو جو اشتر سے ہے ٹہرے پلنگ

ہاتھ زانو پہ کبھی گاہ دل زار پہ تہا
سر کو تکیے سے اوٹھایا تہا کہ دیوار پہ تہا

۶۲
عشق کامل کی ہے مشہور جہان مین تاثیر
اس کمان کا نہین کرتا ہے خطا ایک بھی تیر

دور سے کاٹتی ہے یہ وہ ہے بران شمشیر
دل وہ ذرہ ہے کہ خورشید کو کر لے تسخیر

مرغ مطلب کے لیے چنگل شہباز ہے عشق
سحر پرداز نہین صاحب اعجاز ہے عشق

۶۳
دل کی بیتابی نے آخر اوسے بیتاب کیا
جل کے پروانے سے صورت مہتاب کیا

خود جو سیماب بنا اوسکو بھی سیماب کیا
گرم نالے نے کیے سنگ کو بھی آب کیا

نالہ جو لب تلک آیا وہ اوسے تیر ہوا
نفس گرم جھلک کر دم شمشیر ہوا

۶۴
خشکی لب نے بتدریج دکھایا یہ اثر
ابر کیطرح سے برسے جو اوسکے دیدۂ تر

ہونٹھ دانتون سے لگی کاٹنے وہ شاخ گہر
صدف چشم اوسکے ہوے لبریز گہر

دل پہ صدمہ جو پہنچی جو بدلی کوئی گہری آئی
پہ ہوا سرد چلی اوسکو پہریری آئی

۶۵
ہم جو بیچین ہوے اوسکا ہے کہو یا آرام
اور اولجھن ہوے جسوقت کہ ہونے لگی شام

تہی کبھی صحن مکان مین تو کبھی وہ لب بام
تہی اصیل ایک کیا اوس سے یہ گہر کی کلام

شام ہوتی ہے مری جان چلی جاتی ہے
آج کی رات قیامت کی نظر آتی ہے

۵۶۷ کہدی ہمسائیوں سی جلد کہ آوین للہ — وہ جو آئیں تو کہا حال نہایت ہی تباہ
نہیں معلوم کہ کیا دل پہ ہی صدمہ جانکاہ — خود بخود آج مری مونہہ سی نکل جاتی ہی آہ

اثر نالہ پر درد دکھاتا ہی کوئی
دل مری سینی سی کھینچی لیی جاتا ہی کوئی

۵۶۸ رات فرقت کی کسی کو نہ خدا دکھلائی — کوئی افسانہ کہو تا مجھی نیند آجائی
دیر گذری ہی کہاں تک سر اجی گھبرائی — ڈرتی ہوں میں آنکھیں مونہہ کو کلیجا آئی

کر دیا ہی کسی تاشادی ناشاد مجھے
ہچکیاں آتی ہیں کرتا ہی کوئی یاد مجھے

۵۶۹ کھٹکی یہ بات جو تکیہ پہ ذرا رکھا سر — آنکھ جھپکی تھی کہ یک آئی سپاہی نظر
چونک کر چیخ کی بولی کہ اوٹھاؤ بستر — نوج کوئی رہی اس گھر میں بلا دیکھا ہی گھر

جی بہت تنگ ہی ڈولی کہ عماری لاؤ
اپنی گھر جاؤں کہیں جلد سواری لاؤ

۵۶۹ صبح ہونی کی بھی پہر تو نہ ذرا دیکھی راہ — آئی کچھ رات رہی گھر میں مری غیرت ماہ
دی خبر دار نی مجھکو یہ خبر وقت پگاہ — لو مبارک ہو ترقی پہ رہی دولت و جاہ

چمن عیش کھلا باد بہاری آئی
جن کی مشتاق تھی تم اونکی سواری آئی

۵۷۰ امر مشکل تہا ہوا مین متعجب اوسدم — اوس خبر دار کہا مری قدموں کی قسم
جان مین جان پڑی سینی میں آیا مرے دم — نخل امید ہوا پہر سی سر سی خرم

بخت یاور ہوی اللہ کی تائید ہوئی
کٹ گئی شام محرم سحر عید ہوئی

۵۷۱ سامنا ہوتی ہی سلطی ہوی باہم کمال — جتنی احوال گذشتہ تھی ہوئی حرف خیال
دونوں جانب سی بھر گئی ہو گئی دفع ملال — کر دیا زیور و اسباب سی پھر مالا مال

دل ملا دینے میں کس درجہ ہیں عیار آنکھیں
اڑ گئی ساری شکایت جو ہوئیں چار آنکھیں

پھر وہی بزم طرب اور وہی عشرت ہے
وہی محفل وہی جلسہ وہی صحبت ہے
بخت و اقبال موافق ہیں رسا قسمت ہے
ہاتھ گردن میں ہیں سر روز شب وصلت ہے

یار ہمخواب عجب بخت کی بیداری ہے
پھر وہی عیش وہی جشن کی طیاری ہے

واہ کیا صاف ہر ایک گوہر غلطان ہے حکیم
تجھسا عالم میں نہیں کوئی سخندان ہے حکیم
دل سے اب دور غم گردش دوران ہے حکیم
اب تو سب بزم نشینوں کو یہ فرمان ہے حکیم

عیش جانی پہ جو مائل ہو تو جانی پائے
رنج آئے تو خبردار نہ آنے پائے

تمام ہوا

حشمت

معلوم نہین کہ انکا نام کیا ہے اور کہان کے
رہنے والے ہین اور کس کے
شاگرد ہین سوا اس واسوخت کے
جو اس مجموعہ مین درج ہے کچھ کلام انکا
نہ کسی سے سنا نہ بچشم خود دیکھا
مگر شاعر بہت اچھے معلوم ہوتے ہین
ظاہرا فارسی گو ہین شاید ریختہ بھی فرماتے
ہون واللہ اعلم بالصواب فقط

واسوخت حشمت

۱
بلبلان گر نه مرا بار سخن باید داد
فرصت یک دو سه آهی به چمن باید داد
مسکنی در قدم سرو و سمن باید داد
فرش خاری پی آسایش تن باید داد
پر غم هیم نفسی یاد وطن باید داد
بعد ازین گوش بر افسانهٔ من باید داد

که من از تازه گلی تازه حکایت دارم
از وفائی که درو نیست شکایت دارم

۲
طرفه حالیست که با شرح و بیان نتوان گفت
تازه دردیست که با آه و فغان نتوان گفت
حرفی از دیدهٔ خونناب فشان نتوان گفت
شمه‌ای از دل بی تاب و توان نتوان گفت
شرح بیدادی آن آفت جان نتوان گفت
بقلم راست نیاید بزبان نتوان گفت

ریخت خون از لب تقریر و شکایت باقیست
قلم از کف زبان سوده و حکایت باقیست

۳
بود وابستهٔ ایمان دل صد پارهٔ من
داشت در سبحهٔ اسلام چو تسبیح وطن
نرگس رهزن دین گشت بصد فتنه و فن
کرد در دست کجی خود بجهانم دشمن
حالیا هیچ نمی پرسد ازان بازه سخن
گر همین رسم بتان است در دیر کهن

نیستم کافر اگر آه مسلمان نشوم
منکر کفر اگر قائل ایمان نشوم

وحشت [illegible] دل اغیار چه معنی دارد — سیر هر کوچه و بازار چه معنی دارد
مست گشتن بشب تار چه معنی دارد — تو و این شیوه رفتار چه معنی دارد
با [illegible] من انکار چه معنی دارد — اینقدر سادگی ای یار چه معنی دارد

بخدا کس بصفائی دل من یار تو نیست
غیر من آینه در خور رخسار تو نیست

دل زند پیش سر کوی تو سرگردانست — دیده چون آینه در یاد رخت حیرانست
جان بشوق دم شمشیر تو بال افشانست — تن بخاک رهت از روز ازل یکسانست
قدرم از پیش تو امروز هم از یارانست — امتحان من و یاران دگر آسانست

نقد جان گو بفشانند ترا بر سر راه
با من امروز هم جان بره بسم الله

گرم جوشی بچنین مرده دلان کمتر کن — کار من پرده دری نیست بیا باور کن
عهد و پیمان بمن ای عهدشکن از سر کن — بنگاهی دل رنجور مرا بهتر کن
قصد جمعیت اوراق دل ابتر کن — دلبری های قدیمانه به ابرو سر کن

جان و کرشمه کش نرگس فتان تو باد
محرم پرده دل سوزن مژگان تو باد

یاد عهدی که خریدار تو من بودم و بس — بلبل نوگل رخسار تو من بودم و بس
بجهان محرم اسرار تو من بودم و بس — همه بودند ولی یار تو من بودم و بس
یار و هم خلوت و غمخوار تو من بودم و بس — در کمند تو گرفتار تو من بودم و بس

این زمان نیست اسیران ترا هیچ شمار
بیشمار دست زلف تو مرا در چه قطار

خیر باشد چه شد آن طرز غزلخوانی تو — رو بمن کردن صد رنگ گل افشانی تو
شوخی و ناز و اشارات و ادا دانی تو — خنده زیر لب و دیدن پنهانی تو

کشتن غمزه مشتاق ادائی دگرست
و کنی جور بتجنیس جفائی دگرست

۵۹
مسلک رسم وفا هیچ نمیدانی تو — ناز و تمکین و ادا هیچ نمیدانی تو
موقع جور و جفا هیچ نمیدانی تو — شیوهٔ لطف و عطا هیچ نمیدانی تو
آینهٔ اهل صفا هیچ نمیدانی تو — بخدا قدر مرا هیچ نمیدانی تو

همچو من عاشق دلخسته کجا خواهی یافت
از پی مشق ستم باز کرا خواهی یافت

۶۰
چند نالد بنسیم نرگس جادوی تو دل — چند بیند ستم از گوشهٔ ابروی تو دل
چند آزار کشد این همه از خوی تو دل — چند ناکام بود از لب خوشگوی تو دل
سر روی مهر تو برداشته از روی تو دل — چند افسرده شود بیهده در کوی تو دل

به که رخت خود ازین کوچه براهی بکشم
بر سر تخت کنم خاکی و آبی بکشم

۶۱
یاد آنروز که دل کشتهٔ انداز تو بود — واله طرز تو و شیفتهٔ ناز تو بود
سالها بیشتر از آینه دمساز تو بود — پیش ازان دم که کنی جلوه نظر باز تو بود
سایه پروردهٔ مژگان فسونساز تو بود — آشنا با نگه نرگس غماز تو بود

این زمان مشق رسیدن ز من انداز تو شد
یک قلم حرف محبت قلم انداز تو شد

۶۲
شمع سان اشک من افشاگر بیداد تو نیست — دود آه جگرم در پی فریاد تو نیست
شکوه ام از ستم غمزهٔ جلاد تو نیست — لیک یک ذره اثر در دل فولاد تو نیست
از که آموختی این شیوه گر ایجاد تو نیست — گردشب ناز توام قتل و سحر یاد تو نیست

یاد آن صحبت و با تیغ تو دمسازی من
بهر این روز نبود این همه سربازی من

چه شد آن خنده کنان آمدن از پی سیلیت
سوی من پیش سوی آینه کشیدنت
این زمان نیست تر آن نگه و خندیدنت

حرفی با من زدن و از دگران شنیدنت
به تبسم سوی من دیده نگه زدیدنت
بلکه از حیث که آموخته سنجیدنت

سبق آموز صفا نرگس نما نگرست
از پی مشق ستم چین جبین ظفرست

۱۵۱۵
چه شد آن خنده یاقوت صفا گوهر تو
چه شد آن جنبش مژگان فسون گستر تو
چه شد آن عهد که دل بود و ستم پرور تو

چه شد آن صافی مستی و دلبری از ساغر تو
چه شد آن عهد که ره داشت بدل نشتر تو
چه شد آن دم که سر داشت بمن خنجر تو

شب نگاهت همه شب گرم جفا ساز تنی بود
همچو شمع بدم تیغ تو گلاب از تنی بود

۱۵۱۶
بهره این بار الم بیشتر از کار مرا
بستر اکر و بخت لسبل و انگار مرا
که گره کرد بدست تو نشتکار مرا

سوختی آه و بجان درد تو این بار مرا
گر دوست نیست و الم بیش بیدار مرا
که درباره تو بیدار گردی بار مرا

چه نسبه تنگ گفتم گر نشود هزار چنین
دل چنین صبر چنین درد چنین یار چنین

۱۵۱۷
ساخت تا با تو بمن یار نگه و دل
گرد بالین من زار رسیده گرد دل
در وفای تو ز اقرار رسیده گرد دل

غمگسار من بیمار رسیده گرد دل
از نوید جور تو زنهار رسیده گرد دل
غرض از سوی تو زنهار رسیده گرد دل

شکوه جور ترا در دلم اصلا ره نیست
از زبان تا بلب سهت این گله دل آگه نیست

۱۵۱۸
من که از کوی تو عمری بجفا ساخته ام
در وفای تو بصد گونه بلا ساخته ام

با دل زار و غم سینه سر و پا ساخته ام
سر خود پیشکش راه وفا ساخته ام

سوزی شب هجر تو ... با درد ساخته ام | وین جمله بلا ات دل و جان ساخته ام

تعلیم ز زلفت شکایت بر باد ام نیم
زیر لب لعل تو شرمنده دشنام نیم

شیوه

نه ز لعل لبت امید دوائی دارم
با تو ننگ چشم اگر درد جفائی دارم
... که دل دیگر و داغ بلائی دارم

نه دگر از نگهت چشم وفائی دارم
کافرم گر ز غمت شکوه بجائی دارم
چون ... ز غمت نیست دعائی دارم

اگر ... در ... شکست روزی
وحشی چشم تو آشنا گشت در سوزی

تمام ہوا

ذکی

تخلص ہے اسد الدولہ رستم الملک نواب محمد ذکی خان
بہادر فیل جنگ عرف نواب بہادر مرحوم کا
یہ خلف اکبر تھے نواب دلیر الدولہ مرزا حیدر صاحب
مغفور حیدر تخلص کے بزرگ انکے سب
نیشاپوری ہین بڑے سیر چشم امیر ابن امیر
اور رئیس ابن رئیس اسم با مسمی طبیعت
نہایت ذکی رکھتے ہین صاحب دیوان ہین مگر
دیوان انکا نظر راقم سے نہین گذرا فقط

واسوخت ذکی

یاد ایام کہ کچھ دل کو نہ تشویش نہ تھا
لہر آہیں نہ تھیں لب پہ دم سرد نہ تھا
اشک سرخی آنکھوں سے بہ زردی نہ تھا
جامۂ تن پہ مرے پیرہن گرد نہ تھا
کام رکھتے نہ تھے ہرگز کسی ناکام سے ہم
رات دن نہایت بسر کرتے تھے آرام سے ہم

دلکو جون ماہی تھی آب نہ بیتابی سے
نہ یہ وحشت نہ یہ رونا نہ یہ بیخوابی سے
چمن طبع میں اک رونق و شادابی تھی
حسرت و یاس غم و درد کی نایابی تھی
باغ عالم سے ہوا کے لیے دل افسردہ نہ تھا
غنچۂ خاطر رنگین گل پژمردہ نہ تھا

کوئی روتا تھا تو کہتے تھے کہ رونا کیا
غم کسے کہتے ہیں منہ اسکو نہیں ہونا کیا
والہ و شیفتہ محبوبوں پہ ہونا کیا
دل و دین ہوش و خرد عشق میں کھونا کیا
لوگ معشوقوں سے کیوں جور و ستم سہتے ہیں
عاشقی چیز ہے کیا عشق کسے کہتے ہیں

اب جو دیکھا تو یہ دیکھا کہ قیامت ہے عشق
بخدا باعث صد طعن و ملامت ہے عشق
قہر ہے ظلم ہے بیداد ہے آفت ہے عشق
شعلۂ خرمن دین و دل و طاقت ہے عشق

راہ بتلائیے جسکو وہ رہزن ہو جائے
دوست سمجھے جسے وہی دشمن ہو جائے

آتش افروزی الفت سے نہ ہم تھے آگاہ
لب پہ اب نالۂ جانسوز ہے یا شعلۂ آہ
اک شراری نے کیا خانۂ دل خاک سیاہ
جلگئے لبکہ اسے آگ سے ہمتو واللہ

ہے امان مانگے اسی سے کرۂ ناری سے
لاکھون گھر پھونک دیے ہین اسی چنگاری نے

قیس کو اسنے کیا ساکن صحراے جنون
اسنے وامق کو کیا تھا عذرا کا مفتون
کیسے شیرین اسکے سر ہے فرہاد کا خون
اس فسون ساز نے مجھپر ہے کیا ہی فسون

عشق کے رنج مین راحت کا سرانجام کہان
اب ترستا ہے دل آرام کو آرام کہان

ایسے اک جانکی دشمن سے پڑا ہے پالا
دل سے آغشتہ بخون آتا ہے نالہ نالا
ہے جگر سینہ مین یہ داغ برنگ لالہ
آنکھ و دیدہ و دل بستہ بلا مین ڈالا

گل سے بہلاتے دل اور دیکھتے سنبل کیطرف
دھیان کرنا تھا اوسکے رخ و کاکل کیطرف

یہ بھی لائی ہے آخر مجھے وہ زلف سیاہ
شب تاریک سے بدتر ہے مرا دل واللہ
کرتے کاش اسکے عوض شام غریبان پہ نگاہ
ہو گیا گھر ہے سیہ خانہ زندان مجھے آہ

موجب رنج ہے عشق دل بیغم سے تھے
زلف جانانکی عوض مشک کے بو کیا کم سے تھے

دیکھتے تھے جب مجھے چاند سی وہ پیشانی
آب شمشیر سے بہتر ہے شہادت پانی
ہے گر عشق کی قسمت مین بلا پیشانی
ابروے اسکے نہ تلوار تھی بڑھ کر کہانی

غبار خاطر ہم ... [illegible] ... سونا تھا
برہمیان کرمانی تھی ... [illegible] ... نیکی تھا

چشم بیمار سے تھا وہ سے تماشہ پہ تیز
قتل پر ہم کو نگا ہو سکے ہیں سو خنجر تیز

پر نہ سمجھے کہ ہے سفاکی پر ترک خونریز
اور ہے ہوتا آہو وحشی سے لا رہم تاکریز

دیدہ نرگس بستان پہ نظر کرنے سے
شوخی چشم غزالان ... [illegible] ... کرنے سے

گو تیر ... [illegible] ... تھے اور شوخی تھی ... پر نور
مار کر ... [illegible] ... تا تو گیے ... [illegible]

[illegible] دل کرتا تھا ماتند کتان ... [illegible]
لب بیان بخشش کا لاتے نہ زبان ... [illegible]

ستے آلودہ نہ اور ... [illegible] ... مرتے ہم کا تھا
شب تاریک ... [illegible] ... نظر کرتے کا کشش

ہیں تو انہ ہو کسطرح ... [illegible] ... زنخدان میں ... [illegible]
اوسکے گردن کی صفائے پہ ... [illegible]

[illegible] ... مرتا جو کوئی میں ہوں نصیب تھا
دیکھتا گردن مینا کی ... [illegible] ... کی صفا

گر کہ تھا ... [illegible] ... صفای سینہ
دیکھتا آئینہ تھا مجکو بجاے سینہ

دست رنگین سے نزاکت یہ ہوا کیوں مائل
... [illegible] ... مرجان ہی سے کرنے حاصل

تھا ہوں ... [illegible] ... کہ گیا ہے ہمی دل
پیچ سے موی کمر کے ہے ... [illegible] ... مشکل

کام ساق و کفک یا سے نہ کچھ تھا مجکو
کردیا عشق نے پامال سراپا مجکو

جیسا ... [illegible] ... اسطرح کوئی خوار ہو
جو مرض مجکو ہے ایسا کوئی بیمار ہو

اس بلا میں کوئی انسان گرفتار ہو
اور بیماریاں ہو ویں یہ یہ آزار ہو

دن جو گذرا تو یہ دہشت کا ہے کہ شب آئی ہے
عشق کے نام سے اب تو مجھے تپ آتی ہے

اس قدر دامن محبت سے نکلنا معلوم
اس بلندی سے گرا ہون کہ سنبھلنا معلوم

ایسے دریا مین ہون ڈوبا کہ ابھرنا معلوم
سیر گلشن کو بہی جاؤن تو بہلنا معلوم

ہوش بلبل کی ہے اوسنے مین کہوبیٹہا ہون
مسکراتا ہے اگر غنچہ تو رو دیتا ہون

اسقدر سوز محبت نے دیا ہے مجھے داغ
نکہت گل سے مجھے کرتے ہے آشفتہ دماغ

مثل آتشکدہ آتے ہے نظر صورت باغ
روش غنچہ ہون دل تنگ نہین غمسی فراغ

مثل شبنم کبہی گلشن کے تلے روتا ہون
اور کبہی سرو کے لگ لگ کی گلے روتا ہون

گہر مین دنرات تڑپنے سی مجھے ہی سروکار
کچھ عجب طرح بسر ہوتے ہی لیل و نہار

ہمدم و دوست ہی کوئی نہ کوئی مونس و یار
بیقرار ایسے نہین ایک جگہ مجھکو قرار

شہر سے گاہ نکل جاتا ہون صحرا کیطرف
صورت سیل کبہی جاتا ہون دریا کیطرف

کسطرح اس دل ناشاد کو اب شاد کرون
کون سنتا ہے کہان جاکے مین فریاد کرون

کیونکر اس خانۂ ویرانکو مین آباد کرون
عشق تو نے ظلم کیا کس سی طلب داد کرون

آپ رسوا تو ہوے اور کسے رسوا کیجے
شکوۂ دوست جو کیجے تو بہلا کیا کیجے

بخت ناساز کا اپنے ہی گلا لازم ہے
جور معشوق تو نکو عاشق کو دونا لازم ہے

کہنا دشمن کو بھی دشمن ہمین کیا لازم ہے
تو جو دشنام بہی دیوی تو دعا لازم ہے

کشور حسن تیاں جب تلک آباد رہے
وہ وفا کیجے عالم مین بہت یاد رہے

آتش عشق سے ہو جای اگر جسم گداز
کاٹ لی سر کو اگر تن سی تو ای مایۂ ناز

شمع سان آئے زبان پر نکبھی دلکا راز
تو ہے ثابت قدمی سے نہ کبہی آؤن باز

صورت اسکے نسبت کو تہا غیرت ملانہ سبکے
رشک سی ہین تو جلوون اور ہو پروانہ سب تجھے

مست ہے ہم ہین کہ نہ آئی تو بلاتی تے ہین
کسوی حالت تے ہم آزردہ جو پاتی تے ہین

روٹھنے سے تو سماجت سے مناتی تھی ہمین
چین پڑتا نہتا جبتک نہ ہنساتی تے ہین

دن مین سو بار کی منتل پر اب سے ہو
قہقہہ مارکے رونے پہ مری ہنستے ہو

درد سر مین مری جو ماتہا تو پڑتی تہی تکل
نہ صدا رہتے سے تہے مجہے کوئی ساعت کوئی پل

آپ ماتہے پہ لگاتی تہے گڈر کر صندل
اب تو تیغ خم ابرو سے نکلتا نہین بل

خوب بیمار محبت سے کے دوا کرتے ہو
سر پٹکتا ہون تو کہتے نہین کیا کرتے ہو

شمع رخ کا ترے جلے کو نئے پروانہ تہا
دخل اپنا ہے فقط تہا کوئے بیگانہ نتہا

حسن تہا پیر بطرح سے کوئے دیوانہ تہا
کس و ناکس کے زبان پر مرا افسانہ تہا

اے گلستان جہان مین ہے یہ شہرت تیری
ہر خس و خار سے سنتا ہون حکایت تیری

رشک کس کس کا کرون ایک مین اور لاکہ رقیب
تجکو پروا نہین کچہ اور مری حالت ہی عجیب

لا دوا درد یہ ایسا ہے کہ عاجز مین طبیب
اب بہے کر رحم کہ پہونچا ہون ہلاکت کے قریب

کسطرح رتبہ عدو سے برابر دیکہون
جو کبہے طلعت دیکہا ہو وہ کیونکر دیکہون

جسکو پیری ترے حکم تہا آنے کا
شوق ہے پہلو مین اغیار کی نہلانی کا

اب مزہ پڑ گیا ان لوگونکے گہر جانے کا
دہیان مطلق نہین تجکو مری غم کہانی کا

یہ فرومایہ خریدار ہے کسدن سے
ای پری چہرہ یہ اطوار تری کسدن سے

چاند ... زلفون مین چهپا تا کب تها — آنکهون مین نظر سرمہ لگاتا کب تها
لا کها یون پا نکا ہو منہ سینہ چہپاتا کب تها — یہ گلوری ہی یہ گلورے کا چباتا کب تها

نہین پروا کوئی وحشت کو سودائی کا
آئینہ سامنے ہے محو تماشائی ہے

پاس سے غیر نہین اٹھ کے پہر سے ملتے ہین — خنجر غم دل مضطر پہ مری چلتے ہین
اوس سے سرگرم ہے تو رشک سے ہم جلتے ہین — پاؤنکو چہوتے ہین وہ ہاتہو نکو ہم ملتے ہین

ملنے والی ترے سب شاد ہین مغموم ہین ہم
لٹتی ہے دولت دیدار یہ محروم ہین ہم

چاہنے سے مری تم خلق مین مشہور ہوئے — جب گیا حسن سے آگاہ تو مغرور ہوئے
ہمسے ناخوش ہوئی اور غیر وننسے مسرور ہوئے — رات دن پاس جو رہتے تہے وہی دور ہوئے

وہ ملاقات کے وقت اور وہ معمول گئے
یاد رکہنا جنہین لازم تہا وہین بہول گئے

بے منظور ہے صاحبکو تو لاچار ہین ہم — کسمین طاقت ہے کہ ہر وقت سہے جور و ستم
ہم سے کہاتے ہین تری کوچے مین آنیکی قسم — غم گوارا نہین تجہکو تو ہمین بہی نہین غم

دل لگانا ہے ہوا جبکہ ہمین مد نظر
تو نہین مہرلقا اور کوئی رشک قمر

دیکہنا شہر سے اب ہم کہین جاتی ہین تو — ڈہونڈہ لیتے ہین کوئی تجسے زیادہ خوشرو
دل کسی سی نہ لگاوین یہ یہ سمجہو کبہو — تہا نہ منظور یہ ضد سے ترے ای عربدہ جو

ایسا محبوب خدا چاہے تو پیدا کیجے
تیرے شیدا ہین ہم اور سبپہ تجہے شیدا کیجے

بزم مین سو بہ او سکے سبہے جانا ہو محال — بکہری زلف او سکے اگر دیکہے تو ہو پریشان خیال
پیشانی سے کا ہیدہ ہو مانند ہلال — بیت ابرو کے مضمون یہ کبہی پہونچے خیال

مجھکو جو چشم سے نگہ شعبدہ باز سے دیکھے
آنکھین کہل جائین جو پلکون کے درازی دیکھے

ہوئے بی پردہ رخ اوسکا تو حجاب آئے مجھے
گالیان دیوے وہ اور کچھ نہ جواب آئے مجھے

خال مشکین کو جو دیکھے تو نہ تاب آئے مجھے
ونکو مضطر رہے رات کو نہ خواب آئے مجھے

آئے دم ناک مین دیکھے جو الف سینے کا
کچھ بھی نام نہ لے تو کبھی خود بینی کا

رشک سی وہ لب پان خوردہ کی تو مسّی کو چھپائے
خوشنمائی چاہ ذقن جو کہ خجالت مین گر آئے

دانت ایسے جو وہ سلک دندان گہرا
دیکھکر حسن گلوشرم سے گردن کہ جہکا

سینہ تو دوش و کمر فکر مین غلطان کر دی
تو آئینہ زانو سے تجھے حیران کر دے

دیکھکر دست حنائی کف افسوس ملے
پاپوش اس نازنین کی شوکر کہ تیرا بس نہ چلے

ساق سیمین کے صفا دیکھے تو جان شمع جلے
فرش آنکھین کرون اپنے اونہین تلوونکی تلے

سمجھون لیلے اوسکی ورمیں سا دیوانہ رہون
تو جلے اور مین اوس شمع کا پروانہ رہون

سامنے تیری اوسی پیار کرون تو دیکھے
گالیان وہ مجھے دی مین اوسی دن تو دیکھے

بوسے اوسکے لب شیرین کے مین لین تو دیکھے
لے بلائین وہ مری حصہ مین مین ہان تو دیکھے

کچھ بھی غیرت ہو تو جینے سے بہ تنگ آئے تو
اپنے عاشق سے ستانی سے سزا پائے تو

بس فرنگی عشق کا دفتر نہیں ہونی کا تمام
تا کجا شکوہ و تا چند شکایت کے کلام

کہ کے ہوتی ہین جہاں مین یہ تیان خود کام
لازم آغاز جو اسنے مین ہے فکر انجام

نیست لازم کہ اسیر غم بیہودہ شوی
از بہر دو سیکہ آزاد کہ آسودہ شوے